7

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

16

سلسلة خدمة الحديث النبوي

احادیث مبارکہ کا عظیم ترین مجموعہ

شرح السنة

تالیف:

أبو محمد الحسين بن مسعود البغوي

۴۳۳ - ۵۱۶ھ

ترجمہ: ابو ثمامہ محمد عبداللہ سلیم حفظہ اللہ تحقیق وتخریج: ابو القاسم محمد محفوظ اعوان حفظہ اللہ

نظرثانی: عبداللہ یوسف ذہبی حفظہ اللہ تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

فہرست مضامین

41......كِتَابُ الرِّقَاقِ | دل کو نرم کرنے والی باتیں

42......كِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں کی کتاب

(40)......كِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ
صحابہ کرام کے فضائل ومناقب

(1)......بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ
باب قبیلہ قریش کی منقبت

(۳۷۴۳)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ، النَّاسُ مَعَادِنُ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلامِ، إِذَا فَقِهُوا تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّأْنِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس خلافت کے معاملے میں لوگ قریش کے تابع ہیں، عام مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں۔ جس طرح ان کے عام کفار قریشی کفار کے تابع رہتے چلے آئے ہیں، اور انسانوں کی مثال کان کی طرح ہے، جو لوگ جاہلیت کے دور میں شریف تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی شریف ہیں جب کہ انہوں نے دین کی سمجھ بھی حاصل کی ہو۔ تم دیکھو گے کہ خلافت وامارت کے زیادہ حق دار وہی ہوں گے جو اسے زیادہ ناپسند کرتے رہے ہوں، یہاں تک کہ وہ اس میں گرفتار ہو جائیں۔''

شرح: ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ)) ''لوگ قبیلۂ قریش کے تابع ہیں۔'' اس جملے سے تمام قبائل عرب پر قریش کی فضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔ یعنی امامت وسیادت اور امارت وخلافت کے باب میں انہیں تقدم حاصل ہے اور ان کی حیثیت مسلمہ ہے۔ ہمیشہ سے انہیں سیاسی برتری حاصل رہی ہے اور اس میں ان کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

(۳۷۴۳) أخرجه البخاري: ۳۴۹۵، ۳۴۹۶، و مسلم: ۲۰۲۶

((مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ)) ''عام مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں۔'' مطلب یہ ہے کہ دوسرے قبیلوں کے مسلمان ان کی سردارانہ حیثیت کو مانتے ہیں اور چیلنج نہیں کرتے۔

((وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ)) ''عام کافر قریشی کفار کے تابع ہیں۔'' اس جملے کے وہ معنی نہیں جو گزشتہ جملے کے ہیں۔ بلکہ اس میں قریش کی اس سردارانہ حیثیت کا ذکر ہے جو انہیں صدیوں سے حاصل ہے کہ دورِ جاہلیت میں بھی لوگ ان ہی کے خوشہ چین تھے کیونکہ بیت اللہ کی تولیت اور اس کا انتظام وانصرام انہی کے ہاتھوں میں تھا اور اس طرح انہیں پورے عرب میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

((خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلامِ ، إِذَا فَقِهُوا)) ''ان میں سے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں شریف تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی شریف ہیں جبکہ انہیں دین کی فقاہت حاصل ہو جائے۔'' مراد یہ ہے کہ اسلام لانے سے قبل جو آدمی معاشرے میں سر برآوردہ اور سماجی مقام ومرتبہ کا حامل ہوتا ہے اسلام لانے اور دین وشریعت کا شعور حاصل ہو جانے کے بعد وہ شخص دینی مشن کے لیے اتنا ہی مفید ثابت ہوتا ہے اور وہ اپنے وسیع حلقۂ احباب پر اثر اور باوقار شخصیت کے پیش نظر مذہبی کاز کے لیے چند در چند فوائد رکھتا ہے اور اگر ایسا آدمی دینی وابستگی نہ رکھتا ہو، مذہبی شعور سے کورا ہو، کفریہ عقائد میں مست ہو تو اس کی دنیاوی وجاہت کس کام کی؟ اس کے اعلیٰ نسب کا کیا فائدہ؟ اس کی دولت وجاگیر سے کیا حاصل؟ سب کچھ اللہ کی نافرمانی اور اس کے غیض وغضب کو بھڑکانے میں مدومعاون ہے اور کچھ نہیں۔

((تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّأْنِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ)) ''تم اس شخص کو امارت وخلافت کے لیے حددرجہ موزوں پاؤ گے جو اس سے جس قدر گلو خلاصی چاہتا ہو گا تا آنکہ وہ اس میں گرفتار ہو جائے۔'' اس کا مفہوم یہ ہے کہ عمدہ اور بہترین آدمی وہ ہے جو عہدے اور منصب سے دور بھاگے حتی کہ اسے زبردستی حکومت اور سرداری دی جائے۔ اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں کہ ابتدا تو ناپسندیدگی اور کراہت سے ہوتی ہے مگر پھر ''چھوٹتی نہیں یہ کافر منہ کو لگی ہوئی'' والا معاملہ ہوتا ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے:((سَتَحْرِصُونَ عَلَى الإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً۔)) ......''تم امارت کا لالچ کرو گے اور یہ قیامت کے دن تمہارے لیے باعث ندامت ہو گی۔'' دوسری حدیثِ مبارکہ میں ہے:((مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ۔)) ......''جسے لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے والا جج مقرر کیا گیا اسے گویا بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔''

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ایسے لوگ عہدہ ومنصب کو پسند کرتے ہیں اور اس کو اپنے ذاتی مفادات اور اقرباء پروری کے لیے استعمال نہیں کرتے بلکہ جب کوئی عہدہ ان کے سپرد کر دیا جاتا ہے تو وہ اس کا حق ادا کر دیتے ہیں۔ یہ مفہوم امام خطابی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

(٣٧٤٤)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخَرَقِيُّ ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيْسَفُونِيُّ ، أَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الأَمْرِ ، خِيَارُهُمْ تَبَعٌ لِخِيَارِهِمْ ، وَشِرَارُهُمْ تَبَعٌ لِشِرَارِهِمْ ، النَّاسُ مَعَادِنُ ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلامِ ، إِذَا فَقِهُوا۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اس (خلافت کے) معاملے میں قریش کے تابع ہیں۔ اچھے لوگ قریش کے اچھے لوگوں کے پیچھے چلتے ہیں اور برے لوگ قریشیوں کے برے لوگوں کو اپنا مقتدا سمجھتے ہیں۔ لوگوں کی مثال کان کی طرح ہے، جو لوگ جاہلیت میں شریف تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی شریف ہیں جب انہیں دین کی سمجھ اور بصیرت حاصل ہو جائے۔''

شرح: (هَذَا الأَمْرِ) ''اس معاملہ میں۔'' سے مراد خلافت اور امارت کا معاملہ ہے۔

(٣٧٤٥)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَسَّانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَنِيعِيُّ ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمَشٍ الزِّيَادِيُّ ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ ......

قَالَ: نا أَبُو هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشَ فِي هَذَا الشَّأْنِ ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اس معاملے میں قریش کے تابع ہیں۔ عام مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع ہے اور عام کافر قریشی کفار کے تابع ہے۔''

(٣٧٤٦)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الصَّيْرَفِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْبِرْتِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ......

(٣٧٤٤) أخرجه البخاري: ٣٤٩٥، و مسلم: ١٨١٨

(٣٧٤٥) أخرجه البخاري: ٣٤٩٥، و مسلم: ١٨١٨

(٣٧٤٦) أخرجه مسلم: ١٨١٩

عَـنْ جَـابِـرٍ ، قَـالَ: قَـالَ رَسُولُ اللّٰـهِ ﷺ: ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ خیر وشر کے معاملے میں قریشیوں کے تابع ہیں۔''

(٣٧٤٧)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ ، أَنَـا أَبُـو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، أَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ......

عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا يَـزَالُ هَـذَا الأَمْـرُ فِـي قُـرَيْـشٍ مَا بَقِيَ اثْنَانِ۔))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ خلافت اس وقت تک قریش کے ہاتھوں میں باقی رہے گی جب تک ان میں دو آدمی بھی باقی رہیں گے۔''

شرح: وَصَحَّ عَنْ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ۔)) سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے باسند صحیح مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''یہ خلافت قریش میں رہے گی اور جو بھی ان سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو چہرے کے بل اوندھا کر دے گا جب تک قریش دین کو قائم رکھیں گے۔'' (صحیح بخاری: ٣٥٠٠)

(٣٧٤٨)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ ، أَنَا أَبُو عُمَرَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَـكْـرٍ مُـحَـمَّـدُ بْـنُ عَبْـدِ اللّٰـهِ حَفِيدُ الْعَبَّاسِ بْنِ حَمْزَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَـجَـلِـيُّ ، حَـدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْعَلاءِ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْحَكَمِ أَبِي الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ ......

عَـنْ مُـحَـمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنْ أَبِيـهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ ، أَهَانَهُ اللّٰهُ۔))

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قریش کو ذلیل کرنا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ذلیل ورسوا کر دے گا۔''

(٣٧٤٩)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الصَّيْرَفِيُّ ، حَـدَّثَـنَـا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، أَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ،

(٣٧٤٧) أخرجه البخاري: ٣٥٠١، و مسلم: ١٨٢٠

(٣٧٤٨) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٣٩٠٥

(٣٧٤٩) اسناده صحيح على شرط البخاري ......أخرجه الامام احمد في المسند: ١٦٧٦٦

حَدَّثَنِی ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ……

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لِلْقُرَشِيِّ مِثْلُ قُوَّةِ الرَّجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ.))

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک قریشی شخص کے اندر دو غیر قریشی افراد جتنی قوت ہے۔''

شرح: مسند احمد میں ہے: کسی نے امام زہری سے کہا: اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے کہا: اس سے مراد رائے کی عمدگی اور ذہانت ہے۔ (م،م)

(2)……بَابُ أَسْلَمَ وَغِفَار

اسلم وغفار قبیلوں کی فضیلت

(۳۷۵۰)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ……

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.))

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرما دی ہے اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھا ہے اور قبیلہ عصّیہ نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔''

(۳۷۵۱)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ أَبِی غَرْزَةَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ……

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ لَهَا، وَعُصَيَّةُ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم کو اللہ تعالیٰ نے (آفات و بلیات) سے محفوظ رکھا اور قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور قبیلہ عصیّہ کے

(۳۷۵۰) أخرجه البخاری: ۳۵۱۳، و مسلم: ٦٧٩

(۳۷۵۱) انظر الحديث السابق

افراد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نافرمان ہیں۔‘‘

شرح منقول ہے کہ آپ ﷺ نے بنو غفار اور بنو اسلم کے لیے اس لیے دعا کی کہ وہ دونوں قبیلے بغیر جنگ کیے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ بنو غفار عہد جاہلیت میں حاجیوں کا مال چرانے کی تہمت سے آلودہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تاکہ یہ ننگ وعار ان سے مٹ جائے اور مولائے کریم ان کے گناہوں کو معاف فرما دے اور قبیلہ عصّیہ والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ ﷺ سے غداری کر کے آپ کے ستر قراء صحابہ کرام کو بئر معونہ کے مقام پر شہید کر دیا، آپ ﷺ مہینہ بھران کے لیے نماز میں بددعا فرماتے رہے۔

(۳۷۵۲)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قُرَيْشٌ، وَالأَنْصَارُ، وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَغِفَارٌ، وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع قبائل میرے خیر خواہ اور دوست ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی ان کا حمایتی نہیں۔‘‘

شرح ((مَوَالِي)) کے معنی یہاں دوست اور خیر خواہ کے ہیں آزاد کردہ غلام کے نہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ﴾ .... ’’بلاشبہ کافروں کا کوئی کارساز اور دوست نہیں۔‘‘ (سورۂ محمد:۱۱)

(۳۷۵۳)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ التَّفْلِيسِيُّ بِنَيْسَابُورَ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّرَازِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الأَصَمُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَكْرَةَ ح وَشُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيِّ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَسْلَمُ، وَغِفَارٌ، وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَعَامِرُ بْنُ صَعْصَعَةَ، وَأَسَدٌ، وَغَطَفَانُ۔))

جناب عبداللہ بن ابی بکرہ اپنے والد محترم سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’اسلم، غفار، جہینہ اور مزینہ کے قبیلے بنی تمیم، بنی عامر بن صعصعہ، بنی اسد اور بنی غطفان سے بہتر ہیں۔‘‘

(۳۷۵۲) أخرجه البخاري: ۳۵۰٤، و مسلم: ۲۵۲۰

(۳۷۵۳) أخرجه البخاري: ۳۵۱٦، و مسلم: ۲۵۲۲

(٣٧٥٤)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ، بِمَرْوَ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّازُ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَسْلَمُ، وَغِفَارٌ، وَشَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ، وَمُزَيْنَةُ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ تَمِيمٍ، وَأَسَدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَهَوَازِنُ، وَغَطَفَانُ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبیلہ اسلم، غفار اور جہینہ کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت والے دن قبیلہ تمیم، اسد بن خزیمہ، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔''

(3)......بَابٌ فِيْ بَنِيْ تَمِيْمٍ
بنو تمیم کی فضیلت

(٣٧٥٥)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ، سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِيهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ)) قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا)) وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَ: ((أَعْتِقِيهَا، فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس وقت سے ہمیشہ بنو تمیم سے محبت رکھتا ہوں جب سے نبی ﷺ کی زبانِ اقدس سے ان کی تین خوبیاں میں نے سنی ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''بنو تمیم دجال کے حق میں میری امت کے سب سے زیادہ سخت لوگ ثابت ہوں گے۔'' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کے پاس بنو تمیم کی زکاۃ پہنچی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہماری قوم کی زکاۃ ہے۔'' بنو تمیم کی ایک قیدی خاتون سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی تو اس کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے آزاد کرو کیونکہ یہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔''

(٣٧٥٤) أخرجه البخاري: ٣٥١٧، و مسلم: ٢٥٢١

(٣٧٥٥) أخرجه البخاري: ٢٥٤٣، ٤٣٦٦، و مسلم: ٢٥٢٥

(4)......بَابُ خَيْرِ الْقُرُوْنِ

بہترین زمانہ کونسا ہے؟

(٣٧٥٦)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، سَمِعْتُ زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ......

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ۔)) قَالَ عِمْرَانُ: لا أَدْرِي أَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا، وَقَالَ: ((إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَشْهَدُونَ وَلا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلا يُوفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمِ السِّمَنُ۔))

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا زمانہ بہترین زمانہ ہے، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے۔'' سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو خیانت کرے گی اور ان پر بھروسا باقی نہیں رہے گا، وہ گواہی دیں گے جبکہ ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا، وہ نذریں مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے، ان میں موٹاپا عام ہو جائے گا۔''

(٣٧٥٧)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُنِيبٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَبِي أَوْفَى......

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَنْشَأُ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلا يُوفُونَ،

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ہی منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کا بہترین دور وہ ہے جس میں مجھے مبعوث کیا گیا، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے، پھر ایک ایسی قوم معرض وجود میں آئے گی جو گواہی دے گی

(٣٧٥٦) أخرجه البخاري: ٢٦٥١، و مسلم: ٢٥٣٥

(٣٧٥٧) أخرجه البخاري: ٢٦٥١، مسلم: ٢٥٣٥

وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَفْشُو فِيهِم السِّمَنُ۔)) جبکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے، وہ نذریں مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے، وہ خیانت کریں گے اور اعتماد کے قابل نہ رہیں گے اور ان میں موٹاپا عام ہو جائے گا۔

شرح: محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ''موٹاپا عام ہو جائے گا'' کا مطلب بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ مال جمع کرنے میں لگ جائیں گے اور دنیا کے حریص ہوں گے۔

(5)......بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم

صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ .... ''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں۔'' (سورۂ فتح:۲۹)

﴿سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ﴾ .... ''ان کا نشان ان کے چہروں پر ہے۔'' (سورۂ فتح:۲۹)

مجاہد نے کہا: اس سے مراد ان حضرات کی معصومانہ شکل، شریفانہ شباہت اور پاکیزہ ہیئت ہے۔ جناب منصور نے مجاہد کے حوالے سے اس کا مفہوم ''عاجزی وانکسار'' بیان کیا ہے۔

ایک قول ہے کہ اس سے مراد کثرت شب بیداری اور نوافل کی بہتات کی وجہ سے چہروں پر چھا جانے والی پیلاہٹ ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد عبادت وریاضت کی وجہ سے روز قیامت ان کے چہروں پر ہویداں ہو جانے والی چمک دمک اور روحانی نور ہے۔

((شَطْأَه)) سے مراد پودے کا وہ پہلا ظہور ہے جو دانہ پھاڑ کر اللہ کی قدرت سے باہر نکلتا ہے، یعنی اس سے کونپل مراد ہے۔

((فَآزَرَه)) ''پھر اسے مضبوط کیا۔'' اس سے مراد یہ ہے کہ ایک دانے سے سات آٹھ یا دس شاخیں نکلتی ہیں جو ایک دوسرے کی تقویت کا باعث بنتی ہیں۔ اگر ایک دانے سے ایک شاخ ہی نکلے تو وہ تنہا سیدھی کھڑی نہ ہو سکے۔ یہ مثال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لیے دی ہے کہ جیسے آپ اکیلے ہی جانب منزل چلے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام کے ذریعے سے آپ ﷺ کو تقویت دی۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى﴾ ''اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے۔'' سے متعلق کہتے ہیں کہ اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی صحبت اور ہم نشینی کے لیے منتخب فرمایا۔

(٣٧٥٨)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ التَّاجِرُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْكُوفِيُّ الْعَبْسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَامِدٍ التَّمِيمِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ الْقَاسِمِ الْمَعْرُوفُ بِأَبِي مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَيْدَرَةَ الأَطْرَابُلُسِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَبْسِيُّ الْقَصَّارُ أَبُو إِسْحَاقَ بِالْكُوفَةِ، أَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ح ()۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَنَا شُعْبَةُ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: ((لا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلا نَصِيفَهُ۔))

سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ کو گالی نہ دو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تمہارا کوئی ایک اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر دے، وہ ان میں سے کسی ایک کے مُد اور نہ اس کے نصف کے برابر ہو سکتا ہے۔''

(٣٧٥٩)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الطَّيِّبِ طَاهِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلاءِ الْعَلائِيُّ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْمُفَضَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الإِسْمَاعِيلِيُّ بِجُرْجَانَ، حَدَّثَنَا جَدِّي أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الإِسْمَاعِيلِيُّ، أَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ غَسَّانَ بْنِ الْمُفَضَّلِ الْغَلابِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ أَبِي رَائِطَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللَّهَ اللَّهَ فِي أَصْحَابِي، اللَّهَ اللَّهَ فِي أَصْحَابِي، لا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ، فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ،

سیدنا عبداللہ بن مغفل مُزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، میرے اصحاب کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد انہیں طعن وتشنیع کا نشانہ نہ بنانا، جو شخص ان سے محبت رکھتا ہے تو وہ میری محبت کی بنا پر ان سے پیار کرتا

(٣٧٥٨) أخرجه البخاري: ٣٦٧٣، و مسلم: ٢٥٤

(٣٧٥٩) ضعيف ...... أخرجه الترمذي: ٣٨٦٢

فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي، فَقَدْ آذَى اللّٰهَ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ.))

ہے اور جو شخص ان سے نفرت رکھتا ہے تو وہ میری نفرت کی وجہ سے ان سے عناد رکھتا ہے اور جس نے انہیں ستایا گویا اس نے مجھے تنگ کیا اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچائی اور جس نے اللہ کو ایذا پہنچائی تو بہت ممکن ہے اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں گرفتار کر لے۔''

(۳۷۶۰)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْبِشَارِيُّ، أَنَا أَبُو نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَزَّازُ الْمَعْرُوفُ بِيَانُوشَ الزَّاهِدِ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَعْقُوبَ الْمَعْرُوفُ بِأَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ عَقِيلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ......

عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قُلْنَا: لَوِ انْتَظَرْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ، فَانْتَظَرْنَاهُ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: ((مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا)) قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قُلْنَا: نُصَلِّي مَعَكَ الْعِشَاءَ، قَالَ: ((أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ)) ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، قَالَ: ((النُّجُومُ آمِنَةٌ لأَهْلِ السَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى أَهْلُ السَّمَاءِ مَا يُوعَدُونَ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ۔))

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادا کی پھر ہم نے کہا: اگر ہم انتظار کر لیں اور آپ کے ساتھ نماز عشاء بھی پڑھ لیں تو کیا ہی اچھا ہو چناں چہ ہم انتظار کرنے لگے، اتنے میں آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم تب سے یہیں بیٹھے رہے؟'' ہم نے عرض کی: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! ہم نے کہا: آپ کے ساتھ نماز عشاء پڑھ کر ہی جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''بہت خوب۔'' یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے درست کیا۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھایا اور آپ اکثر وبیشتر اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھاتے، پھر فرمایا: ''ستارے آسمان والوں کے بچاؤ کا ذریعہ ہیں، جب ستارے جھڑ جائیں گے تو آسمان والوں پر بھی جس بات کا وعدہ ہے وہ آجائے گی (یعنی قیامت) اور میں بچاؤ ہوں اپنے صحابہ کا،

(۳۷۶۰) أخرجه مسلم: ۲۵۳۱

جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر بھی وہ وقت آ جائے گا جس کا وعدہ ہے (یعنی فتنہ) اور میرے اصحاب بچاؤ ہیں میری امت کے لیے، جب وہ فوت ہو جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آ جائے گا جس کا وعدہ ہے۔''

(۳۷٦١)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ، أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَفَّانَ بْنِ الْقَاسِمِ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ حَيَّانَ الأَنْدَلُسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ......

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِي بِأَرْضٍ كَانَ نُورُهُمْ وَقَائِدُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔))

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ میں سے جو جس علاقے میں فوت ہوگا وہ قیامت والے دن ان کے لیے روشنی اور نور کا باعث اور ان کا قائد ہوگا۔''

شرح: راویٔ حدیث عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابوطیبہ ہے۔ یہ جناب عبداللہ بن بُریدہ سے روایت کرتے ہیں۔

(۳۷٦٢)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْمَكِّيِّ، عَنِ الْحَسَنِ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ أَصْحَابِي فِي أُمَّتِي كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ لا يَصْلُحُ الطَّعَامُ إِلا بِالْمِلْحِ۔)) قَالَ الْحَسَنُ: فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا، فَكَيْفَ نَصْلُحُ؟

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں میرے صحابہ کی مثال کھانے میں نمک کی طرح ہے کہ کھانا نمک کے بغیر ذائقہ دار نہیں ہوتا۔'' جناب حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: ہمارا نمک جاتا رہا اب ہم کیسے اصلاح پذیر ہوں؟

(۳۷٦٣)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ،

(۳۷٦١) ضعيف ...... أخرجه الترمذى: ۳۸٦٥

(۳۷٦٢) ذكره الهيثمى فى "مجمع الزوائد": ١٠/ ١٨، وعزاه لابى يعلى والبزار وقال: وفى سنده اسمائيل بن سالم المكى وهو ضعيف

(۳۷٦٣) أخرجه البخارى: ۲۸۹۷، و مسلم: ۲۵۳۲

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ......

عَنْ عَمْرٍو، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ صَاحِبِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ صَاحِبٍ مِنْ صَاحِبِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُولُونَ، نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ۔))

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا دور بھی آئے گا کہ اہل اسلام کی جماعتیں جہاد کریں گی تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے درمیان کوئی صحابیٔ رسول ہیں؟ وہ کہیں گے: ہاں موجود ہیں۔ تب ان کی فتح ہو جائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں غزوہ کریں گی اور اس موقع پر یہ پوچھا جائے گا کہ کیا یہاں وہ شخص موجود ہے جس نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی صحبت پائی ہو؟ (یعنی کوئی تابعی ہے؟) جواب ملے گا: ہاں ہیں۔ تو انہیں فتح نصیب ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کے لشکر جہاد کریں گے تو اس وقت سوال اُٹھے گا کہ کیا یہاں کوئی بزرگ ایسے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے شاگردوں میں سے کسی بزرگ کی صحبت میں رہے ہوں؟ (یعنی تبع تابعین) لوگ کہیں گے: ہاں۔ تو ان کی فتح ہو جائے گی۔''

شرح ((الفِئَام)) ''جماعتیں، لشکر۔''

(۳۷۶٤)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَخْبَرَنِي حَمَّادُ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ......

عَنْ سَفِينَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا۔)) ثُمَّ قَالَ: أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً، وَعُثْمَانَ اثْنَيْ عَشَرَ،

جناب سعید بن جمہان خادم رسول سفینہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''تیس سال تک خلافت رہے گی اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔'' پھر سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

(۳۷٦٤) حسن صحيح ......أخرجه ابوداود: ٤٦٤٧، و الترمذي: ٢٢٢٦

وَعَلِيَّ سِتَّةَ ، قَالَ عَلِيٌّ: قُلْتُ لِحَمَّادٍ: سَفِينَةُ الْقَائِلُ لِسَعِيدٍ: أَمْسِكْ؟ قَالَ: نَعَمْ۔ وَفِي رِوَايَةٍ: ((خِلافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلاثُونَ سَنَةً ، ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ۔))

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال شمار کر، عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت دس سال، عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بارہ سال اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت چھ سال۔ علی بن جعد کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد حماد سے پوچھا: کیا سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد سعید سے کہا: شمار کرو۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ ایک روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نبوت کی خلافت تیس سال ہوگی، بعد ازاں اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا بادشاہت دے دے گا۔''

شرح: جناب سعید بن جمہان سیدنا ابو عبدالرحمٰن سفینہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں: انہوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو جب کوئی شخص اپنے ساز و سامان کے اُٹھانے سے تھک جاتا تو وہ اپنی تلوار اور ڈھال میرے سپرد کر دیتا، اس طرح میرے پاس ڈھیر سارا سامان جمع ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیفیت دیکھ کر فرمایا: ((اَنْتَ سَفِيْنَةٌ۔)) ''تو تو بحری بیڑہ ہے۔'' (حسن، مسند احمد: ۲۱۹۸٤)

(الْخِلافَةُ ثَلاثُونَ سَنَةً) ''خلافت تیس سال ہوگی۔'' حمید بن زنجویہ نے کہا: اس کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی خلافت اور نیابت جس پر خلافت کا لفظ اپنے تمام تر مفہوم و معنی کے ساتھ صادق آ سکے اور وہ حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کا دور ہے کہ جنہوں نے اپنے عمل اور اتباع سنت کے بے مثال جذبے کے ساتھ اس لفظ کی لاج رکھی اور صحیح معنی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور جانشین کہلائے۔ جب سنت سے انحراف کا دور شروع ہوا، اپنی سیرت اور طرزِ زندگی کو اسوۂ رسول سے الگ کر لیا گیا تو وہ بادشاہیں اگرچہ ان کے ناموں کے ساتھ بطور سابقہ لفظ خلیفہ لکھا جاتا ہے ویسے اس بات میں کوئی مضائقہ بھی نہیں کہ مسلمانوں کے امور کے ذمہ دار اور نگران کو امیر المؤمنین اور خلیفۃ المسلمین کے پُر فخار لقب سے یاد کیا جائے خواہ اس کی سیرت میں کچھ جھول ہی ہو اور وہ اپنے پیش رو عادل خلفاء سے علم و عمل میں فروتر ہو۔ بہر حال وہ مسلمانوں کے معاملات کا نمائندہ ہے اور مسلمان اس کی اطاعت کا دم بھرتے ہیں اور چونکہ وہ سابقہ خلیفہ کا قائم مقام ہے اس لیے اسے خلیفہ ہی کہا جائے گا۔ البتہ سیدنا آدم علیہ السلام اور داود علیہ السلام کے بعد کسی کو ''خلیفۃ اللہ'' اللہ کا خلیفہ نہیں کہا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً﴾ ..... ''میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔'' (سورۂ بقرہ: ۳۰) نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ﴾ ..... ''اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنا دیا۔'' سورۂ ص: ۲٦)

ابن ابی مُلیکہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو (يَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ) ''اے اللہ کے خلیفہ!'' کہہ کر

پکارا تو انہوں نے کہا: میں محمد ﷺ کا جانشین اور خلیفہ ہوں اور اس مرتبے پر پوری طرح راضی ہوں۔

جناب ابراہیم، ہمام بن منبہ رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب کے ایک شخص نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو (یَا مَلِك) ''اے بادشاہ!'' کہہ کر مخاطب کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنی کتاب میں تم ایسا ہی لکھا پاتے ہو، کیا وہاں ترتیب یہ نہیں کہ پہلے نبی کا منصب ہے، پھر خلیفہ کا، پھر امیر المومنین کا، بعدازاں بادشاہ ہوں گے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔

ایک آدمی نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو ''اے اللہ کے نائب!'' کہہ کر آواز دی تو انہوں نے کہا: تجھ پر افسوس کہ تو بہت دور نکل گیا، میری ماں نے میرا نام عمر رکھا ہے، اگر تو مجھے اس نام سے پکارتا تو میں جواب دیتا، پھر جب میں بڑا ہوا تو میں نے اپنی کنیت ابوحفص رکھی، اگر تو ان الفاظ سے مخاطب کرتا تو میں جواب دیتا، پھر تم نے اپنے حکومتی معاملات میرے سپرد کر دیئے اور تم مجھے امیر المومنین کہنے لگے، اگر بایں الفاظ مجھے آواز دیتا تو کافی تھا۔

(6)......بَابُ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عبداللہ بن عثمان کے فضائل ومناقب

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد محترم کا نام عثمان اور کنیت ابوقحافہ تھی۔ کہا گیا ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام ونسب یہ ہے: عتیق بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّہ بن کعب بن لوی القرشی۔ آپ رسول اللہ ﷺ سے دو سال چند ماہ بعد جمادی الاخری کے آخری دنوں میں سوموار ۱۳ ہجری میں فوت ہوئے اور اس وقت آپ کی عمر تریسٹھ برس تھی۔ آپ کو نبی ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں دفن کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾ .... ''اس وقت جبکہ انہیں کافروں نے نکال دیا تھا، دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے۔'' (سورۂ توبہ:۴۰)

(۳۷۶۵)۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَيْدَرَةَ الأَطْرَابُلُسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو قِلابَةَ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلا، لاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلا، وَلَكِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَخِي وَصَاحِبِي، وَلَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيلا))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کسی (انسان) کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن ابوبکر میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھی کو اپنا خلیل بنایا ہے۔''

(۳۷۶۵) أخرجه البخاري: ٦٧٣٨، و مسلم: ٢٣٨٣

(٣٧٦٦)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ ، أَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلَّةٍ غَيْرَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اتَّخَذَ صَاحِبَكُمْ خَلِيلا ، يَعْنِي نَفْسَهُ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلا لاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلا۔))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں، البتہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھی کو اپنا خلیل بنایا ہے (رسول اللہ ﷺ نے ساتھی سے خود کو مراد لیا ہے) اگر میں کسی (انسان) کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔''

شرح ((وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا۔)) ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھی کو اپنا خلیل بنایا ہے۔'' یعنی اسے ایسی صحبت کے لیے مخصوص فرمایا ہے جس میں شراکت ممکن نہیں۔ ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرٰهِيمَ خَلِيْلًا﴾ .... ''اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست بنالیا ہے۔''

ایک قول کے مطابق خلیل اس شخص کو کہتے ہیں جس کی محبت دل میں جاگزین ہوگئی ہو اور پوری طرح قرار پکڑ گئی ہو۔ یہ اہل عرب کے محاورہ تُخَلِّلُ الْمَوَدَّةُ الْقَلْبَ سے ماخوذ ہے اور یہ محبت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔

ایک دوسرے قول کے مطابق خلیل کا معنی محتاج اور فقیر ہے۔ خَلة کا معنی حاجت اور ضرورت ہے۔ اس معنی کے مطابق خلیل وہ ہوا جس کی ہر ضرورت اور ہر احتیاج اللہ کے حضور ہی پیش ہو، کسی اور کے سامنے اس کا ذکر بھولے سے بھی نہ ہو۔ اتنا فرق ضرور یاد رہے کہ خَلة ''ضرورت'' کا مصدر خاء کے فتح کے ساتھ ہے اور خُلة ''محبت'' کا مصدر خاء کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

(٣٧٦٧)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْحُمَيْدِيُّ ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَيُّوبَ ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوسِيُّ ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَاصِمٍ ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ ، قَالَتْ:

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں آئی۔ اس نے آپ سے کسی معاملے میں بات چیت کی۔ آپ نے اسے دوبارہ آنے

(٣٧٦٦) انظر الحديث السابق

(٣٧٦٧) أخرجه البخاري: ٣٦٥٩، و مسلم: ٢٣٨٦

يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ رَجَعْتُ، فَلَمْ أَجِدْكَ؟ كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ، قَالَ: ((إِنْ لَمْ تَجِدِينِي، فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ۔))

کے لیے کہا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو؟ گویا وہ وفات کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر تو مجھے نہ پا سکے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی آنا۔''

(٣٧٦٨)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، قَالَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ: حَدَّثَنَا......

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((عَائِشَةُ)) فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: ((أَبُوهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)) فَعَدَّ رِجَالًا۔

سیدنا عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوۂ ذات سلاسل کے لیے بھیجا، پھر میں آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: کون سا شخص آپ کو سب سے زیادہ پیارا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''عائشہ۔'' میں نے عرض کیا: مردوں میں کون؟ فرمایا: ''ان کے والد۔'' میں نے عرض کی: پھر کون؟ فرمایا: ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔'' اور مزید چند اشخاص کے نام لیے۔

(٣٧٦٩)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْحُمَيْدِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، نَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، نَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا بِأَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عہد رسالت میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں قرار دیتے تھے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو، اس کے بعد ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں کوئی بحث نہیں کرتے تھے اور کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

تشریح: امام ابوسلیمان خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس ترتیب کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ مذکورہ بلا تینوں

(٣٧٦٨) أخرجه البخاري: ٣٦٦٢، و مسلم: ٢٣٨٤

(٣٧٦٩) أخرجه البخاري: ٣٦٩٧

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا شمار بزرگ اور عمر رسیدہ افراد میں ہوتا تھا، جب کوئی معاملہ درپیش ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سے مشاورت فرماتے جبکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کم عمر تھے۔ اس ترتیب سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مراد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تنقیص قطعاً نہیں اور نہ ان کی فضیلت اور مقام ومرتبہ کو کم کرنا مقصود ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد ان کی فضیلت مسلّمہ ہے۔ ان کے فضائل ومناقب مشہور ومعروف ہیں۔ اس کا انکار نہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ہے اور نہ کسی اور صحابی کو۔ اختلاف صرف اس بارے میں ہے کہ انہیں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر تقدم حاصل ہے یا نہیں؟ جمہور سلف کا موقف ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر فضیلت حاصل ہے جبکہ اہل کوفہ کی اکثریت اس بات کی قائل ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر فضیلت حاصل ہے۔

جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ مسئلہ تفضیل کے بارے میں آپ کا کیا موقف ہے؟ انہوں نے کہا: کوفہ کے اہل السنہ تو اس ترتیب کے قائل ہیں: سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ان سے دریافت کیا گیا: آپ کا کیا موقف ہے؟ انہوں نے کہا: میں بھی کوفہ کا ہی باشندہ ہوں۔ بہرحال سفیان رحمہ اللہ سے یہ کہنا ثابت ہے۔ اس بحث کا خلاصہ یہی ترتیب ہے، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(۳۷۷۰)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْحُمَيْدِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ، أَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَنَا سُفْيَانُ هُوَ الثَّوْرِيُّ، نَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، نَا أَبُو يَعْلَى مُنْذِرٌ الثَّوْرِيُّ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لأَبِي: يَا أَبَتِ! أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ، وَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ: ثُمَّ مَنْ، فَيَقُولُ كَذَا، فَقُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ، فَقَالَ: مَا أَنَا إِلا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

جناب محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابا جی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل صحابی کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے پوچھا پھر کون؟ انہوں نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اب کہہ دیں گے عثمان رضی اللہ عنہ۔ اس لیے میں نے خود کہا: اس کے بعد آپ ہیں۔ یہ سن کر بولے: میں تو ایک عام سا مسلمان ہوں۔

(۳۷۷۱)۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ التَّمِيمِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ كَثِيرٍ النَّوَّاءِ......

(۳۷۷۰) أخرجه البخاري: ۳۶۷۱

(۳۷۷۱) ضعيف ......أخرجه الترمذي: ۳۶۷۰

عَـنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَسَـمِـعْتُـهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ: ((أَنْتَ صَاحِبِي فِي الْغَارِ، وَصَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ۔))

جناب جمیع بن عمیر کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے سنا آپ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تو غار میں بھی میرا ساتھی تھا اور حوض پر بھی میرا ساتھی ہوگا۔''

(7)......بَابٌ فِي فَضَائِلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلٍ أَبِي حَفْصٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

آپ دس سال امیر المومنین رہے اور اس دوران ہر سال حج کیا۔ آپ کو ۲۳ ہجری ماہ ذی الحجہ کو شہید کر دیا گیا۔

(۳۷۷۲)۔حَـدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ بْـنِ الْـقَـاسِـمِ، أَنَـا خَيْـثَـمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَـنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّـهُ كَـانَ فِيـمَا خَلا قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَّةِ نَاسٌ مُـحَـدَّثُـونَ، فَـإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ، فَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلی امتوں میں محدَّث ہوا کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمر بن خطاب ہیں۔''

شرح: مُحَدَّث اس شخص کو کہتے ہیں جس پر اللہ کی طرف سے الہام ہو اور حق اس کی زبان سے جاری ہو اور اس کی رائے بالکل درست اور صائب ہو، گویا اسے واقعہ سے قبل بتا دیا گیا ہے اور اس نے ٹھیک ٹھیک ویسے ہی آگے کہہ دیا۔ یہ مرتبہ ولایت کا بہت اونچا اور بلند مقام ہے۔

(۳۷۷۳)۔حَـدَّثَـنَـا أَبُـو الْـمُـظَـفَّـرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْهَاشِمِيُّ بِسَامَرَّا، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْـنُ دَاوُدَ الْهَـاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُـمَـرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت

(۳۷۷۲) أخرجه البخاري: ۳۶۸۹، و مسلم: ۲۳۹۸

(۳۷۷۳) أخرجه البخاري: ۳۶۷۳، و مسلم: ۲۳۹۶

نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ، وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةٌ أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ، تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه، فَدَخَلَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ، فَقَالَ: أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِأَبِي وَأُمِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ، بَادَرْنَ الْحِجَابَ)) فَقَالَ عُمَرُ: أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ، فَقَالَ: أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ، أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِيهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔))

میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی اس وقت چند قریشی عورتیں (آپ کی ازواج مطہرات) آپ کے پاس بیٹھی آپ سے مانگ رہی تھیں اور آپ ﷺ سے خرچ میں اضافے کا مطالبہ کر رہی تھیں اور ان کی آواز آپ علیہ السلام سے بلند تھی۔ لیکن جونہی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی وہ خواتین جلدی سے پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اجازت دی۔ وہ داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا۔ ابھی ابھی میرے پاس تھیں لیکن جب تمہاری آواز سنی تو پردے کے پیچھے جلدی سے بھاگ گئیں۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ زیادہ اس کے مستحق تھے کہ یہ آپ سے ڈرتیں۔ پھر ان سے مخاطب ہو کر کہا: اے اپنی جان کی دشمنو! مجھ سے تو تم ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتی۔ ازواج مطہرات بولیں: حقیقت یہی ہے کہ کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے برعکس تندخو اور مزاج میں سخت ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن خطاب! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر شیطان بھی کہیں راستے میں تم سے مل جائے تو وہ یہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔''

شرح: الفجّ ''کشادہ سڑک۔'' جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿سُبُلًا فِجَاجًا﴾ ''کشادہ راستے۔''

(۳۷۷۴)۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ التَّمِيمِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ......

(۳۷۷۴) صحيح ...... أخرجه الترمذي: ۳۶۸۲

عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الـلّٰـهَ وَضَـعَ الْـحَـقَّ عَـلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ۔))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل میں حق رکھ دیا۔''

(۳۷۷۵)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ التَّمِيمِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ......

عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: مَرَرْتُ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَخَذَ كُـمَّـيْ رَجُـلٍ مِـنْهُـمْ، فَقَالَ: يَا فَتَى! ادْعُ لِي بِـخَيْـرٍ، بَـارَكَ الـلّٰهُ فِيكَ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ؟ قَالَ: أَنَا أَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ، قَـالَ: قُلْتُ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ، أَنْتَ أَحَقُّ، قَالَ: سَـمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ لَكَ: نِعْمَ الْـغُلَامُ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ۔))

جناب غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں کہ میرا گزر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قریب سے ہوا۔ وہ اپنے چند دوستوں کے ساتھ تشریف فرما تھے، ان کے ہم نشینوں میں سے ایک نے میرا آستین پکڑ کر کہا: اے نوجوان! میرے لیے خیر وبرکت کی دعا کردے۔ اللہ تجھے برکت دے۔ میں نے اس شخص سے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، آپ ہیں کون؟ اس نے کہا: میں ابوذر غفاری ہوں۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے آپ اس مرتبے کے زیادہ حقدار ہیں (کہ آپ سے دعا کروائی جائے)۔ انہوں نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو تیرے متعلق یہ کہتے ہوئے سنا: بہت اچھا لڑکا ہے اور میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق رکھ دیا ہے، وہ اسی کے مطابق بات کرتے ہیں۔''

(۳۷۷٦)۔ أَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الْـوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ......

عَـنْ عَـامِـرٍ، قَـالَ: قَالَ عَلِيٌّ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّـكِيـنَةَ تَـنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اس بات کو ناممکن اور بعید از قیاس نہیں سمجھتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت کلام کرتی ہے۔

(۳۷۷۵) ......أخرجه ابوداود: ۲۹٦۲، وابن ماجه: ۱۰۸

(۳۷۷٦) ......أخرجه البيهقي في دلائل النبوة وفي اسناده شريك بن عبد الله سيىء الحفظ

شرح سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگوں کو جب کوئی معاملہ درپیش ہوتا اور وہ اس کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے اور عمر رضی اللہ عنہ ان سے الگ رائے قائم کرتے تو قرآن ہمیشہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے اور فہم کے مطابق ہی نازل ہوتا۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن مسعود نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو جب دیکھا تو مجھے یوں محسوس ہوا گویا ان کی آنکھوں کے مابین ایک فرشتہ موجود ہے جو انہیں صحیح سمت لیے چلتا ہے۔

(۳۷۷۷)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ هُوَ ابْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ بِنْتِ مِلْحَانَ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ، فَسَمِعْتُ خَشْفَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: بِلَالٌ، وَرَأَيْتُ قَصْرًا مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءَ بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ!؟ قَالَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ، فَأَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ۔)) قَالَ عُمَرُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَعَلَيْكَ أَغَارُ؟

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں (خواب میں) جنت میں داخل ہوا تو میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رمیصاء بنت ملحان کو دیکھا اور میں نے قدموں کی آہٹ سنی تو میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون صاحب ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ بلال ہیں اور میں نے سفید موتی کا ایک محل دیکھا جس کے آنگن میں ایک لڑکی تھی۔ میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟ تو بتایا گیا: یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔ میرے جی میں آیا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں لیکن مجھے عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت یاد آگئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (روتے ہوئے) کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟''

شرح ((الخَشْفَة)) ''آواز'' یہاں چلتے وقت جوتوں کی آہٹ اور سرسراہٹ مراد ہے۔

(۳۷۷۸)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ التَّمِيمِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْهَاشِمِيُّ بِسَامَرَّا، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ......

(۳۷۷۷) أخرجه البخاري: ۳۶۷۹، و مسلم: ۲۳۹۴

(۳۷۷۸) أخرجه البخاري: ۲۳، ۳۶۹۱، و مسلم: ۲۳۹۰

عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ: ((رَأَیْتُ النَّاسَ فِی الْمَنَامِ یُعْرَضُونَ عَلَیَّ، وَعَلَیْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا یَبْلُغُ الثَّدْیَ، وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ، وَعُرِضَ عَلَی عُمَرَ، وَعَلَیْهِ قَمِیصٌ یَجُرُّهُ۔)) فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: مَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الدِّینُ۔))

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں لوگوں کو دیکھا، لوگ مجھ پر پیش کیے جارہے ہیں۔ انہوں نے قمیصیں پہن رکھی ہیں۔ بعض (تو اتنی چوڑی ہیں کہ) پستانوں تک ہی پہنچتی ہیں اور کچھ ان سے نیچی ہیں۔ عمر بن خطاب مجھ پر پیش کیے گئے تو ان پر اتنی لمبی قمیص تھی کہ زمین پر گھسٹ رہی تھی۔“ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”علم۔“

(٣٧٧٩)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِیحِیُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَیْمِیُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ، حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ عُفَیْرٍ، حَدَّثَنِی اللَّیْثُ، حَدَّثَنِی عَقِیلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ: ((بَیْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِیتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتّٰی إِنِّی لَأَرَی الرِّیَّ یَخْرُجُ فِی أَظْفَارِی، ثُمَّ أَعْطَیْتُ فَضْلِی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)) قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الْعِلْمُ۔))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرمارہے تھے: ”میں سو رہا تھا، مجھے دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا، میں نے خوب پیا حتی کہ میں نے خیال کیا کہ دودھ میرے ناخنوں سے نکلے گا، پھر میں نے بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دے دیا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کہا: آپ اس کی کیا تعبیر فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”علم۔“

(٣٧٨٠)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْحُمَیْدِیُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَاتِمٍ الْعَدْلُ، بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَجَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، أَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ یُونُسَ......

عَنِ الزُّهْرِیِّ، أَخْبَرَنِی سَعِیدُ بْنُ الْمُسَیِّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَیْرَةَ، یَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”میں سو رہا تھا کہ

(٣٧٧٩) أخرجه البخاری: ٣٦٨١، و مسلم: ٢٣٩١

(٣٧٨٠) أخرجه البخاری: ٣٦٦٤، ٧٠٩٢، و مسلم: ٢٣٩٢

يَقُولُ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دِلْوٌ، فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ، فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔))

خواب میں مَیں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا جس پر ڈول تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جس قدر چاہا میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا، پھر اسے ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے لے لیا اور انہوں نے ایک یا دو ڈول کھینچے۔ ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری سی معلوم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی کمزوری کو معاف فرمائے۔ پھر اس ڈول نے ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی اور اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا۔ میں نے ایسا طاقتور پہلوان آدمی نہیں دیکھا جو عمر کی طرح ڈول کھینچ سکتا۔ (انہوں نے اتنا پانی نکالا) کہ لوگوں نے اونٹوں سمیت وہاں ڈیرے ڈال دیے۔''

شرح: ((قَلِيْب)) ''کنواں۔'' ((غَرْب)) ''بڑا ڈول جس میں عموماً کھیتوں کو سیراب کیا جاتا ہے۔'' ((عَبْقَرِيّ)) ''ہر وہ چیز جو بہت بڑی اور عظیم الجثہ ہو۔'' ((العَطَن)) ''پانی پینے کے بعد اونٹوں کا پرے ہٹ کر بیٹھ رہنا۔'' ((وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ)) ''اور ان کے نکالنے میں ضعف تھا۔'' میں کہتا ہوں اس جملے سے مقصود یہ ہرگز نہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ خلافت کے معاملے میں تساہل برتیں گے۔ انہوں نے تو اس معاملے میں پوری طرح کوشش کی اور امت کی باگ ڈور اس وقت سنبھالی جب کوئی یہ ذمہ داری قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔ اسی بنا پر تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو بہت سارے عرب قبائل مرتد ہو گئے، نفاق زور پکڑ گیا اور میرے والد محترم پر ذمہ داریوں کے وہ بارگراں ٹوٹ پڑے کہ اگر پہاڑوں کو ان سے واسطہ پڑتا تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بابت کہا: اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، انہوں نے اس قدر عمدہ حکمرانی کی کہ اپنے بعد والوں کو تھکا دیا، بلکہ اس جملے میں فتوحات اسلامی کی طرف اشارہ ہے کہ فاروقی دور میں فتوحات کا سلسلہ صدیقی دور کی بہ نسبت کہیں بڑھ جائے گا کیونکہ ان کی مدت خلافت بہت مختصر ہے۔ واقعی انہیں خلافت کا موقع دو سال اور چند ماہ میسر آیا جبکہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دس دن سال تک خلافت کی اور ان کے دور میں فتوحات اسلامی کا سیلاب دور دور تک پہنچ گیا اور خلافت کے ہر ہر شعبہ میں ترقیات کے دروازے کھل گئے۔

ایک قول یہ ہے کہ ((ذَنُوْبَان)) ''دو ڈول'' کے الفاظ میں مدت خلافت کی طرف اشارہ ہے کہ وہ دو سال اور کچھ دن ہوگی اور آپ کی مدت خلافت تقریباً دو سال تین ماہ اور دس دن ہے۔

((اَلْعَبْقَرِي)) ابوعمرو بن علاء کہتے ہیں: هٰذَا عَبْقَرِيُّ الْقَوْمِ کا معنی ہے: ''یہ اپنی قوم کا سردار اور بڑا ہے، ان

سب میں سے مضبوط اور توانا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ﴾ .... ''عمدہ فرشوں پر بیٹھے ہوں گے۔'' (سورۂ رحمان:٧٦) یعنی اعلیٰ قسم کے خوب صورت فرش ہوں گے۔ ابو عبید نے کہا: تمام قسم کے غالیچوں اور قالینوں کو عبقری کہا جاتا ہے۔ دراصل عبقری ہر نفیس اور اعلیٰ چیز کو کہا جاتا ہے۔

((فلم ار عبقريا يفرى فريه۔)) ''میں نے کسی عبقری کو نہیں دیکھا جو عمر کی طرح کام کرتا ہو۔'' ان الفاظ میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں خلافت کا طویل موقع دیں گے، پھر وہ اسلام کے غلبے اور عزت و وقار کے لیے بھرپور کوشش کریں گے، اسلامی سرحدوں کو ناقابل تسخیر بنا دیں گے اور مسلمانوں کو مضبوط کر دیں گے اور پھر واقعتاً ایسے ہی ہوا۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے اس وقت سے ہمیں ہمیشہ عزت حاصل رہی۔

(٣٧٨١)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَسَّانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَنِيعِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ......

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ أَنِّي أَنْزِعُ عَلَى حَوْضٍ أَسْقِي النَّاسَ، فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ، فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرِيحَنِي، فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ، قَالَ: فَأَتَانِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَأَخَذَهَا مِنْهُ، فَلَمْ يَنْزِعْ رَجُلٌ نَزْعَهُ حَتَّى وَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ يَنْفَجِرُ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سو رہا تھا کہ خواب میں مَیں نے اپنے آپ کو ایک حوض پر دیکھا، میں لوگوں کو پانی پلا رہا تھا، ابوبکر میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھ سے ڈول پکڑ لیا تاکہ مجھے آرام پہنچائیں، پس انھوں نے دو ڈول کھینچے، ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے گا، پھر عمر بن خطاب آگئے اور انھوں نے ڈول پکڑ لیا، بس (ان کا تو پانی کھینچنے کا ایسا انداز تھا) کہ اس جیسا پانی کسی نے نہیں کھینچا ہوگا، یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہوکر) پھر گئے اور حوض چھلک رہا تھا۔''

(٣٧٨٢)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

(٣٧٨١) انظر الحديث السابق

(٣٧٨٢) انظر الحديث السابق

(٣٧٨٣) انظر الحديث السابق

عَـنْ أَبِـی هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْـنَـمَـا أَنَـا عَـلَى بِئْرٍ أَسْتَقِی جَاءَ ابْنُ أَبِی قُـحَـافَةَ، فَـنَـزَعَ ذَنُـوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِيهِمَا ضَعْفٌ، وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ، فَنَزَعَ حَتَّـى اسْتَـحَـالَـتْ غَـرْبًا فِی يَدِهِ، وَضَرَبَ الـنَّـاسُ بِـالْعَطَنِ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِی فَرِيَّهُ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں (نے خواب میں دیکھا کہ) میں ایک کنویں پر ہوں اور پانی پلا رہا ہوں، ابن ابی قحافہ آ گئے، انھوں نے دو تین ڈول کھینچے، ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری سی معلوم ہوئی، اللہ تعالیٰ ان کی کمزوری کو معاف فرمائے۔ پھر عمر آ گئے اور انھوں نے پانی کھینچا، پھر تو اس ڈول نے ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی، (انہوں نے اتنا پانی نکالا) کہ لوگوں نے اونٹوں سمیت وہاں ڈیرے ڈال دیے، میں نے ایسا طاقتور پہلوان آدمی نہیں دیکھا جو عمر کی طرح ڈول کھینچ سکتا۔''

(٣٧٨٣)۔وَأَخْبَـرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْكِسَائِیُّ، أَنَـا عَبْـدُ الْـعَـزِيـزِ بْنُ أَحْمَدَ الْخَلالُ، نَا أَبُو الْـعَبَّـاسِ الأَصَمُّ، أَنَا الرَّبِيعُ، أَنَا الشَّافِعِیُّ، أَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، بِهَذَا الإِسْنَادِ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں (نے خواب میں دیکھا کہ) میں ایک کنویں پر ہوں اور پانی پلا رہا ہوں، ابن ابی قحافہ آ گئے، انھوں نے دو تین ڈول کھینچے، ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری سی معلوم ہوئی، اللہ تعالیٰ ان کی کمزوری کو معاف فرمائے۔ پھر عمر آ گئے اور انھوں نے پانی کھینچا، پھر تو اس ڈول نے ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی، (انہوں نے اتنا پانی نکالا) کہ لوگوں نے اونٹوں سمیت وہاں ڈیرے ڈال دیے، میں نے ایسا طاقتور پہلوان آدمی نہیں دیکھا جو عمر کی طرح ڈول کھینچ سکتا۔''

(٣٧٨٤)۔حَـدَّثَـنَـا أَحْـمَـدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِیُّ، إِمْلاءً، حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مَـنْـصُـورٍ الْبُخَارِیُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَابِرٍ الْبُخَارِیُّ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ خَـلَـفُ بْـنُ سُلَيْمَانَ النَّسَفِیُّ، حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ النَّضْرِ أَبِی عُمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ......

(٣٧٨٤) ضعيف جدا ......أخرجه الترمذی: ٣٦٨٣

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ ، عَـنِ النَّبِـيِّ ﷺ قَـالَ: ((الـلَّهُـمَّ أَعِزَّ الإِسْلامَ بِأَبِي جَهْلٍ ، أَوْ بِعُمَرَ بْـنِ الْـخَـطَّـابِ)) فَـأَصْبَـحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْلَمَ۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اسلام کو عزت اور غلبہ دے ابو جہل کے ساتھ یا عمر بن خطاب کے ساتھ۔'' صبح ہوتے ہی عمر نبی ﷺ کے پاس آ گئے اور اسلام قبول کر لیا۔

(٣٧٨٥)۔أَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الْـوَاحِـدِ الْـمَلِيحِيُّ ، أَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ ، أَنَا مَيْمُونُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ......

حَـدَّثَـنَـا يُـونُـسُ بْـنُ بُكَيْرٍ الشَّيْبَانِيُّ ، بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ ، وَقَالَ: فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ طَاهِرًا۔

ایک اور سند کے ساتھ سابقہ حدیث مروی ہے۔ اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: پچھلی صبح ہی وہ نبی ﷺ کے پاس آ گئے اور انہوں نے مسجد میں حالت طہارت میں نماز پڑھی۔

(٣٧٨٦)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّالِحِيِّ ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ ، أَنَا حَاجِبُ بْـنُ أَحْـمَـدَ الطُّوسِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُنَيْبٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَـسٍ ح وَحَـدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَكْرَمٍ الْبَغْدَادِيُّ ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، قَالا: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ......

عَـنْ أَنَسٍ ، وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الرَّحِيمِ ، قَالَ: قَالَ عُـمَـرُ: وَافَـقَـنِـي رَبِّـي فِي ثَلاثٍ ، قُلْتُ: يَا رَسُـولَ الـلّٰـهِ! لَـوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُـصَـلًّـى؟ فَـأَنْـزَلَ الـلّٰـهُ سُبْحَانَـهُ وَتَعَالَى: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ ، فَـلَـوْ أَمَـرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ ، فَـأَنْـزَلَ الـلّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ ، قَالَ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت کی، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر لیں (تو کیا ہی اچھا ہو) تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرما دی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ .... ''تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کر لو۔'' (سورۂ بقرہ: ١٢٥) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس نیک وبد ہر قسم کے لوگ

(٣٧٨٥) انظر الحديث السابق

(٣٧٨٦) أخرجه البخاري: ٤٠٢ ، ٤٤٨٣ ، ٤٧٩٠ ، و مسلم: ٢٣٩٩

وَبَلَغَنِي بَعْضُ مَا آذَيْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نِسَاؤُهُ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ، فَجَعَلْتُ أَسْتَقْرِيهِنَّ وَاحِدَةً وَاحِدَةً، قُلْتُ: وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ أَوْ لَيُبْدِلَنَّهُ اللّٰهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ، فَقَالَتْ: يَا عُمَرُ! أَمَا كَانَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَعِظَهُنَّ أَنْتَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ۔

آتے ہیں، کاش آپ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو حجاب کا حکم فرما دیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے پردے کے حکم والی آیات نازل فرمادی، اور انہوں نے کہا: مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ کی ازواج آپ کو خرچ کے معاملے میں تنگ کر رہی ہیں۔ کہا: میں ان کے پاس گیا اور ایک ایک سے میں نے خوب باز پرس اور چھان بین کی اور میں نے کہا: اللہ کی قسم! تم اس طرزِ عمل سے باز آجاؤ یا پھر اللہ تعالیٰ تم سے بہتر بیویاں اپنے نبی کو عطا فرمادے گا حتی کہ میں زینب رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا: اے عمر! کیا رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج کو وعظ ونصیحت نہیں کر سکتے کہ تو انہیں وعظ وتلقین کرنے لگا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں وہاں سے نکلا تو اللہ عزوجل نے قرآن نازل کر دیا: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ....﴾ .... ''اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں تو بہت جلد انہیں ان کا رب تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں عنایت فرمائے گا۔'' (سورۂ تحریم:۵)

شرح صحیح مسلم میں یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنے پروردگار کے ساتھ تین باتوں میں موافقت کی۔ مقام ابراہیم کے سلسلے میں، حجاب کے مسئلہ میں اور جنگِ بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔

((أَسْتَقْرِيهِنَّ)) ''اکیلی اکیلی سے پوچھتا تھا۔'' خوب تسلی سے کسی معاملے کی تہ تک پہنچنا۔ حدیث مبارکہ میں ہے: ((فَخَرَجَ يَسْتَقْرِئُ الرِّفَاقَ۔)) ''سیدنا عمر ایک ایک قبیلہ کو چھاننے لگے۔'' جب آپ یمن تشریف لے گئے تو اویس قرنی رحمہ اللہ کی تلاش میں ایک ایک قبیلے کے پاس جاتے اور کہتے: هَلْ فِيكُمْ مِنْ قَرْنٍ؟ ''کیا تم میں کوئی قرنی شخص ہے؟''

(٣٧٨٧)۔ أَخْبَـرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُـحَـمَّـدٍ الصَّفَّارُ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰـهِ بْـنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّازُ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْـعُـذَافِـرِيُّ ، أَنَـا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَحَمَّادٍ ، سَمِعَهُمَا يَقُولَانِ: ......

كَـانَ ابْـنُ مَسْـعُـودٍ ، يَـقُـولُ: إِنَّ عُمَـرَ بْنَ الْـخَـطَّـابِ كَـانَ حِـصْنًا حَصِينًا لِلْإِسْلَامِ ، يَدْخُلُ فِيهِ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ، انْثَـلَـمَ مِـنَ الْحِصْنِ ثُلْمَةٌ ، فَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ ، وَلَا يَـدْخُـلُ فِيهِ ، وَكَانَ إِذَا سَلَكَ بِنَا طَرِيقًا ، وَجَدْنَاهُ سَهْلًا ، فَإِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ ، فَحَيَّ هَـلًا بِـعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، كَانَ فَصْلَ مَا بَيْنَ الـزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ ، وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَخْدُمُ مِثْلَهُ حَتَّى أَمُوتَ۔

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: بلاشبہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شخصیت اسلام کے لیے مضبوط قلعہ تھی کہ جس میں داخل ہوا جاتا ہے اور اس سے نکلا نہیں جاتا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات سے اس قلعے میں سوراخ ہو گیا ہے۔ اب اس سے نکلا تو جاتا ہے مگر داخل نہیں ہوا جاتا اور عمر رضی اللہ عنہ ہمیں جس راستے پر لے کر چلتے ہم اسے نرم اور ہموار پاتے۔ جب نیک لوگوں کا تذکرہ مقصود ہو تو عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیجئے۔ آپ تو افراط وتفریط کے درمیان حدِ فاصل تھے۔ اللہ کی قسم! میری تو خواہش ہے کہ میں ان کی خدمت کرتا رہوں حتی کہ مجھے موت آجائے۔

شرح ((فَحَيَّ هَلًا بِعُمَرَ)) ''تو جلدی سے ان کا تذکرہ شروع کر دیجئے۔'' یہ ایسے ہی ہے جیسے اذان میں کہا جاتا ہے: (حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ۔) ''نماز کی طرف جلدی کرو اور لپکو۔''

(8)......بَابٌ فِي فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما

سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل ومناقب

(٣٧٨٨)۔ حَـدَّثَـنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَامِدٍ التَّمِيمِيُّ ، أَنَا أَبُو حَامِدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْـنُ عُثْـمَـانَ بْـنِ الْـقَاسِمِ ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَسَرَّةَ هُوَ أَبُو يَحْيَى ، حَدَّثَنَا الْـحُـمَيْـدِيُّ ، حَـدَّثَـنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ ، حَدَّثَنِي الْأَعْرَجُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

(٣٧٨٧) صحيح

(٣٧٨٨) أخرجه البخاري: ٢٣٢٤ ، ٣٦٦٣ ، و مسلم: ٢٣٨٨

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ أَعْيَا، فَرَكِبَهَا فَضَرَبَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الأَرْضِ)) فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ)) وَمَا هُمَا ثَمَّ، وَقَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ مِنْهَا، فَأَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا، فَاسْتَنْقَذَهَا، فَقَالَ الذِّئْبُ: فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي)) فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ: ((أُومِنُ بِهِ أَنَا، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ)) وَمَا هُنَا ثَمَّ۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی، پھر اپنے چہرہ انور کے ساتھ ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: ''بنی اسرائیل میں سے ایک شخص بیل کو ہنکائے لے جا رہا تھا کہ وہ آدمی تھک گیا تو بیل پر سوار ہو گیا اور اسے پیٹنے لگا۔ بیل نے کہا: ہم اس کے لیے پیدا نہیں کیے گئے، ہماری پیدائش تو کھیتی باڑی کے لیے ہوئی ہے۔ اس پر لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بیل نے کلام کی۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس بات پر میرا اور ابو بکر وعمر کا ایمان ہے۔'' اور وہ دونوں وہاں موجود نہ تھے۔ آپ نے مزید فرمایا: ''چرواہا اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیا ایک بکری پر جھپٹ پڑا، چرواہے نے اس بکری کو پکڑ لیا اور اس سے بکری کو چھڑا لیا تو بھیڑیا یوں بول پڑا: درندوں والے دن میں اس کی رکھوالی کرنے والا کون ہوگا جس دن میرے سوا اور کوئی چرواہا نہ ہوگا۔'' یہ سن کر لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیے نے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا: ''اس بات پر میرا اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا ایمان ہے۔'' اور اس وقت بھی وہ دونوں وہاں موجود نہ تھے۔

فائدہ: اس حدیث مبارکہ سے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اپنے بعد ان کا نام لیا۔ آپ عموماً گفتگو میں ان بزرگوں کا نام لیتے۔ آپ کو ان پر کامل یقین تھا کہ وہ دونوں اتنے راسخ العقیدہ ہیں کہ میری بات وہ کبھی رد نہیں کریں گے۔ اس لیے ان کی عدم موجودگی میں آپ نے ان کے ایمان کا تذکرہ فرمایا۔ (ع،س)

(۳۷۸۹)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

(۳۷۸۹) انظر الحديث السابق

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ أَعْيَا فَرَكِبَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْأَرْضِ)) فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَقَالَ: ((إِنِّي آمَنْتُ بِهِ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرَ)) وَلَيْسَا فِي الْمَجْلِسِ، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: آمَنَّا بِمَا آمَنَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ شَاةً إِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلَيْهَا، فَأَخَذَهَا فَطَلَبَهُ، فَقَالَ: فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي)) فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَإِنِّي آمَنْتُ بِهِ أَنَا، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ)) وَلَيْسَا فِي الْمَجْلِسِ، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: آمَنَّا بِمَا آمَنَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص بیل کو ہانکے جا رہا تھا کہ وہ چلتے چلتے تھک گیا اور بیل پر سوار ہو گیا۔ بیل نے کہا: ہماری پیدائش اس کے لیے نہیں ہوئی ہے، ہم تو کھیتی باڑی کے کاموں کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔'' حاضرین مجلس نے کہا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! (جانور اور انسانوں کی طرح باتیں کرے۔) آپ نے فرمایا: ''میں اس واقعہ پر ایمان لاتا ہوں اور ابو بکر وعمر بھی۔'' اور وہ دونوں مجلس میں موجود نہ تھے۔ تب آپ کے ارد گرد بیٹھنے والوں نے کہا: جس چیز پر اللہ کے رسول ﷺ کا ایمان ہے ہم بھی اس پر ایمان لاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ایک آدمی ایک بکری لے کر جا رہا تھا کہ بھیڑیا بکری پر کود پڑا، چرواہے نے اس سے بکری کو چھڑانا چاہا تو بھیڑیا بول پڑا: درندوں والے دن میں (قیامت مراد ہے) اس کی حفاظت کون کرے گا؟ جس دن میرے سوا کوئی چرواہا نہیں ہوگا؟'' آپ کے پاس بیٹھنے والوں نے کہا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! (یہ کلمہ تعجب ہے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور ابو بکر وعمر بھی۔'' حالانکہ وہ مجلس میں تشریف فرما نہیں تھے۔ تو حاضرین مجلس نے کہا: ہمارا بھی اس چیز پر ایمان ہے جس پر رسول اللہ ﷺ کا ایمان ہے۔

شرح: ابن اعرابی نے کہا: درندوں والے دن سے مراد قیامت والا دن ہے۔ بعض کے نزدیک (السَّبْع) ایک مقام کا نام ہے جہاں میدان محشر لگے گا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد ڈرانا اور خوف زدہ کرنا ہے۔ اس قول کے لحاظ سے (يَوْمُ السَّبْعِ) اور (يَوْمُ الْفَزَعِ) ہم معنی ہوں گے۔

(۳۷۹۰)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ،

(۳۷۹۰) أخرجه البخاري: ۳٦۷۷، ۳٦۸۵، و مسلم: ۲۳۸۹

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ، فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي، قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَةُ عَلَى مَنْكِبِي، يَقُولُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتِ لأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لأَنَّ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((كُنْتُ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ)) فَإِنْ كُنْتُ لأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں کے ساتھ کھڑا تھا جو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے دعائیں کر رہے تھے۔ اس وقت ان کا جسد خاکی چارپائی پر رکھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک صاحب نے میرے پیچھے سے آکر میرے کندھوں پر اپنی کہنی رکھ دی اور (عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) کہنے لگے: اللہ آپ پر رحم کرے۔ مجھے تو یہی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے ساتھیوں (رسول ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ (دفن) کرائے گا۔ میں اکثر رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا کرتا تھا: ''میں اور ابوبکر اور عمر تھے، میں نے اور ابوبکر وعمر نے یہ کام کیا، میں اور ابوبکر اور عمر گئے۔'' اس لیے مجھے قوی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان ہی دونوں بزرگوں کے ساتھ رکھے گا۔ میں نے جو مُڑ کر دیکھا تو وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۷۹۱)۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السِّمْسَارُ، بِبَغْدَادَ، إِمْلاءً، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الدَّهْقَانُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُطَارِدِيُّ ح ()۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْحُنَيْفِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحِيرِيُّ، أَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَا لَيُرَاهُمْ مِنْ تَحْتِهِمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں بلند درجات والوں کو نچلے درجوں والے دیکھنے میں یوں محسوس کریں گے جیسے تم دور آسمان کے افق پر ایک چمکتا ستارہ دیکھتے ہو، ابوبکر وعمر

(۳۷۹۱) ضعیف ......أخرجه ابوداود: ۳۹۸۷، والترمذی: ۳۶۸۵

أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَاهُ.)) وَرَوَاهُ أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ عِلِّيِّينَ لَيُشْرِفُ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ فَتُضِيءُ الْجَنَّةُ لِوَجْهِهِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ وَأَنْعَمَا.))

انہیں میں سے ہوں گے بلکہ ان میں سے بھی زیادہ اعزاز وتکریم والے ہوں گے۔'' ایک سند سے یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''علیین والوں میں سے ایک شخص جنت والوں کی طرف جھانکے گا تو اس کے چہرے (کے حسن وجمال) کی وجہ سے جنت یوں روشن ہو جائے گی گویا وہ ایک دمکتا ستارہ ہے اور ابو بکر وعمر علیین والوں میں سے ہوں گے بلکہ ان سے بھی زیادہ خوش حال ہوں گے۔''

(۳۷۹۲)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِيرْبَنْد كُشَائِيُّ ، أَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِرَاجٍ ، أَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ قُرَيْشِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، أَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَكِّيُّ ، أَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلامٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ العَوْفِيُّ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّينَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ مِنْهُمْ ، وَأَنْعَمَا.))

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اہل جنت علّیین والوں کو یوں دیکھیں گے جیسے تم ایک چمکتے ہوئے روشن ستارے کو آسمان کے افق پر دیکھتے ہو اور یقیناً ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما انہیں میں سے ہوں گے بلکہ ان سے زیادہ آسودہ حال ہوں گے۔''

تشریح: ((اَهْلَ عِلِّيِّيْنَ)) ''جو افراد جنت کے اعلیٰ اور بلند درجات میں فروکش ہوں گے۔'' (عُلُوّ) ''بلندی'' سے ہے۔ جناب مجاہد رحمہ اللہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ﴾ .... ''یقیناً نیکوکاروں کا نامہ اعمال علّیین میں ہے۔'' (سورۂ مطففین:۱۸) سے مراد ساتواں آسمان ہے۔ جناب قتادہ نے کہا: اس سے مراد عرش کے دائیں پائے کے پاس کی جگہ ہے۔ فراء نے کہا: دونوں اقوال کا مفہوم ایک ہی ہے۔ ((انعماه)) زیادہ کے مفہوم میں ہے۔

(۳۷۹۳)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِي عَزْرَةَ بِالْكُوفَةِ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ مُوسَى الْعَابِدِ ،

(۳۷۹۲) انظر الحديث السابق

(۳۷۹۳) انظر الحديث التالى

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ......

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ۔))

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد ان دو شخصیتوں کی پیروی کرنا، ابو بکر اور عمر۔''

(٣٨٩٤)۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ التَّمِيمِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ، أَنَا خَيْثَمَةُ، أَنَا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي مَسَرَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَبَعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ......

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ۔))

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد (خلیفہ بننے والے) دو افراد کی پیروی کرنا یعنی ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما اور عمار رضی اللہ عنہ کی سیرت وکردار کو اپنانا اور ابن ام عبد کے عہد کو مضبوطی سے تھامنا۔

(٣٧٩٥)۔أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ عَبْدُ الْمَلِكِ، وَأَبُو الْفَتْحِ نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَنْصُورٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَاذَوَيْهِ الطُّوسِيُّ، بِهَا قَالَا: نا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ كَيْسَانَ النَّحْوِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَرِيكٍ الأَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هُوَ ابْنُ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ......

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((اقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ۔))

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد میرے ساتھی ابو بکر وعمر (رضی اللہ عنہما) کی پیروی کرنا، عمار کی سیرت وکردار کو اپنانا اور عبداللہ بن مسعود کے دور کو مضبوطی سے تھامنا۔''

شرح: ((وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ۔)) سے مراد ان کی سیرت وکردار اور چال چلن ہے۔ راویٔ حدیث ابو زعراء کا نام عبداللہ بن ہانی ہے۔

(٣٨٩٤) صحيح ......أخرجه ابن ماجه: ٩٧، والترمذي: ٣٦٦٢

(٣٧٩٥) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٣٨٠٥

(۳۷۹٦)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّاوُدِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ الصَّلْتِ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ......

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔)) وَرواه الحسن بن الصّباح، عن محمد بن كثير، وقال: ((سَيِّدا كُهُولِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْن اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ معمر جنتیوں کے سردار ہیں۔'' ایک اور سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابو بکر وعمر پہلے اور پچھلے معمر جنتیوں کے سردار ہیں لیکن نبیوں اور رسولوں کے سوا۔''

(۳۷۹۷)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ التَّمِيمِيُّ، أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ ثَابِتٍ......

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ أَحَدٌ رَأْسَهُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، كَانَا يَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف رکھتے تو ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ کوئی آپ کی طرف سر اُٹھا کر نہ دیکھتا۔ یہ دونوں بزرگ آپ کی طرف دیکھ کر مسکراتے اور آپ انہیں دیکھ کر تبسم فرماتے۔

(9)......بَابُ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ نے بارہ سال بطور خلیفہ امت مسلمہ کی خدمت کی اور اس دوران میں صرف دو مرتبہ سعادتِ حج بیت اللہ سے محروم رہے۔ آپ ۳۴ ہجری کو شہید کر دیئے گئے۔

(۳۷۹۸)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ،

(۳۷۹٦) صحيح ......أخرجه الترمذي: ۳٦٦٥، ۳٦٦٦ عن علي بن ابی طالب

(۳۷۹۷) ضعيف ......أخرجه الترمذي: ۳٦٦۸

(۳۷۹۸) أخرجه مسلم: ۲٤۰۱

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَسُلَيْمَانَ ابْنَيْ يَسَارٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِهِ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ أَوْ سَاقَيْهِ، فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرَ، فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانَ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسَوَّى ثِيَابَهُ، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلا أَقُولُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ، فَلَمَّا خَرَجَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ، فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ، فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ؟ فَقَالَ: ((أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے۔آپ کی رانوں یا پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا ہوا تھا، اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی، آپ نے اجازت دی اور اسی حالت میں باتیں کرتے رہے۔ پھر سیدنا عمر فارق رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی، آپ نے اجازت مرحمت فرمائی اوراسی حال میں باتیں کرتے رہے۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کیے۔ محمد راویٔ حدیث نے کہا: میں نہیں کہتا کہ یہ واقعہ ایک ہی روز پیش آیا۔ پھر وہ آئے اور باتیں کیں۔ جب وہ چلے گئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! ابوبکر آئے تو آپ نے کچھ اہتمام اور خیال نہ کیا، پھر عمر آئے تو بھی آپ نے کچھ خیال نہ کیا، پھر عثمان آئے تو آپ بیٹھ گئے اور اپنے لباس کو درست کیا؟ آپ نے فرمایا: ''میں اس شخص سے شرم نہ کروں جس شخص سے فرشتے شرم کرتے ہیں؟''

(۳۷۹۹)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرَانَ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ......

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ فِي مِرْطٍ وَاحِدٍ، قَالَتْ: فَأَذِنَ لَهُ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ، وَهُوَ مَعِي فِي الْمِرْطِ، ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ عُمَرُ،

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے پاس آنے کے لیے اجازت مانگی جبکہ میں اور آپ ﷺ ایک چادر میں لیٹے ہوئے تھے آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دی۔ وہ اپنا کام

(۳۷۹۹) أخرجه مسلم: ۲٤۰۲

فَأَذِنَ لَهُ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ، فَأَصْلَحَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ، وَجَلَسَ وَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ أَبُو بَكْرٍ، فَقَضَى إِلَيْكَ حَاجَتَهُ عَلَى حَالِكَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ عُمَرُ، فَقَضَى إِلَيْكَ حَاجَتَهُ عَلَى حَالِكَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ عُثْمَانُ، فَكَأَنَّكَ تَحَفَّظْتَ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَلَوْ أَنِّي أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ خَشِيتُ أَنْ لا يَقْضِي حَاجَتَهُ۔))

پورا کر کے چلے گئے، پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اجازت مانگی، آپ نے اجازت دی، آپ اسی حالت میں رہے، وہ بھی اپنے کام سے فارغ ہوکر چلے گئے۔ اس کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ نے کپڑے درست فرمائے اور بیٹھ گئے تب اجازت دی۔ وہ بھی اپنے کام سے فارغ ہوکر چلے گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ سے اندر آنے کے لیے اجازت مانگی آپ نے اسی حالت میں رہتے ہوئے اجازت دے دی اور وہ اپنی ضرورت پوری کر کے چل دیئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی آپ نے اسی حالت میں انہیں اجازت دے دی اور وہ بھی اپنا کام کر کے چلے گئے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے جب اجازت مانگی تو گویا آپ گھبرا گئے؟ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ عثمان رضی اللہ عنہ حیادار شخص ہے۔ اگر میں اسے اسی حالت میں اجازت دے دیتا تو اس بات کا قوی اندیشہ تھا کہ وہ اپنی ضرورت بیان کیے بغیر چل دیتا۔''

(۳۸۰۰)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا حَمْدُ بْنُ مُلاعِبِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ صَعِدُوا أُحُدًا، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: ((اثْبُتْ أُحُدُ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ابوبکر وعمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے ہمراہ احد پہاڑ پر چڑھے تو اُحد کانپ اُٹھا، رسول اللہ ﷺ نے اپنا پاؤں مار کر فرمایا: ''اُحد قرار پکڑ کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔''

(۳۸۰۰) أخرجه البخاري: ۳٦۷٥، ۳٦۸٦

(٣٨٠١)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الأَبِيوَرْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح ()۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرَانَ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّ أُحُدًا ارْتَجَّ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اثْبُتْ أُحُدُ، مَا عَلَيْكَ إِلا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔)) وَفِي رِوَايَةِ الرَّمَادِيِّ: إِنَّ حِرَاءَ ارْتَجَّ، وَقَالَ: ((اثْبُتْ، مَا عَلَيْكَ إِلا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔)) وَقَالَ غَيْرُ الرَّمَادِيِّ: ((إِنَّ أُحُدًا ارْتَجَّ، فَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ۔))

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُحد پہاڑ نے جھرجھری لی اور اس پر نبی ﷺ ابوبکر، عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین تھے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اُحد! پرسکون ہوجا، تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق، دو شہیدوں کے علاوہ اور کوئی نہیں۔''

رمادی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: بلاشبہ اُحد پہاڑ لرزہ براندام ہوا تو آپ نے فرمایا: ''رُک جا! تیرے اوپر نبی، صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔'' رمادی کے علاوہ باقی راوی یہ الفاظ بیان کرتے ہیں: اُحد پہاڑ نے حرکت کی تو آپ نے فرمایا: ''احد! قرار پکڑ۔''

(٣٨٠٢)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التَّيْمِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، أَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ......

حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَدِيقَةِ بَنِي فُلان، وَالْبَابُ عَلَيْنَا مُغْلَقٌ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الأَرْضِ إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ قَيْسُ؟))

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فلاں قبیلے کے باغ میں تھا اور دروازہ بند تھا، نبی ﷺ کے پاس ایک لکڑی تھی جس کے ساتھ آپ زمین پر کرید رہے تھے، اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کھلوایا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن

(٣٨٠١) اسناده صحيح على شرط الشيخين ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ٢٢٨٧٤
(٣٨٠٢) أخرجه البخارى: ٣٦٧٤، ٣٦٩٣، و مسلم: ٣٤٠٣

قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!قَالَ: ((قُمْ فَافْتَحِ الْبَابَ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) فَقُمْتُ، فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ، فَإِذَا أَنَا بِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَدَخَلَ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، وَأَغْلَقْتُ الْبَابَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْكُتُ بِذَلِكَ الْعُودِ فِي الأَرْضِ، فَاسْتَفْتَحَ آخَرُ، فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ قَيْسُ! قُمْ فَافْتَحِ الْبَابَ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) فَقُمْتُ فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ، وَإِذَا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَدَخَلَ وَسَلَّمَ، وَأَغْلَقْتُ الْبَابَ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْكُتُ بِذَلِكَ الْعُودِ فِي الأَرْضِ إِذِ اسْتُفْتِحَ الْبَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ قَيْسُ! قُمْ فَافْتَحْ لَهُ الْبَابَ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُونُ)) فَقُمْتُ فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ، وَإِذَا بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: الْمُسْتَعَانُ اللّٰهُ، أَوْ عَلَى اللّٰهِ التُّكْلَانُ، ثُمَّ دَخَلَ فَسَلَّمَ وَقَعَدَ۔

قیس!'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اٹھیے اور دروازہ کھول دیجیے اور اس کو جنت کی بشارت دے۔'' میں اُٹھا اور آنے والے کے لیے دروازہ کھولنے گیا تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں بتایا جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے ان سے متعلق فرمایا تھا۔ انہوں نے اللہ کی تعریف بیان کی، باغ کے اندر داخل ہو کر سلام کہا، آپ نے ان کو سلام کا جواب دیا اور میں نے دروازہ بند کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ پھر اسی لکڑی کے ساتھ زمین کریدنے لگے کہ اتنے میں ایک دوسرے شخص نے دروازہ کھلوایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس! اُٹھ اور آنے والے کے لیے دروازہ کھول دے اور اسے جنت کی خوشخبری سنا دے۔'' چنانچہ میں اُٹھا اور دروازہ کھولا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے جو نبی ﷺ نے کہا تھا انہیں بتا دیا، انہوں نے بھی اللہ کی حمد وثنا کی اور اندر داخل ہو گئے، سلام کہا، آپ نے سلام کا جواب دیا اور میں نے دروازہ بند کر دیا، نبی ﷺ پھر اسی لکڑی کے ساتھ زمین پر کریدنے لگے کہ دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس! کھڑا ہو دروازہ کھول اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری سنا دے، اس پر ایک آفت آئے گی۔'' سو میں اُٹھا، میں نے اس شخص کے لیے دروازہ کھولا تو وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں نبی ﷺ کا فرمان سنایا تو انہوں نے کہا: اللہ ہی صبر دینے والا ہے۔ یا کہا: اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ ہے۔ پھر وہ داخل ہوئے، سلام کیا اور بیٹھ گئے۔

شرح یحییٰ راوی نے اپنی بیان کردہ روایت میں کہا: نبی ﷺ کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی جس کو آپ کیچڑ میں چلا رہے تھے۔ ابن عدی نے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: آپ کے پاس ایک لکڑی تھی جسے آپ کیچڑ میں کھونس رہے تھے۔

(۳۸۰۳)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ التَّمِيمِيُّ، أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُلاعِبٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَكْتُومٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا السَّكَنُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْبَزَّارُ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ، عَنْ فَرْقَدٍ أَبِي طَلْحَةَ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَّابٍ السُّلَمِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ حَضَّ عَلَى جَيْشٍ، قَالَ: فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَالَ: عَلَيَّ مِائَةٌ مِنَ الإِبِلِ بِأَحْلاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ حَضَّ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ عُثْمَانُ: عَلَيَّ مِائَةٌ مِنَ الإِبِلِ بِأَحْلاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ حَضَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عُثْمَانُ: عَلَيَّ مِائَةٌ مِنَ الإِبِلِ بِأَحْلاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ: فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: ((مَا عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ۔))

سیدنا عبدالرحمٰن بن خباب السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس وقت نبی ﷺ کے پاس حاضر تھا جب آپ جیش عسرہ کی تیاری کے لیے لوگوں کو اُبھار رہے تھے۔ انہوں نے کہا: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اعلان کیا: اللہ کے لیے سو اونٹ جھولوں اور کجاووں سمیت میرے ذمے ہیں۔ کہا: پھر نبی ﷺ نے ترغیب دلائی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے لیے مزید ایک سو اونٹ جھولوں اور پالانوں سمیت میرے ذمے ہیں۔ راوی نے کہا: پھر نبی ﷺ نے لوگوں کو شوق دلایا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی راہ میں ایک سو اونٹ ٹاٹوں اور کجاووں سمیت میرے ذمے ہیں۔ بیان کرنے والے نے کہا: تب نبی ﷺ منبر سے یہ فرماتے ہوئے نیچے اترے: ''آج کے بعد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اگر کوئی عمل نہ بھی کرے تو کوئی مضائقہ نہیں۔''

(۳۸۰٤)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ التَّمِيمِيُّ، أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ النَّسَائِيُّ صَاحِبُ أَبِي ثَوْرٍ بِسَامَرَّا، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ......

عَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْفِتْنَةَ فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنِّعٌ بِثَوْبِهِ،

سیدنا مُرّہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور بتایا کہ وہ بہت قریب ہے (اسی اثنا

(۳۸۰۳) ضعیف ......أخرجه الترمذی: ۳۷۰۰

(۳۸۰٤) صحیح ......أخرجه الترمذی: ۳۷۰٤

فَقَالَ: ((هَذَا يَوْمَئِذٍ وَأَصْحَابُهُ عَلَى الْهُدَى)) فَقُمْتُ إِلَيْهِ، وَأَخَذْتُ بِمَنْكِبَيْهِ، فَأَقْبَلْتُ بِوَجْهِهِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: هَذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

میں) ایک صاحب گزرے جنہوں نے سر پر چادر لی ہوئی تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس دن یہ شخص اور اس کے ساتھی ہدایت پر ہوں گے۔'' میں اس شخص کی طرف گیا اور اس کے دونوں کندھے پکڑ کر میں نے اس کے چہرے کو رسول اللہ ﷺ کی طرف کیا اور کہا: کیا یہ شخص؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' وہ شخص سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

(10)......بَابُ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ أَبِي الْحَسَنِ الْهَاشِمِيِّ رضی اللہ عنہ

ابوالحسن سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

آپ کا نام ونسب یوں ہے: علی بن ابو طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی ہاشمی رضی اللہ عنہ۔ آپ کی کنیت ابوتراب، ابوالحسن اور ابو سبطین ہے۔ آپ کو ۴۰ھ ہجری میں ماہِ رمضان المبارک میں شہید کر دیا گیا اور اس وقت آپ کی عمر اٹھاون برس تھی۔

(٣٨٠٥)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ......

أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((لَأُعْطِيَنَّ لِهَذِهِ الرَّايَةِ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ)) قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ، غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: ((أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟)) قَالُوا: هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ، فَأُتِيَ بِهِ،

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی ﷺ نے غزوہ خیبر والے دن فرمایا: ''کل میں ایسے شخص کے ہاتھ میں اسلامی جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دیں گے، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کا رسول بھی محبت رکھتے ہیں۔'' کہا: رات بھر صحابہ اسی خیال میں غلطاں وپیچاں رہے کہ دیکھیے صبح پرچم کسے ملتا ہے؟ جب صبح ہوئی تو تمام لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے۔ ان میں سے ہر شخص جھنڈا ملنے کا اُمیدوار تھا، لیکن آپ علیہ السلام نے دریافت فرمایا: ''علی بن

(٣٨٠٥) أخرجه البخاري: ١/٣٧، ٤٢١٠، و مسلم: ٣٤٠٦

فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ قَالَ: ((انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ، فَوَاللّٰهِ لأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.))

ابو طالب کہاں ہیں؟‘‘ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انہیں آشوبِ چشم ہے۔ آپ نے فرمایا: ’’اسے میرے پاس بھیجو۔‘‘ چنانچہ انہیں آپ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اپنا مبارک لعاب ان کی آنکھوں میں لگایا اور دعا کی تو انہیں صحت ہوگئی، کسی قسم کی بھی تکلیف باقی نہ رہی۔ پھر آپ نے انہیں پرچم عطا فرمایا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں ان لوگوں سے اس وقت تک نہ لڑوں جب تک یہ ہمارے جیسے مسلمان نہ ہو جائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ’’آرام وسکون سے چلا جا اور جب ان کی سرحد میں اترے تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں اللہ کے حقوق سے باخبر کرنا (کہ مسلمان ہونے کے بعد کون کون سے کام ضروری ہیں) اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعے اللہ ایک شخص کو بھی ہدایت سے سرفراز فرمادے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔‘‘

شرح ((يَدُوْكُوْنَ)) بحث ومباحثہ کرتے رہے۔ (اَلنَّاسُ فِيْ دَوْكَة) کا معنی ہے لوگ باہم مل جل کر غور خوض کر رہے ہیں۔ لفظ دوك کے لغوی معنی کسی چیز کو پیسنے، کوٹنے اور باریک کر دینے کے ہیں۔ کسی معاملہ پر بحث کرنے سے بھی چونکہ اس کے تمام گوشے سامنے آجاتے ہیں، معاملہ پوری طرح نکھر جاتا ہے اور انسان اصل بات کی تہ تک پہنچ جاتا ہے اس لیے اس معنی میں بھی یہ لفظ مستعمل ہے۔

حدیث میں مذکور سرخ اونٹوں سے مراد قیمتی اور نفیس اونٹ ہیں۔ عرب میں اس رنگ کے اونٹوں کو بہت عمدہ خیال کیا جاتا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تم بہت سارے ایسے اونٹوں کا صدقہ کرو جو عمدگی کے اعلیٰ معیار پر فائز ہوں اور بیش قیمت ہوں تو اس اجر وثواب سے ایک آدمی کے ہدایت پا جانے اور مسلمان ہو جانے کا ثواب زیادہ ہے۔

(٣٨٠٦)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ......

(٣٨٠٦) أخرجه البخاري: ٣٧٠٦، ٤٤١٦، و مسلم: ٣٤٠٤

عَـنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ، وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا، فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ ﷺ: ((أَلا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيَّ بَعْدِي.))

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک کے لیے تشریف لے گئے اور (مدینہ منورہ کے انتظام کے لیے) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو جانشین مقرر فرمایا، تو انہوں نے عرض کیا: آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تیری وہ نسبت ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی، مگر یہ بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

شرح: یہ ایک مثال ہے جو نبی علیہ السلام نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے بیان کی جب انہیں اپنے گھر والوں اور مدینہ منورہ کے انتظام کے لیے اپنی عدم موجودگی میں مقرر فرمایا۔ جیسے حضرت ہارون علیہ السلام کو کوہ طور کی طرف جاتے ہوئے سیدنا موسیٰ علیہ السلام اپنا خلیفہ مقرر فرما گئے۔ مگر یاد رہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام کی خلافت عارضی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں تھی اور مخصوص مدت کے لیے تھی۔ اسی طرح غزوۂ تبوک میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت عارضی تھی اور نبی ﷺ کی زندگی میں تھی۔ بہرحال اس روایت سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل ثابت کرنے کی کوشش کرنا علمی دھاندلی اور خلطِ مبحث کے سوا کچھ نہیں۔

(۳۸۰۷)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّاوُدِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ الصَّلْتِ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، أَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ......

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ لا يُحِبُّكَ إِلا مُؤْمِنٌ، وَلا يَبْغَضُكَ إِلا مُنَافِقٌ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے مجھے بالتاکید خبر دی کہ ''تجھ سے صرف مومن ہی محبت رکھے گا اور تجھ سے صرف منافق ہی نفرت رکھے گا۔''

(۳۸۰۸)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، قَالا: أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمَيْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، أَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ......

(۳۸۰۷) أخرجه مسلم: ۷۸ (۳۸۰۸) صحيح ......أخرجه النسائي: ۵۰۳۳

عَـنْ زَرِّ بْـنِ حُبَيْشٍ ، قَـالَ: سَـمِعْتُ عَلِيًّا ، يَـقُـولُ: وَالَّذِى فَلَقَ الْحَبَّةَ ، وَبَرَأَ النَّسْمَةَ إِنَّهُ لَـعَهْـدُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَـى أَنَّـهُ: ((لا يُحِبُّكَ إِلا مُؤْمِنٌ ، وَلا يُبْغِضُكَ إِلا مُنَافِقٌ۔))

جناب زر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سنا آپ کہہ رہے تھے: اس ذات کی قسم جو دانہ پھاڑتی اور جان کو پیدا کرتی ہے! بلاشبہ نبی ﷺ نے مجھے تاکیداً بتایا کہ تجھ سے صرف مومن ہی محبت رکھے گا اور تجھ سے صرف منافق ہی نفرت کرے گا۔

(11)......بَابُ ذِكْرِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ النَّبِيِّ رضی اللہ عنہ و ﷺ
سیدنا ابراہیم بن محمد ﷺ کا ذکر جمیل

آپ کی پیدائش ذوالحجہ ۸ر ہجری میں ہوئی اور جب فوت ہوئے تو آپ کی عمر مبارک ۱۶ر ماہ یا ۱۸ر ماہ تھی۔ آپ کو بقیع قبرستان میں دفن کیا گیا۔

(۳۸۰۹)۔أَخْبَـرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ......

عَـنْ عَـدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ ، قَالَ: لَـمَّـا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔))

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے فرزند ارجمند ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں اسے ایک دودھ پلانے والی کے حوالے کر دیا گیا ہے۔''

شرح ((اِنَّ لَـهٗ مُـرْضِعًـا)) امام خطابی نے کہا: اس لفظ کو دو طرح پڑھا جا سکتا ہے۔ میم کے فتحہ کے ساتھ (مَـرضـعا) اور میم کے ضمہ کے ساتھ (مُـرْضِـعا)۔ عورت کے لیے یہ لفظ تائے تانیث کے بغیر (مُـرضِع) مستعمل ہے کیونکہ دودھ پلانے کی صفت عورت کے ساتھ خاص ہے۔ ویسے مُـرْضِع معنی وصفی پر دلالت کرتا ہے یعنی عورت بالفعل دودھ پلائے یا نہ پلائے وہ مُـرضِع ہے اور مُـرْضِعَة معنی فعلی پر دلالت کرتا ہے کہ اگر عورت عملاً دودھ پلا رہی ہے تو اس وقت وہ مُرْضِع ہونے کے ساتھ مُرْضِعَة بھی ہے۔ واللہ اعلم

(12)......بَابُ مَنَاقِبِ أَهْلِ الرَّسُولِ ﷺ
آل رسول ﷺ کے فضائل ومناقب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ .... ''اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والو! وہ تم سے ہر قسم کی گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔'' (سورۂ احزاب: ۳۳)

(۳۸۰۹) أخرجه البخاري: ۱۳۸۲ ، ۳۲۵۵

گندگی سے مراد شک وشبہ، شرک اور وثنیت نیز ہر قسم کی پلیدگی ہے۔ یعنی ہر وہ عمل جو موجب عذاب الٰہی ثابت ہو گندگی کے زمرے میں آئے گا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آپ کے اہل بیت سے رکھو۔ (یعنی ان سے محبت واحترام سے پیش آؤ اور ان کا دھیان رکھو۔)

(٣٨١٠)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُفَضَّلِ زِيَادُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْحَنَفِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الأَنْصَارِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ الْحُجُبِيَّةِ......

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَلَسَ فَأَتَتْ فَاطِمَةُ، فَأَدْخَلَهَا فِيهِ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ، فَأَدْخَلَهُ فِيهِ، ثُمَّ جَاءَ حَسَنٌ، فَأَدْخَلَهُ فِيهِ، ثُمَّ جَاءَ حُسَيْنٌ، فَأَدْخَلَهُ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔﴾

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو نکلے۔ آپ کالے بالوں سے بنی ہوئی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر کجاووں یا ہانڈیوں کی تصاویر تھیں۔ آپ بیٹھ گئے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں، آپ نے ان کو بھی چادر کے اندر کر لیا، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے ان کو بھی اس چادر کے اندر کر لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔﴾ ''اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو! تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔'' (سورۂ احزاب:٣٣)

شرح ((اَلْمُرَحَّل)) ایسی چادر جس پر پالانوں کی تصاویر بنی ہوئی ہوں۔

(٣٨١١)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُمَيْدِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: فِي بَيْتِي أُنْزِلَتْ: ﴿إِنَّمَا

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں یہ

(٣٨١٠) أخرجه مسلم: كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل اهل بيت النبی ﷺ

(٣٨١١) صحيح...... أخرجه الامام احمد فی المسند: ٢٦٦٠٢

يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ قَالَتْ: فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى فَاطِمَةَ، وَعَلِيٍّ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ: ((هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَمَا أَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ؟ قَالَ: ((بَلَى إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔))

آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ ’’اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والیو! تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی دور کردے اور تمہیں خوب پاک کردے۔‘‘ (سورۂ احزاب:۳۳) کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ، علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کو پیغام بھیج کر بلایا اور فرمایا: ’’یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں۔‘‘ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اہل بیت میں سے نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’کیوں نہیں! یقیناً ان شاء اللہ۔‘‘

فائدہ: درج ذیل آیات کے ذریعے مذکورہ بالا آیت کے سیاق وسباق کو سمجھیں:

﴿يٰنِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا٥ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا٥ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا٥﴾...... ’’اے نبی کی بیویو! تم عورتوں میں سے کسی ایک جیسی نہیں ہو، اگر تقویٰ اختیار کرو، لہٰذا بات کرنے میں نرمی نہ کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہے طمع کر بیٹھے اور وہ بات کہو جو اچھی ہو۔ اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح زینت ظاہر نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کردے اے گھر والو! اور تمھیں خوب پاک کردے۔ اور تمھارے گھروں میں اللہ کی جن آیات اور دانائی کی باتوں کی تلاوت کی جاتی ہے انھیں یاد کرو۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے نہایت باریک بین، پوری خبر رکھنے والا ہے۔‘‘ (سورۂ احزاب: ۳۲،۳۳،۳۴)

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں نبی کریم ﷺ کی بیویوں یعنی امہات المؤمنین سے خطاب کیا ہے۔

اہل بیت سے کون مراد ہیں؟ اس کی تعیین میں کچھ اختلاف ہے، بعض نے ازواج مطہرات کو مراد لیا ہے، جیسا کہ یہاں قرآن مجید کے سیاق سے واضح ہے، قرآن نے یہاں امہات المؤمنین ہی کو اہل بیت کہا ہے، قرآن کے دوسرے مقامات پر بھی بیوی کو اہل بیت کہا گیا ہے، ایک مقام درج ذیل ہے:

جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے کی عمر میں حضرت اسحاق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی بشارت دی تو ان کی اہلیہ نے اس وقت جس تعجب کا اظہار کیا، اس کو اللہ تعالیٰ نے اس انداز میں بیان کیا اور اس کا جواب بھی دیا:

﴿قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَ اَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُه عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّه حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝﴾...... ''اس نے کہا ہائے میری بربادی! کیا میں جنوں گی، جب کہ میں بوڑھی ہوں اور یہ میرا خاوند ہے بوڑھا، یقیناً یہ تو ایک عجیب چیز ہے۔ انھوں نے کہا کیا تو اللہ کے حکم سے تعجب کرتی ہے؟ اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں تم پر اے گھر والو! بے شک وہ بے حد تعریف کیا گیا، بڑی شان والا ہے۔'' (سورۂ ہود: ۷۲،۷۳)

اس لیے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کا اہل بیت ہونا نص قرآنی سے واضح ہو گیا۔

جبکہ بعض حضرات، بعض احادیث کی رو سے اہل بیت کا مصداق صرف سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم کو مانتے ہیں، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے ظاہر ہو رہا ہے، لیکن اس حدیث کے آخری الفاظ قابل غور ہیں، ان الفاظ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ امہات المؤمنین تو آپ ﷺ کی آل میں داخل ہی ہیں۔

تاہم اعتدال کی راہ اور نقطۂ متوسطہ یہ ہے کہ دونوں ہی اہل بیت ہیں، امہات المؤمنین نص قرآن کی وجہ سے اور آپ ﷺ کا داماد اور اولاد ان احادیث کی رو سے، یہ آیت دراصل ازواجِ مطہرات کے بارے میں نازل ہوئی تھی، لیکن مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ نے باقی چار ہستیوں کو بھی اس کے مفہوم میں داخل کیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اہل بیت کا اطلاق آل علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس سب پر ہوتا ہے۔ (م،م)

(۳۸۱۲)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْحُمَيْدِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ، أَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ......

عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، يَقُولُ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيبًا، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبُهُ، وَإِنِّي

جناب یزید بن حیان نے کہا: میں نے سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو سنا آپ کہہ رہے تھے: ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: ''اے لوگو! میں تم جیسا ہی ایک انسان ہوں، ہو سکتا ہے میرے رب کا پیغام

(۳۸۱۲) أخرجه مسلم: ۲٤۰۸

تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ ، أَوَّلُهُمَا: كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ ، فَتَمَسَّكُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ ، وَخُذُوا بِهِ ، فَحَثَّ عَلَيْهِ ، وَرَغَّبَ فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي۔))

مجھے آ جائے اور میں اس پر لبیک کہہ دوں اور بے شک میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی چیز تو اللہ کی کتاب ہے اس میں ہدایت اور نور ہے، اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لو اور اسے اچھی طرح پکڑ لو۔'' آپ نے کتاب اللہ کے متعلق خوب اُبھارا اور شوق ورغبت دلائی، پھر فرمایا: ''اور میرے اہل بیت، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ یاد دلاتا ہوں۔''

تشریح: ایک سند میں یہ الفاظ مزید ہیں: ''یہ دونوں چیزیں ہرگز جدا نہیں ہوں گی حتی کہ دونوں اکٹھی میرے پاس حوض پر آئیں گی۔''

آپ ﷺ نے ان دونوں چیزوں کو ثَقَلَيْنِ ''بوجھل'' فرمایا، کیونکہ ان دونوں چیزوں کے حقوق کی بجا آوری از حد مشکل امر ہے۔ قرآن مجید کی آیت ﴿إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَوْلًا ثَقِيلًا﴾ .... ''یقیناً ہم تجھ پر بہت بھاری بات عنقریب نازل کر دیں گے۔'' (سورۂ مزمل: ۵)

اس سے مراد احکامات الٰہیہ، فرائض اور منہیات شریعت ہیں جن کی ادائیگی مشکل ہی سے ہوتی ہے۔ جن وانس کو بھی ثقلین کہا جاتا ہے کیونکہ ان دونوں کے ذمے شریعت کی عملداری کا بوجھ اور ثقل ہے اور انہیں عقل وشعور اور تمیز سے بہرہ ور کر کے تمام حیوانات سے افضل قرار دیا گیا ہے۔ بہرحال ہر وہ چیز جو قیمتی اور نفیس ہو، جس میں دوسروں کی رغبت اور شوق کا سامان ہو اسے ''ثقل'' کہہ دیا جاتا ہے۔

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا: اہل بیت وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔ مثلاً آل علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(۳۸۱۳)۔أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الطَّيْسَفُونِيُّ ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ التُّرَابِيُّ ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَسْطَامِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْقُرَشِيُّ ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، أَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ: أَخْبَرَنَا ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعُوفِيِّ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَأَيُّهَا النَّاسُ ، إِنِّي

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''اے لوگو! میں

(۳۸۱۳) حديث صحيح بشواهده دون قوله: "فانهما لن يفترقا حتى يردا على الحوض۔" وهذا اسناد ضعيف ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ۱۱۱۰٤

تَـرَكْـتُ فِيكُـمْ مَـا إِنْ أَخَـذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَـعْدِي، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الآخَرِ: كِتَابَ اللّٰهِ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، أَلَا إِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ۔))

اپنے بعد تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں اگر تم نے ان کو پختگی سے پکڑا تو ہر گز گمراہ نہیں ہو گے، ان میں سے ایک چیز دوسری چیز سے بڑی ہے، وہ اللہ کی کتاب، جو آسمان اور زمین کے مابین ایک رابطہ ہے اور میرے اہل بیت، خبردار! یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آوارد ہوں گی۔''

(13)......بَابُ مَنَاقِبِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ تَيْمٍ التَّيْمِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

آپ کا نام ونسب یوں ہے: طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم قریشی تیمی اور آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ ۳۶ھ کو جنگ جمل میں شہید ہوئے۔

(۳۸۱٤)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّاوُدِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ الصَّلْتِ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ......

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ، فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ، قَالَ الزُّبَيْرُ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَوْجَبَ طَلْحَةُ۔))

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ احد والے دن نبی ﷺ نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں۔ آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے لیکن نہ چڑھ سکے تو سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نیچے بیٹھ گئے اور آپ ان پر پاؤں رکھ کر چٹان پر چڑھ گئے۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: ''طلحہ نے جنت واجب کر لی۔''

(۳۸۱٥)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجَوْهَرِيُّ بِأَنْطَاكِيَةَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

(۳۸۱٤) حسن ......أخرجه الترمذي: ۳۷۳۸

(۳۸۱٥) صحيح ......أخرجه الترمذي: ۳۷۳۹، وابن ماجه: ۱۲٥

حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ وَقَدْ قَضَى نَحْبَهُ ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا۔))

سیدنا جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''جو شخص زمین کی پشت پر اس آدمی کو چلتا ہوا دیکھنا چاہتا ہے جس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے تو وہ اس آدمی (سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ) کو دیکھ لے۔''

تشریح ((وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهُ)) ''جس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔'' یعنی جس نے عہد کی پاسداری میں اپنی آخری حد تک ہمت اور کوشش لگا دی۔ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ﴾ .... ''مومنوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ تعالیٰ سے کیا تھا انہیں سچا کر دکھایا اور بعض نے تو اپنا عہد پورا کر دیا۔'' (سورۂ احزاب: ۲۳)

نَحْب کے معنی عہد، نذر اور موت کے کیے گئے ہیں۔ مطلب ہے کہ ان صادقین میں سے کچھ نے اپنا عہد یا نذر پوری کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر لیا ہے۔

(۳۸۱۶)۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، نَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ......

عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلاءَ ، وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ۔

جناب قیس سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا جو شل ہو چکا تھا، انہوں نے جنگ اُحد میں اس سے رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا تھا۔

(14)...... بَابُ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الأَسَدِيِّ الْقُرَشِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب

آپ ماہِ رجب ۳۶ھ میں شہید کر دیئے گئے۔

(۳۸۱۷)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ ، أَخْبَرَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى بِالْكُوفَةِ ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ،

(۳۸۱۶) أخرجه البخاري: ۳۷۲۴، ۴۰۶۳

(۳۸۱۷) أخرجه البخاري: ۲۸۴۶، و مسلم: ۲۸۴۷

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَأْتِي بِخَيْرِ الْقَوْمِ؟ يَوْمَ الأَحْزَابِ)) قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ يَأْتِي بِخَبْرِ الْقَوْمِ؟)) فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَحَوَارِيِّ الزُّبَيْرُ۔))

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احزاب والے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دشمن کی خبر کون لائے گا؟'' سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: ''دشمن کی خبر کون لائے گا؟'' زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔''

شرح: ((حَوَارِيِّ الزُّبَيْرُ)) حواری سے مراد جانثار ساتھی ہے۔ جس طرح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کو حواری کہا جاتا ہے، وہ ان کے ساتھی تھے۔ انہوں نے کہا تھا: ﴿نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ﴾ .... ''ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں۔'' (سورۂ صف:۱۴)

ان کو حواری کہنے کی دوسری وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ وہ ہمیشہ صاف، شفاف، اجلے اور دھلے کپڑے زیبِ تن کرتے تھے۔ سفیدی اور خوبصورتی کے اظہار کے لیے یہی لفظ مستعمل ہے جیسے جنت کی حور کو اس کے حسن و جمال کی وجہ سے حور کہا جاتا ہے۔

(۳۸۱۸)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ التَّمِيمِيُّ، أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو قِلابَةَ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ......

عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَأْتِي بِخَيْرِ بَنِي قُرَيْظَةَ؟)) فَقُلْتُ: أَنَا أَذْهَبُ، فَلَمَّا جِئْتُ، قَالَ: ((فِدَاكَ أُمِّي وَأَبِي۔))

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنو قریظہ کی خبر کون لائے گا؟'' میں نے کہا: میں جاؤں گا جب میں خبر لے کر واپس آیا تو آپ نے فرمایا: ''تجھ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔''

(15)...... بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

آپ کا نام ونسب یوں ہے: سعد بن مالك بن وهيب بن عبد مناف بن زهره بن كلاب قريشى

(۳۸۱۸) أخرجه البخاري: ۳۷۲۰، و مسلم: ۲٤۱٦

زهـــری اور آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔ بنوزہرہ آپ ﷺ کے ننھیال (ماموں) ہیں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کے دس سال گزر جانے کے بعد آپ نے وفات پائی۔

(۳۸۱۹)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ......

يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لأَحَدٍ إِلا سَعْدًا، فَإِنَّهُ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ: ((ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي۔))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے سعد رضی اللہ عنہ کے سوا کسی صحابی کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے ماں باپ قربان ہونے کے الفاظ نہیں سنے۔ صرف انہیں آپ ﷺ نے غزوۂ احد کے موقع پر فرمایا تھا: ''سعد! تیر چلاؤ، میرے ماں باپ تم پر قربان۔''

(۳۸۲۰)۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ......

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، قَالَتْ: أَنَا ابْنَةُ الْمُهَاجِرِ الَّذِي فَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ۔

عائشہ بنت سعد بیان کرتی ہیں: میں اس مہاجر شخص کی بیٹی ہوں جس کے متعلق غزوۂ احد کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ فدا ہونے کے الفاظ کہے تھے۔

(۳۸۲۱)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ التَّمِيمِيُّ، أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى الشَّجَرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ......

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ، يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ: ((اللَّهُمَّ اسْدِدْ رَمْيَتَهُ، وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ۔))

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے ان الفاظ میں دعا دی: ''اے اللہ! اس کے نشانے کو درست کر دے اور اس کی دعا قبول فرما۔''

(۳۸۱۹) أخرجه البخاري: ۲۹۰۵، و مسلم: ۲۴۱۱

(۳۸۲۰) صحیح ...... أخرجه عبد الرزاق فی مصنفه: ۲۰۴۱۹

(۳۸۲۱) صحیح ...... أخرجه الترمذی: ۳۷۵۱

(۳۸۲۲)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْجَوْزَجَانِيُّ ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْخُزَاعِيُّ ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْهَيْثَمُ بْنُ كُلَيْبٍ الشَّاشِيُّ ، نَا أَبُو عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى التِّرْمِذِيُّ ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ ، نَا أَبِي ، عَنْ بَيَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ......

قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ ، يَقُولُ: إِنِّي لأَوَّلُ رَجُلٍ أَهْرَاقَ دَمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، وَإِنِّي لأَوَّلُ رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْزُو فِي الْعِصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَأْكُلُ إِلا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ أَوِ الْبَعِيرُ ، فَأَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستے میں کسی کافر کا خون بہایا اور میں پہلا آدمی ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا (ابتدائے اسلام میں) مجھے یاد ہے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت میں اس طرح غزوہ لڑتا تھا کہ ہم درخت کے پتوں کے سوا کچھ نہ کھاتے تھے، اس سے ہمیں اونٹ اور بکریوں کی طرح اجابت ہوتی تھی۔ لیکن اب بنوسعد کا یہ حال ہے کہ اسلامی احکام پر عمل میں میرے اندر عیب نکالتے ہیں، ایسا ہوتو میں بالکل ناکام اور بےنصیب ہی رہا اور میرے سب اعمال اکارت گئے۔

تشریح: ایک روایت میں الفاظ کی ترتیب یوں ہے: (اِلَّا الْحُبْلَةَ وَوَرَقُ السَّمر) ابوعبید لغوی نے کہا: یہ دونوں الگ الگ درخت ہیں۔ ابن اعرابی نے کہا: حُبْلَة کیکر کے بیج کو کہتے ہیں جو لوبیے کی طرح ہوتا ہے۔ ایک قول ہے کہ الحُبْلَة ایک کانٹے دار درخت کا پھل ہوتا ہے۔

(تُعَزِّرُنِی) بنوسعد مجھے ادب سکھاتے اور اسلام کی تعلیم دیتے ہیں۔ لفظ تعزیر اسی سے ماخوذ ہے۔ یعنی کسی جرم کی پاداش میں باز رکھنے کے لیے سزا دینا۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ بنوسعد میری نماز کو ہدف تنقید بناتے ہیں اور مجھ پر درست نہ پڑھنے کا الزام دھرتے ہیں۔ لغت عرب میں یہ لفظ کئی معانی کے لیے مستعمل ہے مثلاً تعارف اور واقفیت کرانے کے معنی، مدد اور نصرت کرنے کے معنی وغیرہ اور اس معنی میں یہ لفظ قرآن میں بھی وارد ہوا ہے: ﴿وَتُعَزِّرُوْهُ﴾ ''اس کی مدد کرو۔'' (سورۂ فتح:۹) یعنی تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنا اور دشمنوں کو مار بھگانا۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿آمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ﴾ .... ''اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے۔'' (سورۂ مادہ:۱۲) یعنی میرے رسولوں کے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنا۔

(۳۸۲۲) أخرجه البخاري: ۳۷۲۸، ۵٤۱۲، و مسلم: ۲۹٦٦

لفظ (عزر) کے لغوی معنی لوٹانے، واپس کرنے اور مار بھگانے کے ہیں۔ "عَزَّرْتُ فُلَانًا" کے معنی ہیں: میں نے فلاں کے ساتھ ایسا سلوک کیا وہ گندے کاموں سے باز آ گیا اور نیکی کی طرف پلٹ آیا۔

(16)......بَابُ مَنَاقِبِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَبِي الْأَعْوَرِ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

اول الذکر صحابی کا نام ونسب یوں ہے: سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قریشی عدوی۔ آپ کی کنیت ابواعور تھی اور آپ ۵۱ھ کو فوت ہوئے۔

آخر الذکر صحابی کا نام ونسب یوں ہے: عبدالرحمٰن بن عوف قریشی زہری اور آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چھ سال گزر جانے کے بعد آپ نے وفات پائی۔

دیگر نو صحابہ کرام کے فضائل ومناقب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس افراد کی ایک مجلس میں دسویں فرد کی حیثیت سے تشریف فرما تھے۔ آپ کے ساتھ نو صحابی تھے اور آپ نے ان سب کو جنت کی بشارت دی جس کا تذکرہ اگلی حدیث میں ہے۔)

(۳۸۲۳)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ح قَالَ خَيْثَمَةُ: وَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَا: نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى صَخْرَةٍ هُوَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اهْدَئِي فَمَا عَلَيْكِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پہاڑ (حرا) پر تھے، آپ کے ساتھ سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا طلحہ اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہم تھے اتنے میں چٹان نے حرکت کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ٹھہر جا! تیرے اوپر نبی یا صدیق یا شہید کے علاوہ اور کوئی نہیں۔"

فائدہ: نبی سے مراد خود آپ کی شخصیت مبارکہ ہے اور صدیق سے مراد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور باقی سب شہید ہیں جو ظلماً مارے گئے یہاں تک کہ طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما بھی۔ (ع،س)

(۳۸۲۳) أخرجه مسلم: ۲٤۱۷

(٣٨٢٤)۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشُّجَاعِيُّ السَّرَخْسِيُّ، إِمْلاءً بِمَرْوَ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الْقَفَّالُ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ السَّمَرْقَنْدِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْخِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ۔))

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر جنتی ہیں، عمر بن خطاب جنتی ہیں، عثمان بن عفان جنتی ہیں، علی بن ابی طالب جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں، سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں، سعید بن زید جنتی ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہیں۔'' رضی اللہ عنہم اجمعین!

(٣٨٢٥)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ الْغِفَارِيُّ، أَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِهَذَا۔

ایک اور سند سے گذشتہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

(٣٨٢٦)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ، أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي مَسَرَّةَ الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، عَنْ هِلالُ بْنُ يَسَافٍ، عَنِ ابْنِ ظَالِمٍ......

(٣٨٢٤) صحيح ......أخرجه الترمذى: ٣٧٤٧

(٣٨٢٥) انظر الحديث السابق

(٣٨٢٦) صحيح ......أخرجه الترمذى: ٣٧٥٧، وابن ماجه: ١٣٣

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَشْرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ: أَنَا فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَمْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ)) ثُمَّ سَكَتَ سَعِيدٌ، فَقَالُوا لَهُ: مَنِ الْعَاشِرُ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا.

سیدنا سعید بن زید بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریش کے دس افراد جنت میں ہوں گے: میں جنتی ہوں، ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں، سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں۔'' اس کے بعد سعید رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے، لوگوں نے ان سے کہا: دسویں صاحب کون ہیں؟ تو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔

شرح: حدیث کی سند میں آنے والے محدث ابن ظالم سے مراد عبداللہ بن ظالم المازنی ہیں۔ مروی ہے کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ازواج مطہرات کے لیے ایک باغ کی وصیت کی تھی جو چار لاکھ کا فروخت کیا گیا تھا۔

(17)......بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَرَّاحِ الْفِهْرِيُّ الْقُرَشِيُّ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی فضیلت ومنقبت

نام ونسب یوں ہے: عامر بن عبد اللہ بن جراح فھری قریشی۔ آپ کی وفات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں شام کے علاقہ میں ہوئی۔

فائدہ: آپ نے ۱۸ھ ہجری میں طاعون عمواس میں وفات پائی۔ اس وقت آپ کی عمر ۵۸ برس تھی۔ آپ کی نماز جنازہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ (ع،س)

(۳۸۲۷)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، وَسَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَا: نا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر امت میں ایک امانت دار شخص ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔''

(۳۸۲۷) أخرجه البخاري: ۳۷۴۴، و مسلم: ۲۴۱۹

(٣٨٢٨)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ التَّمِيمِيُّ ، أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا أَبُو قِلابَةَ الرَّقَاشِيُّ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ......

عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلا ، قَالَ: ((لأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ)) فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نجران کے لوگ آئے، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہماری طرف ایک آدمی بھیج دیجیے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے ساتھ ایک دیانت دار آدمی بھیجوں گا، جو کما حقہ دیانت دار ہے۔'' رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو اس کی جستجو ہوئی۔آپ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

(٣٨٢٩)۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ ، أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ ، أَنَا خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ هَاشِمٍ الأَنْطَاكِيُّ ، أَنَا قُطْبَةُ بْنُ الْعَلاءِ ، أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَرْحَمُ أُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدٌ ، وَأَقْرَؤُهُمْ أُبَيٌّ ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر، اور اللہ کے دین کے معاملہ میں سب سے سخت عمر، سب سے زیادہ سچی حیا والے عثمان ہیں، علم میراث کے زیادہ ماہر زید رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ کی کتاب کے بڑے قاری اُبی رضی اللہ عنہ ہیں۔ حلال وحرام کا زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔''

تشریح: معمر عن قتادہ کی سند سے مرسلا جو روایت مذکور ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: ((اَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ)) ''زیادہ بہتر فیصلہ کرنے والے علی رضی اللہ عنہ ہیں۔''

(٣٨٢٨) أخرجه البخاري: ٤٣٨١ ، و مسلم: ٢٤٢

(٣٨٢٩) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٣٧٩٠ ، وابن ماجه: ١٥٤

امام ابوحاتم سجستانی نے کہا: یہ الفاظ لفظِ مِــن کو حذف کر کے ذکر کیے گئے ہیں (روایت بالمعنی میں ایسا ہو جایا کرتا ہے) اصل عبارت یوں ہے: ((مِنْ اَرْحَمِ اُمَّتِیْ، وَمِنْ اَشَدِّهِمْ، وَمِنْ اَصْدَقِهِمْ، وَمِنْ اَفْرَضِهِمْ وَمِنْ اَقْــرَاَهِــمْ)) ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان صفات کے حامل امت میں اور افراد بھی ہیں مگر جن حضرات میں یہ صفات بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں آپ نے ان میں سے ایک ایک کا نام لے دیا۔ جیسے آپ نے انصار سے کہا: ((اَنْتُــــمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ۔)) ''تمہارا شمار میرے پیارے اور محبوب افراد میں ہوتا ہے۔''

(18)...... بَابُ مَنَاقِبِ أَبِی مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَأَبِی عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَیْنِ ابْنَیْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ رضی اللہ عنہم

سیدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے فضائل ومناقب

سیدنا حسن بن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب قریشی ہاشمی۔ آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ ۳رہجری میں ۱۵ررمضان المبارک کو پیدا ہوئے اور ۵۱ھ میں فوت ہوئے۔ اس وقت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کے دس سال بیت چکے تھے۔

سیدنا حسین بن علی بن ابو طالب بن عبدالمطلب قریشی ھاشمی۔ آپ ۴رہجری میں پیدا ہوئے۔ امام جعفر بن محمد نے کہا: حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی پیدائش میں ایک سال ہی کا فرق ہے۔ آپ دس محرم والے دن شہید ہوئے اور اس وقت آپ کی عمر ۵۹ربرس تھی۔

(۳۸۳۰)۔ أَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الْـوَاحِـدِ الْـمَـلِیحِیُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَیْمِیُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُـوسُفَ، أَنَـا مُـحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ، نَا إِبْرَاهِیمُ بْنُ مُوسَی، أَنَا هِشَامُ بْنُ یُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ......

عَـنْ أَنَـسٍ، قَـالَ: لَـمْ یَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهُ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ۔ وَقَـالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: صَلَّی أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ، ثُـمَّ خَـرَجَ یَـمْشِی، فَرَأَی الْحَسَنَ یَلْعَبُ مَعَ الـصِّبْیَانِ، فَحَمَلَهُ عَلَی عَاتِقِهِ، وَقَالَ: بِأَبِی شَبِیـهٌ بِـالـنَّبِـیِّ، لَیْــسَ شَبِیهًـا بِعَلِیٍّ وَعَلِیٌّ یَضْحَكُ۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں: سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اور کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہت نہیں رکھتا تھا۔ عقبہ بن عامر نے کہا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز عصر سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلے تو دیکھا کہ سیدنا حسن بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ جناب صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے کندھوں پر بٹھالیا اور کہا: میرے باپ تم پر قربان ہوں، تم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شباہت ہے، علی کی

(۳۸۳۰) أخرجه البخاری: ۳۷۵۲، ۳۵٤۲

نہیں۔ یہ سن کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ مسکرا دیے۔

شرح: امام بغوی نے کہا: میں کہتا ہوں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عبید اللہ بن زیاد کے پاس سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ بدبخت ایک لکڑی ان کے ناک میں مارنے لگا اور اس نے کہا: میں نے اس سے زیادہ خوبصورت چہرہ نہیں دیکھا۔ اس پر میں (انس رضی اللہ عنہ) نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ (صحیح بخاری: ٣٧٤٨)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور حسین رضی اللہ عنہ نچلے دھڑ میں تمام لوگوں سے بڑھ کر آپ علیہ السلام سے مماثلت رکھتے ہیں۔

(ضعیف، ترمذی: ٣٧٧٩)

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ آپ کے بہت مشابہ تھے دوسری میں ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ آپ کے بہت مشابہ تھے۔ ان دونوں میں کوئی اختلاف نہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے تبصرے نے اس کو حل کر دیا ہے کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نصف اعلیٰ بدن میں تشابہ رکھتے ہیں اور سیدنا حسین نصف اسفل میں۔ الغرض یہ کہ دونوں شہزادے اپنے نانا علیہ السلام کی پوری تصویر تھے۔ (ع،س)

(٣٨٣١)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ......

قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ، يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ۔))

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کے کندھوں پر تھے اور آپ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔''

(٣٨٣٢)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمَشٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الأَزْهَرِ بْنِ مَنِيعٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ......

(٣٨٣١) أخرجه البخاري: ٣٧٤٩، و مسلم: ٢٤٢٢
(٣٨٣٢) أخرجه البخاري: ٢١٢٢، و مسلم: ٢٤٢١

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ، فَانْصَرَفَ، فَانْصَرَفْتُ مَعَهُ، فَجَاءَ إِلَى فِنَاءِ فَاطِمَةَ، فَنَادَى الْحَسَنَ: ((أَيْ لُكَعُ، أَثَمَّ لُكَعُ؟)) فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَانْصَرَفْتُ مَعَهُ، فَجَاءَ إِلَى فِنَاءِ عَائِشَةَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: ظَنَنْتُ أَنَّ أُمَّهُ حَبَسَتْهُ لِتَجْعَلَ فِي عُنُقِهِ السِّخَابَ، قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ الْتَزَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالْتَزَمَ هُوَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک بازار میں تھا کہ آپ وہاں سے واپس ہوئے میں بھی آپ کے ساتھ پلٹ آیا۔ آپ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے آنگن میں تشریف لے گئے اور حسن رضی اللہ عنہ کو آواز دی: ''اے بچے! کیا اس جگہ بچہ ہے؟'' آپ کو کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر آپ واپس چل دیئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ آیا۔ آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے صحن میں تشریف لے گئے۔ اتنے میں حسن بن علی رضی اللہ عنہ آئے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا خیال ہے ان کی والدہ انہیں کرتا وغیرہ پہنا رہی تھیں۔ جب وہ آئے تو رسول اللہ ﷺ ان سے لپٹ گئے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے لپٹ گئے۔ پھر فرمایا: ''اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔'' آپ نے تین بار یہ دعا کی۔

شرح: ((أَيْ لُكَعُ)) بلال بن جریر سے لفظ لُكَعُ کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: ہماری بولی میں ''چھوٹے بچے'' کو کہتے ہیں۔ حسن بصری رحمہ اللہ کا بھی یہی خیال ہے۔

جب یہ لفظ انسان کے لیے بولا جائے تو معنی ہوتا ہے: اے علم میں فروتر شخص، اے شاگرد۔ آپ ﷺ نے جو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو (لکع) کہا تو اس کی وجہ ان کا بچپنا اور صغرسنی ہے۔ جامع ترمذی اور مسند احمد کی ایک حدیث میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے اور اس کے معنی ''اے غلام!'' یا ''سادہ لوح شخص'' کے ہیں۔

((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ اَسْعَدُ النَّاسِ لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ۔)) ''ایک ایسا دور آئے گا کہ خوش بخت ترین شخص وہ ہوگا جو خود غلام ہو اور اس کا والد بھی غلام ہو۔''

فائدہ: اس قسم کے لوگوں کو عموماً معاملات سے کم واسطہ ہوتا ہے اور وہ اپنی زندگی ہی میں مگن ہوتے ہیں اس لیے پرائے جھگڑوں سے بچے رہتے ہیں۔ (ع،س)

((سخاب)) سے مراد منکے ہیں جو ایک دھاگے میں پرو کر ہار کی شکل میں بچوں کے گلوں میں ڈالے جاتے تھے۔ ہم نے اس کا ترجمہ ''قمیص اور کرتے'' کیا ہے۔

(۳۸۳۳)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي مُوسَى إِسْرَائِيلَ ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ......

يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ ، يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ ، وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى ، وَيَقُولُ: ((إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔))

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر (خطبہ دیتے) دیکھا جب کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے۔ آپ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی اس کی طرف، آپ فرما رہے تھے: ''یقیناً میرا یہ بیٹا سردار ہوگا، قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا۔''

شرح: ((السَیّد)) وہ شخص جو غصے سے مغلوب نہ ہو یا حلم والا شخص یا خیر کے معاملے میں سب سے آگے آگے رہنے والا شخص۔

امام صاحب رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی یہ پیش گوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ والحمد للہ علی ذلک۔ سیدنا حسن، سیدنا علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد خلیفہ بنائے گے۔ آپ نصف اسلامی مملکت کے سربراہ تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں فوج آپ کے ساتھ تھی۔ آپ نے فتنہ وفساد، جنگ وجدال اور خون ریزی کو اچھا نہ سمجھا اور صلح کا عندیہ دیا۔ اس طرح عراق والوں اور شام والوں کے درمیان صلح ہوگئی اور اس سال کو ''اتفاق واتحاد اور صلح کا سال'' قرار دیا گیا۔ ورنہ کشتوں کے پشتے لگ جاتے اور معاملہ پھر بھی حل نہ ہوتا۔ اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلا کہ مسلمانوں کے یہ دونوں مدمقابل آنے والے فریق باوجود جنگ جدال کے، اور قول وعمل کی شرکت کے ملت اسلامیہ سے خارج نہیں سمجھے جائیں گے کیونکہ آپ ﷺ نے دونوں کے لیے لفظ ''مسلمین'' استعمال فرمایا ہے اور یہ بات بھی پوری طرح واضح ہے کہ دونوں میں سے ایک گروہ ہی حق پر ہوگا اور دوسرا خطا پر ہوگا۔ یاد رہے! ہر مأوّل شخص کے بارے میں اہل سنہ کا یہی موقف ہے کہ اسے غلط موقف اور رائے رکھنے کی بنا پر کافر قرار نہ دیا جائے لیکن یہ اس وقت ہے جب اس کی تاویل کی گنجائش موجود ہو وگرنہ نہیں۔ نیز یہ کہ باغیوں کی گواہی اور ان کے قاضی کا فیصلہ تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

مشاجرات صحابہ کے بارے میں سلف کا موقف خاموشی اختیار کرنے کا ہے کہ ہمیں ان بزرگوں کے بکھیڑے میں نہیں پڑنا چاہیے، کسی میں غلطی اور نقص نکال کر اپنی زبانوں کو گستاخی اور گناہ سے آلودہ نہیں کرنا چاہیے۔ سلف کا قول ہے:

(۳۸۳۳) أخرجه البخاري: ۲۷۰۴ ، ۳۶۲۹

اللہ تعالیٰ نے اس خون ریزی سے ہمارے ہاتھوں کو بچالیا ہے تو ہمیں اپنی زبانوں کو بھی عیب دار نہیں کرنا چاہیے۔

اس حدیث میں دلیل ہے کہ اولاد کی اولاد کو اپنی طرف منسوب کیا جاسکتا ہے۔ دیکھیے نبی ﷺ نے اپنے نواسے کو ''بیٹا'' کہا۔

(٣٨٣٤)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ......

قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ ، قَالَ شُعْبَةُ: أَحْسَبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ ، فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔))

جناب ابن ابی نعیم بیان کرتے ہیں: میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا اور کسی نے ان سے محرم کے بارے میں دریافت کیا تھا، شعبہ نے کہا: میرے خیال میں یہ پوچھا تھا کہ اگر کوئی شخص (احرام کی حالت میں) مکھی مار دے تو کیا اسے کفارہ دینا پڑے گا؟ اس پر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: عراق کے لوگ مکھی کے بارے میں سوال کرتے ہیں جبکہ یہی لوگ رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو قتل کر چکے ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''یہ دونوں (حسن وحسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے خوشبودار پھول ہیں۔''

(٣٨٣٥)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔))

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسن وحسین رضی اللہ عنہما جنت میں نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔''

(٣٨٣٤) أخرجه البخاري: ٣٧٥٣، ٥٩٩٤

(٣٨٣٥) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٣٧٨١ عن حذيفة ولفظه مطول

(19)......بَابُ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيِّ ذِي الْجَنَاحَيْنِ رضی اللہ عنہ

جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھائی تھے۔ ان کی کنیت ابوعبد اللہ اور لقب ذو الجناحین "دو پروں والا" تھا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت میں پروں کے ساتھ اڑتے ہوئے دیکھا تھا۔ آپ جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔

(٣٨٣٦)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ......

عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ، كَتَبُوا: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، قَالُوا: لَا نُقِرُّ بِهَذَا، لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا، وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: ((امْحُ رَسُولَ اللّٰهِ)) قَالَ: لَا وَاللَّهِ! لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا، فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَكَتَبَ: هَذَا مَا قَاضَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يُدْخِلَ مَكَّةَ السِّلَاحَ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ، وَأَلَّا يُخْرِجَ مِنْ أَهْلِهَا أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ، وَأَلَّا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا، فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَى الْأَجَلُ، أَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ: اخْرُجْ عَنَّا، فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذو القعدہ میں عمرے کی غرض سے روانہ ہوئے تو مکہ والوں نے آپ کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا حتی کہ آپ نے ان سے مصالحت کی کہ آئندہ سال عمرہ کرنے کے لیے آئیں گے اور مکہ میں تین روز قیام کریں گے۔ جب تحریر لکھنے کا وقت آیا تو ان الفاظ کے ساتھ معاہدہ صلح لکھا گیا "یہ وہ بات ہے جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصالحت کی۔" انہوں نے کہا: ہم اس امر کا اقرار نہیں کرتے، اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو پھر ہم آپ کو کسی چیز سے نہ روکتے۔ (نہ جنگ کرتے اور نہ بیت اللہ جانے سے روکتے) لہٰذا آپ محمد بن عبد اللہ لکھوائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لفظ (رسول اللہ) مٹا دیں۔ انہوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں اس لفظ کو ہرگز نہیں مٹاؤں گا۔ لہٰذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریر کو پکڑا اور آپ اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے تو آپ نے یہ عبارت لکھ دی: "یہ وہ بات ہے جس پر محمد بن عبد اللہ نے مصالحت کی۔" تمہارا کوئی شخص ہتھیار پہن کر مکہ میں داخل

(٣٨٣٦) أخرجه البخاري: ٢٦٩٩

حَمْزَةَ تُنَادِي: يَا عَمُّ ، يَا عَمُّ ، فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ ، فَأَخَذَ بِيَدِهَا ، وَقَالَ لِفَاطِمَةَ: دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلْتُهَا ، فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ ، وَزَيْدٌ ، وَجَعْفَرٌ ، قَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَخَذْتُهَا ، وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي ، وَقَالَ جَعْفَرٌ: بِنْتُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي ، وَقَالَ زَيْدٌ: بِنْتُ أَخِي ، فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا ، وَقَالَ: ((الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ)) وَقَالَ لِعَلِيٍّ: ((أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ)) وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: ((أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي)) وَقَالَ لِزَيْدٍ: ((أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلانَا)) قَالَ عَلِيٌّ: أَلا تَتَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ ، قَالَ: إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

نہ ہوگا، تلواریں میانوں میں ہوں گی، قریش کا کوئی آدمی اگر تمہارے ہمراہ مدینہ جانا چاہے تو اسے نہیں لے جایا جائے گا اور اگر محمد ﷺ کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ رہنا چاہے تو اسے نہیں لے جایا جائے گا۔ پھر جب (آئندہ سال) آپ مکہ میں داخل ہوئے اور معاہدہ کی مدت (تین روز) گزر گئے تو قریش سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اپنے ساتھی سے کہیے کہ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ مدت ختم ہو چکی ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ مکہ سے روانہ ہونے لگے۔ اس وقت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی چچا چچا کہتی ہوئی آئی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے ساتھ لے لیا، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہاتھ پکڑ کر لائے اور کہا: اپنی چچا زاد بہن کو بھی ساتھ لے لو، میں نے اس کو اپنے ساتھ سوار کر لیا ہے۔ پھر علی، زید اور جعفر رضی اللہ عنہم اجمعین کا اس بچی کے متعلق جھگڑا ہوا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کو میں لوں گا کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں بھی ہے۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے بھائی کی بچی ہے۔ نبی ﷺ نے بچی کی خالہ کے حق میں فیصلہ دیا اور فرمایا: ''خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔'' پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔'' اور جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے مولا (آزاد کردہ غلام) بھی ہو۔'' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ حمزہ کی بیٹی سے شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔''

شرح حدیث مذکورہ صدر میں سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو اپنی بھتیجی کہا ہے تو اس کی وجہ یہ

ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے اور حمزہ رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا، وہ دنیا کا عظیم اور لازوال بھائی چارہ جسے مواخاتِ مدینہ کہا جاتا ہے۔ ابواسحاق کی روایت میں ہے کہ آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''لفظ رسول کو مٹا دیجیے۔'' تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسے ہرگز نہیں مٹاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے وہ مقام دکھایئے۔'' انہوں نے آپ ﷺ کو وہ مقام دکھایا تو نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے مٹا دیا۔

مسور اور مروان کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہوں خواہ تم مجھے جھٹلاؤ، اے علی! لکھ دے محمد بن عبداللہ۔'' لہٰذا انہوں نے لکھ دیا۔

(٣٨٣٧)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الطُّوسِيُّ، بِهَا، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الإِسْفَرَايِينِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَقْرِيُّ، حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ مُغَلِّسٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُرِيتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي الْجَنَّةِ مَلَكًا ذَا جَنَاحَيْنِ يَطِيرُ فِيهَا حَيْثُ شَاءَ مُضَرَّجَةٌ قَوَادِمُهُ بِالدِّمَاءِ۔))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں مجھے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ دو پروں والے فرشتے کی صورت میں دکھائے گئے، جہاں چاہتے ہیں اڑ کر چلے جاتے ہیں۔ ان کے پاؤں خون سے رنگین ہیں۔''

شرح: صحیح سند سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جب علی بن جعفر کو سلام کرتے تو یوں کہتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ ''اے ذوالجناحین (دو پروں والے) کے بیٹے! تجھے سلام ہو۔''

(20)......بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ شُرَاحِيلَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى وَابْنِهِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حِبِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا زید بن حارثہ اور ان کے فرزند، رسول اللہ ﷺ کے انتہائی عزیز اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

نام ونسب یوں ہے: زید بن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبد العزی۔ آپ کی کنیت ابو زید ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کا نسبی تعلق یمن کے قبیلے بنوکلب سے تھا۔

(٣٨٣٧) صحيح لغيره ......رواه الطبراني

(٣٨٣٨)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ......

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَتِهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمْرَتِهِ، فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللّٰهِ، إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلإِمْرَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ ان کے امیر بنائے جانے پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ''اگر آج تم اس کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کر رہے ہو تو اس سے پہلے اس کے باپ کے امیر بنائے جانے پر بھی تم نے اعتراض کیا تھا اور اللہ کی قسم! وہ (زید رضی اللہ عنہ) امارت کے حقدار اور مستحق تھے اور مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) اب ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔''

تشریح: جناب سالم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے برسر منبر فرمایا: ''میں تمہیں اس کے بارے میں حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، یقیناً وہ تمہارے صالح افراد میں سے ہیں۔''

(٣٨٣٩)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ يَعْنِي النَّهْدِيَّ......

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ، فَيَقُولُ: ((اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا، فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا۔))

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ انہیں اور حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ لیتے اور فرماتے: ''اے اللہ! تو انہیں اپنا محبوب بنا کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔''

تشریح: مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد کو دیکھا تو کہا: اگر اسے بھی رسول اللہ ﷺ دیکھ لیتے تو ضرور محبت فرماتے۔(صحیح بخاری: ٣٧٣٤)

(٣٨٣٨) أخرجه البخاري: ٦٦٢٧، و مسلم: ٢٤٢٦

(٣٨٣٩) أخرجه البخاري: ٣٧٣٥

مروی ہے کہ انہوں نے حجاج بن ایمن بن ام ایمن کو دیکھا تو کہا: اگر اسے رسول اللہ ﷺ دیکھتے تو بہت عزیز رکھتے۔ پھر آپ نے نبی ﷺ کی اُسامہ رضی اللہ عنہ اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کی تمام اولاد سے محبت کا ذکر کیا۔

فائدہ: ایمن سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کے اخیافی بھائی تھے۔ تفصیل یوں ہے کہ ایمن کے باپ یعنی ام ایمن کے پہلے خاوند کا نام عبید بن عمر حبشی تھا۔ ایمن جنگ حنین میں شہید ہو گئے تھے انہی ام ایمن رضی اللہ عنہا کے بیٹے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

(ع،س)

(٣٨٤٠)۔أَخْبَـرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْـنُ يُـوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ......

قَـالَ: سَـمِـعْـتُ سَـلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ، يَقُولُ: غَــزَوْتُ مَـعَ النَّبِـيِّ ﷺ سَبْـعَ غَـزَوَاتٍ، وَخَـرَجْـتُ فِـيـمَـا يَبْـعَـثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ، مَرَّةً عَـلَـيْـنَـا أَبُو بَكْرٍ، وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ۔

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی اور نو ایسے لشکروں میں شریک ہوا ہوں جو آپ نے روانہ کیے تھے (مگر آپ خود ان میں نہیں گئے) کبھی ہم پر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ امیر ہوئے اور کسی فوج کے امیر سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ ہوئے۔

(21)......بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَبِي الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

نام ونسب یوں ہے: عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ آپ کی کنیت ابو العباس ہے۔ جناب سعید بن جبیر رحمہ اللہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو میری عمر دس سال تھی اور میں نے محکم سورتیں یعنی مفصلات پڑھ لی تھیں۔ آپ کی وفات ٦٨ھ میں ہوئی۔ ایک قول کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت آپ کی عمر تیرہ برس تھی۔ آپ کی ولادت ہجرت مدینہ سے تین سال قبل شعب ابی طالب میں ہوئی اور وفات کے وقت آپ کی عمر ٨١ر برس تھی۔

(٣٨٤١)۔أَخْبَـرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْـنُ يُـوسُفَ، حَـدَّثَـنَـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ......

(٣٨٤٠) أخرجه البخاري: ٤٢٧٠، ومسلم: ١٨١٥

(٣٨٤١) أخرجه البخاري: ٧٥، ١٤٣

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءً، قَالَ: ((مَنْ وَضَعَ هَذَا؟)) فَأُخْبِرَ، فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ۔))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ قضائے حاجت کے لیے گئے تو میں نے آپ کے لیے پانی رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''پانی کس نے رکھا ہے؟'' چنانچہ آپ کو بتایا گیا تو آپ نے دعا دی: ''اے اللہ! اسے دین کی فقاہت عطا فرما۔''

(۳۸٤۲)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ضَمَّنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى صَدْرِهِ، وَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ۔))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا: ((اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ۔)) ''اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا فرما۔''

شرح: امام بخاری رحمہ اللہ ابی معمر عن عبدالوارث کی سند سے یہ الفاظ لائے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ۔)) ''اے اللہ! اسے کتاب اللہ کا علم عطا فرما۔'' مروی ہے کہ مہاجرین نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: جس طرح آپ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو (مشورہ کے لیے) بلاتے ہیں ہمارے بیٹوں کو بھی بلایا کریں۔ انہوں نے کہا: وہ تو ایسا جوان ہے جس کا علم بہت پختہ، زبان سوال آشنا اور دل پوری طرح عقل وشعور سے بہرہ مند ہے۔

(22)...... بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب وفضائل

نام ونسب: عبداللہ بن عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزی القرشی العدوی۔ آپ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ آپ کی وفات ۷۳ھ میں ہوئی۔ آپ علم فقہ میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔

(۳۸٤۳)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ......

(۳۸٤۲) أخرجه البخاري: ۳۷۵٦

(۳۸٤۳) أخرجه البخاري: ۷۰۱۵، ۷۰۱٦، و مسلم: ۲٤۷۸

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةٌ مِنْ حَرِيرٍ لا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا، گویا میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے اور میں جنت میں جس جگہ جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اُڑا کر وہاں پہنچا دیتا ہے۔ میں نے اس کا ذکر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس خواب کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا بھائی نیکو کار آدمی ہے۔'' یا فرمایا: ''عبداللہ پارسا شخص ہے۔''

شرح سَرَقَةٌ مِنْ حَرِيرٍ ''ریشم کا ٹکڑا'' یہ لفظ سفید ریشم کے بارے میں بولا جاتا ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ فارسی لفظ ہے جس کے معنی عمدگی کے ہیں۔

(23)......بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْهُذَلِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

نام ونسب: عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ الہذلی۔ آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ۳۲ھ میں مدینہ منورہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے پہلے فوت ہوئے اور اس وقت ان کی عمر تقریبا ۶۳ رسال تھی۔

(۳۸٤٤)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لأَبِي أُسَامَةَ، حَدَّثَكُمُ الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقًا......

قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، يَقُولُ: إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلا، وَسَمْتًا، وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ، لا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلا۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ صحابہ میں نبی کریم ﷺ سے عادات واخلاق اور طور اطوار میں سب سے زیادہ قریب ابن ام عبد ہیں، اپنے گھر سے خارج ہونے سے لیکر واپس آنے تک۔ ہمیں معلوم نہیں کہ جب وہ گھر کے اندر تنہائی کے عالم میں ہوتے ہیں تو ان کا کیا معمول ہوتا ہے۔

شرح ((دَلًّا وَهَدْيًا)) دونوں الفاظ قریب المعنی ہیں۔ مراد چال چلن، نشست وبرخاست اور بول چال

(۳۸٤٤) أخرجه البخاري: ٦٠٩٧

وغیرہ میں وہ آپ کی کاپی ہیں۔ یہاں حسن و جمال اور خوبصورتی مراد نہیں۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((الْهَدْيُ الصَّالِحُ، وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ، وَالاقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔)) ......''اچھی سیرت، عمدہ طور طریق اور میانہ روی نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔'' (حسن، ابوداود: ٤٧٧٦)

(٣٨٤٥)۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي الأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ......

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ، يَقُولُ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ، فَمَكَثْنَا حِينًا مَا نَرَى إِلا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے (مدینہ منورہ) آئے اور ایک زمانے تک یہاں قیام کیا، ہم اس پورے عرصہ میں یہی سمجھتے رہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے ہی کے ایک فرد ہیں۔ کیونکہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کا بکثرت آنا جانا دیکھا کرتے تھے۔

(٣٨٤٦)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ......

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لأَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ۔))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں بغیر مشورہ کے کسی کو خلیفہ مقرر کرتا تو ام عبد کے بیٹے (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ مقرر کرتا۔''

(٣٨٤٧)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ

(٣٨٤٥) أخرجه البخاري: ٣٧٦٣، و مسلم: ٢٤٦

(٣٨٤٦) ضعيف ......أخرجه الترمذي: ٣٨٠٨، وابن ماجه: ١٣٧

(٣٨٤٧) أخرجه البخاري: ٣٥٥٩

يَعْنِى الأَعْمَشَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا، قَالَ:......

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلا مُتَفَحِّشًا، وَقَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنُكُمْ أَخْلاقًا)) وَقَالَ: ((اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ فحش گو تھے اور نہ تکلفاً فحش گوئی کرنے والے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''بلا شبہ تم میں سے مجھے زیادہ پیارا وہ شخص ہے جس کا اخلاق وکردار خوبصورت ہے۔'' نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''چار افراد سے قرآن پاک پڑھا کرو، عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابی حذیفہ، اُبی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم اجمعین سے۔''

(٣٨٤٨)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ......

عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ، فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَأَتَيْتُ قَوْمًا، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ، فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: أَبُو الدَّرْدَاءِ، قُلْتُ: إِنِّي دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَيَسَّرَكَ لِي، فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ، أَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ، أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي لا يَعْلَمُ أَحَدٌ غَيْرُهُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَقْرَأُ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى

جناب علقمہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب شام آیا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے کوئی نیک ساتھی عطا فرما، پھر میں کچھ لوگوں کے پاس آیا اور ان کی مجلس میں بیٹھ گیا، تھوڑی ہی دیر بعد ایک بزرگ آئے اور میرے پاس بیٹھ گئے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون بزرگ ہیں؟ لوگوں نے بتایا یہ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ کوئی نیک ساتھی مجھے عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجھے عنایت فرمایا، انہوں نے پوچھا: تمہارا کیا تعارف ہے؟ میں نے عرض کیا: میں اہل کوفہ سے ہوں۔ انہوں نے کہا: کیا تمہارے یہاں ابن ام عبد، صاحب النعلین، صاحب وسادہ ومطہر یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نہیں ہیں؟ کیا تم میں وہ نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبانی شیطان سے

(٣٨٤٨) أخرجه البخاري: ٣٢٨٧

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالأُنْثَى ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى ، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا۔

پناہ دے چکا ہے (کہ وہ انہیں کبھی غلط راستہ پر نہیں لے جا سکتا، مراد سیدنا عمار رضی اللہ عنہ ہیں) کیا تم میں وہ نہیں جو رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے بہت سارے رازوں کے حامل ہیں۔ جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ مراد ہیں) پھر انہوں نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ آیت ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى۔ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى۔ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى۔﴾ کی تلاوت کس طرح کرتے تھے؟ میں نے انہیں پڑھ کر سنائی۔ انہوں نے کہا: رسول ﷺ نے خود اپنی زبان مبارک سے مجھے بھی اسی طرح یاد کرایا تھا۔ ایک سند سے یہ وضاحت بھی منقول ہے: کیا تم میں نبی کریم ﷺ کے راز داں نہیں جن کو ان کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا یعنی حذیفہ رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: جی ہاں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا: کیا تم میں وہ شخصیت موجود نہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی شیطان سے پناہ دے رکھی ہے یعنی سیدنا عمار رضی اللہ عنہ۔

شرح: **فائدہ:** مشہور روایت ﴿وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى﴾ ہے۔ کہتے ہیں کہ پہلے یہ آیت یوں اتری تھی ﴿وَالذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى﴾ پھر ﴿وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى﴾ کے الفاظ میں زیادہ ہوئے لیکن سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو درداء رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع نہ ہوئی اس لیے وہ پہلی قراءت ہی پڑھتے رہے۔ (ع،س)

راز دان سے مراد سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں منافقوں کے نام بتائے تھے۔

جناب شقیق بن عبداللہ کہتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا تو کہا: اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے ستر سے زائد سورتیں پڑھی ہیں۔ اللہ کی قسم! صحابہ جانتے ہیں کہ میں ان سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کو جاننے والا ہوں اور میں تو ایک ناچیز شخص ہوں۔ جناب شقیق نے کہا: میں نے کسی سے اس بات کے رد میں کبھی کوئی تبصرہ نہیں سنا۔

(24)...... بَابُ مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

مؤذن رسول ﷺ سیدنا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

نام ونسب: بلال بن رباح حبشی۔ آپ کی کنیت ابو عبدالکریم یا ابو عبداللہ یا ابو عمرو تھی۔ آپ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کے آزاد کردہ غلام تھے۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ((رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَسَمِعْتُ خَشْفَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: بِلَالٌ.)) ......"میں خواب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے جوتوں کی آہٹ سنی، میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا: بلال ہیں۔" (صحیح بخاری: ٣٦٧٩)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اکثر کہا کرتے تھے: "أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا." "ابو بکر ہمارے سردار ہیں کہ انہوں نے ہمارے سردار یعنی بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا ہے۔" (صحیح بخاری: ٣٧٥٤)

(٣٨٤٩)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْجُلُودِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أُرِيتُ الْجَنَّةَ، فَرَأَيْتُ امْرَأَةَ أَبِي طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً أَمَامِي، فَإِذَا بِلَالٌ.))

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے جنت دکھائی گئی، میں نے وہاں ابوطلحہ کی بیوی کو دیکھا اور میں نے اپنے سامنے قدموں کی چاپ سنی، دیکھا تو وہ بلال تھے۔"

(25)...... بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَبِي الْيَقْظَانِ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ رضی اللہ عنہ
سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

آپ کا نام عمار بن یاسر بن عامر بن مالک العنی اور کنیت ابو الیقظان ہے۔ آپ بنومخزوم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جنگ صفین ٣٧ھ میں ٩٣ ؍ برس کی عمر میں شہید ہوئے۔

(٣٨٥٠)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ الْغِفَارِيُّ، أَنَا قُبَيْصَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ......

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَعَرَفَ صَوْتَهُ، فَقَالَ: ((مَرْحَبًا

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے پاس آنے کی اجازت چاہی،

(٣٨٤٩) أخرجه مسلم: ٢٤٥٧

(٣٨٥٠) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٣٧٩٨، وابن ماجه: ١٤٦

بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ۔))

آپ نے ان کی آواز پہچان کر کہا: ''اس پاک کیے ہوئے پاک باز کو خوش آمدید۔''

(٣٨٥١)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّاسٍ الْحُمَيْدِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ: ((تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔))

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تجھے باغی گروہ شہید کرے گا۔''

(26)......بَابُ مَنَاقِبِ خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدٍ رضی اللہ عنہا تُكْنَى أُمَّ هِنْدٍ

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب

آپ کی کنیت ام ہند تھی۔ عروہ نے کہا: نماز فرض ہونے سے پہلے آپ کی وفات ہوئی۔

(٣٨٥٢)۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا قُتَيْبَةُ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ، فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبٌ فِيهِ وَلَا نَصَبٌ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس ایک برتن لیے آ رہی ہے جس میں سالن یا کھانا یا پینے کی چیز ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے رب کی جانب سے انہیں سلام کہیے اور میری طرف سے بھی اور انہیں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دے دیجئے گا جہاں شور وغل ہوگا نہ تکلیف وتھکن ہوگی۔''

(٣٨٥١) أخرجه مسلم: ٢٩١٦

(٣٨٥٢) أخرجه البخاري: ٣٨٢٠، و مسلم: ٢٤٣٣

شرح حدیث میں مذکور گھر سے مراد محل ہے۔ لفظ (القَصَب) کے بارے میں اہل علم اور اہل لغت کا کہنا ہے کہ اس سے مراد وسیع وعریض مگر اندر سے کھوکھلا موتی ہے جیسے بلند وبالا محل ہو۔ الصَّخَب کا معنی آواز کی کثرت یعنی شور وغل ہے۔ النَّصَب سے مراد تھکاوٹ ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ﴾ .... ''مجھے شیطان نے رنج اور دُکھ پہنچایا۔'' (سورۂ ص: ۴۱)۔

جنت میں تھکاوٹ اور شور وغل نہ ہوگا۔ دنیا میں ہر گھر کے اندر افراد کی کثرت اور بچوں کے کھیل کود کی بنا پر شور شرابا ہوتا ہے۔ نیز مکان تعمیر کرنے میں بہت زیادہ تھکاوٹ اور تکلیف برداشت کرنا پڑتی ہے۔ جنتی محلات میں ایسا کچھ نہ ہوگا اور وہ ان تمام آفات سے پاک ہوں گے۔

(۳۸۵۳)۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ، نَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ......

قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ۔))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''(اپنے زمانہ میں) سیدہ مریم بنت عمران علیہا السلام سب سے افضل عورت تھیں اور (اس امت میں) سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے افضل عورت ہیں۔''

(۳۸۵۴)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ......

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ۔))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شرف وفضیلت کے لحاظ سے دنیا جہان کی خواتین میں سے تجھے یہ عورتیں کافی ہیں: مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ زوجۂ فرعون۔''

(۳۸۵۵)۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ،

(۳۸۵۳) أخرجه البخاري: ۳۴۳۲، و مسلم: ۲۴۳۰
(۳۸۵۴) صحيح ......أخرجه الترمذي: ۳۷۷۸
(۳۸۵۵) أخرجه البخاري: ۳۸۱۸، و مسلم: ۲۴۳۵

عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ، ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ، وَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلا خَدِيجَةَ، فَيَقُولُ: ((إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج میں سے جتنی غیرت مجھے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آتی تھی اتنی کسی اور سے نہیں آتی تھی حالانکہ انہیں میں نے دیکھا بھی نہیں تھا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا تذکرہ بکثرت فرمایا کرتے تھے اور اگر کبھی کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے ٹکڑے کر کے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیجتے تھے۔ میں نے اکثر آپ سے کہا: جیسے دنیا میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی عورت ہے ہی نہیں۔ اس پر آپ فرماتے: ''وہ ایسی تھی اور ایسی تھی اور ان سے میری اولاد تھی۔''

(27)......بَابُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رضی اللہ عنہا

سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی اور پیاری بیٹی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے کچھ ماہ بعد فوت ہوئیں اور رات کے وقت دفن کی گئیں۔

(٣٨٥٦)۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا أَبُو الْوَلِيدِ، نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ......

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي.))

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔''

(٣٨٥٧)۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا قُتَيْبَةُ، نَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ......

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے

(٣٨٥٦) أخرجه البخاري: ٣٧٦٧

(٣٨٥٧) أخرجه البخاري: ٥٢٣٠، ٥٢٧٨

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((إِنَّ بَنِي هَاشِمِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَلَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ، إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي، وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا، وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا.))

رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے: ''ہاشم بن مغیرہ (جو ابوجہل کا باپ تھا) کی اولاد نے اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی لیکن میں انہیں ہرگز اجازت نہیں دوں گا، یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا، قطعاً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا، البتہ اگر علی بن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں (تو الگ بات ہے) فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ایک ٹکڑا ہے، جو چیز اسے بری لگتی ہے وہ مجھے بھی بری لگتی ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اس سے مجھے بھی تکلیف پہنچتی ہے۔''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ((یریبنی ما رابها۔)) فراء نحوی نے کہا: راب اور اراب کا معنی ایک ہی ہے۔ ایک قول ہے کہ ارابنی میں شک وشبہ کا مفہوم پایا جاتا ہے اور رابنی میں یقین کا۔

(٣٨٥٨)۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الصَّيْرَفِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ تَمْتَامٌ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: أَبِي ذَكَرَهُ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ، فَضَحِكَتْ، فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي مَرَضِهِ هَذَا، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ دَعَانِي،

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی اس بیماری کے زمانہ میں بلایا جس میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ نے ان سے کوئی سرگوشی کی تو وہ رونے لگیں۔ پھر آپ نے اسے بلایا اور چپکے سے پھر کوئی بات فرمائی تو وہ ہنس دیں۔ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ

(٣٨٥٨) أخرجه البخاري: ٣٦٢٥، و مسلم: ٢٤٥٠

فَأَخْبَرَنِی أَنِّی أَوَّلُ مَنْ يَتْبَعُهُ مِنْ أَهْلِهِ فَضَحِكْتُ۔

نے جب پہلی مرتبہ مجھے بلایا تو مجھے بتایا کہ آپ کی اس مرض میں وفات ہوجائے گی۔ میں اس پر رونے لگی۔ پھر دوبارہ آپ نے مجھے بلایا تو مجھے بتایا کہ آپ کے اہل بیت میں، میں سب سے پہلے آپ سے جاملوں گی، میں اس پر ہنس دی۔

(۳۸۵۹)۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ أَبِی عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا فِرَاسٌ، عَنْ عَامِرٍ......

عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِی عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِیِّ ﷺ عِنْدَهُ جَمِيعًا لَمْ نُغَادِرْ مِنَّا وَاحِدَةً، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِی لا وَاللّٰهِ مَا يَخْفَى مَشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ، قَالَ: ((مَرْحَبًا يَا بِنْتِی)) ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ، أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَّهَا، فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ، فَإِذَا هِیَ تَضْحَكُ، فَقُلْتُ لَهَا: أَنَا مِنْ نِسَائِهِ، خَصَّكِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا، ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لأُفْشِی عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِرَّهُ، فَلَمَّا تُوُفِّیَ، قُلْتُ لَهَا: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِی عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا أَخْبَرْتِينِی، قَالَتْ: أَمَّا الآنُ، فَنَعَمْ، فَأَخْبَرَتْنِی، قَالَتْ: أَمَّا حِينَ سَارَّنِی فِی الأَمْرِ الأَوَّلِ، فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِی ((أَنَّ جِبْرِيلَ علیہ السلام،

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بار ہم نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن آپ کے پاس جمع تھیں، ان میں سے کوئی بھی غیر حاضر نہ تھی۔ (اتنے میں) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لے آئیں۔ اللہ کی قسم! ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے بالکل ہٹی ہوئی نہ تھی (بلکہ انتہائی مشابہ تھی) جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو ان الفاظ میں مرحبا کہا: ''اے بیٹی! تجھے خوش آمدید۔'' پھر انہیں اپنی دائیں طرف بٹھالیا یا بائیں جانب بٹھالیا اور چپکے سے انہیں کوئی بات بتائی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سخت رونے لگیں۔ جب آپ نے ان کے غم کو دیکھا تو دوسری بار چپکے سے کوئی بات بتائی تو وہ ہنس پڑیں۔ میں نے ان سے کہا: اپنی بیویوں کی موجودگی کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اپنے راز کے لیے منتخب فرمایا پھر آپ رونے لگیں۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے تو میں نے ان سے سرگوشی کے متعلق پوچھا، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشاں نہیں کرسکتی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے تو میں نے ان سے کہا: مجھے آپ پر

(۳۸۵۹) أخرجه البخاری: ٦٢٨٥

كَـانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآن كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً ، وَأَنَّهُ قَدْ عَـارَضَـنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ ، وَلا أَرَى الأَجَلَ إلا قَـدِ اقْتَـرَبَ ، فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي ، فَإِنِّي نِـعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ)) قَالَتْ: فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّـذِي رَأَيْـتِ ، فَـلَـمَّـا رَأَى جَـزَعِي سَارَّنِي الثَّـانِيَةَ ، قَـالَ: ((يَـا فَـاطِمَةُ ، أَلا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الأُمَّةِ۔))

جوحق حاصل ہے (ماں ہونے کا) واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتادیں۔ انہوں نے کہا: اب بتا سکتی ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پہلی سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا: ’’جبریل علیہ السلام ہر سال مجھ سے سال میں ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے۔لیکن اس سال مجھ سے انہوں نے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے۔ اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا کیونکہ میں تمہارے لیے ایک اچھا آگے جانے والا ہوں۔‘‘ انہوں نے کہا: اس وقت میرا رونا جو آپ نے دیکھا تھا اس کی وجہ یہی تھی۔ جب آپ ﷺ نے میری پریشانی دیکھی تو آپ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا: ’’فاطمہ بیٹی! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ جنت میں تم مومن عورتوں کی سردار ہو گی۔‘‘ یا فرمایا: ’’اس امت کی عورتوں کی سردار ہو گی۔‘‘

(28)......بَابُ مَنَاقِبِ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب

آپ کی کنیت ام عبداللہ ہے۔

(۳۸٦۰)۔ أَخْبَـرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْـنُ يُـوسُفَ ، حَـدَّثَـنَـا مُـحَـمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، أَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

أَنَّ عَـائِشَةَ زَوْجَ النَّبِـيِّ ﷺ قَـالَـتْ: قَـالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَـا عَائِشُ! هَذَا جِبْرِيلُ يُـقْـرِئُكِ السَّـلامَ)) قَـالَـتْ: وَعَلَيْـهِ السَّلامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ، قَالَتْ: وَهُوَ يَرَى مَا لا أَرَى۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اے عائش! یہ جبریل علیہ السلام ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔‘‘ انہوں نے جواب دیا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ، نیز کہا کہ آپ وہ چیز دیکھتے ہیں جو مجھے نظر نہیں آتی۔

(۳۸٦۰) أخرجه البخاري: ۳۲۱۷، و مسلم: ۲٤٤٧

فائدہ: آپ رضی اللہ عنہا کی مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی یعنی جبریل علیہ السلام نظر نہیں آ رہے مگر آپ کے ارشاد مبارک پر مکمل اور کامل یقین ہے، انکار نہیں کیا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیت کو کافی سمجھا۔ (ع،س)

(٣٨٦١)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ......

عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔))

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردوں میں سے تو بہت کامل پیدا ہوئے لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا اور کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی تمام کھانوں پر۔''

(٣٨٦٢)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ح ()۔أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَوْزَجَانِيُّ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْخُزَاعِيُّ، أَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ كُلَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ الأَنْصَارِيُّ أَبُو طُوَالَةَ......

أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ۔)) وَفِي رِوَايَةِ:((عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیگر خواتین پر ایسے فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید کو بقیہ کھانوں پر۔''

(٣٨٦٣)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اجْتَمَعَتْ أَزْوَاجُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ازواج مطہرات ایک

(٣٨٦١) أخرجه البخاري: ٣٤١١، و مسلم: ٢٤٣١

(٣٨٦٢) أخرجه البخاري: ٥٤١٩، و مسلم: ٢٤٤٦

(٣٨٦٣) أخرجه البخاري: ٢٥٨١، و مسلم: ٢٤٤٢

النَّبِيِّ ﷺ فَأَرْسَلْنَ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَ لَهَا: قُولِي لَهُ: إِنَّ نِسَائَكَ قَدِ اجْتَمَعْنَ، وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ نِسَائَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ، وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتُحِبِّينَنِي؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَأَحِبِّيهَا)) فَرَجَعْتُ إِلَيْهِنَّ، فَأَخْبَرْتُهُنَّ بِمَا قَالَ لَهَا، فَقُلْنَ: إِنَّكِ لَمْ تَصْنَعِي شَيْئًا، فَارْجِعِي إِلَيْهِ، قَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاللَّهِ لا أَرْجِعُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبَدًا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَتِ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَقًّا، فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، قَالَتْ: ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَى، فَشَتَمَتْنِي، قَالَتْ: فَجَعَلْتُ أُرَاقِبُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنْظُرُ طَرْفَهُ، هَلْ يَأْذَنُ لِي فِي أَنْ أَنْتَصِرَ، فَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا فَاسْتَقْبَلْتُهَا، فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ أَفْحَمْتُهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ)) قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً خَيْرًا وَأَكْثَرَ صَدَقَةً وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَشَدَّ ابْتِذَالا بِنَفْسِهَا فِي كُلِّ

مرتبہ جمع ہوئیں اور انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا اور ان سے کہا کہ آپ ﷺ سے کہنا: آپ کی بیویاں جمع ہیں اور وہ آپ سے ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف کی طلب گار ہیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس گئی، آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ چادر میں لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے آپ سے کہا: آپ کی ازواج مطہرات نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ وہ آپ سے ابو قحافہ کی بیٹی کی بابت انصاف کی طلب گار ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تجھے مجھ سے محبت ہے؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: ''پھر اس (عائشہ) سے محبت رکھ۔'' یہ بات سنی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس ازواج مطہرات کے پاس گئیں اور انہیں آپ کا جواب بتا دیا۔ وہ کہنے لگیں: تو نے تو ہمارا کام نہ کیا۔ دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے ہرگز اس کی بابت کوئی بات نہیں کروں گی۔ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آخر وہ بھی آپ ﷺ کی لخت جگر تھی۔ پھر ازواج مطہرات نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: وہ نبی ﷺ کی واحد بیوی تھیں جو میرے برابر مرتبہ رکھتی تھیں۔ انہوں نے کہا: آپ کی ازواج مطہرات نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور آپ سے ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف کی طلب گار ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر وہ مجھ پر برس پڑیں اور مجھے برا بھلا کہنے لگیں۔ کہتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہی تھی اور منتظر تھی کہ آپ آنکھ کے اشارے ہی سے مجھے

شَیْءٍ یُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ غَرْبِ حِدَّةٍ كَانَ فِیهَا یُوشِكُ مِنْهَا الْفَیْئَةَ۔

وَعَنْ اَبِی مُوْسٰی الْاشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا اَشْكَلَ عَلَیْنَا اَصْحَاب رسول اللّٰه ﷺ حدیثٌ قط ، فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا فِیْهِ عِلْمًا۔ وَقَالَ مُوْسَی بْنُ طَلْحَةَ: مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ .

جواب دینے کی اجازت دیں لیکن آپ نے کوئی بات نہ کی، زینب بدستور مجھے کوستی رہیں حتی کہ مجھے یقین ہو گیا کہ اب اگر میں بدلہ لوں تو رسول اللہ ﷺ ناپسند نہیں فرمائیں گے۔ چنانچہ جب میں متوجہ ہوئی تو تھوڑی دیر میں ہی میں نے انہیں چپ کرا دیا اور دبا لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (مسکراتے ہوئے) فرمایا: ''بلاشبہ یہ ابوبکر کی بیٹی ہے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے کوئی ایسی عورت نہیں دیکھی جو سیدہ زینب سے بڑھ کر دینی لحاظ سے نیک، زیادہ صدقہ کرنے والی، صلہ رحمی کرنے والی اور اپنے آپ کو ہر اس کام میں کھپا دینے والی جو اللہ تعالیٰ کے تقرب کا باعث ہو۔ البتہ ان کی طبیعت میں کچھ تیزی تھی جو جلد ہی ختم ہو جایا کرتی تھی۔

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم اصحاب رسول رضی اللہ عنہم اجمعین کو جب بھی کسی مسئلہ میں مشکل درپیش ہوتی اور ہم نے اس کے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے استفسار کیا تو ہمیں اس مسئلہ کی بابت ان کے ہاں سے علم حاصل ہوا۔ جناب موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں: میں نے اپنی زندگی میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کوئی فصیح شخص نہیں دیکھا۔

(29)......باب

باب:......

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿یَا نِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ﴾ .... ''اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیز گاری اختیار کرو۔'' (سورۂ احزاب:۳۲)

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: ﴿عَسٰی رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ﴾ .... ''اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں تو بہت جلد انہیں ان کا رب تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں عنایت فرمائے گا۔'' (سورۂ تحریم:۵)

ابن عرفہ کہتے ہیں: آپ ﷺ کے زمانے میں تو آپ کی بیویوں سے بہتر کوئی خاتون نہ تھی البتہ اگر یہ آپ کی نافرمانی کی مرتکب ہوتیں اور اس بنا پر آپ انہیں طلاق دے دیتے تو پھر دوسری خواتین ان سے بہتر قرار پاتیں۔

(٣٨٦٤)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَسَّانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَنِيعِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمَشٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ......

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں (یعنی عرب کی عورتوں میں) بہترین عورتیں قریشی عورتیں ہیں کہ بچے پر ایام طفولیت میں سب سے زیادہ مہربان اور اپنے شوہر کے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔''

شرح: جناب سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کی روایت میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا تبصرہ بھی ہے۔ حدیث بیان کرنے کے بعد وہ فرماتے ہیں: مریم بنت عمران کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئیں۔

((اَحْنَاہ)) اس لفظ کا مادہ اشتقاق حُنُوّ ہے جس کے معنی شفقت، نرمی، حسن سلوک اور حد درجہ خیال رکھنے کے ہیں۔ امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اِرْعَاء کے معنی ترس کھانے کے ہیں۔ واللہ اعلم۔

(30)......بَابُ فَضْلِ الْأَنْصَارِ رضی اللہ عنہم

انصار کی فضیلت

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ .... ''اوران کے لیے جنہوں نے اس گھر میں اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے۔'' (سورۂ حشر:۹)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ﴾ ''اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں۔'' (سورۂ توبہ:۱۰۰) یعنی استقامت اور پورے خلوص کے ساتھ اس راستے پر گامزن ہوئے جس پر ان کے پیش رو چلے تھے۔

(٣٨٦٥)۔أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَسْعَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَفَدَةُ الْعَطَّارِيُّ أَدَامَ اللّٰهُ ظِلَّهُ، حَدَّثَنَا الْإِمَامُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُودٍ الْبَغَوِيُّ، أَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

(٣٨٦٤) أخرجه البخاري: ٥٠٨٢، و مسلم: ٢٥٢٧

(٣٨٦٥) أخرجه البخاري: ١٧، و مسلم: ٧٤

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبْرٍ......

عَـنْ أَنَـسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((آيَةُ الإِيـمَـانِ حُـبُّ الأَنْصَارِ ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الأَنْصَارِ۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان کی نشانی انصار سے محبت رکھنا ہے اور نفاق کی نشانی انصار سے بغض رکھنا ہے۔''

(٣٨٦٦)۔أَخْبَرَنَـا عَبْـدُ الْـوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُـرَيْحٍ ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، أَنَا شُعْبَةُ ، أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ......

يَـقُـولُ: سَـمِـعْـتُ الْبَـرَاءَ ، يَـقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَـقُولُ فِي الأَنْصَارِ: ((لا يُحِبُّكُمْ إِلا مُـؤْمِـنٌ ، وَلا يُبْـغِـضُـكُمْ إِلا مُنَافِقٌ ، مَنْ أَحَبَّهُـمْ أَحَبَّـهُ الـلّٰهُ ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ ، أَبْغَضَهُ اللّٰهُ۔))

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ انصار کے بارے میں فرمارہے تھے: ''انصار سے محبت صرف مومن ہی رکھے گا اور ان سے بغض صرف منافق ہی رکھے گا۔ جو ان سے محبت کرے گا، اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا، اللہ اس سے بغض رکھے گا۔''

(٣٨٦٧)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، أَنَا الْمُبَارَكُ هُوَ ابْنُ فُضَالَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ......

عَـنْ أَنَـسٍ ، قَـالَ: قَـالَ رَسُولُ اللّٰـهِ ﷺ: ((الـلَّـهُـمَّ اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ ، وَلأَبْنَاءِ الأَنْصَارِ ، وَلأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ۔))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! انصار کو معاف فرمادے، انصار کے بیٹوں اور انصار کے پوتوں کو بھی معاف فرمادے۔''

(٣٨٦٨)۔أَخْبَرَنَـا عَبْـدُ الْـوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، أَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: انصار نے جنگ خندق

(٣٨٦٦) أخرجه البخاري: ٣٧٨٣ ، و مسلم: ٧٥

(٣٨٦٧) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٣٩٠٩

(٣٨٦٨) أخرجه البخاري: ٤٠٩٩

الْخَنْدَقِ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ:

لا عَيْشَ إِلا عَيْشَ الآخِرَهْ
فَأَكْرِمِ الأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

والے دن کہا:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

''ہم وہ ہیں کہ ہم نے ہمیشہ کے لیے جب تک کہ باقی رہیں محمد ﷺ سے جہاد پر بیعت کی ہے۔''

تو رسول اللہ ﷺ نے جواباً فرمایا:

لا عَيْشَ إِلا عَيْشَ الآخِرَهْ
فَأَكْرِمِ الأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

''اے اللہ! یقیناً زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، پس انصار ومہاجرین کو تو عزت عطا فرما۔''

(٣٨٦٩)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْلا الْهِجْرَةَ، لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ، وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ أَخَذُوا وَادِيًا وَشِعْبًا، وَسَلَكَتِ الأَنْصَارُ وَادِيًا وَشِعْبًا، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی اختیار کریں اور انصار دوسری وادی اور گھاٹی کی طرف چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔''

(٣٨٧٠)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي أَبُو سَهْلٍ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّازُ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ عُذَافِرٍ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ......

عَنْ ثَابِتٍ الْبَنَانِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الأَنْصَارُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار میرے راز اور بھید کی جگہ ہیں جس کی

(٣٨٦٩) أخرجه البخاري: ٣٧٧٩، و مسلم: ١٠٦١
(٣٨٧٠) صحيح

عَيْبَتِي الَّتِي أَوَيْتُ إِلَيْهَا، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَدَّوْا الَّذِي كَانَ عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ۔))

طرف میں پناہ حاصل کرتا ہوں، اس لیے تم لوگ بھی ان کے نیک افراد کی قدر کرنا اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرتے رہنا، انہوں نے اپنی تمام ذمہ داریاں پوری کی ہیں لیکن اس کا بدلہ جو انہیں ملنا چاہیے تھا وہ ملنا ابھی باقی ہے۔''

(۳۸۷۱)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ......

عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار میرے جسم وجان ہیں، بلاشبہ ایک دور آئے گا کہ دوسرے لوگ تو بہت ہو جائیں گے لیکن انصار کم رہ جائیں گے، اس لیے ان کے نیکوکاروں کی پذیرائی کرنا اور خطا کاروں سے درگزر کرنا۔''

شرح: ((کَرِشِی)) ''میری جماعت اور میرا جتھا'' وہ افراد کہ سنگین مسائل میں جن پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ آدمی کے بیوی بچوں کو بھی کَرِش کہتے ہیں۔ ایک قول ہے کہ اس سے مراد راز دار اور جگری دوست ہیں۔ کَرِش اصل میں جگالی کرنے والے جانوروں کی اوجھ کو کہتے ہیں اور چونکہ جانور کی غذا اسی میں ہوتی ہے جس پر جانور کی زندگی کا انحصار اور دارومدار ہوتا ہے اسی سے یہ لفظ ان مخلص اور ہم راز دوستوں کے لیے بولا جانے لگا جن کے بغیر جینے کا مزہ نہ رہے۔

((عَيْبَتِي)) ''خاص افراد اور ہم راز۔'' جس الماری میں انسان اپنا قیمتی ساز وسامان رکھتا ہو اس کو عَيْبَتِی کہتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے: ((بَيْنَنَا عَيْبَةٌ مَكْفُوفَة۔)) ''ہمارے درمیان ایک ایسا دل ہے جو حسد اور کینے سے پاک ہے۔'' اہل عرب دل اور سینے کو ''عیبۃ'' کہتے ہیں۔ اس لفظ کا قریب قریب وہی معنٰی ومفہوم ہے جو حدیث مبارکہ کے ان الفاظ کا ہے: ((اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ۔)) ''انصار میرے جسم کے ساتھ لگنے والا کپڑا ہیں اور دوسرے لوگ چادر کی طرح ہیں۔''

شِعَارٌ اس کپڑے کو کہتے ہیں جو پہننے والے کے جسم سے مس ہوتا ہے اور دِثَارٌ اس کپڑے کو کہتے ہیں جو

(۳۸۷۱) أخرجه البخاري: ۳۸۰۱، و مسلم: ۲۵۱۰

شِعَارٌ کے اوپر پہنا جاتا ہے۔ اس تشبیہ سے مقصود اس بات کا اظہار ہے کہ انصار رسول اللہ ﷺ کے خصوصی قرب کے شرف سے مشرف ہیں۔

(۳۸۷۲)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ......

عَنْ هِشَامٍ ، سَمِعْتُ أَنَسًا ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلأَنْصَارِ: ((إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي ، وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ۔))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انصار سے فرمایا: ''میرے بعد (دنیاوی معاملات میں) تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اس لیے صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آملو۔''

شرح: ((اَلْاَثَرَة)) یہ باب افعال سے اسم کا صیغہ ہے معنی ہے ایک شخص کو دوسرے پر ترجیح اور فضیلت دینا۔

(۳۸۷۳)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الطَّاهِرِيُّ ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ الْبَزَّازُ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَنَا مَعْمَرٌ......

عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ قَالُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ حِينَ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ أَمْوَالَ هَوَازِنَ ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِي رِجَالا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الإِبِلِ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ ، فَقَالُوا: يَغْفِرِ اللّٰهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ يُعْطِي قُرَيْشًا ، وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ ، قَالَ أَنَسٌ: فَحَدَّثَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمَقَالَتِهِمْ ، فَأَرْسَلَ إِلَى الأَنْصَارِ ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مَنْ أَدَمٍ ، وَلَمْ يَدَعْ مَعَهُمْ أَحَدًا مِنْ غَيْرِهِمْ ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَائَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ)) فَقَالَ الأَنْصَارُ: أَمَّا ذُوو رَأْيِنَا فَلَمْ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض انصار کے افراد نے جنگ حنین والے دن کہا، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو قبیلہ ہوازن کے اموال میں سے غنیمت دی اور آپ قریش کے بعض آدمیوں کو (تالیف قلب کے طور پر) سوسو اونٹ دینے لگے، انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو معاف فرمائے کہ آپ قریش کو تو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیا ہے حالانکہ ان کا خون ابھی تک ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے انصار کو بلایا اور انہیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع کیا، ان کے سوا کسی دوسرے صحابی کو آپ نے نہیں بلایا۔ جب سب انصاری لوگ جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے اور

(۳۸۷۲) أخرجه البخاري: ۳۷۹۳، و مسلم: ۱۸۴۵

(۳۸۷۳) أخرجه البخاري: ۳۱٤۷، و مسلم: ۱۰۵۹

يَـقُـولُـوا شَيْئًا ، وَأَمَّا أُنَاسٌ حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ ، فَـقَـالُـوا كَـذَا وَكَـذَا لِـلَّذِي قَـالُوا ، فَقَـالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّمَا أُعْطِي رِجَالا حُدَثَاءُ عَهْدٍ بِـكُـفْـرٍ أَتَـأَلَّـفُهُـمْ ، أَوْ قَـالَ: أَسْتَأْلِفُهُمْ أَفَلا تَـرْضَـوْنَ أَنْ يَـذْهَـبَ النَّـاسُ بِـالأَمْوَالِ ، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى رِحَالِكُمْ ، فَـوَاللَّهِ لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ ، قَـالُـوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ رَضِينَا ، فَقَالَ لَهُـمْ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّـكُمْ سَتَجِدُونَ بَعْدِي أَثَرَةً شَدِيدَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُـولَـهُ ، فَإِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ.)) قَالَ أَنَسٌ: فَلَمْ يَصْبِرُوا.

دریافت فرمایا: ''جو بات مجھے تمہارے بارے میں پہنچی ہے وہ کہاں تک درست ہے؟'' انصار نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں جو عقل والے ہیں وہ تو کوئی ایسی بات زبان پر نہیں لاتے البتہ چند نو عمر لڑکے ہیں انہوں نے ہی کہا ہے جو کچھ کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں جن کا زمانہ کفر ابھی تازہ ہے اور ان کو دے کر ان کا دل ملاتا ہوں۔'' یا فرمایا: ''میں ان کی تالیف قلب چاہتا ہوں۔ کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ جب دوسرے لوگ مال ودولت لے کر واپس جا رہے ہوں گے، تو تم لوگ اپنے گھروں کو رسول اللہ ﷺ کو لے کر واپس جا رہے ہوں گے۔ اللہ کی قسم! تمہارے ساتھ جو کچھ واپس جا رہا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو دوسرے لوگ اپنے ساتھ واپس لے جائیں گے۔'' سب انصاریوں نے کہا: ٹھیک ہے، اے اللہ کے رسول! ہم اس پر راضی اور خوش ہیں۔ پھر اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میرے بعد تم یہ دیکھو گے کہ تم پر دوسرے لوگوں کو مقدم کیا جائے گا۔ اس وقت صبر کرنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملو اور اس کے رسول سے۔ میں حوض پر تمہارے لیے پہلے موجود ہوں گا۔'' سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: انصار نے صبر نہ کیا۔

(٣٨٧٤)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الطَّاهِرِيُّ ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ الْبَزَّازُ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ ، أَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: اجْتَمَعَ نَاسٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، فَقَالُوا: يُؤْثِرُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ افراد ایک جگہ جمع ہوئے اور انہوں نے کہا: اللہ کے

(٣٨٧٤) صحيح ......أخرجه البخاري: ٤٣٣٠ ، و مسلم: ١٠٦١ عن عبدالله بن زيد بالفاظ متقاربة

عَلَيْنَا غَيْرَنَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَخَطَبَهُمْ ثُمَّ قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، أَلَمْ تَكُونُوا أَذِلَّةً فَأَعَزَّكُمُ اللّٰهُ وَرُسُولُهُ)) قَالَ: ((أَلَمْ تَكُونُوا ضُلَّالا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ)) قَالُوا: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ: ((أَلَمْ تَكُونُوا فُقَرَاءَ ، فَأَغْنَاكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ)) قَالُوا: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ: ((أَلا تُجِيبُونِي ، أَلا تَقُولُونَ: أَتَيْتَنَا طَرِيدًا فَآوَيْنَاكَ ، وَأَتَيْتَنَا خَائِفًا ، فَأَمَّنَّاكَ ، أَلا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ ، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تُدْخِلُونَهُ دُورَكُمْ ، لَوْ أَنَّكُمْ سَلَكْتُمْ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا ، وَسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا ، لَسَلَكْتُ وَادِيَكُمْ أَوْ شِعْبَكُمْ ، وَلَوْلا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ ، وَإِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي۔))

رسول ﷺ ہمارے اوپر دوسرے لوگوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ بات نبی ﷺ تک پہنچ گئی تو آپ نے ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''اے انصار کی جماعت! کیا تم ذلیل نہ تھے، پھر اللہ اور اس کے رسول کے ذریعے تمہیں عزت ملی۔'' فرمایا: ''کیا تم گمراہ نہ تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت سے سرفراز فرمایا؟'' انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول سچ فرماتے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا: ''کیا تم مفلس وقلاش نہ تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے تمہیں غنی کیا۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول سچ فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم مجھے یہ جواب کیوں نہیں دیتے؟ تم مجھ سے یہ کیوں نہیں کہتے؟ آپ ہمارے پاس نکالے ہوئے آئے تھے تو ہم نے آپ کو پناہ دی، آپ ہمارے پاس خوف زدہ آئے تھے تو ہم نے آپ کو امن وراحت فراہم کیا؟ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ لوگ تو اپنے ساتھ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ، تم انہیں اپنے محلّہ میں لے جاؤ، اگر تم لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلو اور باقی لوگ دوسرے وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا اور یقیناً عنقریب تم لوگ میرے بعد اپنے اوپر ترجیح دیے جاؤ گے تو اس وقت تم صبر کرنا حتی کہ مجھے آملو۔''

تشریح: ((وَلَوْلا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ)) ''اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا۔'' اس سے مراد پیدائشی نسب کی تبدیلی نہیں کہ ایسا کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ اور پھر آپ کا نسب تو تمام دنیا میں افضل واعلیٰ نسب ہے بلکہ اس سے مراد علاقائی تعلق ہے، یعنی اگر مجھے ہجرت کرنا درپیش نہ ہوتا کیونکہ اس عبادت کی بجا آوری کا بھی مجھے اللہ کی طرف سے حکم تھا اور یہ سب کچھ دین بچانے ہی کے لیے تھا اور انکار کی کوئی گنجائش نہ تھی تو میں

اپنی نسبت مدینہ منورہ کی طرف کرتا جو انصار کا آبائی مسکن اور وطن ہے۔

((لَوْ اَنَّ النَّاسَ اَخَذُوْا وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبِهِمْ.)) ''اگر تمام لوگ ایک وادی یا پہاڑی راستے میں چلیں اور انصار دوسرے وادی اور راستے میں چلیں تو میں ان کی وادی اور راستے کو اختیار کروں گا۔'' اس مثال سے ظاہری وادیاں اور گھاٹیاں مراد نہیں جو پہاڑی علاقے میں ہوتی ہیں۔ حجاز کا علاقہ بھی چونکہ پہاڑی ہے اس لیے وہاں ایسی وادیاں اور گھاٹیاں بکثرت ہیں۔ بلکہ اس سے مراد سوچ، رائے اور صلاح ومشورہ ہے کہ میری سوچ انصار کی سوچ کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ یہ معنی بھی کلام عربی میں پایا جاتا ہے مثلاً عرب کہتے ہیں: فُلَانٌ فِيْ وَادٍ وَاَنَا فِيْ وَادٍ ''وہ اور سوچ بچار میں ہے اور میں اور سوچ بچار میں ہوں۔'' یہ امام خطابی رحمہ اللہ کی گفتگو کا ماحاصل ہے۔

(٣٨٧٥)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ......

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فَأَعْطَى الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الإِبِلِ، وَعُيَيْنَةَ بْنَ بَدْرٍ مِائَةً مِنَ الإِبِلِ، وَذَكَرَ نَفَرٌ مِنَ الأَنْصَارِ، قَالُوا: يُعْطِي غَنَائِمَنَا قَوْمًا تَقْطُرُ مِنْ سُيُوفِنَا دِمَاؤُهُمْ، فَبَلَغَهُ ذَلِكَ، فَجَمَعَ الأَنْصَارَ، فَقَالَ: ((هَلْ فِيكُمْ غَيْرُكُمْ؟)) قَالُوا: لا، غَيْرَ ابْنِ أُخْتِنَا هَذَا، قَالَ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، أَوْ بِالشَّاهِ وَالإِبِلِ، وَتَذْهَبُونَ بِمُحَمَّدٍ إِلَى دِيَارِكُمْ؟)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ أَخَذَ النَّاسُ وَادِيًا، وَأَخَذَتِ الأَنْصَارُ شِعْبًا، لأَخَذْتُ شِعْبَ الأَنْصَارِ، الأَنْصَارُ كَرِشِي

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ حنین سے حاصل شدہ مال غنیمت تقسیم کرنا شروع کیا تو اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے۔ عیینہ بن بدر کو بھی سو اونٹ عطا کیے۔ اس بات کا تذکرہ انصار کی ایک جماعت نے ان الفاظ میں کیا: ہماری غنیمت ایسی قوم کو دے رہے ہیں جن کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ (فتح مکہ کے موقع پر) یہ بات آپ ﷺ تک پہنچ گئی۔ آپ نے تمام انصاریوں کو جمع کیا اور فرمایا: ''اے جماعت انصار! کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ لوگ اپنے گھروں کو دنیا کا مال واسباب اور گائے بکریاں لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں محمد ﷺ کو لے کر جاؤ۔'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! پھر آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں محو سفر ہوں تو میں انصار

(٣٨٧٥) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٣٩٠١

وَعَيْبَتِي، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ، لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ.))

کی وادی میں چلوں گا، انصار میرے مخلص ساتھی اور ہم راز ہیں، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا۔"

(٣٨٧٦)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّيْسَفُونِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ......

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا غَاضِبًا، فَتَلَقَّاهُ ذَرَارِيُّ الْأَنْصَارِ وَخَدَمُهُمْ، قَالَ: مَا هُمْ بِوُجُوهِ الْأَنْصَارِ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، وَإِنِّي لَأُحِبُّكُمْ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْأَنْصَارَ قَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي عَلَيْكُمْ، فَأَحْسِنُوا إِلَى مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز نبی ﷺ گھر سے سخت غصے کے عالم میں نکلے آپ کو انصاریوں کے چھوٹے بچے اور ان کے نوکر چاکر ملے۔ راوی نے کہا: اس دن انصار کے بڑے افراد میں سے وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا تو آپ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔" آپ ﷺ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا: "بلاشبہ انصار نے اپنی ذمہ داری کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے اوپر (باقی تمام مسلمانوں پر) ان کے حقوق کی ادائیگی ابھی باقی ہے۔ ان کے نیک افراد کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور ان کے خطا کار سے درگزر کرو۔"

(٣٨٧٧)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيلِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِمِلْحَفَةٍ قَدْ عُصِبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مرض الوفات میں رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ ایک چکنے کپڑے سے سر مبارک پر پٹی باندھے ہوئے تھے۔ آپ مسجد نبوی میں منبر پر تشریف فرما ہوئے، پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی

(٣٨٧٦) اسناده صحيح على شرط البخاری ......أخرجه الامام احمد فی المسند: ١٣١٣٥

(٣٨٧٧) أخرجه البخاری: ٩٢٧، ٣٦٢٨

بَعْدُ، فَإِنَّ النَّاسَ يُكْثُرُونَ، وَيَقِلُّ الأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا، وَيَنْفَعُ فِيهِ الآخَرِينَ، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ۔)) فَكَانَ آخِرُ مَجْلِسٍ جَلَسَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ۔

حمد وثنا کی، پھر فرمایا: ''اما بعد! بلاشبہ آنے والے دور میں دوسرے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے اور ایک زمانہ آئے گا کہ دوسروں کے مقابلے میں ان کی تعداد اتنی کم ہو جائے گی جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے پس اگر تم میں سے کوئی شخص کہیں حاکم بنے اور وہ اپنی حکومت کی وجہ سے کسی کو نقصان اور نفع بھی پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ انصار کے نیک افراد کی نیکیوں کو قبول کرے اور ان کے خطا کاروں کی خطاؤں اور لغزشوں سے صرف نظر کرے۔'' یہ نبی ﷺ کی آخری مجلس وعظ تھی۔

تشریح: ((عُصِبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ)) آپ نے کالے رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔ دَسْمَاء کالے رنگ کو کہتے ہیں۔ (متن میں دوسرے معنی کو اختیار کیا گیا ہے کیونکہ دسم کے معنی چربی کے ہیں جس میں چکناہٹ ہوتی ہے ممکن ہے وہ کپڑا کالے رنگ کا اور چکنا سا ہو۔ اس طرح اس لفظ کے دونوں اطلاقات اس میں پائے جاتے ہوں۔ (ع،س)

(٣٨٧٨)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ......

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الأَنْصَارِ)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دَارِ الأَنْصَارِ خَيْرٌ۔))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں انصار کے بہترین خاندان کے متعلق نہ بتاؤں؟'' صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنونجار کا گھرانہ، پھر بنوعبد الاشہل کا گھرانہ، پھر بنوالحارث بن خزرج کا، پھر بنوساعدہ کا اور انصار کے ہر گھرانے میں خیر ہے۔''

تشریح: حدیث لفظ (دُوْر) سے مراد قبائل اور خاندان ہیں جو محلوں میں رہائش پذیر ہوتے ہیں۔ لغت میں اس سے مراد رہائشی علاقے اور محلے ہیں جہاں لوگ بستے ہیں۔

(٣٨٧٨) أخرجه البخاري: ٣٧٨٩، و مسلم: ٢٥١١

(31)......بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ الْأَنْصَارِيِّ أَبِي عَمْرٍو رضی اللہ عنہ

سیدنا سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

آپ کا نام سعد بن معاذ بن نعمان بن امراء القیس الانصاری اور کنیت ابوعمر ہے۔آپ کی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں ۵رہجری کو مدینہ منورہ کے اندر ہوئی اور اس وقت آپ کی عمر ۳۷ربرس تھی۔

(۳۸۷۹)۔أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمُؤَذِّنُ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ......

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَقَدِ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"یقیناً سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر عرش بھی جھوم اُٹھا۔"اعمش عن صالح عن جابر کی سند میں لفظ (لقد) نہیں اور نہ (الرحمن) کے الفاظ ہی ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر رحمٰن کا عرش بھی جھوم اُٹھا۔"

تشریح: ((اِهْتَزَّ)) جب ان کی روح آسمان کی طرف چڑھی تو عرش خوش ہوگیا۔بعض علماء نے عرش کی خوشی سے مقرب فرشتوں کی خوشی مراد لی ہے۔ان لوگوں نے عرش سے حاملینِ عرش فرشتے مراد لیے ہیں جیسے:((هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔)) "یہ پہاڑ (احد) ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔" سے مراد اس پہاڑ کے قرب وجوار میں رہنے والے لوگ ہیں۔

میں کہتا ہوں محفوظ اور اولیٰ طریقۂ کار یہی ہے کہ ان الفاظ کو ظاہر معنٰی پر محمول کیا جائے اور احد پہاڑ والی حدیث کو بھی ظاہری معنی پر ہی محمول کرنا چاہیے۔اس بات کو عقل کی سان پر چڑھا کر انکار نہیں کرنا چاہیے۔یہ چیزیں جو بظاہر بے جان معلوم ہوتی ہیں انبیاء کرام اور اولیائے عظام کی آمد کا احساس رکھتی ہیں اور ان کی ملاقات سے خوش ہوتی ہیں۔جس طرح احد پہاڑ نے جنبش کی تھی جب اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین موجود تھے۔اور کھجور کا تنا جس پر آپ ہاتھ رکھ کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے آپ کو نہ پا کر رونے لگا تھا۔بہر تفصیل! اللہ کی مخلوق جو انسان کی نظر میں بے جان اور سمجھ بوجھ سے خالی ہے۔حقیقت میں ایسے نہیں بلکہ بے جان مخلوق میں بھی شعور اور احساس ہے لیکن وہ انسان کے حواس سے بالاتر ہے۔

(۳۸۷۹) أخرجه البخاري: ۳۸۰۳، و مسلم: ۲٤٦٦

(۳۸۸۰)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ......

عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ثَوْبُ حَرِيرٍ، فَجَعَلْنَا نَلْمَسُهُ، وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا، قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا۔))

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ ہم اسے ہاتھ میں لے لے کر دیکھنے لگے (کہ کتنا عمدہ ہے) اور اس پر تعجب کرنے لگے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو؟'' ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔''

شرح ((مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا)) ''جنت میں سعد کے رومال اس سے بہتر ہیں۔'' امام خطابی رحمہ اللہ نے کہا: آپ نے دستی رومال کو بطور مثال ذکر کیا ہے کیونکہ عام طور پر وہ عمدہ اور بیش قیمت نہیں ہوتا اور ناک صاف کرنے، گردوغبار جھاڑنے، ہاتھ پونچھنے اور اس قسم کے دیگر کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ باقی لباس کی نسبت سے اس کی حیثیت ایک خادم اور نوکر کی بنتی ہے۔ شلوار، قمیص اور پگڑی وغیرہ کا مقام مخدوم کا ہے۔ جب سعد رضی اللہ عنہ کے رومال اس قدر قیمتی اور انوکھے ہیں تو باقی لباس کا کیا کہنا؟

(۳۸۸۱)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ......

عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَمَّا حُمِلَتْ جِنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ الْمُنَافِقُونَ: مَا أَخَفَّ جِنَازَتِهِ، وَذَلِكَ لِحُكْمِهِ فِي قُرَيْظَةَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ۔))

جناب قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اُٹھایا گیا تو منافقوں نے کہا: ان کا جنازہ کس قدر ہلکا ہے۔ ایسا انہوں نے بنو قریظہ کے متعلق ان کے فیصلے کی بنا پر (بطور توہین) کہا تھا۔ جب یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ فرشتے ان کی چارپائی کو اُٹھائے ہوئے ہیں۔''

(۳۸۸۰) أخرجه البخاري: ۳۲۴۹، ۳۸۰۲، و مسلم: ۲۴٦۸

(۳۸۸۱) صحيح ......أخرجه الترمذي: ۳۸۴۹ عن انس

(32)......بَابُ مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَبِي الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو منذر ہے۔ آپ نے بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شمولیت کی۔ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَقْرَءُ هُمْ اُبَیٌّ۔)) ......''سب صحابہ سے زیادہ قرآن جاننے والے اُبی بن کعب ہیں۔''

(۳۸۸۲)۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرَانَ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ......

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمْ يَخْتِمِ الْقُرْآنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ إِلا أَرْبَعَةٌ: أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو زَيْدٍ، كُلُّهُمْ مِنَ الأَنْصَارِ۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل آپ کے صحابہ میں سے صرف چار افراد نے قرآن مجید آپ سے پڑھا تھا۔ اُبی، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم اجمعین اور ان سب حضرات کا تعلق قبیلہ انصار سے تھا۔

شرح: سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو زید رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی، وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔ (صحيح بخاری: ۳۹۹٦)

جناب ثابت اور ثمامہ جو روایت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں اس میں چار افراد مذکور ہیں لیکن سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔ (صحيح بخاری: ۵۰۰٤)

حدیث میں مذکور صحابیٔ رسول ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ کے نام کے متعلق خاصا اختلاف پایا جاتا ہے بعض کے نزدیک ان کا نام سعد بن عُبید بن نعمان ہے۔ بعض کے نزدیک شہید بن نعمان خزرجی ہے۔ کہا گیا ہے کہ ان کا تعلق بنو اوس سے تھا اور ان کے فرزند جناب عمر بن سعد ہیں جنہیں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے شام کا گورنر بنایا تھا۔ بعض کے نزدیک ان کا نام قیس بن سکن خزرجی ہے اور ایک قول کے مطابق ان کا نام ثابت بن زید ہے لیکن پہلا نام ہی درست ہے۔ آپ نے ۱۵ھ میں جنگ قادسیہ میں شرکت کی۔ اس وقت آپ کی عمر ٦٤ برس تھی۔

(۳۸۸۳)۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو عُمَرَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ......

(۳۸۸۲) أخرجه البخاري: ۳۸۱۰، و مسلم: ۲٤٦٥

(۳۸۸۳) أخرجه البخاري: ۳۸۰۹، و مسلم: ۷۹۹

عَـنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَـا أُبَيًّا، فَقَالَ: ((إِنَّ الـلّٰـهَ أَمَـرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ)) قَالَ: اللّٰهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: ((اللّٰهُ سَمَّاكَ لِي)) فَجَعَلَ يَبْـكِي، قَالَ قَتَادَةُ: وَنُبِّئْتُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهِ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اُبی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو قرآن سناؤں۔'' سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بولے: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا نام لیا ہے۔'' اس پر سیدنا اُبی فرطِ مسرت سے رونے لگے۔ جناب قتادہ رحمہ اللہ نے کہا: ہمیں بتایا گیا کہ آپ ﷺ نے سیدنا اُبی رضی اللہ عنہ کو سورۂ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا....﴾ پڑھ کر سنائی تھی۔

(٣٨٨٤)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَأَبَانُ......

عَـنْ أَنَـسِ بْـنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لأُبَـيِّ بْـنِ كَـعْـبٍ: ((إِنَّ رَبِّـي أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَـلَيْكَ الْـقُـرْآنَ)) قَالَ أُبَيٌّ: أَوْ سَمَّانِي؟ قَالَ: ((وَسَمَّاكَ لِي)) قَالَ: فَبَكَى أُبَيٌّ۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''یقیناً میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ تجھے قرآن پڑھ کر سناؤں۔'' سیدنا اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں تیرا نام لے کر مجھے حکم فرمایا ہے۔'' راویٔ حدیث کہتا ہے: سیدنا اُبی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

تشریح: سیدنا اُبی رضی اللہ عنہ کو پڑھ کر سنانے سے مقصود یہ تھا کہ وہ قرآن مجید کو حفظ اور ضبط کر لیں۔ سیدنا اُبی رضی اللہ عنہ کو تمام قرّاء صحابہ کرام پر تقدم حاصل تھا۔ آپ ﷺ نے خود ان کی بابت فرمایا: ''تم میں سب سے زیادہ قرآن کو جاننے والے اُبی ہیں۔''

(33)......بَابُ مَنَاقِبِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

(٣٨٨٥)۔ أَخْبَـرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

(٣٨٨٤) أخرجه البخاري: ٤٩٦١

(٣٨٨٥) أخرجه البخاري: ٢٨٠٧

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: لَمَّا كَتَبْنَا الْمَصَاحِفَ، فَقَدْتُ آيَةً كُنْتُ أَسْمَعُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهَا عِنْدَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾ [الْأَحْزَاب: ٢٣] قَالَ: فَكَانَ هُوَ ثَمَّةَ يُدْعَى ذَا الشَّهَادَتَيْنِ، أَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقُتِلَ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّينَ۔

جناب خارجہ بن زید بن ثابت رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ہم قرآن مجید لکھنے لگے تو مجھے قرآن مجید کی ایک آیت لکھی ہوئی نہیں ملی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو بارہا سن رکھا تھا۔ میں نے اس آیت کو سیدنا خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پایا۔ آیت یہ تھی: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾ (سورۂ احزاب:۲۳) راوی نے کہا: آپ کو ذوالشہادتین (دوہری گواہی والے) کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گواہی کو دو افراد کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا۔ امام زہری رحمہ اللہ نے کہا: جنگ صفین میں آپ رضی اللہ عنہ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں تھے اور اسی جنگ میں آپ نے جام شہادت نوش کیا۔

شرح: جناب معمر امام زہری سے یا قتادہ سے یا دونوں بزرگوں سے بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی آ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رقم کا مطالبہ کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا: ''میں تجھے ادا کر چکا ہوں۔'' اس پر یہودی نے کہا: گواہی پیش کیجیے!۔ اتنے میں سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ آ گئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیری رقم ادا کر چکے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھے کیا خبر؟'' سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس سے بڑے معاملات میں آپ کی تصدیق کر چکا ہوں۔ یعنی اس بات کی کہ آپ پر آسمان سے وحی اترتی ہے۔ اس واقعہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا۔

(34)......بَابُ مَنَاقِبِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَبِي يَحْيَى الْأَشْهَلِيِّ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ الْحَارِثِيِّ رضی اللہ عنہما

سیدنا ابو یحیٰ اُسید بن حضیر انصاری اور عباد بن بشر انصاری رضی اللہ عنہما کے فضائل ومناقب

سیدنا اُسید رضی اللہ عنہ کی وفات سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہوئی۔

(٣٨٨٦)۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ زِيَادُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْحَنَفِيُّ، أَنَا أَبُو مُعَاذٍ الشَّاهُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَأْمُونِ الْمُزَنِيُّ، نَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الآدَمِيُّ، بِبَغْدَادَ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْحَارِثِيُّ، نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، نَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ......

نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى دَخَلَ إِلَى أَهْلِهِ۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے دو صحابی (اسید اور عباد رضی اللہ عنہما) اُٹھ کر اپنے گھر واپس ہوئے، رات تاریک تھی لیکن دو چراغوں کی طرح کی کوئی چیز ان کے آگے روشنی کرتی جاتی تھی۔ پھر جب یہ دونوں اپنے اپنے گھر کی طرف جانے کے لیے راستے میں جدا ہوئے تو وہ چیز دونوں کے ساتھ الگ الگ ہوگئی اور اس طرح وہ گھر والوں کے پاس پہنچ گئے۔

(٣٨٨٧)۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرَانَ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ......

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا آخَرَ مِنْ الْأَنْصَارِ تَحَدَّثَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فِي حَاجَةٍ لَهُمَا حَتَّى ذَهَبَ مِنْ اللَّيْلِ سَاعَةٌ وَلَيْلَةٌ شَدِيدَةُ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَأَضَاءَتْ عَصَا أَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتَّى مَشَيَا فِي ضَوْئِهَا حَتَّى إِذَا افْتَرَقَ بِهِمَا الطَّرِيقُ أَضَاءَتْ لِلْآخَرِ عَصَاهُ فَمَشَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ضَوْءِ عَصَاهُ حَتَّى بَلَغَ إِلَى أَهْلِهِ۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور ایک اور انصاری شخص (سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ) کسی غرض سے دیر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرتے رہے حتی کہ رات کا ایک حصہ بیت گیا۔ رات سخت اندھیری تھی، پھر وہ دونوں اپنے گھروں کو جانے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک لاٹھی تھی کہ ان دونوں میں سے ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی۔ وہ اس کے اُجالے میں چلتے رہے یہاں تک کہ جب دونوں کا راستہ جدا ہوا تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہوگئی۔ اس طرح ہر ایک اپنی اپنی لاٹھی کی روشنی میں چلتا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس پہنچ گیا۔

(٣٨٨٦) أخرجه البخاري: ٣٦٣٩

(٣٨٨٧) اسناده صحيح على شرط الشيخين ...... أخرجه الامام احمد فى مسنده: ١٢٤٠٧

(35)......بَابُ مَنَاقِبِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الأَنْصَارِيِّ أَبِيْ حَمْزَةَ النَّجَّارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ

خادم رسول سیدنا انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے آخری فوت ہونے والے صحابی ہیں۔ آپ بصرہ سکونت پذیر ہو گئے تھے اور وہیں وفات پائی۔ اس وقت عمر ۹۹ برس یا ۱۰۳ برس تھی۔

(۳۸۸۸)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ ......

عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ ، أَنَّهَا قَالَت: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، أَنَسٌ خَادِمُكَ ، ادْعُ اللّٰهَ لَهُ ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ۔)) قَالَ اَنَسٌ: اِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ ، وَاِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي لَيَتَعَادُّوْنَ نحو المائةِ اليَوْمَ۔ وَرُوِيَ عن ثابتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: فَاَكْثَرَ اللّٰهُ مَالِي حتى اِنَّ كَرَمًا يَحْمِلُ مَرَّتَيْنِ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ اپنی والدہ محترمہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! انس آپ کا خدمت گذار ہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیجیے۔ آپ نے دعا فرمائی: ((اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ۔)) ''اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں اضافہ کر، نیز جو تو عطا کرے اس میں برکت فرما۔'' سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ میرا مال کثیر ہے میرے بیٹوں اور پوتوں کی تعداد آج سو سے متجاوز ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مزید مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مال ودولت میں بہت اضافہ فرمایا۔ میرا انگوروں کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا ہے۔

(36)......بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيِّ أَبِيْ يُوْسُفَ رضی اللہ عنہ

ابو یوسف سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

(۳۸۸۹)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ،

(۳۸۸۸) أخرجه البخاري: ٦٣٧٨ ، و مسلم: ٢٤٨٠

(۳۸۸۹) أخرجه البخاري: ٣٨١٢ ، و مسلم: ٢٤٨٣

أَنَـا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ......

عَـنْ عَـامِـرِ بْـنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيـهِ، قَـالَ: مَـا سَـمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لأَحَـدٍ يَـمْشِـي عَلَى الأَرْضِ: ((إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْـجَنَّةِ)) إِلا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلامٍ، وَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ﴾ قَالَ: لا أَدْرِي، قَالَ مَالِكٌ الآيَةَ أَوْ فِي الْحَدِيثِ۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے متعلق یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں۔ آیت کریمہ: ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ﴾ .... ''اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس جیسی گواہی بھی دے چکا ہو۔'' (سورۂ احقاف: ۱۰) انہیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ (راویٔ حدیث عبد اللہ بن یوسف نے) بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیت کے نزول کے متعلق امام مالک کا قول ہے یا حدیث میں اسی طرح تھا۔

شرح امام خطابی رحمہ اللہ نے کہا: خود راویٔ حدیث سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کی موجودگی میں زبان نبوی سے جنت کی بشارت مل چکی تھی مگر انہوں نے کسر نفسی اور اخفاء کے پیش نظر کہا کہ مجھے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی ایسا فرد معلوم نہیں جسے آپ نے بہشت بریں کی خوشخبری سنائی ہو اور اپنے منہ سے اپنی فضیلت منقبت کا اظہار انہوں نے اچھا نہیں سمجھا۔

(37)......بَابُ مَنَاقِبِ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه

باب: سیدنا براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

(۳۸۹۰)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، أَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا أَبُـو الْـحَسَـنِ التُّـرَابِـيُّ، أَنَـا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ بِسْطَامٍ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ......

عَـنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لأَبَرَّهُ، مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً میری امت میں ایسے افراد ہیں جو اگر اللہ تعالیٰ کی ذات پر قسم ڈال دیں تو اللہ تعالیٰ ضرور اس قسم کو پورا فرما دیتے ہیں، براء بن مالک ان میں سے ہیں۔''

(۳۸۹۰) صحيح ......أخرجه الترمذي: ۳۸۵٤

(38)......بَابُ فَضْلِ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ رضی اللہ عنہم
نادار مہاجرین کی فضیلت

(٣٨٩١)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، أَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ التُّرَابِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ بِسْطَامٍ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ بَشِيرٍ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: جَلَسْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِينَ، وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرْيِ، وَقَارِءٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَكَتَ الْقَارِءُ، فَسَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَانَ قَارِءٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا، فَكُنَّا نَسْتَمِعُ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ أَمَرَنِي أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ وَسَطَنَا لِيَعْدِلَ نَفْسَهُ فِينَا، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَتَحَلَّقُوا، وَبَرَزَتْ وُجُوهُهُمْ لَهُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَرَفَ مِنْهُمْ أَحَدًا غَيْرِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ بِالْفَوْزِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ، وَذَلِكَ مِقْدَارُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں کمزور اور نادار مہاجرین کے ایک گروہ کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ان میں سے ایک دوسروں سے اس لیے چھپتا تھا کہ کہیں اس کے جسم کے کسی حصہ پر اوروں کی نظر نہ پڑ جائے۔ ایک قرآن کا قاری ہمیں قرآن سنا رہا تھا کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو قاری صاحب خاموش ہو گئے۔ آپ ﷺ نے سلام کیا اور دریافت فرمایا: ''تم لوگ کیا کر رہے تھے؟'' ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک قاری ہمیں قرآن کی تلاوت سنا رہا تھا اور ہم انہماک سے اللہ کی کتاب سے سماعت کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حمد و ستائش اس اللہ کے لیے لیے جس نے میری امت میں ایسے افراد پیدا فرمائے جن کے ساتھ بیٹھنے کا مجھے حکم دیا گیا۔'' سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ بغیر کسی تمیز کے ہمارے درمیان تشریف فرما ہو گئے اور اپنے دست مبارک سے حلقہ بنانے کو کہا، چناں چہ ہم اس طرح بیٹھ گئے کہ ہم

(٣٨٩١) ضعيف، الا جملة دخول الجنة، فصحيحة ......أخرجه الترمذى: ٢٣٥١، وابوداود: ٣٦٦٦، وابن ماجه: ٤١٢٣

میں سے ہر ایک کا چہرہ آپ ﷺ کے سامنے واضح طور پر آ گیا۔ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے حاضرین مجلس میں سے میرے علاوہ کسی کو نہیں پہچانا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے نادار اور مفلس مہاجرین کی جماعت! قیامت والے دن مکمل فوز وفلاح کی خوشخبری قبول کرو، تم لوگ غنی اور مالدار لوگوں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہو گے اور یہ پانچ سو سال کی مقدار بنتی ہے۔''

(39)......بَابُ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ

باب غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں شرکت کرنے والوں کی فضیلت

جناب سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ ''اگر پہلے ہی سے اللہ کی طرف سے بات لکھی ہوئی نہ ہوتی تو جو کچھ تم نے لیا ہے اس بارے میں تمہیں کوئی بڑی سزا ہوتی۔'' (سورۂ انفال:۶۸) میں اہل بدر کے مقام ومرتبے اور سعادت وخوش بختی کا بیان ہے کہ ان کی مغفرت کا پروانہ پہلے سے لکھ دیا گیا تھا۔

(۳۸۹۲)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ......

عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ؟ قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ: وَكَذَٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔

جناب معاذ بن رفاعہ اپنے والد محترم سیدنا رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ ان کے والد محترم شرکائے بدر میں سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ سیدنا جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے پوچھا کہ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کا آپ کے ہاں کیا مقام ومرتبہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مسلمانوں میں سب سے افضل۔'' یا اس طرح کا کوئی جملہ ارشاد فرمایا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: جو فرشتے بدر کی لڑائی میں

(۳۸۹۲) أخرجه البخاري: ، و مسلم: ۳۹۹۲

شریک ہوئے تھے ان کا بھی یہی درجہ ہے۔

(۳۸۹۳)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ......

عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي لأَرْجُو أَلا يَدْخُلَ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا أَوِ الْحُدَيْبِيَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا﴾ قَالَ: ((فَكَمْ تَسْمَعِينَهُ يَقُولُ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾

ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان شاء اللہ اس بات کی قوی امید ہے کہ جنگ بدر اور صلح حدیبیہ میں شرکت کرنے والوں میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل نہیں کرے گا، کہتی ہیں میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں ہے: ﴿وَإِنْ مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾ .... ''تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے، یہ تیرے رب کے ذمے قطعی فیصلہ شدہ امر ہے۔'' (سورۂ مریم:۷۱) آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھا: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾ .... ''پھر ہم پرہیزگاروں کو تو بچالیں گے اور نافرمانوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔'' (سورۂ مریم:۷۲)

شرح میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَإِنْ مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾ ''تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے، یہ تیرے رب کے ذمے قطعی فیصلہ شدہ امر ہے۔'' (سورۂ مریم:۷۱) میں ورود کا معنی مقام معین کے قریب پہنچنے کے ہیں۔ لغت عرب میں یہ معنی پایا جاتا ہے۔ دوسری دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ﴾ .... بے شک جن کے لیے ہماری طرف سے نیکی پہلے ٹھہر چکی ہے وہ سب جہنم سے دور ہی رکھے جائیں گے۔'' (سورۂ انبیاء:۱۰۱)

اور کبھی لفظ (ورود) کے معنیٰ کسی چیز کے اندر داخل ہونے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَإِنْ مِّنكُمْ إِلَّا

(۳۸۹۳) أخرجه مسلم: ٢٤٩٦

وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾ میں یہی معنیٰ مراد لیے گئے ہیں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اس مسئلہ میں اہل السنہ کا موقف یہی ہے کہ آگ میں ہر نیک اور بد ضرور داخل ہوگا بعد ازاں اللہ تعالیٰ مومنوں کو نجات عطا فرمائے گا کیونکہ آگ میں داخل ہونے کے بغیر نجات کے کوئی معنی نہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾ .... ''پھر ہم پرہیزگاروں کو تو بچالیں گے اور نافرمانوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔'' (سورۂ مریم:۷۲) بھی اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ہر ایک کو آگ میں ضرور داخل ہونا ہے۔ پھر بعض افراد کو اللہ کریم نکال لے گا اور کچھ دوسروں کو وہاں چھوڑ دے گا۔

(۳۸۹٤)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ ح ()۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، وَأَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْعَارِفُ، قَالا: أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ، أَنَا الرَّبِيعُ، أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ، أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعمِائَةٍ، وَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الأَرْضِ)) قَالَ جَابِرٌ: لَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ لأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ اس موقع پر نبی ﷺ نے ہمیں فرمایا تھا: ''تم لوگ تمام زمین والوں میں سب سے بہتر ہو۔'' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آج میری آنکھوں میں بینائی ہوتی تو میں اس درخت کا مقام بتاتا۔

(40)......بَابُ ذِكْرِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

(۳۸۹۵)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَا ابْنُ عَوْنٍ، أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ، فَأَتَاهُ، فَوَجَدَهُ جَالِسًا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو ایک دن سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نہیں ملے تو ایک صحابی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے لیے ان کی

(۳۸۹٤) أخرجه البخاري: ٤١٥٤، و مسلم: ١٨٥٦
(۳۸۹۵) أخرجه البخاري: ٣٦١٣، و مسلم: ١١٩

فِـي بَيْتِـهِ مُـنَكِّسًا رَأْسَهُ ، فَقَالَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ النَّبِيِّ ﷺ فَـقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ، فَأَتَى الـرَّجُـلُ النَّبِيَّ ﷺ فَـأَخْبَـرَهُ أَنَّـهُ قَالَ كَذَا وَكَـذَا ، فَـقَـالَ: ((اذْهَبْ إِلَيْهِ ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْـتَ مِـنْ أَهْـلِ الـنَّـارِ ، وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔))

خبر لاتا ہوں چناں چہ وہ ان کے یہاں آئے تو دیکھا کہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: برا حال ہے۔ وہ نبی کریم ﷺ کے سامنے آپ ﷺ سے بھی اونچی آواز میں بولا کرتے تھے۔ اس لیے انہوں نے کہا کہ اس کا عمل غارت ہو گیا اور وہ دوزخیوں میں ہو گیا ہے۔ وہ صحابی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اطلاع دی کہ ثابت رضی اللہ عنہ یوں کہہ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ثابت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تم اہل جہنم میں سے نہیں بلکہ تم تو اہل جنت میں سے ہو۔''

(41)......بَابُ ذِكْرِ جُلَيْبِيْبٍ رضی اللہ عنہ

سیدنا جلیبیب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

(٣٨٩٦)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ ، أَنَا أَبُو عُمَرَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَـكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجْلِيُّ ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيِّ......

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ ، أَنَّ جُلَيْبِيبًا كَانَ امْرَأً يَـدْخُـلُ عَلَى النِّسَاءِ يَمُرُّ بِهِنَّ ، وَيُلاعِبُهُنَّ ، فَقُلْتُ لامْرَأَتِي لا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ جُلَيْبِيبٌ ، فَـإِنَّـهُ إِنْ يَـدْخُلْ عَلَيْكُنَّ لأَفْعَلَنَّ وَلأَفْعَلَنَّ ، قَالَ: وَكَانَتِ الأَنْصَارُ إِذَا كَانَ لأَحَدِهِمْ أَيِّمٌ ، لَـمْ يُـزَوِّجْهَا حَتَّى يُعْلِمَ النَّبِيَّ ﷺ أَلَهُ فِيهَا حَـاجَةٌ أَمْ لا؟ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ مِـنَ الأَنْـصَارِ ذَاتَ يَوْمٍ: ((زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ)) قَـالَ: نَـعَـمْ ، وَكَرَامَةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، وَنِعْمَةَ

سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جلیبیب ایسا شخص تھا جو خواتین کے پاس بھی چلا جایا کرتا تھا اور گزرتے ہوئے ان سے خوش طبعی کی باتیں کر جایا کرتا تھا، میں نے اپنی بیوی سے کہا: جلیبیب تمہارے ہاں ہرگز نہ آنے پائے، اگر وہ تمہارے پاس آیا تو میں ایسے کردوں گا، ویسے کردوں گا (یعنی بہت برا پیش آؤں گا) ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے کہا: انصار کا یہ معمول تھا کہ جب ان میں سے کسی کی بچی شادی کے قابل ہوتی تو نبی ﷺ کے علم میں لائے بغیر اس کی شادی نہ کرتے حتی کہ آپ سے پوچھتے کہ آپ کو فلاں خاتون سے

(٣٨٩٦) أخرجه مسلم: ٢٤٧٢

عَيْنٍ ، قَالَ: ((إِنِّی لَسْتُ أُرِيدُهَا لِنَفْسِی)) قَالَ: فَلِمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لِجُلَيْبِيبٍ)) قَالَ: فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أُشَاوِرُ أُمَّهَا ، فَأَتَى أُمَّهَا ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ ابْنَتَكِ ، فَقَالَتْ: نَعَمْ وَنِعْمَةَ عَيْنٍ ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ يَخْطُبُهَا لِنَفْسِهِ ، وَإِنَّمَا يَخْطُبُهَا لِجُلَيْبِيبٍ ، فَقَالَتْ: أَلِجُلَيْبِيبٍ ابْنَهْ ثَلاثًا ، لَعَمْرُ اللّٰهِ لا نُزَوِّجُهُ ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ لِيَأْتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَيُخْبِرُهُ بِمَا قَالَتْ أُمُّهَا ، قَالَتِ الْجَارِيَةُ: مَنْ خَطَبَنِی إِلَيْكُمْ؟ فَأَخْبَرَتْهَا أُمُّهَا ، فَقَالَتْ: أَتَرُدُّونَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَمْرَهُ ، ادْفَعُونِی ، فَإِنَّهُ لَنْ يُضَيِّعَنِی ، قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُوهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ ، قَالَ: شَأْنُكَ بِهَا ، فَزَوَّجَهَا جُلَيْبِيبًا ، وَخَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِی غَزَاةٍ لَهُ قَالَ: فَلَمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، قَالَ لأَصْحَابِهِ: ((هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ)) قَالُوا: نَفْقِدُ فُلانًا وَنَفْقِدُ فُلانًا ، قَالَ: ((انْظُرُوا هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ)) قَالُوا: لا ، قَالَ: ((لَكِنِّی أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا ، فَاطْلُبُوهُ فِی الْقَتْلَى)) قَالَ: فَطَلَبُوهُ ، فَوَجَدُوهُ إِلَى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ، ثُمَّ قَتَلُوهُ ، فَأَتَاهُ النَّبِیُّ ﷺ فَقَامَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: ((قَتَلَ سَبْعَةً ، ثُمَّ قَتَلُوهُ هَذَا مِنِّی وَأَنَا مِنْهُ ، هَذَا مِنِّی وَأَنَا مِنْهُ)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا ، ثُمَّ وَضَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

نکاح کرنا ہے یا نہیں؟ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری شخص سے کہا: ''اپنی بیٹی کا رشتہ مجھے دے دو۔'' اس نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول یہ تو آپ کی طرف سے ہماری عزت افزائی ہے اور ہماری چاہت کے عین مطابق ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے رشتہ اپنے لیے نہیں چاہیے۔'' اس نے پوچھا: تو پھر کس کے لیے چاہیے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''جلیبیب کے لیے۔'' راوی کہتا ہے کہ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! تب میں بچی کی والدہ سے مشورہ کروں گا۔ پھر وہ بچی کی ماں کے پاس آیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ تیری بیٹی کا رشتہ مانگ رہے ہیں۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے اور یہ چیز تو ہمارے لیے باعث مسرت و افتخار ہے۔ خاوند نے کہا: آپ کو رشتہ اپنے لیے نہیں چاہیے بلکہ آپ نے جلیبیب کے لیے رشتہ طلب کیا ہے۔ اس عورت نے کہا: کیا جلیبیب کے لیے جو آہستہ رو اور نازک اندام سا ہے۔ تین مرتبہ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اسے رشتہ نہیں دیں گے۔ جب والد نے اُٹھنے کا ارادہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو بچی کی والدہ کے جواب سے آگاہ کرے تو بچی بول پڑی: آپ سے میرا رشتہ کس نے مانگا ہے؟ اس کی والدہ نے اسے بتلایا۔ اس نے کہا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے حکم کو ٹھکرا دو گے؟ میرا رشتہ دے دو، یقیناً آپ مجھے ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ راوی کہتا ہے: چنانچہ اس کا والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلا آیا اور کہا: جیسے آپ کی مرضی۔ آپ نے اس لڑکی کی شادی جلیبیب سے کر دی۔ جلیبیب ایک غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال

عَلَى سَاعِدِهِ، وَحَفَرَ لَهُ، مَا لَهُ سَرِيرٌ إِلا سَاعِدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ وَضَعَهُ فِي قَبْرِهِ، وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّهُ غَسَّلَهُ۔

دیا تو آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''تم میں سے کوئی غیر حاضر تو نہیں۔'' صحابہ نے کہا: فلاں صاحب نہیں، فلاں بھی نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا: ''کوئی گم تو نہیں۔'' لوگوں نے کہا: کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جلیبیب نظر نہیں آتا اسے شہداء میں تلاش کرو۔'' راوی نے کہا: لوگوں نے انہیں ڈھونڈھا تو ان کی لاش سات لاشوں کے پاس پائی گئی جن کو اس نے مارا تھا، وہ سات کو مار کر شہید ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور وہاں کھڑے ہوکر فرمایا: ''اس نے سات افراد کو مارا، پھر شہید ہوا، یہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں، یہ میرا ہے میں اس کا ہوں (یعنی میں اور وہ ایک ہیں۔) آپ نے یہ الفاظ دو یا تین مرتبہ کہے۔ پھر آپ نے اس کو اپنے ہاتھ پر رکھا، بعد ازاں اس کے لیے قبر تیار کی گئی۔ اس کی چارپائی نبی ﷺ کا ہاتھ ہی تھی۔ پھر آپ نے اسے قبر میں اتارا اور یہ مذکور نہیں کہ آپ نے اسے غسل دلوایا۔

(42)......بَابُ مَنَاقِبِ سُلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْخَيْرِ رضی اللہ عنہ

ابوعبداللہ الخیر سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

(٣٨٩٧)۔أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُعَلَّمُ الطُّوسِيُّ، بِهَا، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَعَلِيُّ بْنُ طَيْفُورٍ، وَأَبُو الْعَبَّاسِ الثَّقَفِيُّ، قَالُوا: نا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا قَرَأَ: ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر سورۂ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ

(٣٨٩٧) أخرجه البخاري: ٤٨٩٧، و مسلم: ٢٥٤٦

قَالَ رَجُلٌ: مَنْ هَؤُلاءِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً، أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا، قَالَ: وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: ((لَوْ كَانَ الإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلاءِ۔))

لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ .... ''اوران میں سے کچھ دوسروں کے لیے بھی جو اب تک ان سے نہیں ملے۔'' (سورۂ جمعہ:۳) ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان سے کون لوگ مراد ہیں؟ نبی ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس شخص نے آپ سے یہی سوال دو یا تین مرتبہ کیا۔ راوی نے کہا: مجلس میں سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ آپ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ سیدنا سلمان کے سر پر رکھا اور فرمایا: ''اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی ہوگا تب بھی ان لوگوں (یعنی اہل فارس) میں سے اس تک پہنچ جائیں گے۔''

(۳۸۹۸)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَعْفَرٍ الْجُزُرِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَذَهَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ)) أَوْ قَالَ: ((رِجَالٌ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَنَاوَلُوهُ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دین ثریا ستارے پر بھی ہوگا تو ایک آدمی اس تک پہنچ جائے گا۔'' یا یوں فرمایا: ''باشندگان فارس میں سے کچھ لوگ اس تک پہنچ جائیں گے یہاں تک کہ اسے حاصل کرلیں گے۔''

(۳۸۹۹)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَصْرٍ الْكُوفَانِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ التُّجِيبِيُّ الْمِصْرِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ النَّحَّاسِ، أَنَا أَبُو الطَّيِّبِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّيَّاشُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَلا هَذِهِ الآيَةَ: ﴿وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی: ﴿وَإِنْ تَتَوَلَّوْا

(۳۸۹۸) أخرجه مسلم: ٢٥٤٦

(۳۸۹۹) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٣٢٦٠

غَيْرَكُمْ ثُمَّ لا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ﴾ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ هٰؤُلاءِ الَّذِينَ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوا بِنَا ثُمَّ لا يَكُونُوا أَمْثَالَنَا؟ فَضَرَبَ عَلَى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا وَقَوْمُهُ، وَلَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنَ الْفُرْسِ۔))

﴿يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ﴾ ''اور اگر تم روگردان ہو جاؤ تو وہ تمہارے بدلے تمہارے سوا اور لوگوں کو لائے گا جو پھر تم جیسے نہ ہوں گے۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس سے مراد کون لوگ ہیں جنہیں ہماری روگردانی کی صورت میں بدلے میں لایا جائے گا پھر وہ لوگ ہم جیسے بھی نہ ہوں گے؟ تو آپ نے سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''اس سے مراد یہ اور اس کی قوم ہے۔ اگر دین ثریا ستارے کے ساتھ بھی لٹکا ہوا ہوتو اس کو فارس کے کچھ لوگ حاصل کر لیں گے۔''

(43)......بَابُ ذِكْرِ أَهْلِ الْيَمَنِ وَذِكْرِ أُوَيْسٍ الْقَرْنِيِّ رضی اللہ عنہ

اہل یمن اور سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

(۳۹۰۰)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا، وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے پاس اہل یمن آ گئے ہیں جو نرم دل اور رقیق القلب ہیں، ایمان یمن والوں کا ہے اور حکمت بھی یمن والوں کی اچھی ہے۔''

شرح: ((اَلْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ)) ''حکمت بھی یمن کی ہے۔'' اس سے مراد دین کی فقاہت اور بصیرت ہے جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے: ﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ ''اور وہ انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔'' (سورۂ بقرہ:۱۲۹) ویسے بعض روایات میں: ((وَالْفِقْهُ يَمَانٍ)) کے الفاظ بھی مروی ہیں۔ اس جملے میں یمن والوں کی تعریف وتوصیف ہے کہ وہ ایمان قبول کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور قبول کرنے کے بعد قبولیت کا حق ادا کر دیتے ہیں۔

(۳۹۰۰) أخرجه البخاري: ۴۳۸۸، و مسلم: ۵۲

((اَضْعَفُ قُلُوْبًا)) ''کمزور دل۔'' یہ بھی مروی ہے:((اَلْیَنُ قُلُوْبًا وَارَقُّ اَفْئِدَۃً)) ''نرم دل اور رقیق القلب ہیں۔'' کہا گیا ہے دونوں جملوں کا معنیٰ ایک ہے صرف لفظی اختلاف ہے اور اس اسلوب کلام سے تاکید مطلوب ہے اور دلوں کی نرمی سے مراد یہ ہے کہ ان کے دلوں میں ایمان جلد سرایت کر جاتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ فؤاد سے مراد دل کا پردہ ہے اور قلب سے مراد دل کی گٹھلی اور بیج ہے۔ اگر دل کا پردہ نرم ہو جائے تو کوئی چیز بھی اس کے اندر جلد از جلد سرایت کر جاتی ہے۔

((اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ)) ''ایمان یمن کا ہے۔'' اس سے مراد پاسبان مکہ ہیں کیونکہ ابتداء مکہ سے ہوئی، پھر آپ نے ایمان کی نسبت یمن کی طرف کیوں کی؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ مکہ کا شہر تہامہ کے علاقے میں آتا ہے اور تہامہ کا شمار یمن کی سرزمین میں ہے اس طرح مکہ کا علاقہ یمن میں آتا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا جب شام کے علاقے میں تبوک کے مقام پر تھے۔ مکہ اور مدینہ کے شہر آپ کے اور یمن کے درمیان میں پڑتے تھے۔ وہاں سے جب آپ نے یمن کی طرف اشارہ فرمایا تو آپ کی مراد مکہ اور مدینہ سے تھی کہ ایمان تو اس علاقے کے لوگوں کا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: ''سُهَيْلٌ يَمَانِيٌّ'' ''سہیل ستارہ یمنی ہے۔'' یعنی یمن کے علاقے میں طلوع ہوتا ہے۔ اس سے مراد قبیلہ انصار کے لوگ ہیں جو ایمان واسلام کے اولین مددگار اور معاون ہیں وہی یمنی ہیں۔ اس حدیث مبارکہ میں ایمان کو انہی کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس تاویل کی تائید مندرجہ ذیل حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الشَّرْقِ، وَالإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ۔)) ''دلوں کی سختی اور اجڈ پن اہل مشرق میں ہے اور ایمان اہل حجاز کا ہے۔''

اس سے مقصود انصار مدینہ ہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ سے مروی ہے: ''اللہ کی طرف سے کشادگی اور فراخی میں اہل یمن میں پاتا ہوں۔'' کہا گیا ہے کہ اس سے مراد بھی انصار ہی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے مومنوں سے مصیبتیں اور تکلیفیں دور فرمائیں اور وہ اصلاً یمن ہی کے باشندے ہیں۔

(٣٩٠١)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ هُوَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، حَدَّثَنِي قَيْسٌ......

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((الإِيمَانُ يَمَانٍ هَاهُنَا، أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ

سیدنا ابومسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''ایمان تو یمن میں ہے، آگاہ رہو! قساوت

(٣٩٠١) أخرجه البخاري: ٣٣٠٢، و مسلم: ٥١

الْـقُـلُـوبِ وَفِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الإِبِـلِ حَيْـثُ يَـطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَر۔))

اور سخت دلی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کی دمیں پکڑے چلاتے رہتے ہیں، جہاں سے شیطان کی چوٹیاں نمودار ہوں گی یعنی ربیعہ اور مضر کے قبائل میں سے۔''

شرح ((فِـيْ الْفَدَّادِيْنَ)) ابوعمرو نے اس لفظ کو بغیر تشدید کے پڑھا ہے اور اس کا واحد (فدان) بتایا ہے۔ اس سے مراد کھیتی باڑی کے کام میں آنے والے بیل اور گائیں ہیں۔ ان سے کام لینے والے عموماً تندخو ہوتے ہیں شہری آبادی سے دور رہنے کی بنا پر۔ اکثر علمائے لغت اس لفظ کو متشدد پڑھتے ہیں۔ ابوالعباس مبرد نے کہا: اسی مشدد وزن پر کئی لفظ آتے ہیں۔ مثلا (جَـمَّالُوْن) ''اونٹوں والے۔''(بَـقَّارُوْن) ''گائے والے'' اسی طرح (حَـمَّارُوْن) ''گدھوں والے۔'' تو اس لفظ کو بھی ان اوزان کے مطابق متشدد آنا چاہیے۔

امام اصمعی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنی کھیتیوں، جانوروں اور مال مویشیوں میں آوازیں بلند کرتے رہتے ہیں۔ ایک قول کے مطابق فدّ الرجل کا معنٰی ہے آدمی کا اپنی آواز کو زور کے ساتھ بلند کرنا۔

امام ابوعبیدہ نے کہا: الـفَدَّادُوْن سے مراد بہت زیادہ تعداد میں اونٹ رکھنے والے لوگ ہیں جن کے پاس کم ازکم دوسو سے ایک ہزار تک اونٹ ہوں۔ وہ درشت مزاج اور حددرجہ متکبر ہوتے ہیں۔ اسی معنٰی میں حدیث مبارکہ ہے: ((اِنَّ الْاَرْضَ تَقُوْلُ لِلْمَيِّتِ رُبَمَا مَشَيْتَ عَلَيَّ فَدَّادًا۔)) ''بلاشبہ زمین مردے سے کہتی ہے: کبھی تو مجھ پر چلتا تھا تو بہت زیادہ مال والا اور شیخی خورہ ہوتا تھا۔'' بہرتفصیل یہ جملہ مذمت کے موقع پر بولا گیا ہے کہ ایسے افراد دین سے پوری طرح غافل اور دنیاوی امور میں سرتاپا غرق ہوتے ہیں نیز ان کے دل پتھر کی طرح سخت ہوتے ہیں۔

(۳۹۰۲)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الشِّيرَزِيُّ، أَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَاشِمِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَـنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رَأْسُ الْـكُـفْـرِ نَـحْـوَ الْـمَشْـرِقِ، وَالْـفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ، وَالإِبِلِ، وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کفر کا سر (منبع اور سرچشمہ) مشرق میں ہے اور فخر وتکبر کرنا گھوڑے والوں، اونٹ والوں اور زمینداروں میں ہوتا ہے اور بکری والوں میں دل جمعی اور اطمینان ہوتا ہے۔''

(۳۹۰۳)۔أَخْبَـرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الشِّيرَزِيُّ، أَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَاشِمِيُّ، أَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ......

(۳۹۰۲) أخرجه البخاري: ۳۳۰۱، و مسلم: ۵۲

(۳۹۰۳) أخرجه البخاري: ۳۲۷۹، و مسلم: ۲۹۰۵

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰــهِ بْـنِ عُمَرَ ، أَنَّـهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُـولَ الـلّٰـهِ ﷺ يُشِيـرُ إِلَـى الْـمَشْرِقِ ، وَيَـقُولُ: ((هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا ، هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشرق کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''ہاں فتنہ اسی طرف سے رونما ہوگا، ہاں فتنہ اسی طرف سے نکلے گا جہاں شیطان کے سر کا کونا نکلتا ہے۔''

(44)......بَابُ فِيْ ذِكْرِ أُوَيْسٍ الْقَرْنِيِّ رضی اللہ عنہ

سیدنا اویس قرنی رحمہ اللہ کا تذکرہ

(٣٩٠٤)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ الْكُشْمِيهَنِيُّ ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، أَنَـا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدًا الْجَرِيرِيُّ ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ......

عَـنْ أُسَيـرِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ: وَفَدَ أَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَـى عُـمَـرَ ، فَـقَــالَ عُـمَرُ: أَهٰهُنَـا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّينَ؟ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا: ((إِنَّهُ يَـقْدُمُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ، يُقَالُ لَهُ أُوَيْـسٌ لا يَـدَعُ بِـالْيَـمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَـاضٌ ، فَـدَعَـا الـلّٰـهَ ، فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلا مِثْلَ مَـوْضِـعِ الـدِّيـنَــارِ ، أَوْ قَــالَ: مِثْلَ مَوْضِعِ الـدِّرْهَـمِ ، فَـمَـنْ لَـقِيَـهُ مِـنْكُمْ ، فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ۔))

اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ کا ایک وفد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا؟ کیا تم میں کوئی قرن قبیلہ کا فرد موجود ہے؟ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا: ''تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا، اس کا نام اویس ہے اور وہ یمن میں اپنے کسی عزیز کو نہیں چھوڑے گا سوائے اپنی ماں کے، اس کو برص ہوگئی تھی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، اللہ نے دور کر دی، اب صرف ایک دینار جتنی جگہ باقی ہے۔'' یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''درہم کے برابر جگہ باقی ہے، تم میں سے جو شخص اس سے ملے تو اس سے اپنے لیے دعا کرائے۔''

تشریح: اسی سند سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ((إِنَّ خَيْـرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ ، فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ۔))

(٣٩٠٤) أخرجه مسلم: ٢٥٤٢

"بلاشبہ تابعین میں سے بہترین شخص اویس ہیں، ان کی صرف ایک والدہ ہے اور اسے برص کی بیماری لگ گئی تھی، اسے کہنا کہ وہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کر دے۔"

(45)......بَابُ ذِكْرِ الشَّامِ
شام کے علاقے کا تذکرہ

(٣٩٠٥)۔أَخْبَـرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ......

عَـنِ ابْـنِ عُـمَرَ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي يَمَنِنَا، قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا، قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي يَمَنِنَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَفِي نَجْدِنَا، فَأَظُنُّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَفِي نَجْدِنَا، قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي يَمَنِنَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا، فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ الشَّيْطَانُ۔))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مختلف علاقوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: "اے اللہ! ہمارے ملک شام میں ہمارے لیے برکت فرما دے، اے اللہ! ہمارے یمن میں ہمیں برکت عطا فرما۔" صحابہ نے عرض کیا: اور ہمارے نجد میں؟ آپ نے فرمایا: "اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے، اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔" صحابہ نے پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور ہمارے نجد میں۔ میرا گمان ہے آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا: "وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں شیطان کا سینگ نکلے گا۔"

فائدہ: اس نجد سے مراد عراق کا علاقہ ہے جو بلندی پر واقع ہے۔ آپ نے اس کے لیے دعا نہیں فرمائی۔ وہاں واقعی بڑی بڑی آفتوں کا ظہور ہوا۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سر زمین عراق ہی میں شہید ہوئے، کوفہ، بابل وغیرہ سب اسی نجد میں داخل ہیں۔ دجال کا ظہور بھی علاقہ مشرق سے ہوگا اور یاجوج ماجوج بھی اسی سمت سے آئیں گے۔ بعد کے ادوار نے آپ ﷺ کی اس پیش گوئی کی حقانیت کو ثابت کر دیا۔ بعض عاقبت نااندیشوں نے نجد کے فتنے سے محمد بن عبد الوہاب کا نکلنا مراد لیا ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ محمد بن عبدالوہاب تو مسلمان اور موحد تھے۔ وہ تو لوگوں کو توحید اور اتباع سنت کی دعوت دیتے تھے اور شرک وبدعت سے مجتنب رہنے کی تلقین کرتے تھے۔ ان کا نکلنا تو رحمت تھا نہ کہ فتنہ۔ ان کی طبع ہونے والی کتب اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ (ع،س)

(٣٩٠٥) أخرجه البخاري: ١٠٣٧، ٧٠٩٤

(٣٩٠٦)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ يُوسُفَ الْجُوَيْنِيُّ ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ الْخُذَاشَاهِيُّ ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبُو بَكْرٍ الْجُورَبَذِيُّ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْحِمْصِيُّ ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ ، حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ......

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَيَخْرُجُ نَارٌ مِنْ نَحْوِ حَضْرَ مَوْتَ ، أَوْ مِنْ حَضْرَ مَوْتَ تُحْشَرُ النَّاسُ)) قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ۔))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب ایک آگ حضرموت کی طرف سے نکلے گی یا فرمایا کہ حضرموت سے نکلے گی جو لوگوں کو میدان محشر کی طرف جمع کرے گی۔“ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم شام کے علاقے کو لازم پکڑنا۔“

(٣٩٠٧)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّارُ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ ، نَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ......

قَالَ: لَمَّا جَاءَتْنَا بَيْعَةُ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ: قُلْتُ لَوْ خَرَجْتُ إِلَى الشَّامِ فَتَنَحَّيْتُ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الْبَيْعَةِ ، قَالَ: فَخَرَجْتُ حَتَّى قَدِمْتُ الشَّامَ ، فَأُخْبِرْتُ بِمَقَامٍ يَقُومُهُ نَوْفٌ ، فَجِئْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاسِدُ الْعَيْنَيْنِ عَلَيْهِ خَمِيصَةٌ ، وَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، فَلَمَّا رَآهُ نَوْفٌ ، أَمْسَكَ عَنِ الْحَدِيثِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ حَدِّثْ بِمَا كُنْتَ تُحَدِّثُ بِهِ ، فَقَالَ: أَنْتَ أَحَقُّ بِالْحَدِيثِ مِنِّي ، أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

جناب شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں یزید بن معاویہ کی بیعت کا مسئلہ درپیش ہوا تو میں نے کہا: اگر میں شام کے علاقے کی طرف نکل جاؤں تو اس بیعت کے شر سے بچ سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا: چناں چہ میں نکل کھڑا ہوا حتی کہ ملک شام پہنچ گیا۔ مجھے ایک جگہ کے متعلق بتایا گیا کہ یہاں جناب نوف بکائی کا قیام رہتا ہے۔ میں ان کے پاس حاضر ہوا۔ میں ابھی ان کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ایک صاحب خراب آنکھوں والے چادر اوڑھے ان کے پاس تشریف لائے۔ وہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ تھے۔ جب نوف نے انہیں آتا دیکھا تو گفتگو کرنے سے

(٣٩٠٦) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٢٢١٧

(٣٩٠٧) اسناده ضعيف ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ٦٨٧١ ، وعبد الرزاق فى مصنفه: ٢٠٧٩٠

عَبْدُ اللّٰهِ: إِنَّ هَؤُلاءِ مَنَعُونَا عَنِ الْحَدِيثِ، يَعْنِي الأُمَرَاءَ، قَالَ: أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلا حَدَّثْتَنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّهَا سَتَكُونُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ، فَخِيَارُ النَّاسِ إِلَى مُهَاجَرِ إِبْرَاهِيمَ لَا يَبْقَى فِي الأَرْضِ إِلا شِرَارُ أَهْلِهَا، تَلْفُظُهُمْ أَرْضُوهُمْ، تَقْذُرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ، تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ، تَبِيتُ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا، وَتَأْكُلُ مَنْ تَخَلَّفَ۔)) قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((سَيَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ، كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ، كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ، حَتَّى عَدَّهَا زِيَادَةَ عَلَى عَشْرِ مَرَّاتٍ، كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ، حَتَّى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ فِي نَفْسِهِمْ۔))

رک گئے۔سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: حدیث مبارکہ کا درس جاری رکھیے۔ انہوں نے کہا: آپ مجھ سے زیادہ حدیث بیان کرنے کے حقدار ہیں کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: ان (امراء وسلاطین) حضرات نے ہمیں احادیث بیان کرنے سے روک دیا ہے۔نوف نے کہا: میں آپ سے ہر روز مطالبہ کرتا ہوں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے فرمودات میں سے کوئی فرمان جو آپ نے ان کی زبان اطہر سے سن رکھا ہو ضرور سنائیں۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''بلاشبہ جلد ہی ایک ہجرت کے بعد دوسری ہجرت ہوگی، اچھے لوگ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ (شام) کی طرف کوچ کر جائیں گے، زمین کی پشت پر صرف گندے لوگ باقی بچ جائیں گے، ان کے علاقے انہیں نکال پھینکیں گے، اللہ تعالیٰ کی ذات انہیں ناپسند کرے گی، بندروں اور خنزیروں کے ساتھ آگ انہیں اکٹھا کرے گی، جہاں وہ رات گزاریں گے، آگ بھی رات گزارے گی، جہان وہ قیلولہ (دوپہر کا آرام) کریں گے، آگ بھی قیلولہ کرے گی اور پیچھے رہنے والوں کو جلا کر بھسم کر دے گی۔'' انہوں نے مزید کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''بہت جلد مشرق کی طرف سے کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کی ہنسلیوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ جب بھی ان میں کوئی سینگ طلوع ہوگا (فتنہ سر اٹھائے گا) اسے کاٹ دیا جائے گا، جب بھی ان میں کوئی سینگ نکلے گا اسے ختم کر دیا جائے گا، جب بھی ان میں کوئی سینگ نکلے گا اسے کاٹ دیا

جائے گا۔'' انہوں نے اس جملے کو دس سے زائد مرتبہ کہا کہ ''جب بھی ان میں سے سینگ نکلے گا اسے کاٹ دیا جائے گا حتیٰ کہ دجال ان میں سے نکلے گا۔''

شرح امام خطابی رحمہ اللہ نے کہا: ((سَتَكُونُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ)) سے مراد علاقہ شام کی طرف ہجرت کرنا ہے۔ اچھے اور عمدہ لوگ اس ہجرت میں رغبت کریں گے۔ ((تَقْذُرُهُمْ......)) اس کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا نکلنا اچھا نہیں جانیں گے اور انہیں ہجرت کی توفیق ہی نہیں عطا کی جائے گی اور ان کا معاملہ دھتکاری ہوئی چیز کی طرح ہوگا جسے انسان پھینک دیتا ہے اور قبول نہیں کرتا۔ یہ ایسا ہی پیرایہ کلام ہے جیسے اس آیت کریمہ میں اختیار کیا گیا ہے: ﴿وَلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ﴾ .... ''لیکن اللہ کو ان کا اُٹھنا پسند ہی نہ تھا اس لیے انہیں حرکت سے ہی روک دیا۔'' (سورۂ توبہ:۴۶)

(۳۹۰۸)۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، ......

عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ لِكَعْبٍ: لَا تَتَحَوَّلْ إِلَى الْمَدِينَةِ فِيهَا مُهَاجَرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَبْرُهُ؟ فَقَالَ كَعْبٌ: إِنِّي وَجَدْتُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ الْمُنْزَلِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: إِنَّ الشَّامَ كَنْزُ اللّٰهِ مِنْ أَرْضِهِ، وَبِهَا كَنْزُهُ مِنْ عِبَادِهِ۔

جناب قتادہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: مدینہ منورہ سے نقل مکانی نہ کیجیے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی ہجرت گاہ ہے اور یہیں پہ آپ کی قبر مبارک ہے۔ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! میں اللہ کی نازل شدہ کتاب میں تو یہ پاتا ہوں: ''بلاشبہ اللہ کا خزانہ شام کی سرزمین میں ہے اور اسی جگہ اس کے نیک بندوں کا خزانہ ہے۔''

شرح اسی سند سے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا: ابلیس کے قدموں کی جگہ بصرہ میں ہے اور اس نے اپنے بچے مصر میں نکال رکھے ہیں۔ جناب طاؤس اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق میں سکونت اختیار کرنے کا پروگرام بنایا تو کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: وہاں رہائش اختیار نہ کیجیے گا وہاں تو دجال ہے اور وہ سرکش جنات کی آماجگاہ ہے، وہاں دس میں سے نو حصے جادو ہے اور وہاں نا قابل علاج بیماری ہے یعنی خواہش پرستی کا منہ زور فتنہ ہے۔ میں نے کہا: محدثین نے (اَلدَّاءُ الْعِضَال) کی تشریح میں فرمایا ہے کہ اس سے مراد بدعت ہے۔ لغت کے اعتبار سے دَاءٌ عِضَالٌ اس مرض کو کہتے ہیں جو نا قابل علاج ہو اور اس پر کوئی دوا کارگر ثابت نہ ہو۔

(۳۹۰۸) ضعيف و منقطع ...... أخرجه عبد الرزاق في مصنفه: ۲۰۴۵۹

(٣٩٠٩)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو مَنْصُورٍ السَّمْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّيَّانِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَوْدَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ ذِي الأَصَابِعِ، قَالَ أَبُو أَيُّوبَ، وَحَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ......

عَنْ ذِي الأَصَابِعِ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ إِنِ ابْتُلِينَا بِالْبَقَاءِ بَعْدَكَ أَيْنَ تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُكَ ذُرِّيَّةً يَغْدُونَ وَيَرُوحُونَ إِلَيْهِ، يَعْنِي مَسْجِدَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ۔

سیدنا ذی الاصابع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اگر ہم آپ کے بعد زندہ رہیں اور آزمائشوں اور فتنوں کی بھینٹ چڑھ جائیں تو آپ ہمیں کس علاقے کی طرف ہجرت کرنے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”بیت المقدس کی طرف نکل جانا، یقیناً اللہ تعالیٰ تجھے ایسی اولاد سے نوازے گا جو صبح شام بیت المقدس میں آیا جایا کریں گے۔“

(46)...... بَابُ ظُهُورِ طَائِفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى مَنْ خَالَفَهُمْ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

اس امت کے ایک گروہ کا اپنے مخالفین پر غالب رہنا اور نبی کریم ﷺ کا ان کے لیے دعا کرنا

(٣٩١٠)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيءٍ......

أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ، لا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، وَلا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ، وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ۔)) قَالَ عُمَيْرٌ: فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ: قَالَ مُعَاذٌ: وَهُمْ بِالشَّامِ۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے: ”میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ ایسا موجود رہے گا جو اللہ تعالیٰ کی شریعت پر قائم رہے گا، انھیں ذلیل کرنے کی کوشش کرنے والے اور ان کی مخالفت کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ اسی حالت پر رہیں گے۔“ عمیر نے کہا: اس پر مالک بن یخامر نے کہا

(٣٩٠٩) اسناده ضعيف ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ١٦٦٣٢

(٣٩١٠) أخرجه البخارى: ٣٦٤١

کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ ہمارے زمانے میں یہ لوگ شام میں ہیں۔

شرح: ((قَـائِـمَـةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ)) اس سے مراد اللہ کی شریعت پر قائم اور اسے مضبوطی سے پکڑنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اُمَّةٌ قَـائِمَةٌ﴾ ''ان اہل کتاب میں ایک جماعت (حق پر) قائم رہنے والی بھی ہے۔'' (سورۂ آل عمران:۱۱۳) یعنی دین کے اوپر سختی سے کار بند ہیں۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو سیدنا موسیٰ، سیدنا عیسیٰ اور سیدنا محمد علیہم السلام پر ایمان لاتے ہیں۔ بعض نے اس آیت کے مفہوم کو عام رکھا ہے کہ اس سے ہر وہ شخص مراد ہے جو علم دین کے حصول کے لیے کوشاں رہتا ہے، متون حدیث حفظ کرتا ہے اور حدیث کی نشر واشاعت میں ہمہ تن مصروف رہتا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا: اس طائفہ منصورہ سے مراد اگر اصحاب الحدیث یعنی محدثین کی جماعت نہیں تو پھر مجھے اس حدیث کے مصداق کا کچھ علم نہیں۔

(۳۹۱۱)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ۔))

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ''یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا۔ مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے لیے قتال کرتی رہے گی حتی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔''

(۳۹۱۲)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، أَنَا السَّيِّدُ أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَدِ بْنِ دِلُّوَيْهِ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلالٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَنْصَارِيِّ......

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ جَاءَ هُمْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا فِي الْمَسْجِدِ، فَسَأَلَ رَبَّهُ ثَلاثًا، فَأَعْطَاهُ اثْنَتَيْنِ، وَمَنَعَهُ وَاحِدَةً،

عبد اللہ بن عبد الرحمٰن انصاری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور بیان کیا: نبی کریم ﷺ نے مسجد میں دعا فرمائی اور اپنے رب سے تین

(۳۹۱۱) أخرجه مسلم: ۱۹۲۲

(۳۹۱۲) صحيح ......أخرجه الترمذي: ۲۱۷۵

فَسَأَلَهُ: أَلا يُسَلِّطَ عَلَى أُمَّتِهِ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ يَظْهَرُ عَلَيْهِمْ، فَأَعْطَاهُ ذَلِكَ، وَسَأَلَهُ أَلا يُهْلِكَهُمْ بِالسِّنِينَ، فَأَعْطَاهُ ذَلِكَ، وَسَأَلَهُ أَلا يَجْعَلَ بَأْسَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ، فَمَنَعَهُ ذَلِكَ۔

چیزوں کا سوال کیا، اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں آپ کو عنایت فرما دیں اور ایک سے محروم رکھا۔ آپ ﷺ نے درخواست کی تھی کہ میری امت پر ان کے سوا دوسرے (غیر مسلم) دشمن مسلط نہ کرنا جو ان پر غالب رہیں۔" اللہ نے آپ ﷺ کو یہ چیز عطا فرما دی۔ آپ ﷺ نے اللہ سے یہ درخواست کی کہ "ان کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرنا۔" اللہ نے آپ ﷺ کو یہ چیز عطا فرما دی اور آپ ﷺ نے اللہ سے یہ سوال کیا کہ "ان کی جنگ آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہو۔" اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ درخواست قبول نہیں کی۔

(٣٩١٣)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ، أَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ......

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى مَرَرْنَا عَلَى مُسَدِّدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ، فَدَخَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، فَنَاجَى رَبَّهُ طَوِيلا، ثُمَّ قَالَ: ((سَأَلْتُ رَبِّي ثَلاثَةً: سَأَلْتُهُ أَلا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ، فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَلا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ، فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَلا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ، فَمَنَعَنِيهَا۔))

جناب عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے والد محترم سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک جگہ سے واپس آ رہے تھے کہ ہمارا گزر بنی معاویہ کی مسجد کے پاس سے ہوا۔ آپ اندر تشریف لے گئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی، پھر آپ نے اپنے رب سے طویل مناجات فرمائی، بعد ازاں فرمایا: "میں نے اپنے رب سے تین چیزوں کی درخواست کی تھی، میں نے یہ درخواست کی تھی کہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرنا، اللہ نے مجھے یہ چیز عطا فرما دی اور میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ میری امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرنا، اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ چیز بھی عطا

(٣٩١٣) أخرجه مسلم: ٢٨٩٠

کی اور میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ ان کی جنگ آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہو، اللہ تعالیٰ نے میری یہ درخواست قبول نہیں فرمائی۔''

(٣٩١٤)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ الْجُرْجَانِيُّ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَارِسِيُّ، أَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْجُلُودِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ......

عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِي مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ: الْأَحْمَرَ، وَالْأَبْيَضَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي: أَلَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً، فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَلَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَقْطَارِهَا)) أَوْ قَالَ: ((مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔))

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا حتی کہ میں نے اس کے مشرق اور مغرب دیکھ لیے اور میری امت کی سلطنت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین سمیٹی گئی اور مجھے دو خزانے دیئے گئے، سرخ (سونا) بھی اور سفید (چاندی) بھی اور میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لیے درخواست کی (ایک) یہ کہ انہیں عمومی بھوک اور قحط سے ہلاک نہ کرے (دوسری) یہ کہ ان پر بیرونی دشمن مسلط نہ کرے جو انہیں ملیا میٹ کر کے رکھ دے اور میرے رب نے مجھ سے کہا: اے محمد! میں جب کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہوں تو وہ پلٹتا نہیں اور میں نے تیری امت کے لیے دو باتیں قبول کر لی ہیں کہ میں ان کو عمومی قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا (کہ جس کی لپیٹ میں ساری امت مسلمہ آ جائے) اور یہ کہ میں ان پر کوئی بیرونی دشمن اس طرح مسلط نہیں کروں گا کہ انہیں بالکل ملیا میٹ کر دے خواہ وہ ان کے خلاف دنیا کے کناروں سے جمع ہو کر آ جائیں۔'' یا آپ نے فرمایا: ''وہ ان کے خلاف دنیا کے کناروں

(٣٩١٤) أخرجه مسلم: ٢٨٨٩

کے درمیان (رہنے والے) سب (دشمنوں) کو جمع کر کے
لے آئیں بلکہ وہ ایک دوسرے کو تباہ کر دیں گے اور
دوسرے کو قیدی بنائیں گے۔''

شرح: امام خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ((زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ)) کا معنیٰ ہے: ''میرے لیے زمین کو سمیٹا اور جمع کیا۔'' اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زمین اس طرح منکشف فرمائی کہ آپ نے اس کے مشرقی اور مغربی علاقے بیک وقت ملاحظہ فرما لیے۔

((مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا)) ''جہاں تک زمین سمیٹی گئی ہے۔'' بعض علماء نے (مِنْهَا) کے (مِنْ) کو تبعیضہ سمجھتے ہوئے یہ اشکال پیش کیا ہے کہ حدیث کے آغاز میں تو آپ نے فرمایا: ''میرے لیے پوری زمین سمیٹی گئی۔'' پھر آخری حصہ میں بعض علاقوں تک حکومت قائم ہونے کی بات فرمائی۔ مگر بات اس طرح ہرگز نہیں جس طرح ان حضرات نے سمجھی ہے۔ اس جملے میں دراصل حدیث کے ابتدائی حصے میں بیان ہونے والی بات کی تفصیل اور وضاحت ہے اور ظاہر ہے تفصیل اصل مراد اور مقصد کلام سے تو مختلف نہیں ہوسکتی۔ مطلب یہ ہے کہ ایک ہی مرتبہ پوری زمین دکھائی گئی پھر آہستہ آہستہ فتوحات کا دائرہ وسیع ہوتا رہے گا اور پوری زمین پر اسلام کا پرچم لہرائے گا کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانے میں پوری دنیا میں دین اسلام غالب ہو گا، وہ جزیہ قبول نہیں کریں گے بلکہ ان کا مطالبہ ہو گا کہ مسلمان ہو جاؤ یا مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔

((اَلْكَنْزَانِ)) سے مراد سونا اور چاندی کے ذخائر ہیں۔

((اَلَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ)) ''میری امت کو عام پڑنے والی بھوک اور قحط سے ہلاک نہ کرنا۔'' دعائے نبوی کا مقصود یہ ہے کہ تمام امت بھوک اور خشک سالی کی لپیٹ میں نہ آجائے۔ باقی رہا جزوی طور پر بعض علاقوں کا قحط سالی کا شکار ہو جانا جبکہ کچھ علاقوں میں غلّہ جات کی بہتات اور کثرت ہو اس دعا کی ذیل میں نہیں آتا بلکہ امت کے جرائم کی وجہ سے مقامی طور پر مختلف انداز کے عذاب آتے ہیں اور آئندہ بھی آسکتے ہیں۔

((يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ)) ''ان کے اصل اور مرکز کو تباہ کر دیں۔'' امام اصمعی نے کہا: گھر کے آنگن اور مرکزی حصے کو ''بيضة الدار'' کہا جاتا ہے۔

((اُعْطِيْتُ كَنْزَيْنِ)) اس سے مقصود کسریٰ کے سونے چاندی کے ذخائر ہیں جو بطور مال غنیمت مسلمانوں کو ملے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد عرب وعجم کے لوگوں کا مشرف بہ اسلام ہونا ہے جیسا کہ ایک حدیث مبارکہ میں ہے: ((بُعِثْتُ اِلَی الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ۔)) ''مجھے اسود واحمر کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔'' یعنی میں عرب وعجم کا

پیغمبر ہوں۔

(٣٩١٥)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ......

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ﴾ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعُوذُ بِوَجْهِكَ، قَالَ: ﴿أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ قَالَ: ((أَعُوذُ بِوَجْهِكَ ﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَذَا أَهْوَنُ، أَوْ هَذَا أَيْسَرُ۔))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اس آیت کریمہ کا نزول ہوا ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ﴾ ''آپ کہیے کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے۔'' (سورۂ انعام:٦٥) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تیرے چہرے کی پناہ مانگتا ہوں۔'' پھر یہ حصہ نازل ہوا ﴿أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ ''یا تمہارے پاؤں تلے سے۔'' آپ نے فرمایا ﷺ: ''میں تیرے چہرے کی پناہ چاہتا ہوں۔'' ﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾ ''یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑا دے اور تمہارے ایک دوسرے کو لڑائی چکھا دے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ پہلے عذابوں سے ہلکا یا آسان ہے۔''

شرح ﴿عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ﴾ .... ''تمہارے اوپر سے عذاب'' یعنی آسمان سے جیسے قوم لوط پر اوپر سے پتھر برسائے گئے یا طوفانِ بادوباراں جیسے قوم نوح کے ساتھ ہوا۔

﴿أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ .... ''یا تمہارے پاؤں تلے سے۔'' اس سے مراد دھنسا دیا جانا ہے جیسا کہ قارون کے ساتھ ہوا یا تندو تیز آندھی کا چلنا ہے جیسا کہ قوم عاد کے ساتھ ہوا۔

﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا﴾ .... ''یا تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑا دے۔'' یعنی نظریات ایک دوسرے کے متصادم ہو جائیں۔ خواہش پرستی اپنے عروج پر ہو اور امت ٹکڑیوں اور فرقوں میں بٹ کے رہ جائے جیسا کہ آجکل ہے کہ امت گروہوں اور جماعتوں میں منقسم ہے۔

﴿وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾ .... ''تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھا دے۔'' یعنی قتل وغارت گری کا

(٣٩١٥) أخرجه البخاري: ٤٦٢٨، ٧٣١٣

دور دورہ ہو۔ یہ دونوں باتیں یعنی افتراق وتشتت اور قتل تو امت میں ظاہر ہو چکی ہیں۔ جو تلوار سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر نکلی تھی وہ قیامت تک داخل میان نہ ہوگی۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ﴾ .... (سورۂ انعام:٦٥) کی تفسیر کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ اس میں بیان کردہ ساری باتیں وقوع پذیر ہو چکیں، اس سلسلہ میں کسی انتظار کی ضرورت نہیں۔

(47)......بَابُ فَضْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى مَعَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

اللہ تعالیٰ کا اس امت پر خاص فضل کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ .... ''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے۔'' (آل عمران:١١٠) اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ﴾ .... ''وہی (اللہ) ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں آباد کیا۔'' (سورۂ فاطر:٣٩) اس سے مراد یہ ہے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام امتوں کی جانشین ہے یا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے قائم مقام بنتے ہو بیٹا باپ کی جگہ لیتا ہے اور شاگرد استاد کی۔

(٣٩١٦)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلِ مَنْ خَلا مِنَ الأُمَمِ مَا بَيْنَ صَلاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالا، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلاةِ الْعَصْرِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانو! گزشتہ اقوام کی عمروں کے مقابلے میں تمہاری عمر ایسی ہے جیسے نماز عصر سے سورج ڈوبنے تک کا وقت ہوتا ہے اور تمہاری اور یہود ونصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے کچھ مزدور کام پر لگائے اور ان سے کہا کہ ایک قیراط مزدوری پر میرا کام صبح سے دوپہر تک کون کرے گا؟ یہ کام یہودیوں نے نصف دن تک ایک قیراط اجرت پر کیا۔ پھر اس نے کہا: میرا کام آدھے دن سے عصر تک ایک ہی قیراط مزدوری پر کون کرے گا؟ یہ کام نصاریٰ نے آدھے دن سے عصر تک ایک قیراط اجرت پر کیا۔ پھر اس نے کہا:

(٣٩١٦) أخرجه البخاري: ٢٢٦٨، ٢٢٦٩

عَـلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلْ لِي مِنْ صَلاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ؟ أَلَا فَأَنْتُمُ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ ، أَلَا لَكُمُ الأَجْرُ مَرَّتَيْنِ ، فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى ، فَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلا وَأَقَلُّ عَطَاءً ، قَالَ اللّٰهُ وَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لا ، قَالَ: فَإِنَّهُ فَضْلِي أُعْطِيهِ مَنْ شِئْتُ۔

میرا کام نماز عصر سے سورج غروب ہونے تک دو قیراط بطور اجرت پر کون کرے گا؟ آگاہ رہو! تم ہی ہو جنہوں نے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کام کیا۔ سنو! تمہارے لیے دوہری مزدوری ہے۔ اس سے یہود ونصاریٰ ناراض ہو گئے اور انہوں نے کہا: ہم نے کام زیادہ کیا لیکن مزدوری کم پائی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تمہارا کچھ حق مارا ہے؟ وہ کہیں گے نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ پھر یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں اور جتنا چاہوں عطا کروں۔''

تشریح: امام خطابی رحمہ اللہ کے اس حدیث مبارکہ پر تبصرے کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ ذخیرۂ حدیث میں مروی ہے جن میں کام کی مدت اور اجرت مختلف بیان کی گئی ہے۔ اس روایت میں ہر دو گروہوں کے لیے ایک ایک قیراط مزدوری کا تذکرہ ہے اور کام کی مدت کا بھی تعین ہے اور یہ بھی مذکور ہے کہ ہر فریق نے معینہ مدت میں پورا کام کیا اور اسے پوری اجرت دی گئی۔ اس طرح ان پر حجت تمام ہوئی اور گلے شکوے کا کوئی موقع باقی نہ رہا، نہ ان پر کوئی قدغن ہی ہے۔ یہ حدیث مختصر ہے، راوی نے صرف نتیجہ بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے تاکہ لب لباب سامنے آسکے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بایں الفاظ بیان کیا ہے: ''تورات والوں کو تورات دی گئی۔ انہوں نے (اس کے مطابق) آدھے دن تک کام کیا تو تھک گئے چنانچہ انہیں بطور اجرت ایک ایک قیراط دے دیا گیا۔ اور اہل انجیل کو انجیل دی گئی۔ انہوں نے (اس کے مطابق) نماز عصر تک کام کیا پھر وہ بھی عاجز آگئے چنانچہ انہیں ایک ایک قیراط مزدوری دی گئی۔ پھر ہمیں قرآن مجید دیا گیا ہم نے (اس کے مطابق) غروب آفتاب تک کام کیا تو ہمیں بطور اجرت دو دو قیراط ملے۔'' اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں سے پورے دن کی مزدوری دو قیراط طے تھی۔ جب وہ آدھا دن کام کر کے تھک گئے تو آدھی اجرت ایک قیراط ان کے سپرد کر دی گئی اور نصاریٰ کی اجرت باقی نصف دن کی دو قیراط تھی۔ جب وہ بھی مقررہ مدت مکمل نہ کر سکے تو انہیں ان کے کام کے لحاظ سے ایک قیراط مزدوری دے دی گئی۔ پھر جب ان دونوں فریقوں نے ملاحظہ کیا کہ مسلمان تو ہم دونوں کے برابر اجرت پاگئے (اور وقت بھی تھوڑا صرف ہوا) تو حسد کا شکار ہو گئے جس کا اظہار ان الفاظ میں ہوا کہ ہم نے کام زیادہ کیا ہے اور ہمیں مزدوری کم ملی ہے۔''

(٣٩١٧)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ......

عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ، وَالْيَهُودِ، وَالنَّصَارَى، كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ، فَعَمِلُوا إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ، فَقَالُوا: لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ، فَقَالَ لَهُمْ: لَا تَفْعَلُوا أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ، وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلًا، فَأَبَوْا وَتَرَكُوا، وَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ بَعْدَهُمْ، فَقَالَ: أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ هَذَا، وَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ، فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ، قَالُوا: مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ، وَلَكَ الْأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ، فَإِنَّمَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيرٌ، فَأَبَوْا، فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ، فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَذَلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوا مِنْ هَذَا النُّورِ۔))

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں اور یہود ونصاریٰ کی مثال ایسے ہے کہ ایک شخص نے چند آدمیوں کو مزدور رکھ لیا کہ یہ سب اس کا ایک کام صبح سے رات تک مقررہ اجرت پر کریں۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے یہ کام دوپہر تک کیا، پھر کہنے لگے کہ ہمیں تمہاری اس مزدوری کی ضرورت نہیں ہے جو تم نے ہم سے طے کی ہے بلکہ جو کام ہم نے کر دیا وہ بھی غلط رہا۔ اس پر اس شخص نے کہا: ایسا نہ کرو، اپنا کام پورا کرلو اور اپنی پوری مزدوری لے جاؤ لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور کام چھوڑ کر چلے گئے۔ آخر اس نے دوسرے مزدور لگائے اور ان سے کہا کہ باقی دن پورا کر لو تو میں تمہیں وہی مزدوری دوں گا جو پہلے مزدورں سے طے کی تھی۔ چنانچہ انہوں نے کام شروع کیا لیکن جب عصر کی نماز کا وقت آیا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ ہم نے جو تمہارا کام کر دیا ہے وہ بالکل بے کار رہا۔ وہ مزدوری بھی تم اپنے پاس ہی رکھو جو تم نے ہم سے طے کی تھی۔ اس شخص نے ان کو سمجھایا کہ اپنا باقی کام پورا کرلو، دن بھی اب تھوڑا ہی باقی رہ گیا ہے لیکن وہ نہ مانے، آخر اس شخص نے دوسرے مزدور لگائے کہ دن کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے اس میں یہ کام کر دیں۔ چناں چہ ان لوگوں نے سورج غروب ہونے تک دن کے بقیہ حصہ میں کام پورا کیا اور پہلے اور دوسرے مزدوروں کی مزدوری بھی

(٣٩١٧) أخرجه البخاري: ٥٥٨، ٢٢٧١

سب ان ہی کو ملی تو مسلمانوں کی اور اس نور کی جس کو انہوں نے قبول کیا، یہی مثال ہے۔''

شرح ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت اور جناب سالم کی روایت میں یہود ونصاریٰ کے عاجز آجانے کا ذکر ہے جناب نافع کی روایت میں اس بات کا ذکر نہیں۔

((لَا حَاجَةَ لَنَا اِلٰی اَجْرِكَ۔)) ''ہمیں تیری مزدوری کی ضرورت نہیں۔'' اس جملے میں اشارہ ہے کہ وہ آسمانی کتابوں میں تحریف کے مرتکب ہوں گے، دین وشریعت کو بدل ڈالیں گے اور آخرت کے راستے کو فراموش کر دیں گے، جو ان کو دکھلایا گیا تھا اس لیے مکمل مزدوری حاصل نہ کر پائے کیونکہ انہوں نے کام کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا کے جرم کا ارتکاب کیا اور اپنی ذمہ داری سے سخت کوتاہی کی، مکمل مزدوری نہ دینے کی تصدیق ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے ((هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا)) ''کیا میں نے تمہارا کچھ حق مارا ہے؟'' اگر معاملہ اس طرح نہ ہوتا تو پھر ان الفاظ کے ذکر کا کوئی محل نہ تھا۔

(۳۹۱۸)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ......

حَدَّثَنَا أَنَسٌ، قَالَ: نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا....﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَأَصْحَابُهُ مُخَالِطُو الْحُزْنَ وَالْكَآبَةَ، فَقَالَ: ((نَزَلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا)) فَلَمَّا تَلَاهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: هَنِيئًا مَرِيئًا قَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَكَ مَا يَفْعَلُ بِكَ، فَمَاذَا يَفْعَلُ بِنَا؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَةَ الَّتِي بَعْدَهَا: ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ....﴾ حَتَّى خَتَمَ الْآيَةَ۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پر ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا....﴾ ''بے شک ہم نے آپ کو کھلی فتح دی ہے۔'' (سورۂ فتح:۱) حدیبیہ سے واپسی پر نازل ہوئی۔ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین حزن وملال کی کیفیت سے دو چار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔'' حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: (هنيئا مريئا) ''آپ کو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا جو وہ آپ کے ساتھ کرنے والا ہے، ہمارے لیے کیا ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ ....'' نازل فرمائی۔

(۳۹۱۸) أخرجه البخاري: ٤٨٣٤، و مسلم: ١٧٨٦

(41)...... كِتَابُ الرِّقَاقِ
دل کو نرم کرنے والی باتیں

(٣٩١٩)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّاوُدِيُّ ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ الصَّلْتِ ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بِمَكَّةَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى ، قَالا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ ، وَالْفَرَاغُ۔))

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ خسارے کا شکار ہیں: صحت اور فراغت۔“

(٣٩٢٠)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ الْكُشْمِيهَنِيُّ ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ح أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاذَانَ ، أَخْبَرَنَا أَبُو يَزِيدَ حَاتِمُ بْنُ مَحْبُوبٍ السَّامِي ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمَرْوَزِيُّ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، أَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْجَرَّاحِ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الأَوْدِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ: ((اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ ،

جناب عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کے آنے سے پہلے پہلے خوب فائدہ اٹھا لے، جوانی سے بڑھاپے کی آمد سے پہلے، صحت وتندرستی

(٣٩١٩) أخرجه البخاري: ٦٤١٢

(٣٩٢٠) هذا حديث مرسل ......أخرجه رواه ابو نعيم فى الحلية: ٤/ ١٤٨

وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ۔))

سے بیماری لاحق ہونے سے قبل، مالداری سے فقر وفاقہ ظاہر ہونے سے پہلے، فراغت سے مصروف ہو جانے سے پہلے اور زندگی سے موت (کی آغوش میں چلے جانے) سے پہلے۔''

(۳۹۲۱)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّاوُدِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ الصَّلْتِ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَاشِمِيُّ، أَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْمَقْبُرِيَّ، يُحَدِّثُ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أنه قَالَ: ((مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ إِلا غِنًى مُطْغِيًا، أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا، أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، أَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا، أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، أَوِ الدَّجَّالَ، فَالدَّجَّالُ شَرٌّ غَائِبٌ يُنْتَظَرُ، وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ)) وَقَالَ غَيْرُهُ: أَوِ السَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں انتظار کرتا تم میں سے کوئی شخص مگر سرکش کر دینے والی دولت مندی کا، یا بھلا دینے والی ناداری کا، یا بگاڑ دینے والی بیماری کا، یا سٹھیا دینے والے بڑھاپے کا، یا تیزی سے آنے والی موت کا، یا دجال کا، وہ تو ایک بدترین غائب چیز ہے جس کا انتظار کیا جارہا ہے اور قیامت تو نہایت دہشت ناک اور بہت تلخ ہے۔'' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر رواۃ نے کہا: ''یا قیامت کا اور قیامت تو نہایت دہشت ناک اور بہت تلخ ہے۔''

شرح: ((هَرَمًا مُفَنِّدًا)) ''نہایت کمزور اور عاجز کر دینے والا بڑھاپا۔'' جب کوئی شخص بڑی عمر کی بنا پر اوٹ پٹانگ باتیں کرنے لگے تو کہا جاتا ہے: اَفْنَدَ الرَّجُلُ۔ ''بوڑھا سٹھیا گیا ہے۔'' قرآن مجید میں یہ لفظ مستعمل ہے: ﴿لَوْ لَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنَ﴾ .... ''اگر تم مجھے سٹھیایا ہوا قرار نہ دو۔'' (سورۂ یوسف:۹۴) یعنی اگر تم میرے بارے میں یہ تبصرہ نہ کرو کہ بوڑھا ہوش وحواس کھو بیٹھا ہے۔ جناب حسن رحمہ اللہ نے کہا: میں نے ایسے بہت سے لوگوں کی صحبتوں کا فیض اُٹھایا ہے جو درہم و دینار کے بجائے اپنی عمر کے ایک ایک لمحے کے حریص تھے۔ (کہ اسے اطاعت اور ذکر و دعا میں گزارا جائے)

(1)......بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ

دنیا اور آخرت کی مثال کا بیان

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ﴾ .... ''دنیا کی زندگی تو

(۳۹۲۱) ضعیف ......أخرجه الترمذي: ۲۳۰۶ (۳۹۲۲) أخرجه مسلم: ۲۸۵۸

آخرت کے مقابلے میں کچھ یونہی سی ہے۔" (سورۂ توبہ:۳۸)

(۳۹۲۲)۔أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمُؤَذِّنُ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُعَاوِيَةَ الصَّيْدَلانِيُّ، حَدَّثَنَا الأَصَمُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ......

حَدَّثَنِي الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلا مَثَلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أُصْبُعَهُ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ۔))

سیدنا مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص سمندر میں انگلی ڈالے پھر دیکھے کہ اس نے کتنا پانی لے لیا ہے۔"

(۳۹۲۳)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ......

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ أَحَدِ بَنِي فِهْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلا كَمَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أُصْبُعَهُ هَذِهِ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ۔))

سیدنا مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: "اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص سمندر میں اس انگلی کو ڈالے پھر دیکھے کہ اس نے کتنا پانی لے لیا ہے۔"

(2)......بَابُ هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی حقارت کا بیان

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ﴾ .... "واقعی دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود ہے۔" (سورۂ محمد:۳۶) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلَوْلَا اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً﴾ .... "اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمام لوگ ایک ہی طریقہ پر ہو جائیں گے۔" (سورۂ زخرف:۳۳) یعنی اگر یہ بات نہ ہوتی کہ پیسے کی ریل پیل اور کثرت و بہتات کے سبب تمام لوگ رضائے الٰہی اور آخرت فراموش کر کے کافرانہ روش اختیار کر لیں گے تو میں کافروں کے گھروں اور زینوں کو چاندی کے بنا دیتا۔

(۳۹۲٤)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ

(۳۹۲۳) انظر الحديث السابق (۳۹۲٤) أخرجه مسلم: ۲۸۵۸

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ ، حَدَّثنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِی حَازِمٍ......

عَـنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ أَحَدِ بَنِی فِهْرٍ ، قَالَ: كُنْتُ فِی الرَّكْبِ الَّذِينَ وَقَفُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيِّتَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَرَوْنَ هَـذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا حِينَ أَلْقَوْهَا)) قَالُوا: مِنْ هَوَانِهَا أَلْقَوْهَا ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَـالدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا۔))

سیدنا مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں اس قافلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جس میں آپ ایک مردہ میمنے کے پاس ٹھہرے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا یہ میمنا تمہارے خیال میں مالکوں کی نظر میں بے قدر ہے؟'' انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! انہوں نے بے قدر سمجھ کر ہی پھینکا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جتنا یہ میمنا مالکوں کی نظر میں حقیر ہے اللہ کے ہاں دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔''

(٣٩٢٥)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی تَوْبَةَ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِیُّ ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ......

حَدَّثَنِی عُثْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ ، أَنَّ رَجُلا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثُوهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا عِنْدَ اللّٰهِ فِی الْخَيْرِ بِمَنْزِلَةِ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ ، مَا أَعْطَى مِنْهَا كَافِرًا شَيْئًا۔))

جناب عثمان بن عبیداللہ بن رافع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر دنیا اللہ کے ہاں قدر ومنزلت کے لحاظ سے ایک مچھر کے پَر کے برابر بھی وزن رکھتی تو وہ کسی کافر کو ذرہ برابر چیز بھی نہ دیتا۔''

(٣٩٢٦)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِی ، أَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الطَّيْسَفُونِیُّ ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ التُّرَابِیُّ ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَسْطَامِیُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ أَبُو مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ ، عَنْ أَبِی حَازِمٍ......

(٣٩٢٥) ذكره ابن ابی حاتم الرازی فی الجرح والتعديل: ٦/ ١٥٦ باسم عثمان بن عبيد الله بن ابی رافع ، والحافظ ابن حجر فی تهذيب التهذيب: ٧/ ١٢٥ باسم عثمان بن عبيد ابو دوس اليحصبی الشامی وقال: قال ابو حاتم: ما اری بحديثه بأسا وذكره ابن حبان فی الثقات

(٣٩٢٦) صحيح ......أخرجه ابن ماجه: ١١٠ ، والترمذی: ٢٣٢٠

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا قَطْرَةَ مَاءٍ.))

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر دنیا اللہ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی وزن رکھتی تو وہ کسی کافر کو ایک قطرہ پانی بھی پینے کو نہ دیتا۔''

شرح سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ ہے سب ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والی اشیاء کے۔ عالم اور طالب علم اجر وثواب میں برابر کے شریک ہیں باقی تمام لوگ ردی ہیں۔ جن میں خیر کا پہلو نہیں۔

(۳۹۲۷)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، أَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التُّرَابِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ بِسْطَامٍ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْخُنَيْسِيُّ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ الْوَرْدِ الْعَابِدِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرَّةَ السَّلُولِيِّ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلا ذِكْرَ اللّٰهِ أَوْ مُعَلِّمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا.)) وَيُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَلا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلا ذِكْرَ اللّٰهِ وَمَا وَالاهُ، وَعَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا.))

جناب عبداللہ بن ضمرۃ سلولی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ ہے سب ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور ما سوائے عالم اور طالب علم کے۔'' یہ روایت عبداللہ بن ضمرۃ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی بیان کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: ''سنو! دنیا ملعون ہے۔ اس میں جو کچھ ہے سب ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور اس سے تعلق رکھنے والی اشیاء کے اور سوائے عالم اور طالب علم کے۔''

(3)......بَابُ قَصْرِ الْأَمَلِ

آرزوئیں کم کرنے کا بیان

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ .... ''اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی جنس ہے۔'' (سورۂ آل عمران: ۱۸۵)

(۳۹۲۷) حسن ......أخرجه الترمذي: ۲۳۲۲، وابن ماجه: ٤١١٢

جناب سعید بن جبیر نے کہا: متاع سے مراد ہر وہ چیز ہے جو آخرت کو فراموش کرنے کا سبب ہے اور اس کے حصول میں رکاوٹ ہو اور جو چیز طلبِ آخرت کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے وہ متاع کے زمرے میں نہیں آتی بلکہ متاعِ بلاغ ہے۔ جو اپنے سے عمدہ اور بہتر مقام تک پہنچانے کا سبب اور ذریعہ ہے۔

(٣٩٢٨)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّاوُدِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ الصَّلْتِ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ……

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِي، فَقَالَ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ، أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ، وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ۔)) وَقَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِذَا أَصْبَحْتَ، فَلا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ، فَلا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ، فَإِنَّكَ لا تَدْرِي يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ غَدًا۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے جسم کا ایک حصہ (کندھا) پکڑا اور فرمایا: ''دنیا میں اس طرح رہو گویا پردیسی ہو یا جیسے راہ گزر ہوتا ہے اور اپنے آپ کو اہل قبور میں سے شمار کرو۔'' اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تم صبح کرو تو نفس سے شام کی بات نہ کرو اور جب تم شام کرو تو اپنے آپ کو صبح کی امید مت دو اور اپنے تندرستی کے زمانہ میں بیماری آنے سے پہلے اور اپنی زندگی میں موت آنے سے پہلے تیاری کر لو کیونکہ اے عبداللہ! تجھے نہیں معلوم کل تجھے کس نام سے پکارا جائے۔

(٣٩٢٩)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الدَّاوُدِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرَانَ بْنِ عِمْرَانَ الرَّازِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي الْمُحَامِلِيُّ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ……

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: مَرَّ بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا وَأُمِّي نُطَيِّنُ شَيْئًا، فَقَالَ: ((مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ؟)) قُلْتُ: شَيْءٌ نُصْلِحُهُ، قَالَ: ((الأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذَلِكَ۔))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میری والدہ کسی چیز کو لیپ رہے تھے کہ ہمارے پاس سے رسول اللہ ﷺ گزرے تو آپ نے فرمایا: ''عبد اللہ! یہ کیا ہے؟'' میں نے کہا: یہ ایک چیز (جھونپڑی) ہے جسے ہم ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''معاملہ تو اس سے جلد

(٣٩٢٨) أخرجه البخاري: ٦٤١٦

(٣٩٢٩) صحيح ……أخرجه الترمذي: ٢٣٣٥، وابن ماجه: ٤١٦٠

واقع ہونے والا ہے۔"

شرح حدیث کے راوی ابو السفر کا نام سعید بن محمد ہے اور انہیں ابن احمد ثوری کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

(٣٩٣٠)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ حَنَشٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يُهْرِيقُ الْمَاءَ، فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ، فَأَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيبٌ، فَيَقُولُ: ((مَا يُدْرِينِي لَعَلِّي لَا أَبْلُغُهُ۔))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حاجت ضروریہ کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو فوراً مٹی سے تیمّم فرماتے، میں کہتا: اے اللہ کے رسول! پانی قریب ہی تو ہے۔ اس پر آپ فرماتے: "کیا خبر میں وہاں پہنچ ہی نہ پاؤں۔"

(٣٩٣١)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَى امْرِءٍ، أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے عذر کے سلسلہ میں حجت تمام کر دی جس کی موت کو موخر کیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔" امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: دنیا سے بے رغبتی کیسے حاصل ہوتی ہے؟ تو انہوں نے بیان کیا: پاکیزہ کمائی اور آرزوئیں کم کرنے سے۔

(4)......بَابُ التَّجَافِي عَنِ الدُّنْيَا

دنیا سے پہلوتہی کرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ﴾ .... "تمھیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز شیطان تمہیں غفلت میں ڈالے۔" (سورۂ فاطر: ٥)

(٣٩٣٠) اسناده حسن ......أخرجه الامام احمد فی المسند: ٢٦١٤

(٣٩٣١) أخرجه البخاری: ٦٤١٩

امام مجاہد رحمہ اللہ نے کہا: الغرور سے مراد شیطان ہے۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِۦٓ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ﴾ .... ''اور اپنی نگاہیں ہرگز ان چیزوں کی طرف نہ دوڑایئے جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو آرائش دنیا کی دے رکھی ہیں۔'' (سورۂ طہٰ:۱۳۱)

جناب ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ میرے والد محترم کا معمول تھا کہ جب کبھی کسی ایسے شخص کے ہاں جانا ہوتا جس کے پاس دنیاوی مال و اسباب کی کثرت اور سامان آرائش کی بہتات ہوتی تو جلدی سے اپنے گھر کی طرف چل پڑتے اور دروازے پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے ﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ﴾ .... پوری آیت تلاوت کرتے اور پھر پکار پکار کر الصلاۃ، الصلاۃ کہتے تو تمام اہل خانہ نماز کی تیاری میں لگ جاتے اور مل کر نماز ادا کرتے۔ اس سے مقصود اللہ عزوجل کے فرمان: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ﴾ .... ''اپنے گھرانے کے لوگوں کو نماز کی تاکید کیجیے۔'' (سورۂ طہٰ:۱۳۲) پر عمل کرنا تھا۔

(٣٩٣٢)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ السَّرَّاجُ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ ، حَدَّثَنَا يَعْلَى ح ()۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ هَوَازِنَ الْقُشَيْرِيُّ ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الأَدِيبُ ، أَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمَذَانِيِّ......

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لأَصْحَابِهِ: ((اسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ)) قَالُوا: إِنَّا نَسْتَحِي يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، قَالَ: ((لَيْسَ ذَاكَ وَلَكِنْ مَنِ اسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ ، فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى ، وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ ، وَمَا حَوَى ، وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلَى ، وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ ، فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ۔))

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے شرم وحیا کرو جیسا کہ حیا و شرم کا حق ہے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! الحمدللہ ہم شرم وحیا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ مقصود نہیں بلکہ جسے اللہ تعالیٰ کی ذات سے حقیقی حیا کرنا ہو وہ اپنے سر کی اور اس کے اندر موجود دیگر اعضاء (کان، آنکھ اور زبان) کی حفاظت کرے، وہ اپنے پیٹ کی اور جو چیز اس کے پیٹ میں سما جاتی ہے اس کی حفاظت کرے، اسے چاہیے کہ

(٣٩٣٢) حسن ......أخرجه الترمذي: ٢٤٥٨

وہ موت کو اور گلنے سڑنے کو یاد کرے اور جو شخص آخرت کا ارادہ رکھتا ہو وہ دنیاوی زیب وزینت چھوڑ دے۔ جس نے یہ کام کر دکھایا تو اس نے گویا اللہ تعالیٰ سے حیا کی جیسے اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔''

شرح: ((فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى)) لفظ ''وعی'' کا معنی حفاظت کرنا ہے۔ میرا خیال ہے اس سے مراد سمع وبصر اور زبان کی حفاظت ہے کہ انسان ان اعضاء کو حلال امور میں استعمال کرے اور حرام کاموں سے مجتنب رہے۔ واللہ اعلم

((وَالْبَطْنَ وَمَا حَوٰى)) یعنی جو چیز پیٹ کے اندر جمع ہے، مقصود یہ ہے کہ انسان جو بھی کھائے حلال کھائے۔ اس کے منہ میں جانے والا لقمہ حلال اور طیب کمائی کا ہو اسے اپنے مطعومات ومشروبات پر کڑا پہرہ لگانا چاہیے۔ یہ الفاظ یوں بھی مروی ہیں: ((وَلَا تَنْسَوُا الْجَوْفَ وَمَا وَعٰى، وَالرَّأْسَ وَمَا احْتَوٰى)) ''پیٹ اور جو چیز اس کے اندر سما جاتی ہے اس کو نہ بھولو، سر اور وہ اعضاء جن پر وہ مشتمل ہے ان کی اہمیت کو فراموش نہ کرو۔'' ایک قول کے مطابق (الْجَوْف) ''خالی چیز۔'' سے مراد پیٹ اور شرمگاہ ہے جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے: ((اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ أُمَّتِيَ النَّارُ الْاَجْوَفَانِ۔)) میری امت کو آگ میں پہنچانے کا بڑا سبب دو کھوکھلی چیزیں ہیں۔'' یعنی پیٹ اور شرمگاہ۔'' ایک قول کے مطابق (الجَوْف) سے مراد دل ہے جو اللہ تعالیٰ کی معرفت کا مرکز اور منبع ہے نیز حلال وحرام کی پہچان کا ذریعہ ہے کہ اس کیفیت کو ضائع نہ کر دیا جائے اور ایسا نہ ہو کہ غفلتوں کے دبیز پردے پڑنے سے دل کا نور بجھ نہ جائے۔ ((اَلرَّأْسُ وَمَا احْتَوٰى)) سے مراد دماغ ہے۔ دل اور دماغ کی حفاظت کا خصوصی حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ یہ دونوں عقل وخرد کا مقام ومحل ہیں۔

(٣٩٣٣)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ زِيَادُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَفِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ الْأَزْهَرِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ......

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَامَ عَلَى حَصِيرٍ، فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِي جَسَدِهِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ چٹائی پر آرام کرنے کے لیے لیٹے۔ جب اُٹھے تو اس کے نشان آپ کے جسم مبارک پر ظاہر

(٣٩٣٣) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٢٣٧٧، وابن ماجه: ٤١٠٩

أَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ، فَقَالَ: ((مَا لِي وَلِلدُّنْيَا وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِلا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا۔))

ہو گئے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: اللہ کے رسول! اگر آپ ہمیں حکم فرماتے تو ہم آپ کے لیے کوئی چیز (بستر وغیرہ) بچھا دیتے یا کسی اور چیز کو کام میں لاتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا دنیا سے کیا تعلق؟ میری اور دنیا کی مثال تو ایسے ہے جیسے کوئی سوار سائے کے لیے درخت کے نیچے ٹھہرا پھر اسے چھوڑ کر روانہ ہو گیا۔''

(٣٩٣٤)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الصَّيْرَفِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْبِرْتِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ح أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الأَخْرَمِ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَبْدِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ، فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا۔))

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاگیریں نہ بناؤ ورنہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو گے۔''

(٣٩٣٥)۔حَدَّثَنَا الْمُطَهَّرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّالِحَانِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، وَالْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، قَالا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلانِيِّ......

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ، وَأَكُونُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَلٰكِنْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ: سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ۔

جناب جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری طرف وحی اس لیے نہیں کی گئی کہ میں اس کے ذریعے مال جمع کروں اور شہری اور پُر تکلف زندگی گزارنے والوں میں سے ہو جاؤں بلکہ میری جانب تو اس بات کی

(٣٩٣٤) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٢٣٢٨

(٣٩٣٥) مرسل

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ۔))

وحی کی گئی ہے: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِينَ۔ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ ..... ''پس اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جا اور اپنے رب کی عبادت کر، یہاں تک کہ تیرے پاس یقین (موت) آجائے۔'' (سورۂ حجر: ۹۸،۹۹)

(۳۹۳۶)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ التَّاجِرُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْمَدَنِيِّ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللّٰهُ، وَأَحَبَّنِي النَّاسُ، قَالَ: ((ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ۔))

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: مجھے ایسا عمل بتائیے کہ جب میں وہ کروں تو اللہ مجھ سے محبت کرے اور لوگ مجھے پسند کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ، اللہ تم سے محبت کرے گا اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز ہو جاؤ، لوگ تم سے محبت کریں گے۔''

(۳۹۳۷)۔أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمُظَفَّرِيُّ السَّرَخْسِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الْفَقِيهُ، أَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلادٍ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ح أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ......

عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ

(۳۹۳۶) صحيح ......أخرجه ابن ماجه: ٤١٠٢

(۳۹۳۷) حسن لغيره ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ١٩٧١٨

قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ، أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ، وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتِهِ، أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ، فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى۔))

نے فرمایا: ''جس شخص نے دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس شخص نے آخرت سے پیار کیا تو اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا، لہٰذا باقی رہنے والی چیز کو فنا ہو جانے والی چیز پر ترجیح دو۔''

(٣٩٣٨)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو مَعْشَرٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْوَرَّاقُ الْفَيْرَكِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو الصَّلْتِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ......

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ، فَصَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَئِذٍ بِنَهَارٍ، فَمَا تَرَكَ شَيْئًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلا ذَكَرَهُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ، حَفِظَ مَنْ حَفِظَ وَنَسِيَ مَنْ نَسِيَ، ثُمَّ قَالَ: أَلا إِنَّ هَذِهِ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، أَلا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ۔ وَذَكَرَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ فِي الدُّنْيَا، وَلا غَدْرَ أَكْثَرَ مِنْ غَدْرِ أَمِيرِ الْعَامَّةِ، يُغْرَزُ لِوَاؤُهُ عِنْدَ اسْتِهِ۔ قَالَ: ((وَلا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ إِنْ رَأَى مُنْكَرًا أَنْ يُغَيِّرَهُ هَيْبَةُ النَّاسِ)) فَبَكَى أَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيُّ، وَقَالَ: قَدْ رَأَيْنَاهُ فَمَنَعَنَا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ نَتَكَلَّمَ فِيهِ۔ ثُمَّ قَالَ: ((وَإِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى، فَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا، وَيَحْيَا مُؤْمِنًا، وَيَمُوتُ كَافِرًا،

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک دن نماز عصر کے بعد رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان وعظ فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے، اس دن نماز عصر آپ نے کچھ جلدی پڑھا دی، آپ ﷺ نے اس مقام پر قیامت تک ہونے والے سب امور کا تذکرہ فرمایا، جس نے یاد رکھا سو اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آگاہ رہو! دنیا سبز و شیریں ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں جانشین بنانے والا ہے پھر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، سنو! دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو۔'' اور آپ نے فرمایا: ''ہر دھوکے باز کا دنیا میں اس کی دھوکا بازی کے لحاظ سے ایک جھنڈا ہوگا اور کوئی دھوکہ اور فراڈ امیر عامہ کے دھوکے سے بڑھ کر نہیں ہے۔ وہ جھنڈا اس شخص کے سرین کے پاس گاڑا جائے گا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کو برائی دیکھنے کے بعد اس کو ختم کرنے سے لوگوں کی ہیبت اور ڈر مانع نہ ہو۔'' یہ بیان کرنے کے بعد سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور

(٣٩٣٨) هذا حديث حسن ......هذه خمسة احاديث، أخرجه مسلم الحديثين الاولين من بداية الحديث الى قوله: "هيبة الناس"، ورواه الترمذى بتمامه: ٢١٩١، وروى بعضه الامام احمد فى المسند، وابوداود فى سننه

وَمِنْهُم مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَا كَافِرًا، وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا۔)) قَالَ: وَذَكَرَ الْغَضَبَ: ((فَمِنْكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ، سَرِيعَ الْفَيْءِ، وَإِحْدَاهُمَا بِالأُخْرَى، وَمِنْكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ، فَإِحْدَاهُمَا بِالأُخْرَى، وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ، وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ، بَطِيءَ الْفَيْءِ)) وَقَالَ: ((اتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى انْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ، فَمَنْ أَحَسَّ ذَلِكَ، فَلْيَضْطَجِعْ، وَلْيَتَلَبَّدْ بِالأَرْضِ۔)) قَالَ: وَذَكَرَ الدَّيْنَ، فَقَالَ: ((مِنْكُمْ مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ، وَإِذَا كَانَ لَهُ، أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ، فَإِحْدَاهُمَا بِالأُخْرَى، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَيِّءَ الْقَضَاءِ، وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ، فَإِحْدَاهُمَا بِالأُخْرَى، وَخِيَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ، أَحْسَنَ الْقَضَاءَ، وَإِنْ كَانَ لَهُ، أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ، وَشِرَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ، أَسَاءَ الْقَضَاءَ، وَإِنْ كَانَ لَهُ أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ)) حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَأْسِ النَّخْلِ وَأَطْرَافِ الْحِيطَانِ، فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا، إِلا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا، أَلَا وَإِنَّ هَذِهِ الأُمَّةَ تُوفِي سَبْعِينَ أُمَّةً هِيَ آخِرُهَا وَأَكْرَمُهَا

کہا: ہم نے بہت سارے ایسے امور دیکھے لیکن لوگوں کی ہیبت ہمارے بولنے سے مانع رہی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً آدم کی اولاد مختلف حالتوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ بعض تو ایمان کی حالت میں پیدا ہوتی ہے۔ زندگی بھر مومن رہتے ہیں لیکن کفر کی حالت میں فوت ہوتے ہیں۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں جو حالت کفر میں پیدا ہوئے ہیں۔ حالت کفر ہی میں زندگی گزارتے ہیں لیکن انہیں موت ایمان کی حالت میں آتی ہے۔ راوی نے کہا: اور آپ ﷺ نے غصے کا تذکرہ فرمایا: ''تم میں سے کچھ ایسے ہیں جو جلد غصہ کر لیتے ہیں اور ان کا غصہ چلا بھی جلدی ہی جاتا ہے، تو یہاں ایک اچھی عادت کے مقابلہ میں بری عادت پائی گئی۔ تم میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں غصہ بہت دیر سے آتا ہے اور اترتا بھی بہت دیر بعد ہے یہاں بھی ایک عمدہ خصلت کے بالمقابل ایک بری خصلت پائی گئی، تم میں سے وہ لوگ بہترین ہیں جنہیں دیر سے غصہ آتا ہے اور جلد اتر جاتا ہے اور وہ لوگ بدترین ہیں جنہیں غصہ جلد آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے اور آپ نے فرمایا: ''غصے سے بچو، بلاشبہ یہ انگارہ ہے ابن آدم کے دل پر۔ کیا تم (حالت غضب میں) اس کے گلے کی پھولی ہوئی رگوں اور آنکھوں کی سرخی کو نہیں دیکھتے؟ جو شخص اپنے اندر یہ کیفیت محسوس کرے وہ چت لیٹ جائے یا زمین کے ساتھ چپک جائے۔'' سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ نے قرض کا ذکر کیا اور فرمایا: ''تم میں سے کچھ لوگ ادائیگی قرض کے لحاظ سے عمدہ ہوتے ہیں اور اگر وہ قرض مانگنے میں سخت گو اور تند مزاج ہوں تو ایک اچھی

عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔))

عادت بری عادت کے ساتھ ضائع ہوئی، اور بعض لوگ ادائیگی کے لحاظ سے برے ہوتے ہیں لیکن قرض کا مطالبہ بھی بہت عمدہ طریقے سے کرتے ہیں یہاں بھی ایک عمدہ خصلت کے مقابلے میں ایک بری عادت پائی گئی۔ تمہارے عمدہ اور اچھے افراد وہ ہیں جو قرض لیں تو عمدگی سے ادا کردیں اور اگر قرض خواہی کی نوبت آئے تو خوبصورتی سے مطالبہ کریں، اور بدترین وہ ہیں کہ قرض لے لیں تو ادائیگی میں بُرے ثابت ہوں اور مطالبہ کا موقع ہو تو گالی گلوچ پر اتر آئیں۔'' (آپ کی تقریر کا سلسلہ جاری رہا۔) حتی کہ جب سورج کھجوروں اور دیواروں کے اوپر آ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا آج کا یہ دن باقی ہے دنیا کی عمر بھی اسی قدر باقی ہے اور بلا شبہ یہ امت ستر امتوں کی تعداد کو پورا کرنے والی ہے اور یہ ان سب سے آخر میں آنے والی اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والی امت ہے۔''

شرح ((تُوُفِّيَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً۔)) یعنی سترھویں امت ہو،تمہارے ساتھ ستر کی تعداد پوری ہوگئی۔ستر پورا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے انہتر قومیں گزری ہیں۔

علی بن زید بن جدعان نے گزشتہ سند کے ساتھ جو روایت بیان کی ہے اس کے الفاظ یوں ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ لوگ مختلف حالتوں میں پیدا ہوئے ہیں۔کوئی تو پیدا ہوتے ہی صاحب ایمان ہوتا ہے، ایمان کی حالت میں زندگی گزارتا ہے اور ایمان کی حالت ہی میں اسے موت آتی ہے،کوئی شخص کفر کی حالت میں پیدا ہوتا ہے، حالت کفر ہی میں زندگی گزارتا ہے اور کفر ہی میں اس کی موت ہوتی ہے۔اسی طرح کوئی شخص پیدائشی مومن ہوتا ہے، ایمان ہی کی حالت میں زندگی گزارتا ہے لیکن اس کی موت حالت کفر میں واقع ہوتی ہے،کوئی شخص پیدائشی کافر ہوتا ہے،کفر کی حالت میں زندہ رہتا ہے اور حالت ایمان میں اسے موت نصیب ہو جاتی ہے۔'' پھر آپ نے اسی حدیث مبارکہ میں فرمایا: ''ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کا بول بولنے سے افضل اور کوئی نیکی نہیں، مزید فرمایا: ''تم نے ستر امتوں کی تعداد کو پورا

کیا ہےان میں سےتم سب سے آخر میں ہواور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ معزز ہو۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: تم آج عبادت گزاری اور نمازیں پڑھنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے بڑھ کر ہولیکن وہ تم سے بہتر تھے۔ دریافت کیا گیا: اس کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ دنیا سے بے رغبتی برتنے والے اور آخرت کے معاملے میں تم سے کہیں بڑھ کر شوق ورغبت رکھنے والے تھے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: دنیا پیٹھ پھیر کر بھاگی جارہی ہے اور آخرت ہماری طرف منہ کر کے محوِ سفر ہے۔ (لوگوں میں) ان دونوں کے بیٹے (یعنی چاہنے والے) ہیں۔تم آخرت کے بیٹے بننا، دنیا کے بیٹے نہ بننا، بلاشبہ آج دنیا میں عمل کا مرحلہ درپیش ہے اور حساب کتاب نہیں اور کل حساب کتاب کا مرحلہ درپیش ہوگا عمل کا موقع نہیں۔''

جناب یحییٰ بن متوکل نے کہا: میں جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہ ہمارا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا جو ایک مضبوط عمارت تعمیر کر رہا تھا۔ جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ نے مجھے کہا: بلڈنگ کی طرف مت دیکھیے۔ اس نے تو عمارت اسی غرض سے بنائی ہے کہ لوگ دیکھ دیکھ کر مبہوت ہوں۔

(5)......بَابُ الْقَنَاعَةِ بِالْقَلِيلِ مِنَ الدُّنْيَا
قلیل دنیاوی مال واسباب پر قناعت کرنا

(٣٩٣٩)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَسَّانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَنِيعِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمَشٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، نَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّازِقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، ......

نَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امارت سامان کی کثرت سے نہیں ہوتی بلکہ امیری تو دل کی امیری ہے۔''

شرح: قناعت کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے پاس موجود رزق کو کافی سمجھے اور اپنی ضروریات کو اس حد تک محدود کرلے کہ حلال روزی میں گزارہ ہو جائے۔

''اَلْعَرَض'' کا معنی ساز وسامان اور دنیاوی مال واسباب ہے اور اَلْعُرُوْض سے مراد سامانِ تجارت ہے۔

(٣٩٤٠)۔ وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، نَا

(٣٩٣٩) أخرجه البخاري: ٦٤٤٦، و مسلم: ١٠٥١

(٣٩٤٠) انظر الحديث السابق

حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امارت سامان کی کثرت سے نہیں ہوتی، دراصل امیری تو دل کی امیری ہے۔''

(۳۹٤۱)۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو ضروری حاجات کے مطابق رزق عطا فرما۔'' ایک سند میں اس دعا میں لفظ ((اجعل)) مذکور ہے۔

شرح: ((قُوْتًا)) ضرورت کے مطابق رزق کو قُوْت کہتے ہیں جو ضرورت سے زیادہ نہ ہو کہ اسے جمع کر کے رکھا جائے۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا﴾ .... ''اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگہبان ہے۔'' (سورۂ نساء: ۸۵)

(۳۹٤۲)۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الزَّغْرَتَانِيُّ أَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، نَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نَا أَبِي، حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شُرَيْكٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَلَبِيِّ، ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ۔))

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً وہ شخص کامیاب ٹھہرا جو مسلمان ہو گیا اور اسے بقدر ضرورت رزق عطا کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے دیے پر قناعت کی توفیق بخشی۔''

(۳۹٤۱) أخرجه البخاري: ٦٤٦٠، و مسلم: ١٠٥٥

(۳۹٤۲) أخرجه مسلم: ١٠٥٤

جناب سعید بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ بقدرِ ضرورت رزق کونسا ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا: ایک دن پیٹ بھر کر کھانا اور دوسرے دن بھوکا رہنا۔

(۳۹۴۳)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَالُ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَغْبَطُ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ، ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ، أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ، وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ، وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا، فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ نَقَدَ بِيَدِهِ، فَقَالَ: عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ، قَلَّتْ بَوَاكِيهِ، قَلَّ تُرَاثُهُ۔))

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک وہ مومن ہے جو ہلکا پھلکا (کم آمدنی والا) ہو، اسے نماز سے وافر حصہ ملا ہو (نفلی نماز اور تہجد زیادہ پڑھتا ہو) اپنے رب کی عبادت بہت عمدگی سے کرتا ہو، خلوت میں اس کی اطاعت کا دم بھرتا ہو، لوگوں میں گمنام ہو، اس کی طرف انگلیوں سے اشارے نہ کیے جاتے ہوں، ضرورت کے مطابق رزق میسر ہو، پھر آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کے فرمایا: ''اسے جلدی موت آجائے، اسے رونے والیاں کم ہوں اور اس کا ترکہ بھی تھوڑا ہو۔''

شرح: اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا، فَقُلْتُ: لَا يَا رَبِّ، وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا، وَأَجُوعُ يَوْمًا، أَوْ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ نَحْوَ هَذَا، فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ، وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ۔)) ......''مجھے میرے رب نے یہ پیشکش کی کہ میرے لیے مکہ کے بطحا میدان کو سونے کا بنا دے، میں نے کہا: نہیں، اے میرے پروردگار! لیکن (میں چاہتا ہوں کہ) ایک دن سیر ہو کر کھانا کھاؤں اور اگلے دن بھوکا رہوں۔'' آپ نے یہی کلمات تین مرتبہ ادا فرمائے یا اسی

(۳۹۴۳) ضعیف ......أخرجه الترمذي: ۲۳۴۷، وابن ماجه: ٤١١٧

مفہوم کے الفاظ کہے: ''جب میں بھوکا ہوں تو تیری جناب میں عاجزی اور تضرع کا اظہار کروں اور جب سیر ہوں تو تیری حمد وستائش بیان کروں اور شکر بجالاؤں۔'' (ترمذی: ۲۳۴۷)

((خَفِيفُ الْحَاذِ)) ''کم آمدنی والا شخص۔'' اصل میں یہ لفظ دبلے پتلے شخص پر بولا جاتا ہے جس پر گوشت کی کمی ہو۔

((كَانَ غَامِضًا۔)) ''گمنام۔'' معاشرے میں شہرت نہیں رکھتا۔

((كَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا)) ''رزق کفاف'' کا مطلب اتنی روزی ہے جس سے بنیادی ضروریات بغیر فضول خرچی کے پوری ہوتی رہیں اور قرض اُٹھانے کی ضرورت نہ پڑے۔

((نَقَدَ بِيَدِهِ)) ''اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔'' نَقَدْتُ رَأْسَهُ بِأَصْبَعِي کا معنی ہے: میں نے اس کے سر پر انگلی ماری۔''

((تُرَاث)) میراث اور وارث کو کہتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا﴾ ''اور (مردوں کی) میراث سمیٹ سمیٹ کر کھاتے ہو۔'' (سورۂ فجر:۱۹)

(۳۹۴٤)۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو مَنْصُورٍ السَّمْعَانِيُّ، نَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّيَّانِيُّ، نَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، نَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا قَتَادَةُ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَصَرِيّ......

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنَّ مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى وَلَا آبَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَأَعْطِ مُمْسِكًا مَالًا تَلَفًا۔))

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورج جب بھی طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں کناروں میں موجود فرشتے ندا لگاتے ہیں جس کو زمین کی پشت پر موجود ہر مخلوق سنتی ہے سوائے دو بوجھل مخلوقوں (جن وانس) کے (وہ ندا یہ ہے) اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ، یقیناً وہ مال جو کم ہو اور ضروریات کے لیے کافی ہو بہتر ہے اس مال سے جو زیادہ ہو اور رب کی یاد سے غافل کر دے، اور جب بھی سورج غروب ہوتا ہے تو اس کے دو کناروں میں دو فرشتے کھڑے پکار لگاتے ہیں: اے اللہ! اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو اور دے اور خرچ نہ کرنے والے کے مال سے برکت ختم کر دے۔''

(۳۹۴٤) اسناده حسن ......أخرجه الامام احمد فی المسند: ۲۱۷۸۰

(٣٩٤٥)۔ حَدَّثَنَا الْمُطَهَّرُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَارِسِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّالِحَانِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، نَا السَّرِيُّ بْنُ حَيَّانَ، نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، نَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ......

عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا عَائِشَةُ، إِنَّ الدُّنْيَا لَا تَنْبَغِي لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ، يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ مِنْ أُولِي الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ إِلَّا بِالصَّبْرِ عَلَى مَكْرُوهِهَا، وَالصَّبْرُ عَنْ مَحْبُوبِهَا، لَمْ يَرْضَ إِلَّا أَنْ كَلَّفَنِي مَا كَلَّفَهُمْ، وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾ [الْأَحْقَاف: ٣٥]، وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا بُدٌّ لِي مِنْ طَاعَتِهِ، وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا بُدٌّ لِي مِنْ طَاعَتِهِ، وَاللّٰهِ لَأَصْبِرَنَّ كَمَا صَبَرُوا وَأَجْهَدَنَّ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! دنیا محمد ﷺ اور ان کے گھر والوں کے لیے مناسب نہیں، اللہ تعالیٰ عالی ہمت رسولوں کے بارے میں اسی بات پر راضی ہے کہ وہ دنیا کی سختیوں پر صبر کریں اور دنیا کی پسندیدہ اشیاء سے رکے رہیں، اللہ تعالیٰ میرے بارے میں بھی اسی بات پر راضی ہے کہ جن باتوں کا انہیں مکلّف ٹھہرایا انہی کا مجھے بھی، اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے: ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾ .... ''پس اے رسول! تم ایسا صبر کرو جیسا صبر عالی ہمت رسولوں نے کیا۔'' (سورۂ احقاف:٣٥) اور اللہ کی قسم! مجھے اس امر کی اطاعت کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں اور اللہ کی قسم! مجھے اس بات کی ضرور پیروی کرنا ہے، بخدا! میں صبر کروں گا جیسا ان رسولوں نے صبر کیا اور اس کی بھرپور کوشش کروں گا اور قوت و طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔''

(٣٩٤٦)۔ حَدَّثَنَا الْمُطَهَّرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، نَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ اخْتَارَ اللّٰهُ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے خانوادے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی

(٣٩٤٥) ضعيف

(٣٩٤٦)

عَزَّ وَجَلَّ لَنَا الآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا۔))

بجائے آخرت کو پسند فرمایا ہے۔''

(٣٩٤٧)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَالُ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ الْحِمْصِيُّ، وَحَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ......

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مَلأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أَكَلَاتٍ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ، فَثُلُثٌ طَعَامٌ، وَثُلُثٌ شَرَابٌ، وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ۔))

سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی پیٹ سے برا کوئی برتن نہیں بھرتا، آدمی کو تو چند لقمے کافی ہیں جن سے اس کی کمر سیدھی رہے، اگر ضرور ہی زیادہ کھانا چاہے تو ایک تہائی کھانے کے لیے، ایک تہائی پینے کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے رکھے۔''

(٣٩٤٨)۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَالُ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ......

حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ، فَقَالَ: ((أَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ، فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا۔))

جناب ایوب بن عثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ڈکار کو سن کر فرمایا: ''اپنی ڈکاریں روک لو، قیامت کے دن وہی لوگ زیادہ طویل بھوک برداشت کریں گے جو دنیا میں زیادہ سیر ہوتے ہیں۔''

شرح: جناب حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت لقمان رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹے! سیر ہوجانے کے بعد دوبارہ پیٹ بھر کر نہ کھا، خوراک کا اتنا حصہ اگر تو کسی کتے کے آگے پھینک دے تو زیادہ بہتر ہے۔'' ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ودولت کی کثرت اور وسعت سے منع فرمایا، ابوعبید نے کہا: (التَّبَقُّر) سے مراد مال ومنال کی کثرت اور بہتات ہے۔ جب تو کسی کا پیٹ چاک کر دے اور اسے کھول دے تو تو کہے گا: (بَقَرْتُ بَطْنَهُ) لغت میں یہ لفظ فراخی، وسعت اور کثرت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

(٣٩٤٧) هذا حديث حسن ......أخرجه الترمذي: ٢٣٨٠، وابن ماجه: ٣٣٤٩

(٣٩٤٨) حسن ......أخرجه الترمذي: ٢٤٧٨، وابن ماجه: ٣٣٥٠ عن ابن عمر

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے موت اس لیے پسند ہے کہ اس سے میرے رب کی ملاقات حاصل ہوتی ہے، مجھے بیماری سے اس لیے پیار ہے کہ اس سے میری خطائیں معاف ہوتی ہیں اور مجھے فقر وفاقہ اس لیے محبوب ہے کہ اس سے رب تعالیٰ کے حضور عاجزی اور انکسار کا موقع ملتا ہے۔

(٣٩٤٩)۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو عُمَرَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، نَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، نَا زَائِدَةُ، نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: جَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي خَمِيلٍ وَقِرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ أَدَمٍ حَشْوُهَا إِذْخِرٌ۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک چادر، ایک مشکیزہ اور ایک چمڑے کا سرہانہ جس میں اذخر کی گھاس بھری ہوئی تھی (رخصتی کے موقع پر) ساتھ دیے تھے۔

شرح: جناب ابن کعب القرظی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ خیر وبھلائی کا ارادہ فرمالے تو اسے تین خوبیوں کا مالک بنا دیتا ہے۔ (۱) دین کی سمجھ بوجھ، (۲) دنیا سے بے رغبتی (۳) اپنے عیوب پر نظر۔

جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ کا کہنا ہے: قرآن کی تلاوت زہد وتقوی کے بغیر کچھ فائدہ مند نہیں، زہد اختیار کر، اپنے آرام کا خیال رکھ اور نماز پنجگانہ کی پابندی کر۔

(6)......بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ
مال کے فتنے سے کس قدر بچنا چاہیے؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ .... ''تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں۔'' (سورۂ تغابن: ۱۵) نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ﴾ .... ''اور انسان کو جب کبھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوب رجوع کر کے اپنے رب کو پکارتا ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس سے نعمت عطا فرما دیتا ہے۔'' (سورۂ زمر: ۸) کسی کے نوکروں چاکروں اور متبعین کی جماعت کو (هم خول فلان) کہا جاتا ہے اس کا واحد ''خائل'' ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَى بِجَانِبِهِ﴾ .... ''اور جب ہم انسان پر اپنا انعام کرتے ہیں تو وہ منہ موڑ لیتا ہے اور کروٹ بدل لیتا ہے۔'' (سورۂ بنی اسرائیل: ۸۳) ایک معنی یہ بھی کیے گئے ہیں کہ اپنی قوت وطاقت اور دوست واحباب کی وجہ سے دین سے منہ موڑ لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔

(٣٩٤٩) ضعيف الاسناد ......أخرجه النسائي: ٣٣٨٤

ارشادِ باری ہے:﴿وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى﴾ .... ''اس کا مال اسے (اوندھا) گرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا۔'' (سورۂ لیل:۱۱) امام مجاہد رحمہ اللہ تــــردی کا معنی کرتے ہوئے کہتے ہیں اس سے مراد وقت ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:﴿جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهُ﴾ .... ''جو مال کو جمع کرتا جائے اور گنتا جائے۔'' (سورۂ ہمزہ:۲) اس سے مراد یہی ہے کہ جمع کرنا اور گن گن کر رکھنا یعنی سینت سینت کر رکھنا اور حوادث زمانہ کے لیے اسے بچا بچا کر رکھنا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا﴾ .... ''اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں وہاں کے بڑوں ہی کو جرائم کا مرتکب بنایا۔'' (سورۂ انعام:۱۲۳) یعنی ہم نے کافروں اور فاسقوں کے سرغنے اور کھڑپینچ امیر کبیر لوگ بنائے، سرداری اور مال ودولت کی فراوانی انہیں کفر کے راستے پر لے آئی اور یہی لوگ انبیاء اور داعیان حق کی مخالفت میں پیش پیش تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا﴾ .... ''بے شک انسان بڑے کچے دل والا بنایا گیا ہے۔'' (سورۂ معارج:۱۹) اس آیت کی تفسیر میں آیا ہے کہ انسان بہت جزع فزع کرنے والا، پریشانی سے سخت گھبرا جانے والا، بخیل وحریص اور مال ودولت کا لالچی ہے۔ ھلوعا اس شخص کو کہا جاتا ہے جو مصائب میں بوکھلا جائے اور تنگ دل ہو جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ....﴾ .... ''مرغوب چیزوں کی محبت لوگوں کے لیے مزین کر دی گئی ہے جیسے عورتیں اور بیٹے، سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے اور شاندار گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی۔ یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور لوٹنے کا اچھا ٹھکانہ اللہ ہی کے پاس ہے۔'' (سورۂ آل عمران:۱۴)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! تیری طرف سے مرغوب چیزیں ملنے کے بعد ہم خوش ہوئے بغیر تو نہیں رہ سکتے لیکن ہمیں اس بات کی توفیق مرحمت فرما کہ ہم ان کے حقوق ادا کر سکیں اور انہیں تیری اطاعت اور بندگی میں کھپا سکیں۔

جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ نے کہا: مال کا معنی ہے کھینچنا اور جذب کرنا۔ مال کو مال اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ دلوں کو اپنی جانب کھینچ لیتا ہے۔

(۳۹۵۰)۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ۔)) قَالَ: زَهْرَةُ الدُّنْيَا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا يَأْتِي

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلا شبہ مجھے تمہارے بارے میں جس بات کا شدید اندیشہ ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے زمین سے برکات کے دروازے کھول دے گا۔''

(۳۹۵۰) أخرجه البخاري: ۹۲۱، و مسلم: ۱۰۵۲

الْـخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ حَتَّـى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَعَلَ يَـمْسَـحُ عَـنْ جَبِينِهِ، قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ؟)) قَـالَ: أَنَـا، قَـالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِينَ طَـلَـعَ لِـذَلِكَ، قَـالَ: ((لَا يَـأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِـالْـخَيْرِ، إِنَّ هَذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَإِنَّ كُـلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا، أَوْ يُلِمُّ، أَلَا إِنَّ آكِلَةَ الْـخَـضِرَةَ تَـأْكُـلُ حَتَّى إِذَا اشْتَدَّتْ خَـاصِـرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، فَاجْتَرَّتْ وَثَـلَـطَـتْ وَبَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ، وَإِنَّ هَـذَا الْـمَالَ حُلْوَةٌ، مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِـي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ، كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ۔))

یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوشحالی اور زیب و زینت کے دروازے۔'' ایک شخص نے عرض کیا: کیا خیر شر لانے کا سبب بن سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے خاموشی اختیار کی، ہم نے محسوس کیا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے چہرہ مبارک سے پسینہ صاف کیا اور دریافت کیا کہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں حاضر ہوں۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اس شخص نے سوال کیا تو ہم نے اس کو سراہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خیر شر کا ذریعہ نہیں بن سکتا، بلا شبہ یہ مال سرسبز اور شیریں ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ موسم بہار (اللہ کی قدرت کے ساتھ) جس چارے اور گھاس کو بھی اُگاتا ہے وہ جانوروں کو موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے یا ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے البتہ ترو تازہ گھاس چرنے والا ہر جانور بچ جاتا ہے۔ وہ خوب چرتا ہے اور جب اس کے پیٹ کے دونوں کنارے سخت ہو جاتے ہیں تو وہ سورج کی طرف رخ کر کے جگالی کرتا ہے اور گوبر اور پیشاب کرتا ہے۔ بعد ازاں وہ دوبارہ چرنا شروع کر دیتا ہے، بلا شبہ یہ مال میٹھا ہے، جس شخص نے اس کو صحیح طریقے کے ساتھ حاصل کیا اور صحیح جگہ میں خرچ کیا تو وہ اس کا بہترین معاون ہے اور جس شخص نے اس کو ناجائز ذرائع سے حاصل کیا اس کی مثال اس شخص کی ہے جو کھا رہا ہے لیکن سیر نہیں ہو رہا۔''

تشریح: ((خَضِرَة)) ''عمدہ، ترو تازہ'' اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا کا مال و اسباب پُر کشش اور جاذب نظر ہے اور دیکھنے والے کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتا ہے۔ اصل میں یہ لفظ درختوں کی ہریالی اور شادابی کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ بعد ازاں وسعت کے طور پر ہر تازہ اور تر چیز کو خَـضِـرَة کہا جانے لگا۔ عالم جوانی میں فوت ہو جانے

والے شخص کے متعلق کہا جاتا ہے: مَاتَ شَابٌّ غَضًّا۔ یہ قرآن مجید میں مستعمل ہے: ﴿فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا﴾ .... ''پھر ہم نے اس سے سبز شاخ نکالی۔'' (سورۂ انعام:۹۹)

((يَقْتُلُ حَبَطًا)) امام اصمعی رحمہ اللہ نے کہا: حبط یہ ہے کہ جانور اس قدر زیادہ مقدار میں کھا لے اور اس کا پیٹ پھول جائے اور سانس لینا مشکل ہو جائے (جسے اردو میں اُپھارا ہو جانا کہتے ہیں۔)

ابو عبید لغوی نے کہا: او يَلِمّ کا معنی ہے ہلاکت کے قریب ہو گیا۔

امام ازہری رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث مبارکہ میں دو مختلف کرداروں کو مثال کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔ ایک تو اس شخص کی مثال ہے جو دنیا کے حصول کے لیے بہت بے چین ہے، دین و شریعت سے غافل اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد ہونے والے مالی حقوق سے لاپروا ہے اور دوسری مثال اس شخص کی ہے جو مال و دولت کے حصول کے لیے میانہ روی سے چلتا ہے اور دین پر خرابی نہیں آنے دیتا، مال سے خود بھی فائدہ اُٹھاتا ہے اور اس کا مال دوسروں کے لیے بھی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ جانور کو اُپھارا ہو جانے والی مثال پہلے شخص کی ہے اور جگالی کرنے والے جانور کی مثال دوسرے شخص کی ہے۔

((اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ، فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ)) ''سورج کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئی او جگالی کی اور گوبر کیا۔'' مطلب یہ ہے کہ اس نے وقفہ وقفہ سے کھایا، یکبارگی تازہ گھاس پر ٹوٹ نہیں پڑی۔ جانور تب بھوکے ہوتے ہیں جب انہیں قبض ہو جائے، ان کا گوبر و پیشاب بند ہو جائے۔ اس طرح جانور کا کھایا ہوا چارہ اچھی طرح ہضم ہو جاتا ہے اور جزو بدن بنتا ہے۔ امام خطابی رحمہ اللہ نے کہا: گوبر اور پیشاب کرنے سے مراد مالی حقوق کی ادائیگی ہے۔ اس مثال سے مقصود صدقہ و خیرات کرنے پر اُبھارنا، سینت سینت کر رکھنے سے منع کرنا اور مال و دولت کے معاملے میں میانہ رو رہنے کی ترغیب ہے۔

((الخَضِرَة)) ''سے مراد سبز و شاداب گھاس ہے۔ امام زہری رحمہ اللہ نے کہا: اس سے مراد جانوروں کے کھانے کا ہر وہ چارہ ہے جس کی جڑیں زمین میں گہری نہ ہوں۔

(۳۹۵۱)۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نَا أَبُو الْيَمَانِ ، أَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، ......

أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ

سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر

(۳۹۵۱) أخرجه البخاري: ۳۱۵۸، و مسلم: ۲۹۶۱

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ، فَوَافَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ، فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ، وَقَالَ: ((أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ جَاءَ بِشَيْءٍ۔)) قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا، كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، وَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ۔))

میں شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین روانہ فرمایا تاکہ وہاں کے لوگوں کا جزیہ لے کر آئیں۔ نبی ﷺ نے بحرین والوں سے صلح کی تھی اور ان پر سیدنا عبداللہ بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے اور انصار کو سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کا علم ہوا تو انہوں نے فجر کی نماز مسجد نبوی میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ نے جب نماز سے فارغ ہو کر رخ انور لوگوں کی طرف کیا تو وہ لوگ آپ کے سامنے آئے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو مسکرا دیئے اور فرمایا: ''میرا خیال ہے تم نے سنا ہے ابوعبیدہ بحرین سے کچھ لائے ہیں؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ اور خوشی والی چیزوں کی امید رکھو، اللہ کی قسم! مجھے تم پر فقر کا اندیشہ نہیں، مجھے تو یہ خطرہ ہے کہ دنیا تم پر اسی طرح فراخ ہو جائے گی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی، پھر تم اس کے لیے ایک دوسرے پر رشک اور مسابقت کرو گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے کیا تو یہ دنیا تمہیں تباہ کر دے جس طرح اس نے تم سے پہلے لوگوں کو کیا تھا۔''

(۳۹۵۲)۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، أَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الطَّحَّانُ، أَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ قُرَيْشٍ، أَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَنَا عُبَيْدٌ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ......

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَكَلَتْنَا الضَّبُعُ،

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی

(۳۹۵۲) اسناده ضعيف ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ۱۷۲۳٤ عن ابى ذر

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((غَيْرُ ذَلِكَ أَخْوَفُ عِنْدِي، أَنْ تُصَبَّ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًّا.))

اے اللہ کے رسول! خشک سالی نے ہمیں رگید دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بجائے دوسرا معاملہ میرے نزدیک زیادہ تشویشناک ہے کہ دنیا تمہارے اوپر خوب برسا دی جائے گی۔''

شرح ابوعبید نے کہا: (الضَّبُع) کا معنی ہے: تباہ کر دینے والی قحط سالی۔

(۳۹۵۳)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ الْكُشْمِيهَنِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَّالُ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ......

عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ.))

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیا جائے وہ انہیں اس قدر نقصان نہیں پہنچاتے جس قدر کہ مال کا لالچ اور دنیاوی جاہ دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔''

(۳۹۵۴)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُنِيبٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ......

عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ هَذِهِ: ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ: ((يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي مَالِي، وَهَلْ لَكَ إِلا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ، أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ.))

جناب مطرف اپنے والد سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو آپ یہ آیت مبارکہ پڑھ رہے تھے: ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ .... ''تم کو کثرت کی خواہش وطلب نے اللہ تعالیٰ اور آخرت سے غافل کر رکھا ہے۔'' (سورۂ تکاثر:۱) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کہتا ہے: میرا

(۳۹۵۳) صحيح ......أخرجه الترمذي: ۲۳۷۶

(۳۹۵۴) أخرجه مسلم: ۲۹۵۸

مال، میرا مال حالانکہ تیرا مال تو وہ ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا، پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ خیرات کر کے اس کا ثواب جاری کر لیا۔''

(٣٩٥٥)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ......

سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلاثَةٌ، فَيَرْجِعُ اثْنَانُ، وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ، يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ عَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقَى عَمَلُهُ۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فوت ہونے والے انسان کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ دو واپس لوٹ آتی ہیں اور ایک چیز اس کے ساتھ رہتی ہے۔ اس کے ساتھ جانے والے اس کے اہل وعیال، اس کا مال اور اس کے اعمال ہوتے ہیں۔ اہل وعیال اور مال تو واپس آجاتے ہیں اور اعمال اس کے ساتھ رہتے ہیں۔''

(٣٩٥٦)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، أَنَا أَبُو نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ بِالْكُوفَةِ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ نَصْرُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَقِيهُ بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: ......

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّكُمْ مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا مِنَّا مِنْ أَحَدٍ إِلا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ، قَالَ: ((اعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ)) قَالُوا: مَا نَعْلَمُ إِلا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جسے اپنا مال، اپنے وارث کے مال سے زیادہ پیارا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں کوئی ایسا نہیں جسے اپنا مال زیادہ پیارا نہ ہو بہ نسبت اپنے وارث کے مال کے۔ آپ نے فرمایا:

(٣٩٥٥) أخرجه البخاري: ٦٥١٤، و مسلم: ٢٩٦٠

(٣٩٥٦) أخرجه البخاري: ٦٤٤٢

قَـالَ: ((مَـا مِـنْكُمْ رَجُلٌ إِلا مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْـهِ مِـنْ مَـالِهِ)) قَالُوا: كَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ ((إِنَّـمَـا مَالُ أَحَدِكُمْ مَا قَدَّمَ، وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ.))

''خوب غور وفکر کرلو جوتم کہہ رہے ہو۔'' صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم تو اسی قدر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کو اپنے وارث کا مال، اپنے مال سے زیادہ پیارا ہے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: کیونکر اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''درحقیقت اس کا مال تو وہ ہے جو اس نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو وہ چھوڑ کر فوت ہوا۔''

(٣٩٥٧)۔أَخْبَـرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَـا مُـحَـمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ......

عَـنْ أَنَـسِ بْـنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُـجَـاءُ بِـابْـنِ آدَمَ يَـوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّه بَذَجٌ، فَيُـوقَفُ بَيْـنَ يَدَيِ اللّٰهِ، فَيَقُولُ لَهُ: أَعْطَيْتُكَ وَخَـوَّلْتُكَ، وَأَنْـعَمْتُ عَلَيْكَ، فَمَا صَنَعْتَ؟ فَيَـقُـولُ: رَبِّ جَمَعْتُهُ، وَثَمَّرْتُهُ، فَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَـا كَـانَ، فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ، فَيَقُولُ لَهُ: أَرِنِـي مَـا قَـدَّمْـتَ، فَيَـقُولُ: رَبِّ جَمَعْتُـهُ، وَثَـمَّـرْتُـهُ، فَتَـرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ، فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ، فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيَمْضِي بِهِ إِلَى النَّارِ.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے روز آدم کے بیٹے (انسان) کو لایا جائے گا گویا کہ وہ (کمزوری کے سبب) بھیڑ کا بچہ ہے، اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ میں نے تجھے (زندگی) عطا کی، میں نے تجھے (مال ودولت سے) نوازا اور میں نے (پیغمبر بھیج کر) تجھ پر انعامات کئے، تو نے کیا کیا؟ وہ کہے گا: اے اللہ! میں نے مال جمع کیا اور کثرت کے ساتھ فراہم کیا اور میں نے (زندگی کی نسبت موت کے وقت) زیادہ چھوڑا، مجھے واپس کر، میں یہ تمام مال تیرے پاس لاتا ہوں، تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: مجھے دکھا جو تو نے آگے (آخرت کے لیے) بھیجا۔ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں نے مال جمع کیا اور کثرت کے ساتھ فراہم

(٣٩٥٧) ضعيف ......أخرجه الترمذي: ٢٤٢٧

کیا اور میں نے زیادہ چھوڑا، مجھے واپس بھیج، میں یہ تمام مال تیرے پاس لاتا ہوں، لیکن افسوس کہ اس شخص نے کسی عمل صالح کو آگے نہ بھیجا ہوگا، چنانچہ اسے دوزخ کی جانب چلا دیا جائے گا۔"

شرح: ((البَذْجُ)) "بھیڑ کا بچہ۔" اس کی جمع بذجان آتی ہے۔ بھیڑ کے بچے کو بَذْجٌ اور بکری کے بچے کو عَتُوْدٌ کہتے ہیں۔ یہ قدرے بڑا اور مضبوط ہوتا ہے جسے پٹھورا کہا جاتا ہے۔

(۳۹۵۸)۔أَخْبَـرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِىُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِىُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْـنُ يُـوسُفَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ أَبِى حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِى صَالِحٍ......

عَـنْ أَبِى هُـرَيْـرَةَ ، عَـنِ الـنَّبِىِّ ﷺ قَـالَ: ((تَـعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ ، وَالْقَطِيفَةِ ، وَالْخَمِيصَةِ ، إِنْ أُعْطِىَ رَضِىَ ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہلاک ہو جائے دینار کا بندہ، درہم کا بندہ، چادر کا بندہ اور کمبل کا بندہ، اگر اسے دیا جائے تو خوش رہتا ہے، اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے۔" سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہلاک ہو جائے دینار کا بندہ، درہم کا بندہ اور چادر کا بندہ، اگر اسے دیا جائے تو خوش رہتا ہے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے، ہلاک ہو جائے، اوندھا ہو جائے، اسے کانٹا لگے تو نکالا نہ جائے، مبارک ہو اس بندے کو جو اللہ کے راستے میں (غزوہ کے موقع پر) اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے، اس کے سر کے بال پراگندہ ہیں اور اس کے قدم گردوغبار سے اٹے ہوئے ہیں، اگر اسے پہرے پر لگا دیا جائے تو وہ اپنے اس کام میں پوری تندہی سے لگا رہے اور اگر لشکر کے پیچھے (دیکھ بھال کے لیے) لگا دیا جائے تو اس میں پوری فرض شناسی سے لگا رہے۔ اگر وہ کسی سے ملاقات

(۳۹۵۸) أخرجه البخاری: ۲۸۸۷

کی اجازت طلب کرے تو اسے اجازت بھی نہ ملے، اگر کسی
کی سفارش کرے تو اس کی سفارش بھی قبول نہ کی جائے۔''

شرح اس حدیث مبارکہ کے الفاظ یوں بھی مروی ہیں: ((تَعِسَ فَلَا انْتَعَشَ، وَشِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ)) ''اوندھا گرے تو کوئی اُٹھانے والا نہ ہو، اسے کانٹا لگے تو نکالا نہ جائے۔''

((تَعِسَ)) ''ٹھوکر کھانا، اوندھا گرنا۔'' اس جملے میں بددعا کی گئی ہے کہ اللہ اسے ہلاک کرے۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿فَتَعْسًا لَّهُمْ﴾ .... ''ان کے لیے ہلاکت ہو۔'' (سورۂ محمد: ۸) جب کسی کو دعا دینا مقصود ہو تو (لَعًا لَهٗ) کہا جاتا ہے اور اگر بددعا مقصود ہو تو (تَعْسًا لَهٗ) کہا جاتا ہے۔

((اِنْتَكَسَ)) ''کسی چیز کا الٹا یعنی منکوس ہو جانا۔''

((اَلِانْتِعَاش)) ''کسی چیز کو اُٹھانا اور بلند کرنا۔'' جنازے کو عربی میں نعش کہتے ہیں کیونکہ اسے حاضرین کے درمیان میں سے بلند کر کے رکھا جاتا ہے۔

((فَلَا انْتَعَشَ)) ''اسے اُٹھایا نہ جائے۔'' جب کوئی مریض صحت یاب ہو جائے اور چلنے پھرنے لگ جائے تو کہا جاتا ہے: (اِنْتَعَشَ اللَّيْلُ) ''بیمار اُٹھ کھڑا ہوا۔''

((شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ)) کانٹا نکالنے کو نَقْشُ الشَّوْكَةِ کہا جاتا ہے۔ نہ کانٹا وہ خود نکال سکے اور نہ کوئی کانٹا نکالنے والا غمگسار اسے میسر آئے۔

(۳۹۵۹)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الأَلْهَانِيُّ......

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: وَرَأَى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ، فَقَالَ: سمعت النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لا يَدْخُلُ هَذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلا دَخَلَهُ الذُّلُّ۔))

سیدنا ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہم لوگ تنگ دستی اور افلاس میں آزمائے گئے تو ہم نے صبر کر لیا پھر ہمیں خوشحالی، کشائش رزق اور مال و دولت کی فراوانی کی آزمائش سے پالا پڑا تو ہم صبر و ہمت کا مظاہرہ نہ کر سکے۔

(۳۹۵۹) أخرجه البخاري: ۲۳۲۱

(7)......بَابُ فَضْلِ الفُقَراء
ناداروں کی فضیلت

(۳۹۶۰)۔أَخْبَـرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ......

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ: رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ فَـضْـلا عَـلَـى مَنْ دُونِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلا بِضُعَفَائِكُمْ۔))

سیدنا مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ اسے اس سے کمتر لوگوں پر فضیلت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں دشمنوں پر جو غلبہ حاصل ہے اور تمہیں جو رزق مل رہا ہے وہ تمہارے کمزور افراد کی وجہ سے مل رہا ہے۔

شرح سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میری رضا مندی کو اپنے فقیر لوگوں کی خدمت کر کے تلاش کرو کیونکہ ان ضعیف و کمزور لوگوں کی وجہ سے تمہیں رزق ملتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔“

(صحیح، ترمذی: ۱۷۰۲، نسائی: ۳۱۷۹، ابوداود: ۲۵۹٤)

(۳۹٦۱)۔أَخْبَـرَنَـا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْميربندكُشَائِيُّ ، أَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الطَّحَّانُ ، أَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُـحَـمَّـدُ بْـنُ قُرَيْشِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعُزَّى الْمَكِّيُّ ، أَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلامٍ ، حَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ......

عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ((أَنَّـهُ كَـانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ۔))

سیدنا اُمیہ بن خالد بن عبد اللہ بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فقیر مہاجرین کی دعاؤں کے ساتھ فتح طلب کرتے تھے۔

شرح جناب عبدالرحمٰن نے کہا کہ آپ ﷺ جنگ میں ان کی دعاؤں سے فتح کے طالب ہوتے تھے۔

ابوعبید نے کہا: ان کے وجود کو باعث برکت جانتے تھے۔

((الـصَّـعَـالِيْك)) ”فقیر، مفلس اور بے سروسامان لوگ۔“ بعض کے نزدیک یَسْتَفْتِحُ کے معنی

(۳۹٦۰) أخرجه البخاري: ۲۸۹٦

(۳۹٦۱) مرسل

(یَسْتَنْصِرُ) ''مدد طلب کرتے۔'' کے ہیں۔قرآن مجید کی آیت کی تفسیر میں یوں بھی مروی ہے:((اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَ كُمُ الْفَتْحُ)) ''اگر تم مدد کے طالب ہو تو وہ مدد ونصرت تمہارے پاس آ گئی ہے۔'' (سورۂ انفال:۱۹)

(۳۹۶۲)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْعَالِي الْبُوشَنْجِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو إِسْمَاعِيلُ بْنُ نُجَيْدٍ السُّلَمِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الأَنْصَارِيُّ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ ، أَنَّ أَبَا عُثْمَانَ حَدَّثَهُمْ......

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ ، فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ ، فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔))

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو وہاں اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔''

(۳۹۶۳)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّازُ ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ ، أَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ......

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَقَفْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ ، فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْمَسَاكِينُ ، وَوَقَفْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ ، فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءُ ، وَإِذَا أَهْلُ الْجِدِّ مَحْبُوسُونَ ، إِلا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ، فَقَدْ أُمِرَ بِهِ إِلَى النَّارِ۔))

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''میں (معراج کی رات) جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت فقراء کی تھی اور میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت خواتین کی تھی جبکہ امراء کو (میدان محشر میں) روکا ہوا تھا البتہ دوزخیوں کو دوزخ میں ڈالنے کا حکم دیا جا چکا تھا۔''

شرح ((أَهْلُ الْجِدِّ مَحْبُوسُونَ)) ''مالدار، سیم وزر سے لدے ہوئے لوگ۔''

(۳۹۶٤)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

(۳۹۶۲) أخرجه البخاري: ٥١٩٦ ، و مسلم: ٢٧٣٦

(۳۹۶۳) أخرجه البخاري: ٦٥٤٧

(۳۹۶٤) صحيح ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ٢٣٦٨٣

الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ......

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَيَحْمِي عَبْدَهُ الدُّنْيَا، وَهُوَ يُحِبُّهُ كَمَا تَحْمُونَ مَرْضَاكُمُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ تَخَافُونَ عَلَيْهِ.))

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو دنیا سے بچاتا ہے جس سے اس کو پیار ہوتا ہے جیسے تم اپنے مریضوں کو کھانے اور پینے (جو اس کے لیے نقصان دہ ہوتے ہیں) سے بچاتے ہو، تمہیں ان کی صحت کے متعلق خدشہ ہوتا ہے۔'' (اور اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب بندے کی آخرت کا خطرہ ہوتا ہے)

(٣٩٦٥)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ......

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ: يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ.))

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن آدم دو چیزوں کو ناپسند جانتا ہے، ایک تو موت کو ناپسند سمجھتا ہے حالانکہ مومن کے لیے موت فتنے سے بہتر ہے اور دوسرا کم مال کو ناپسند سمجھتا ہے حالانکہ تھوڑے مال کا حساب بھی کم ہوگا۔''

(٣٩٦٦)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ زِيَادُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَفِيُّ، أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الشُّرَيْحِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الْوَازِعِ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ، فَقَالَ: ((انْظُرْ مَاذَا تَقُولُ)) قَالَ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: مجھے آپ کے ساتھ محبت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوب

(٣٩٦٥) اسناده جيّد ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ٢٣٦٨٦

(٣٩٦٦) ضعيف ......أخرجه الترمذى: ٢٣٥٠

ثَلاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: ((إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي، فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، لَلْفَقْرُ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ۔))

غور وفکر کر لے کہ تو کیا کہہ رہا ہے۔'' اس نے تین مرتبہ عرض کیا، اللہ کی قسم! مجھے آپ کے ساتھ محبت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو واقعی مجھ سے محبت رکھتا ہے تو فقر وفاقہ کے لیے ڈھال تیار کر، بلاشبہ فقر وفاقہ مجھ سے محبت کرنے والے شخص کی جانب سیلابی پانی سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ آتا ہے۔''

شرح: سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابوالوازع کا نام جابر بن عمرو البصری ہے۔

((فاعد للفقر تجفافا)) ''فقر وفاقہ کے لیے سپر تیار کر لے۔'' جس سے تو اپنے دین کو محفوظ کر سکے۔ اس سے مراد معنوی ڈھال ہے یعنی اپنے آپ کو صبر، قناعت اور اپنے نصیبے پہ راضی ہونے کی عادت ڈال۔

(۳۹٦۷)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أُمِّهِ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٌ: ((مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ: هَذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لا يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلِ هٰذا۔))

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے پوچھا: اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کیا: یہ شخص معزز (دولت مند) افراد میں سے ہے۔ بخدا! اس کے بارے میں یہی توقع ہے کہ اگر (کسی گھرانے میں) نکاح کا پیغام دے تو اس کا پیغام قبول کیا جائے، اگر (کسی کی) سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے، راوی نے بیان کیا: نبی ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر ایک اور آدمی گزرا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ ایک غریب مسلمان ہے۔ اس کے بارے میں توقع ہے کہ اگر نکاح کا پیغام دے تو اسے رشتہ نہ دیا جائے۔ اگر سفارش کرے تو اس

(۳۹٦۷) أخرجه البخاري: ٦٤٤٧

کی سفارش قبول نہ کی جائے۔ اگر بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ غریب مسلمان اس پہلے شخص جیسے زمین بھر آدمیوں سے بہتر ہے۔''

(٣٩٦٨)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَادِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رُبَّ أَشْعَثٍ مَدْفُوعٍ بِالأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لأَبَرَّهُ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت سے ایسے شخص ہیں جن کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں، جنہیں دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے اگر وہ (کسی کام پر) اللہ کی قسم اُٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔''

شرح: ایک روایت میں یوں بھی ہے: ((رُبَّ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ بِهٖ)) ''''بہت سارے دو پرانی چادروں میں ملبوس افراد جن کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔''

فائدہ: سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: انسان ایمان کی کوہان تک اس وقت پہنچتا ہے جب اس کے نزدیک کمزور، تنگ دست اور فاقہ مست افراد کی قدر و قیمت، مالدار، معزز اور بڑے آدمی سے زیادہ ہو۔ دنیاوی اعتبار سے نادار اور تہی دست اس کے ہاں مال ودولت کی کثرت رکھنے والے سے زیادہ محبوب ہو۔ معاشرتی طور پر وہ ان دونوں افراد کو برابر کے پیمانے سے ناپے۔ لوگوں کے لیے وہی پسند کرے جو وہ اپنے لیے اور اپنے گھر والوں کے لیے پسند کرتا ہے۔

جناب طاؤس کہتے ہیں: نابینا ہونے کے بعد سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو پتھر توڑ رہے تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ جواب دیا گیا: پتھر توڑ رہے ہیں۔ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کے کارندے ان حضرات سے کہیں بڑھ کر طاقتور ہیں۔ جناب عمر بن عثمان رحمہ اللہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے موسیٰ! جب تو مالداری کو اپنی طرف آتا پائے تو یقین کر لینا کہ دنیا میں ہی عقوبت اور سزا شروع ہونے لگی ہے اور اگر فقر وفاقہ کو اپنی طرف آتا دیکھے تو کہہ: متقین کی نشانی کو خوش آمدید ہو۔

(٣٩٦٨) أخرجه مسلم: ٢٦٢٢

جناب حسن بصری رحمہ اللہ کی محفل میں نادار مومنوں کا تذکرہ چل نکلا تو ایک شخص نے کہا: اے ابوسعید! کیا خیال ہے میرا شمار بھی ان میں ہوتا ہے؟ انہوں نے دریافت کیا: کیا تجھے صبح وشام کھانا ملتا ہے؟ اس آدمی نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: تو ان میں سے نہیں۔

(8)......بَابُ كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ ﷺ وَعَيْشُ أَصْحَابِهِ رضی اللہ عنہم

نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز زندگی

(٣٩٦٩)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ......

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ، مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ، فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ، فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ، فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ، وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ، فَقَالَ: ((أَوَفِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ إِنَّ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا۔))

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر کوئی بستر بھی نہیں تھا، اس لیے چٹائی کے ابھرے ہوئے حصوں کا نشان آپ کے پہلو میں پڑ گیا تھا۔ آپ ایک ایسے چمڑے کے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے آپ کے گھر کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا تو اللہ کی قسم! مجھے تین کھالوں کے علاوہ کوئی چیز وہاں نظر نہ آئی۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ آپ کی امت کو کشادگی عطا فرما دے، فارس اور روم کے لوگ تو پوری فراخی کے ساتھ رہتے ہیں حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے خطاب کے بیٹے! کیا تم بھی اسی خیال میں ہو؟ یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ ان کے اچھے اعمال (جو وہ خدمت خلق اور معاملات کی حد تک کرتے ہیں ان کی جزا) اسی دنیا میں ان کو دے دی گئی ہے۔''

(٣٩٦٩) أخرجه البخاري: ٢٤٦٨، ٤٩١٣، و مسلم: ١٤٧٩

شرح ((الـرِمَال)) ''کھجوروں کے پتوں سے بنی ہوئی چٹائی۔'' (اھاب) چمڑا، کھال، اس کی جمع اُھبة ہے۔ امام زہری رحمہ اللہ نے کہا: جس طرح اِلٰہٌ واحد ہے اور آلِھَة جمع ہے۔

(۳۹۷۰)۔أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْجَوْزَجَانِيُّ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْخُزَاعِيُّ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْهَيْثَمُ بْنُ كُلَيْبٍ الشَّاشِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ......

قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلأُ بَطْنَهُ۔

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے (اپنے شاگردوں یا گھر والوں سے) کہا: کیا تمہیں من پسند کھانا پینا میسر نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ کو معمولی سی کھجوریں بھی میسر نہ تھیں جن سے پیٹ بھر لیتے۔

(۳۹۷۱)۔أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَوْزَجَانِيُّ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْخُزَاعِيُّ، أَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ كُلَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلان، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ، عَنِ الأَسْوَدِ......

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلسل دو دن جو کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ وفات پا گئے۔

(۳۹۷۲)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَوْزَجَانِيُّ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْخُزَاعِيُّ، أَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ كُلَيْبٍ، نَا أَبُو عِيسَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالا: نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر، نَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الأَسْوَدِ بن يَزِيدَ......

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ محمد ﷺ کے گھر والوں نے مسلسل دو دن جو کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔

(۳۹۷۰) أخرجه مسلم: ۲۹۷۷

(۳۹۷۱) صحيح ......أخرجه الترمذى: ۲۳۵۷

(۳۹۷۲) أخرجه مسلم: ۲۹۷۰

(٣٩٧٣)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا، وَمَا هُوَ إِلا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ، غَيْرَ أَنْ جَزَى اللّٰهُ نِسَاءً مِنَ الأَنْصَارِ خَيْرًا، كُنَّ رُبَّمَا أَهْدَيْنَ لَنَا شَيْئًا مِنَ اللَّبَنِ۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یقیناً ہمارے اوپر ایسا مہینہ بھی گزر جاتا کہ چولہا نہیں جلتا تھا۔صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا البتہ اللہ تعالیٰ انصار کی عورتوں کو جزائے خیر سے نوازے وہ کبھی کبھار کچھ دودھ ہمارے لیے بطور تحفہ بھیج دیتیں۔

(٣٩٧٤)۔أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَوْزَجَانِيُّ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْخُزَاعِيُّ، أَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ كُلَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى، حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ......

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ، يَقُولُ: مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خُبْزُ الشَّعِيرِ۔

جناب سلیم بن عامر کہتے ہیں: میں نے سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کے پاس کبھی جو کی روٹی بھی زائد نہیں ہوئی۔

(٣٩٧٥)۔ أَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنَا رُوحُ بْنُ عُبَادَةَ، نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، ......

عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَدَعَوْهُ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ، وَقَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا، وَلَمْ يَشْبَعْ مِنَ الْخُبْزِ الشَّعِيرِ۔

جناب سعید مقبری رحمہ اللہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری تھی۔انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت دی۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کھانے سے انکار کر دیا اور (عذر پیش کرتے ہوئے) کہا کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے جبکہ جو کی روٹی سے بھی

(٣٩٧٣) أخرجه البخاري: ٦٤٥٨، و مسلم: ٢٩٧٢

(٣٩٧٤) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٢٣٥٩

(٣٩٧٥) أخرجه البخاري: ٥٤١٤

(کبھی) سیر نہ ہوئے تھے۔

شرح: ((شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ)) ''بھنی ہوئی بکری۔'' بغیر تشدید کے اگر (صَلَيْتُ اللَّحْم) کہا جائے تو اس کا معنی ہوگا: ''پکانے کے لیے کسی چیز کو آگ میں جھونکنا۔'' اور اگر تشدید کے ساتھ اس لفظ کو پڑھا جائے مثلاً: صَلَّيتُ فُلانًا بِالنَّار۔ کہا جائے تو معنی ہوگا: ''بطور سزا کسی کو آگ میں جھونکنا۔'' یہی معنی قرآن مجید کی اس آیت میں مراد ہے: ﴿وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ﴾ .... ''اور دوزخ میں انہیں جھونکا جائے گا۔'' (سورۂ واقعہ:۹۴)

(۳۹۷٦)۔أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَوْزَجَانِيُّ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْخُزَاعِيُّ، أَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ كُلَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ هِلالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا، وَأَهْلُهُ لا يَجِدُونَ عَشَاءً، وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسلسل کئی راتیں بھوک کی وجہ سے پیچ وتاب کھاتے ہوئے گزار دیتے۔ آپ کے گھر والوں کو شام کا کھانا میسر نہ ہوتا اور ان کی عام خوراک جو کی روٹی ہوا کرتی تھی۔

(۳۹۷۷)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ أَنَسٍ ح قَالَ الْبُخَارِيُّ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ أَبُو الْيَسَعَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ......

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ ﷺ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ، وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لأَهْلِهِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ، وَلا صَاعُ حَبٍّ، وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعُ نِسْوَةٍ۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور باسی چربی لے کر گئے۔ آپ ﷺ کی حالت یہ تھی کہ آپ نے مدینہ منورہ میں ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی ہوئی تھی کیونکہ آپ نے اپنے گھر والوں کے لیے اس سے کچھ جو لیے تھے اور (راوی بیان کرتے ہیں کہ) میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ آلِ محمد ﷺ کے پاس گندم اور دیگر اناج

(۳۹۷٦) صحيح ......أخرجه الترمذي: ۲۳٦۰، وابن ماجه: ۳۳٤۷

(۳۹۷۷) أخرجه البخاري: ۲۰٦۹، ۲۵۰۸

کا ایک صاع بھی نہیں ہوتا تھا جبکہ آپ ﷺ کے نکاح میں نو بیویاں تھیں۔

شرح: ((الاِهَالَة)) ''چربی یا کوئی سا تیل۔'' (السَنِخَة) ''پرانی چربی۔'' یعنی وہ چربی جس کا ذائقہ یا بو کچھ حد تک بدل چکی ہو۔

(۳۹۷۸)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجوزَجَانِيُّ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْخُزَاعِيُّ، أَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ كُلَيْبٍ، نَا أَبُو عِيسَى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، نَا سَيَّارٌ، نَا سَهْلُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ......

عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُونِنَا، عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ۔

سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی اور ہم نے اپنے پیٹوں سے (کپڑا) اُٹھایا تو ایک ایک پتھر تھا اور رسول اللہ ﷺ نے کپڑا اٹھایا تو آپ کے پیٹ پر دو پتھر تھے۔

(۳۹۷۹)۔أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَوْزَجَانِيُّ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْخُزَاعِيُّ، أَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ كُلَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَنَا ثَابِتٌ......

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يَخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللّٰهِ، وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلاثُونَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِي وَلِبِلالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ، إِلا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطُ بِلالٍ۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اللہ کی راہ میں خوف زدہ کیا گیا جب کسی اور کو ڈرایا دھمکایا نہیں جاتا تھا، اور مجھے اللہ کی راہ میں تکلیفیں آئیں جب کسی اور کو تکلیفیں نہیں دی جاتی تھیں۔ بعض اوقات مجھ پر تیس دن رات ایسے گزر جاتے تھے کہ میرے لیے اور بلال کے لیے کھانے کی کوئی چیز نہیں ہوتی تھی جسے کوئی ذی روح کھا سکے، مگر اتنی سی مقدار میں کہ جسے بلال رضی اللہ عنہ کی بغل چھپا لے۔''

(۳۹۷۸) ضعيف ......أخرجه الترمذي: ۲۳۷۱

(۳۹۷۹) صحيح ......أخرجه الترمذي: ۲٤۷۲، وابن ماجه: ۱۵۱

(۳۹۸۰)۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ، وَإِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ، فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے ستر ایسے افراد کو دیکھا ہے جن میں سے ہر ایک کے پاس صرف چادر، تہبند یا کمبل ہوتا جسے اس نے اپنی گردن میں باندھ رکھا ہوتا، وہ کپڑا کسی کی آدھی پنڈلیوں تک پہنچتا اور کسی کے ٹخنوں تک، وہ اسے اپنے ہاتھ سے پکڑے رکھتا اس خدشے سے کہ کہیں اس کی شرمگاہ ننگی نہ ہو جائے۔''

(۳۹۸۱)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، أَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التُّرَابِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ بِسْطَامٍ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلادٍ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو......

عَنِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِرَاشٌ غَلِيظٌ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ، جَعَلْتُ فِرَاشًا آخَرَ لِيَكُونَ أَوْطَأَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُهُ عَلَيْهِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ؟)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَأَيْتُ فِرَاشًا رَثًّا غَلِيظًا، فَأَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ هَذَا أَوْطَأَ لَكَ، فَقَالَ: ((أَخِّرِيهِ اثْنَان، وَاللَّهِ لا أَقْعُدُ عَلَيْهِ حَتَّى تَرْفَعِيهِ فَرَفَعْتُ الأَعْلَى الَّذِي صَنَعْتُ۔))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کا ایک سخت بچھونا تھا۔ جب میں نے دیکھا تو میں نے اس کے اوپر ایک اور بستر بچھا دیا تاکہ نرم ہو جائے، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو دریافت فرمایا: ''عائشہ! یہ کیا ہے؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے دیکھا کہ بستر پرانا ہونے کی وجہ سے سخت ہو گیا ہے تو میں نے چاہا کہ آپ کے لیے ذرا نرم ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اُٹھا لے (دو مرتبہ فرمایا) قسم اللہ کی! جب تک تو اُٹھا نہ لے میں بیٹھوں گا نہیں۔'' چنانچہ میں نے اوپر والا بستر اُٹھا لیا جسے میں نے بچھایا تھا۔

(۳۹۸۰) أخرجه البخاری: ٤٤٢

(۳۹۸۱) اسناده ضعيف

(٣٩٨٢)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَوْزَجَانِيُّ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْخُزَاعِيُّ، أَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ كُلَيْبٍ، نَا أَبُو عِيسَى، نَا قُتَيْبَةُ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، ......

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ، فَمَخَطَ فِي أَحَدِهِمَا، فَقَالَ: بَخٍ بَخٍ، يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي، وَإِنِّي لأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ، فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يَرَى أَنَّ بِي جُنُونًا وَمَا بِي جُنُونٌ، وَمَا هُوَ إِلا الْجُوعُ۔

محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور ان کے جسم پر کتان کے دو کپڑے گیرو میں رنگے ہوئے تھے۔ انہوں نے ان میں سے ایک کپڑے کے ساتھ ناک صاف کی اور کہا، واہ واہ کیا بات ہے! ابو ہریرہ کتان کے کپڑوں میں ناک صاف کرتا ہے، حالانکہ میں نے اپنے آپ کو ایک زمانے میں ایسا پایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان میں بے ہوش ہو کر گر پڑتا تھا اور گزرنے والا میری گردن پر یہ سمجھ کر پاؤں رکھتا تھا کہ میں پاگل ہوں حالانکہ مجھے جنون نہیں ہوتا تھا بلکہ صرف بھوک کی وجہ سے میری یہ حالت ہو جاتی تھی۔

(٣٩٨٣)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ، ......

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، فَكُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ، بَدَتْ رِجْلاهُ، وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلاهُ، بَدَا رَأْسُهُ، قَالَ: وَأُرَاهُ قَالَ: وَقُتِلَ حَمْزَةُ، وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ، وَقَالَ: أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا

جناب سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا، وہ روزے سے تھے، انہوں نے کہا: مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے، وہ مجھ سے بہتر تھے، ان کے کفن کے لیے صرف ایک چادر میسر آسکی۔ اگر اس سے ان کا سر ڈھانکا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور اگر پاؤں ڈھانکے جاتے تو سر کھل جاتا اور میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ بھی کہا: اور حمزہ رضی اللہ عنہ بھی اسی

(٣٩٨٢) أخرجه البخاري: ٧٣٢٤

(٣٩٨٣) أخرجه البخاري: ١٢٧٥

مَا أُعْطِينَا ، وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ۔

طرح شہید ہوئے وہ بھی مجھ سے اچھے تھے۔ پھر ان کے بعد دنیا کی کشادگی ہمارے لیے خوب ہوئی، یا یہ فرمایا کہ دنیا ہمیں خوب دی گئی اور ہمیں تو اس کا ڈر لگتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری نیکیوں کا بدلہ اسی دنیا میں ہم کو مل گیا ہو، پھر آپ اس طرح رونے لگے کہ کھانا بھی چھوڑ دیا۔

(٣٩٨٤)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا آدَمُ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ......

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ قَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ ، فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا ، وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا ، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلا التُّرَابَ ، وَلَوْلا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى ، وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ ، إِلا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هَذَا التُّرَابِ۔

جناب قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے تو ان کو سات جگہوں سے داغا گیا تھا، انہوں نے بیان کیا: بلاشبہ ہمارے وہ ساتھی گزر گئے اور دنیا نے ان کے اعمال خیر میں سے کچھ کم نہیں کیا اور ہم نے تو دنیا سے اتنا کچھ حاصل کیا کہ مٹی کے سوا اس کے استعمال کی کوئی جگہ نہیں اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے موت کی دعا کرنے سے منع فرمایا ہے تو میں اپنے لیے موت کی دعا کرتا۔ پھر جب ہم ان کے پاس دوسری مرتبہ آئے تو وہ اپنی دیوار تعمیر کر رہے تھے، تو انہوں نے کہا: مسلمان جس چیز میں بھی اپنا مال خرچ کرتا ہے اس پر اسے اجر وثواب سے نوازا جاتا ہے سوائے اس مال کے جو وہ اس مٹی (تعمیر) میں صرف کر دیتا ہے۔

تشریح: ایک روایت میں ہے کہ سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ((مَا أَنْفَقَ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفَقَةٍ إِلا أُجِرَ فِيهَا إِلا نَفَقَتَهُ فِي هَذَا التُّرَابِ۔)) ......''مومن شخص جو بھی خرچ کرتا ہے اس پر اسے اجر ضرور ملتا ہے سوائے اس خرچ کے جو وہ اس مٹی پر کرتا ہے۔'' (صحیح، ترمذی: ٢٤٨٣)

(٣٩٨٤) أخرجه البخاري: ٥٦٧٢ ، ٦٣٤٩

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلا الْبِنَاءَ فَلا خَيْرَ فِيهِ۔)) ......''مومن آدمی کا ہر قسم کا خرچ کرنا اللہ کے راستے میں شمار ہوتا ہے سوائے اس مال کے جو عمارتوں پر صرف ہو، اس میں کوئی خیر نہیں۔'' (ضعیف، ترمذی: ٢٤٨٢)

جناب ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے کہا: ہر قسم کی تعمیر وبالِ آخرت ہے۔ پوچھا گیا: جس کے بغیر گزارا نہ ہو اس کے متعلق فرمائیے؟ انہوں نے کہا: اس میں نہ اجر وثواب ہے اور نہ ہی عذاب وسزا۔

(٣٩٨٥)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ ......

عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصَرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ مُنْتَقِلُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَ وَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ أَفَعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنْ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا

سیدنا خالد بن عمیر عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عتبہ بن غزوان نے ہمیں ایک خطبہ دیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا اما بعد! دنیا نے اپنے ختم ہونے کی خبر دے دی ہے اور اس میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے اس کے کہ جس طرح ایک برتن میں کچھ بچا ہوا پانی باقی رہ جاتا ہے جسے اس کا پینے والا چھوڑ دیتا ہے اور تم لوگ اس دنیا سے ایسے گھر کی طرف منتقل ہونے والے ہو کہ جس کو پھر کوئی زوال نہیں۔ لہٰذا تم اپنے نیک اعمال آگے بھیج کر جاؤ کیونکہ ہمیں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ ایک پتھر جہنم کے ایک کنارے سے اس میں ڈالا جائے گا اور وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا پھر بھی وہ جہنم کی تہہ تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اللہ کی قسم! دوزخ کو بھر دیا جائے گا کیا تم تعجب کرتے ہو؟ اور ہم سے یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ جنت کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک چالیس سال کی مسافت ہے اور جنت پر ایک ایسا دن آئے گا کہ وہ لوگوں کے رش کی وجہ سے بھری ہوئی

(٣٩٨٥) أخرجه مسلم: ٢٩٦٧

فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللهِ صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتَخْبُرُونَ وَتُجَرِّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا۔

ہو گی اور تو نے مجھے دیکھا ہوگا کہ میں ساتوں میں سے ساتواں ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمارا کھانا سوائے درختوں کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا۔ یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہوگئیں۔ مجھے ایک چادر ملی جسے پھاڑ کر میں نے دوٹکڑے کیے۔ ایک ٹکڑے کا تہ بند بنایا اور ایک ٹکڑے کا سعد بن مالک نے تہ بند بنایا اور آج ہم میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں ہے کہ جو شہروں میں سے کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں اپنے آپ کو بڑا سمجھوں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں چھوٹا سمجھا جاؤں کیونکہ کسی نبی کی نبوت بھی ہمیشہ نہیں رہی اور نبوت کا اثر بھی جاتا رہا یہاں تک کہ اس کا آخر کار انجام یہ ہوا کہ وہ سلطنت تباہ ہوگئی اور تم عنقریب ان حاکموں کا تجربہ کرو گے جو ہمارے بعد آئیں گے۔

(9)......بَابُ طُوْلِ الْأَمَلِ وَالْحِرْصِ

امید ہائے دور دراز اور دنیاوی لالچ

اللہ سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾ .... ''زیادتی کی چاہت نے تمہیں غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہنچے۔'' (سورۂ تکاثر:۱،۲)۔یعنی حصول کثرت کے لیے محنت کرتے کرتے تمہیں موت آ گئی اور تم قبروں میں جا پہنچے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿بَلْ يُرِيْدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ﴾ .... ''بلکہ انسان تو چاہتا ہے کہ آگے آگے نافرمانیاں کرتا جائے۔'' (سورۂ قیامہ:۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اسی امید پر نافرمانی اور حق کا انکار کرتا ہے کہ ابھی توبہ کر لوں گا، نیک اعمال کرنے شروع کر دوں گا، یعنی گناہ کرتا جاتا ہے اور توبہ کا معاملہ موخر کرتا جاتا ہے کہ کونسی قیامت آنی ہے، اللہ عزوجل کا بیان ہے: ﴿ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ﴾ .... ''آپ انہیں چھوڑ دیجیے کہ کھئیں، نفع اُٹھائیں اور جھوٹی امیدوں میں مشغول ہوں، یہ خود ابھی جان لیں گے۔'' (سورۂ حجر:۳)

اللہ جل شانہ وذکرہ کا فرمان ہے: ﴿لَا يَسْئَمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ﴾ .... ''انسان خیر وبھلائی طلب

کرنے سے نہیں تھکتا۔'' (سورۂ فصلت:۴۹)۔یعنی مال کی طلب اور دنیاوی مال واسباب کی حاجت وچاہت میں آگے بڑھتا رہتا ہے۔

(۳۹۸٦)۔أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو عُمَرَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ......

عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشُبُّ مِنْهُ اثْنَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ۔))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم کا بیٹا بوڑھا ہو جاتا ہے جبکہ دو خصلتیں مال جمع کرنے کا لالچ اور لمبی عمر کا لالچ جوان رہتا ہے۔''

(۳۹۸۷)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابَ عَلَى حُبِّ اثْنَيْنِ حُبِّ الْحَيَاءِ، وَحُبِّ الْمَالِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بوڑھے انسان کا دل دو باتوں کے بارے میں جوان رہتا ہے زندہ رہنے کی چاہت اور مال جمع کرنے کی خواہش۔''

(۳۹۸۸)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَسَّانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَنِيعِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ......

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشَّيْخُ شَبَّ عَلَى حُبِّ اثْنَيْنِ طُولِ الْحَيَاةِ، وَكَثْرَةِ الْمَالِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بوڑھے انسان کا دل دو باتوں کے بارے میں ان میں سے ایک جوان رہتا ہے زندگی کی محبت اور مال میں اضافے کا لالچ۔''

(۳۹۸۹)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ......

(۳۹۸٦) أخرجه البخاري: ٦٤٢١، و مسلم: ١٠٤٧

(۳۹۸۷) أخرجه البخاري: ٦٤٢٠، و مسلم: ١٠٤٦

(۳۹۸۸) انظر الحديث السابق (۳۹۸۹) أخرجه البخاري: ٦٤٣٦، و مسلم: ١٠٤٨

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لو كَانَ لابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ، لابْتَغَى ثَالِثًا، وَلا يَمْلأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''بالفرض اگر آدم کے بیٹے کے پاس دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کا طلبگار ہو گا اور ابن آدم کے پیٹ کو تو قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ اس آدمی کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔''

(۳۹۹۰)۔أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمُظَفَّرِيُّ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ النَّضْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَرَزَ عُودًا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَآخَرَ إِلَى جَنْبِهِ، وَآخَرَ أَبْعَدَ، فَقَالَ: ((أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((هَذَا الإِنْسَانُ، وَهَذَا الأَجَلُ)) أَرَاهُ قَالَ: ((وَهَذَا الأَمَلُ، فَيَتَعَاطَى الأَمَلَ فَلَحِقَهُ الأَجَلُ دُونَ الأَمَلِ.))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے آگے ایک لکڑی زمین میں گاڑی، دوسری اس کے پہلو میں اور تیسری اس سے ذرا دور، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟'' صحابہ کرام رحمہم اللہ نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو علم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ انسان ہے اور یہ اس کی اجل ہے اور تیسری لکڑی اس کی امیدیں ہیں۔ انسان اپنی امیدوں سے وابستہ ہوتا ہے کہ ان کے پورا ہونے سے پہلے اسے اجل گھیر لیتی ہے۔''

(۳۹۹۱)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۳۹۹۰) اسناده جيّد ......أخرجه الامام احمد فی المسند: ۱۱۱۳۲

(۳۹۹۱) صحيح ......أخرجه الترمذی: ۲۳۳٤، وابن ماجه: ٤۲۳۲

((هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ)) وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ، ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ: ((وَثَمَّ أَمَلُهُ.))

''ابن آدم کی اجل مقررہ ہے۔ اور آپ نے یہ بات فرماتے وقت اپنا ہاتھ اس کی گردن کے پاس رکھا، پھر ہاتھ پھیلایا اور فرمایا: ''یہاں اس کی امیدیں ہیں۔''

(٣٩٩٢)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، أَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خِطَطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ، فَقَالَ: ((هَذَا الإِنْسَانُ، وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ، أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ، وهذا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلِهِ، وَهَذِهِ الْخِطَطُ الصِّغَارُ الأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا، نَهَسَهُ هَذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَسَهُ هَذَا.))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک چکور شکل کا خط کھینچا اور ایک خط اس چکور کے درمیان میں کھینچا جو اس سے نکلا ہوا تھا اور چکور کے خط کے درمیان میں جو خط تھا اس کے پہلو میں چند چھوٹے چھوٹے خط اور کھینچے، پھر آپ نے فرمایا: ''یہ درمیانی خط انسان ہے اور چکور خط موت کا ہے جس نے اسے گھیر رکھا ہے یا آپ نے: ((قَدْ اَحَاطَ بِهٖ)) ''جس نے اسے گھیرے میں رکھا ہے۔'' فرمایا، اور یہ جو باہر نکل رہا ہے اس کی آرزوئیں ہیں۔ اور یہ اس کے پہلو میں چھوٹے خطوط حوادث ہیں۔ اگر ایک سے بچ جائے تو دوسرا نوچ لیتا ہے اور اگر وہ اس حادثے سے بچ جائے تو وہ اسے دبوچ لیتا ہے۔''

شرح: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''مجھے تمہارے متعلق دو باتوں کا ڈر ہے، لمبی آرزوئیں اور خواہشات نفسانیہ کی پیروی، بلاشبہ طول طویل آرزوئیں آخرت سے غافل کر دیتی ہیں اور خواہش پرستی کا فتنہ حق بات قبول کرنے سے آڑے آتا ہے۔

جناب عون رحمہ اللہ نے کہا: کتنے ہی شخص اپنا آج پورا کرنے سے پہلے موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں اور کتنے ہی اس کا انتظار کرتے کرتے چل بستے ہیں۔

جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ نے کہا: زہد و تقشّف یہ نہیں کہ انسان موٹا اور کھردرا لباس پہن لے اور بدمزہ کھانا کھائے۔ دراصل زہد وورع یہ ہے کہ انسان تمنائیں اور آرزوئیں کم رکھے۔

(٣٩٩٢) أخرجه البخاري: ٦٤١٧

(10)......بَابُ اسْتِحْبَابِ طُوْلِ الْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ وَتَمَنِّيْ الْمَالِ لِلْخَيْرِ

اللہ کی اطاعت کے لیے عمر دراز کا سوال اور امور خیر میں صرف کرنے کے لیے مال کی آرزو کرنا مستحب ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے:﴿أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ﴾ .... ''کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا تھا۔'' (سورۂ فاطر:۳۷)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:''رشک کے قابل دو آدمی ہیں، ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا، پھر اسے حق میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دی۔'' (صحیح بخاری: ۷۳، صحیح مسلم: ۸۱۶)

آپ ﷺ نے فرمایا:''حلال مال، نیک آدمی کے لیے عمدہ چیز ہے۔''

(اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، مسند احمد: ۱۷۸۰۲)

(۳۹۹۳)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الرَّيَّانِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ، حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ......

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ۔))

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کون شخص بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''وہ شخص جس کی عمر طویل ہے اور اس کے اعمال اچھے ہیں۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون شخص بدتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''جس کی عمر طویل ہے لیکن اس کے اعمال برے ہیں۔''

(۳۹۹۴)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَفَّالُ، حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَرُوْنْجِرْدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

جناب عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ

(۳۹۹۳) انظر الحديث التالي

(۳۹۹۴) هذا حديث حسن ......أخرجه الترمذي: ۲۳۲۹ عن عبد الله بن بسر

قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ، وَحَسُنَ عَمَلُهُ)) قِيلَ: وَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ۔))

سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون شخص بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جس کی عمر طویل ہے اور اس کے اعمال اچھے ہیں۔'' پوچھا گیا: کون شخص بدتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جس کی عمر طویل ہے اور اس کے اعمال برے ہیں۔''

(۳۹۹۵)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّيَّانِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ......

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ آخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، ثُمَّ مَاتَ الْآخَرُ، فَصَلَّوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا قُلْتُمْ)) قَالُوا: دَعَوْنَا اللّٰهَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ، وَيَرْحَمَهُ وَيُلْحِقَهُ بِصَاحِبِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَأَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ)) أَوْ قَالَ: ((صِيَامُهُ بَعْدَ صِيَامِهِ لَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔))

سیدنا عبداللہ ربیعہ سلمی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبید بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کو آپس میں بھائی بنا دیا۔ ان میں سے ایک شہید ہو گیا اور دوسرا کچھ عرصہ بعد فوت ہوا۔ صحابہ کرام نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم نے جنازے میں اس کے لیے کیا دعا کی؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: ہم نے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! اسے معاف فرما دے، اس پر رحم فرما اور اسے اس کے ساتھی کے ساتھ ملا دے۔'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کے بعد اس کی نمازیں اور دوسرے نیک اعمال کدھر گئے؟'' یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کے بعد اس کے روزے، اللہ کی قسم! ان کے درمیان تو زمین و آسمان کے مابین جیسا فاصلہ ہے۔''

تشریح: جناب محمد بن کثیر امام شعبہ رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ دوسرا شخص پہلے سے کم وبیش ایک ہفتہ بعد فوت ہوا تھا۔

(۳۹۹۵) صحیح ......أخرجه ابوداود: ۲۵۲٤، والنسائی: ۱۹۷٤

(۳۹۹۶)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُبْدُوسٍ، بِنَيْسَابُورَ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، قَالا: أَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ خَبَّابٍ......

عَنْ سَعِيدٍ الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيِّ، حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((ثَلاثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا، فَاحْفَظُوهُ، فَأَمَّا الَّذِى أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ، فَإِنَّهُ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ بِصَدَقَةٍ، وَلا ظُلِمَ عَبْدُ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا، إِلا زَادَهُ اللّٰهُ بِهِ عِزًّا، وَلا فَتَحَ بَابَ مَسْأَلَةٍ، إِلا فَتَحَ اللّٰهُ لَهُ بَابَ فَقْرٍ، وَإِنَّمَا الَّذِى أُحَدِّثُكُمْ، فَاحْفَظُوهُ، فَإِنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا الدُّنْيَا لأَرْبَعَةِ نَفَرٍ، عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ فِيهَا مَالا وَعِلْمًا، فَهُوَ يَتَّقِى بِهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَيَعْمَلُ لِلَّهِ فِيهِ بِحَقِّهِ، فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا، وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالا، فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ، يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِى مَالا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلانٍ، فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالاً، وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا، فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِى مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، لا يَتَّقِى فِيهِ رَبَّهُ، وَلا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ، وَلا يَعْمَلُ فِيهِ بِحَقٍّ، فَهَذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالا وَلا عِلْمًا، فَهُوَ يَقُولُ، لَوْ أَنَّ لِى مَالا، عَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلانٍ،

سیدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''میں تین باتوں کے بارے میں تمہیں قسم اُٹھا کر بیان کرتا ہوں، تم انہیں اچھی طرح یاد رکھنا، پس وہ باتیں جنہیں میں قسم اُٹھا کر بیان کر رہا ہوں (ان میں سے) ایک بات یہ ہے کہ کسی شخص کا مال صدقہ کی برکت سے کم نہیں ہوتا اور کسی شخص پر جب بھی ظلم ہوتا ہے وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ظلم کی وجہ سے اس کی عزت افزائی فرماتا ہے اور کوئی شخص جب بھی سوال کا دروازے کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقیری کا دروازہ کھول دیتا ہے البتہ وہ بات جو میں تمہیں بتا رہا ہوں تم اسے یاد رکھنا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ دنیا صرف چار انسانوں کے لیے ہے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہے، وہ اس میں اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں حقوق کے مطابق کام کرتا ہے تو ایسا انسان بہت اونچے مرتبہ پر ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم تو عطا کیا ہے لیکن اسے مال نہیں دیا پس یہ شخص صحیح نیت والا ہے۔ کہتا ہے کہ کاش! میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں انسان کی طرح عمل کرتا، پس ان دونوں کا ثواب برابر ہے اور تیسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور اسے علم

(۳۹۹۶) صحیح ......أخرجه الترمذی: ۲۳۲۵

فَهُوَ نِيَّتُه، وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ.))

نہیں دیا۔ وہ اپنے مال میں شریعت کے خلاف تصرف کر رہا ہے وہ اس میں اپنے پروردگار سے خوف کھاتا ہے اور نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ مال شریعت کے مطابق خرچ کرتا ہے۔ پس ایسا شخص برے مقام والا ہے اور چوتھا وہ شخص جسے اللہ نے مال اور علم دونوں نہیں دیئے۔ پس وہ کہتا ہے: کاش! میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس میں فلاں انسان کی طرح عمل کرتا پس اس کی نیت کے مطابق ہے اور دونوں کا گناہ برابر ہے۔''

(۳۹۹۷)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ......

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ)) فَقِيلَ: وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ۔))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی انسان کے بارے میں بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اطاعت میں لگا دیتا ہے۔'' آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ اس کو کیسے اطاعت میں لگا دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''موت سے پہلے اسے عمل صالح کی توفیق دے دیتا ہے۔''

شرح: یہ الفاظ بھی مروی ہیں: ((اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهٖ خَيْرٌ عَسَّلَهٗ)) ''جب اللہ تعالیٰ کسی انسان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اچھی شہرت عطا فرما دیتا ہے۔'' پوچھا گیا: عسّلہ کا کیا مطلب ہے؟ تو راوی نے اس کے جواب میں گزشتہ روایت کی مثل بیان کیا۔ عسل سے مراد عمدہ تعریف اور قبول عام ہے۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بہترین شخص وہ نہیں جو آخرت کے لیے دنیا ترک کر دے اور نہ وہ شخص ہی بہتر ہے جو آخرت کو دنیا کے لیے فروخت کر دے بلکہ عمدہ شخص وہ ہے جو دونوں سے اپنا حصہ وصول کر لے۔

جناب سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے کہا: اس آدمی میں خیر وخوبی کا ایک شمہ بھی نہیں جو حلال مال جمع نہیں کرتا کہ اس

(۳۹۹۷) صحیح ......أخرجه الترمذی: ۲۱۴۲

سے اپنی عزت ووقار کو بچائے، اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرے اور اس کے ذریعے سے رشتہ داری کو ملائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے پاس کچھ دینار جمع تھے۔قبل از وفات انہوں نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہا: اے اللہ! تو بخوبی جانتا ہے کہ میں نے ان کو اپنے دین اور اپنے حسب ونسب کے بچاؤ کے لیے اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔

جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ نے کہا: زمانہ ماضی میں مال ودولت کو ناپسند جانا جاتا تھا جبکہ آج کے دور میں تو مال ایمان دار شخص کے لیے ڈھال ہے اور انہوں نے مزید کہا: اگر دینار نہ ہوتے تو یہ بادشاہ ہمیں (میل کچیل صاف کرنے کے لیے) اپنا رومال بنا لیتے اور کہا: جس شخص کے ہاتھ میں کچھ مال ہے تو وہ اس کو کفایت کے ساتھ استعمال کرے اس لیے کہ ایسا دور آرہا ہے کہ جب انسان محتاج ہوگا تو (دنیا حاصل کرنے کے لیے) سب سے پہلے اپنے دین کو فروخت کر دے گا۔ نیز کہا: حلال مال اسراف کو نہیں چاہتا۔

(11)......بَابُ النَّظْرِ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ

اپنے سے کم تر پر نظر ڈالنے کا بیان

(٣٩٩٨)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَسَّانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَنِيعِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمَشٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ......

عَنْ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ، قَالَ: نا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ مِمَّنْ فَضُلَ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل وصورت میں اس سے بڑھ کر ہو تو اسے ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہیے جو اس سے کم درجہ ہے۔''

(٣٩٩٩)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْجِسْمِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ دُونَهُ فِي

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اس حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال

(٣٩٩٨) أخرجه البخاري: ٦٤٩٠، و مسلم: ٢٩٦٣

(٣٩٩٩) انظر الحديث السابق

الْمَالِ وَالْجِسْمِ۔))

اور جسم میں اس سے بڑھ کر ہے تو اسے ایسے شخص کی طرف دھیان کرنا چاہیے جو اس سے مال اور جسم کے لحاظ سے کم تر ہے۔''

(٤٠٠٠)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمَشٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ التَّاجِرُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ بُكَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ الْكُوفِيُّ الْعَبْسِيُّ ح أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمُظَفَّرِيُّ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَبْسِيُّ، أَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((انْظُرُوا عَلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَلَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ)) قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: ((عَلَيْكُمْ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھو، اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھو، اس سے یہ ہوگا کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہیں سمجھو گے۔'' ابن اسحاق نے (عَلَيْكُمْ) کے الفاظ بھی بیان کیے ہیں۔

(٤٠٠١)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ......

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ، كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَإِنْ لَمْ تَكُونَا فِيهِ، لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا، مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ، فَاقْتَدَى، وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ فِيهِ عَلَيْهِ، كَتَبَهُ

جناب عمرو بن شعیب اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''دو عادتیں جس کے اندر پائی جائیں اللہ تعالیٰ اسے شاکر وصابر لکھ دیتا ہے اور جو شخص ان عادات سے عاری ہو اسے شاکر وصابر نہیں لکھتا، (ایک تو یہ ہے کہ) جو شخص دین کے معاملات میں اپنے سے فوقیت رکھنے والے شخص کو دیکھتا ہے اور پھر اس جیسا بننے

(٤٠٠٠) أخرجه مسلم: ٢٩٦٣

(٤٠٠١) ضعيف ......أخرجه الترمذي: ٢٥١٢

اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا ، وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ دُونَهُ ، وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ ، فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ ، لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلا صَابِرًا۔))

کی کوشش کرتا ہے اور دنیاوی معاملے میں اپنے سے کم تر شخص کو دیکھے تو اس کی نسبت سے اللہ تعالیٰ نے اسے جس فضیلت سے نوازا ہے اس پر اللہ کی حمد وستائش کرے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ شکر کرنے والا اور صبر کرنے والا لکھ دیتا ہے اور جو دینی معاملے میں اپنے سے کم تر کو دیکھے اور دنیاوی معاملے میں اپنے سے اوپر والے پر نگاہ رکھے اور افسوس کرتا رہے کہ فلاں چیز اسے نہیں ملی، ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ صابر وشاکر نہیں لکھتا۔''

شرح جناب خلال اور سوید بن نضر نے اس حدیث کو اس سند سے بیان کیا ہے۔ عن ابن المبارك عن المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن جده۔ ان دو حضرات نے (عن ابيه) کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ علی بن اسحاق نے (عن ابيه) کا واسطہ ذکر کرتے ہوئے اس سند سے بیان کیا ہے: عن ابن المبارك عن المثنى عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبی ﷺ۔

(٤٠٠٢)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ نَصْرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنَا جَهْمُ بْنُ أَوْسٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي مَرْيَمَ ، وَمَرَّ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رُسْتُمَ فِي مَوْكِبِهِ ، فَقَالَ لابْنِ أَبِي مَرْيَمَ: إِنِّي لأَشْتَهِي مُجَالَسَتَكَ وَحَدِيثَكَ ، فَلَمَّا مَضَى......

قَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَتِهِ ، فَإِنَّكَ لا تَدْرِي مَا هُوَ لاقٍ بَعْدَ مَوْتِهِ ، إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلا لا يَمُوتُ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی فاجر فاسق شخص کو نعمت اور خوشحالی میں دیکھ کر خواہش میں نہ پڑنا۔ آپ کو کیا معلوم فوت ہونے کے بعد اسے کس چیز کا سامنا کرنا ہے۔ بلاشبہ اس کے لیے اللہ کے ہاں ایسا قاتل ہے جس پر موت نہیں۔''

شرح یہ حدیث وہب بن منبہ رحمہ اللہ کو پہنچی تو انہوں نے ابوداود اعور کی خدمت میں ایک شخص بھیج کر پوچھا کہ نہ مرنے والے قاتل سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: آگ۔ جناب حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: مجھے زندگی بخشنے والے کی قسم! اگر آخرت کے معاملات سے پردہ کشائی کر دی جائے تو نیک آدمی نیکی سے اور بُرا آدمی برائی سے رک

(٤٠٠٢) اورده الهيثمی فی "مجمع الزوائد": ١٠/ ٣٥٨ ، ونسبه للطبرانی فی الاوسط وقال: رجاله ثقات

جائے اور انہیں نیا لباس زیب تن کرنے اور کنگھی پٹی کرنے کا ہوش نہ رہے۔

جناب عون بن عبداللہ رحمہ اللہ نے کہا: مجھے امیروں کے ساتھ مل بیٹھنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے تمام کو ایک ہی غم کے اندر غلطاں پیچاں پایا کہ میری سواری دوسرے سے اچھی ہو اور میرا لباس اس کی نسبت سے بیش قیمت ہو اور جب میں نے مفلس اور غریب لوگوں کی ہمنشینی اختیار کی تو سکون پایا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: فتنے کے مقامات سے بچو۔ عرض کیا گیا؛ ابوعبداللہ! مقامات فتن سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: بادشاہوں اور گورنروں کے دروازے۔ تم ان کے پاس جاؤ گے تو تمہیں ان کے جھوٹ کی تائید کرنی پڑے گی اور ان کی بے جا تعریف (چاپلوسی) کرنا ہوگی۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: بادشاہوں کے دروازوں پر فتنے یوں ٹکے رہتے ہیں جس طرح اونٹ باڑے میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ان کی دنیا سے کچھ حاصل کرسکو یا نہ کرسکو وہ تمہارے دین کا دوہرا نقصان ضرور کریں گے۔

جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ نے کہا: اگر بادشاہ آپ کو سورۂ اخلاص کی تلاوت کے لیے بھی بلائے تو ہرگز نہ جانا۔

(12)......بَابُ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ

دنیا مومن کا قید خانہ ہے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ﴾ .... ''یقیناً ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا۔'' (سورۂ بلد:۴)

یعنی اس کی زندگی محنت ومشقت اور شدائد سے معمور ہے۔ انسان جب شکم مادر میں ہوتا ہے تو بھی تنگی میں ہوتا ہے پھر اسے دنیا میں رزق حلال، بال بچوں کی پرورش، آخرت کے حصول کے لیے نیک کاموں کی تگ ودو کرنا پڑتی ہے۔ پھر اسے موت کی سختیوں سے ہمکنار ہونا پڑتا ہے، پھر اس کا ٹھکانا جنت یا جہنم ہے۔

(٤٠٠٣)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْفَضْلُوِيُّ الْبُوشَنْجِيُّ بِهَا، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ صَاعِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ نُجَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُوشَنْجِيُّ، حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔''

(٤٠٠٣) أخرجه مسلم: ٢٩٥٦

(٤٠٠٤)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، أَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ الْخَطِيبُ الطَّيْسَفُونِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التُّرَابِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ بِسْطَامٍ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارِ بْنِ نُصَيْرٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔''

(٤٠٠٥)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُنَادَةَ الْمَعَافِرِيُّ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيُّ حَدَّثَهُ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهُ، وَإِذَا فَارَقَ الدُّنْيَا، فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ۔))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دنیا مومن کا قید خانہ اور جائے مصیبت ہے۔ جب وہ دنیا سے جدا ہوتا ہے تو گویا جیل سے رہا ہوتا ہے اور مصیبت سے چھٹکارا پا لیتا ہے۔''

(13)......بَابُ التَّوَكُّلِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ پر توکل

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ﴾ .... ''توکل کرنے والوں کو یہی لائق ہے کہ وہ اللہ ہی پر توکل کریں۔'' (سورۂ ابراہیم :١٢) یعنی مومنوں کو چاہیے کہ اپنے معاملات میں اللہ تعالیٰ پر توکل کریں اور اپنے امور اللہ کے سپرد کریں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ .... ''پھر جب آپ کا پکا ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔'' (سورۂ آل عمران:١٥٩)

اللہ تعالیٰ نے مزید ارشاد فرمایا: ﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ .... ''اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔'' (سورۂ طلاق:٣) ربیع بن خثیم نے کہا: ہر قسم کی تنگیوں اور شدائد میں مسلمان اللہ پر اعتماد کرتا ہے۔

(٤٠٠٤) انظر الحديث السابق

(٤٠٠٥) اسناده ضعيف ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ٦٨٧٢

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت کہا تھا جب انھیں آگ میں پھینکا جانے لگا اور محمد ﷺ نے اس وقت کہا تھا جب لوگوں نے آپ سے کہا: ﴿إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ .... ''جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلے پر لشکر جمع کر لیے ہیں تم ان سے خوف کھاؤ تو اس بات نے انہیں ایمان میں اور بڑھا دیا اور کہنے لگے ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔'' (سورۂ آل عمران:۱۷۳)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا یوسف علیہ السلام کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا: ﴿وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنْسَاهُ الشَّيْطَانُ﴾ .... ''جس کی نسبت یوسف کا گمان تھا کہ ان دونوں میں سے یہ چھوٹ جائے گا اس سے کہا کہ اپنے بادشاہ سے میرا ذکر بھی کر دینا، پھر اسے شیطان نے اپنے بادشاہ سے ذکر کرنا بھلا دیا۔'' (سورۂ یوسف: ۴۲) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اس فرمانِ الٰہی کا معنی ہے کہ شیطان نے یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دیا تبھی تو انہوں نے مخلوق میں سے ایک آدمی سے مدد طلب کی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ﴾ .... ''اور یوسف نے کئی سال قید خانے میں گزارے۔'' (سورۂ یوسف:۴۲)

مروی ہے جناب حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: جبرائیل علیہ السلام جیل میں سیدنا یوسف علیہ السلام کے پاس گئے تو سیدنا یوسف علیہ السلام نے ان سے کہا: اے ڈرانے والوں (رسولوں) کے بھائی یہاں گنہگاروں کے درمیان رہنے کا ہمارا کیا کام؟ جبرائیل علیہ السلام نے ان سے کہا: اے پاکیزہ اور پاکیزہ شخصیات کے فرزند! اللہ تعالیٰ آپ سے فرماتے ہیں: جب آپ اپنے طرح کی مخلوق سے مدد کے طالب ہوئے تو آپ کو مجھ سے شرم نہ آئی اور مجھے میری عزت کی قسم! میں طویل عرصہ تجھے قید خانہ میں رکھوں گا۔ تو اس پر سیدنا یوسف علیہ السلام نے کہا: تب وہ مجھ سے راضی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر یوسف علیہ السلام نے کہا: تو پھر مجھے کوئی پروا نہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا﴾ .... ''اور آپ کے رب کا نیک وعدہ بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے پورا ہو گیا۔'' (سورۂ اعراف:۱۳۷) یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پورا ہوا جو مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں مذکور ہے: ﴿وَنُرِيْدُ أَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً﴾ .... ''پھر ہماری چاہت ہوتی کہ ہم ان پر کرم فرمائیں جنہیں زمین میں بے حد کمزور کر دیا گیا تھا اور ہم ان کے پیشوا بنائیں۔'' (سورۂ قصص:۵)

(٤٠٠٦)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنِ هَوَازِنَ الْقُشَيْرِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ شُجَاعٍ الْبَزَّازُ، بِبَغْدَادَ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الأَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْعَوَّامِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ، عَنِ الْحَسَنِ......

(٤٠٠٦) أخرجه مسلم: ٢١٨

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَدْخُلُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((هُمُ الَّذِينَ لا يَكْتَوُونَ، وَلا يَسْتَرْقُونَ، وَلا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ)) فَقَالَ عُكَاشَةُ بْنُ مُحْصِنٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((أَنْتَ مِنْهُمْ)) ثُمَّ قَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: ((سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ.))

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت سے ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے'' پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہوں گے جو داغ نہیں لگواتے تھے، جو بالکل دم نہیں کرواتے تھے، نہ یہ لوگ بدفالی پکڑتے تھے، اور تمام کاموں میں اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے تھے۔'' عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے بنائے۔ آپ ﷺ فرمایا: ''تو ان میں داخل ہے۔ اس کے بعد ایک اور شخص کھڑا ہوا اس نے بھی عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا ہے۔''

شرح: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے خود کو داغا وہ توکل سے محروم ہوگیا۔'' (صحیح ترمذی: ۲۰۵۵، ابن ماجه: ۳۴۸۹)

جناب مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں: سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: مجھے فرشتوں کی طرف سے سلام کہا جاتا تھا، جب میں نے خود کو داغا تو یہ سلسلہ منقطع ہوگیا۔ پھر جب میں نے داغنے والا سلسلہ ترک کیا تو یہ سلسلہ پھر بحال ہوگیا۔ (صحیح مسلم: ۱۲۲۶)

جناب مطرف سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: اے مطرف! تجھے معلوم ہے کہ فرشتے میرے سر کے قریب گھر کے دروازے کے پاس اور کمرے کے دروازے تک مجھے سلام کیا کرتے تھے پھر جب میں نے خود کو داغا تو سلام و پیام کا سلسلہ جاتا رہا۔ صحت یاب ہونے کے بعد انہوں نے کہا: مطرف تجھے معلوم ہے کہ وہ سلسلہ دوبارہ لوٹ آیا ہے۔ یہ بات میرا راز رکھنا حتی کہ میں فوت ہو جاؤں۔

(٤٠٠٧)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ،

(٤٠٠٧) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٢٣٤٤، وابن ماجه: ٤١٦٤

حَـدَّثَـنَـا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ......

يَـقُـولُ: سَـمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: سَـمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ، لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَـرْزُقُ الـطَّيْـرَ، تَـغْـدُو خِمَـاصًـا، وَتَرُوحُ بِطَانًا۔))

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے: ''اگر تم لوگ اللہ پر اس طرح بھروسہ کرو جیسے اس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے جیسے پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ وہ صبح گھونسلوں سے بھوکے روانہ ہوتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر آتے ہیں۔''

تشریح: ((الخِمَاص)) خَمِيْص کی جمع ہے''جس کا پیٹ بھوک کی وجہ سے پچک جائے اور پیچھے لگ جائے۔ مَخْمَصَة بھوک کو کہتے ہیں۔

(٤٠٠٨)۔أَخْبَـرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَـا مُـحَـمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَـدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سُلَيْمَانَ أَبُو إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ......

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ، فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ، لَمْ تُسَدَّ فَـاقَتُـهُ، وَمَـنْ أَنْـزَلَهَا بِاللّٰهِ، أَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنَى إِمَّا مَوْتًا عَاجِلا، أَوْ غِنًى عَاجِلا۔))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے انتہائی شدید حاجت آپڑے اور اس نے اسے لوگوں پر پیش کر دیا تو اس کی وہ حاجت دور نہیں ہوگی اور جس نے اسے اللہ کے سامنے پیش کیا تو عنقریب اللہ تعالیٰ اسے بے پروا کر دے گا، یا تو جلد ہی موت آجائے گی یا جلد ہی غنی ہو جائے گا اور کسی کی احتیاج نہ رہے گی۔''

(٤٠٠٩)۔أَخْبَـرَنَـا أَبُـو عَبْـدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الـلّٰـهِ الـطَّيْسَـفُـونِـيُّ، أَنَـا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ،

(٤٠٠٨) صحيح ......أخرجه ابوداود: ١٦٤٥، والترمذى: ٢٣٢٦

(٤٠٠٩) انظر الحديث الآتى

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ......

عَنِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا تَرَكْتُ شَيْئًا مِمَّا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ بِهِ، إِلا أَمَرْتُكُمْ بِهِ، وَمَا تَرَكْتُ شَيْئًا مِمَّا نَهَاكُمُ اللّٰهُ عَنْهُ إِلا وَقَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، وَإِنَّ الرُّوحَ الأَمِينَ قَدْ أَلْقَى فِي رُوعِي، أَنَّهُ لَنْ تَمُوتَ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَوْعِبَ كُلَّ الَّذِي كَتَبَ اللّٰهُ لَهَا، فَمَنْ أَبْطَأَ عَنْهُ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ، فَلْيُجْمِلْ فِي الطَّلَبِ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تُدْرِكُوا مَا عِنْدَ اللّٰهِ إِلا بِمِثْلِ طَاعَتِهِ۔))

سیدنا مطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں جس چیز کا حکم صادر فرمایا ہے میں نے اسے ضرور تم تک پہنچا دیا ہے اور اس میں سے ایک حکم بھی ترک نہیں کیا (اسی طرح) جن چیزوں سے بھی اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع کیا ہے میں نے ان سے ضرور تمہیں روک دیا ہے اور ایک چیز بھی میں نے نہیں چھوڑی اور بلاشبہ روح الامین نے میری طرف وحی کی ہے کہ کوئی متنفس اس وقت تک موت سے ہمکنار نہ ہوگا جب تک اپنا لکھا ہوا نصیبہ مکمل طور پر حاصل نہ کر لے، اگر کسی کو اس کے نصیب کی کوئی چیز ملنے میں دیر ہو جائے تو وہ اس کو حاصل کرنے میں اچھا انداز اختیار کرے۔ بالیقین اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے تم اسے اطاعت کے ساتھ ہی حاصل کر سکتے ہو۔''

(٤٠١٠)۔أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمُظَفَّرِيُّ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمُطَّوِّعِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَجَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، أَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ هُوَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا: زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ، وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ، إِلا قَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ، وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ، وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، وَإِنَّ الرُّوحَ الأَمِينَ نَفَثَ فِي رُوعِي، أَنَّهُ لَيْسَ

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں جنت کے نزدیک لے جانے والی اور دوزخ سے دور کرنے والی ہو اور تمہیں اس کے بارے میں نہ بتایا گیا ہو اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں دوزخ کے قریب کرنے والی اور جنت سے دور کرنے والی ہو اور میں نے تمہیں اس سے نہ روکا ہو

(٤٠١٠) صحيح ......أخرجه الحاكم: ٢١٣٦

مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا، فَاتَّقُوا اللّٰهَ، وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ أَنْ تَطْلُبُوهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ، فَإِنَّهُ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ۔))

اور بے شک جبریل علیہ السلام نے میری طرف وحی کی ہے کہ کوئی زندہ چیز اس وقت تک موت سے ہمکنار نہ ہوگی جب تک اپنے رزق کو پورا نہ کر لے گی۔ تم اللہ سے ڈرو اور رزق کی تلاش میں اچھا انداز اختیار کرو۔ تمہیں رزق تاخیر سے ملنا اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے اسے تلاش کرو۔ اس لیے کہ رزق حلال کو تو صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔''

(٤٠١١)۔أَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، أَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الطَّحَّانُ، أَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ قُرَيْشٍ، أَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَكِّيُّ، أَنَا أَبُو عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رُوعِي أَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا، أَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ، وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ۔))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلا شبہ روح القدس جبریل علیہ السلام نے میری طرف وحی کی ہے کہ کوئی زندہ چیز اس وقت موت سے ہمکنار نہ ہوگی جب تک کہ اپنے رزق کو پورا نہیں کر لیتی۔ خبردار! تم اللہ سے ڈرو اور رزق کی تلاش عمدہ طریقہ سے کرو۔''

شرح: روح الامین سے مراد روح القدس سیدنا جرائیل علیہ السلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ﴾ .... ''اور ہم نے روح القدس سے ان کی تائید کی۔'' (سورۂ بقرہ:۸۷)

(٤٠١٢)۔أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، أَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ التُّرَابِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَسْطَامِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ......

(٤٠١١) انظر الحديث السابق

(٤٠١٢) انظر الحديث السابق

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ، إِلا قَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ، وَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ، وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ، إِلا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، أَلا وَإِنَّ الرُّوحَ الأَمِينَ نَفَثَ فِي رُوعِي، أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا، فَاتَّقُوا اللّٰهَ، وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، وَلا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ رِزْقٍ أَنْ تَطْلُبُوهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ، فَإِنَّهُ لا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ إِلا بِطَاعَتِهِ۔))

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں جنت کے نزدیک لے جانے والی اور دوزخ سے دور کرنے والی ہو مگر میں نے اس کا تمہیں حکم دیا اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں دوزخ کے قریب کرنے والی اور جنت سے دور کرنے والی ہو اور میں نے تمہیں اس سے نہ روکا ہو، آگاہ رہو! روح الامین نے میری طرف وحی کی ہے کہ کوئی جاندار چیز اس وقت تک موت سے ہمکنار نہ ہوگی جب تک اپنے رزق کو پورا نہیں کر لیتی۔ تم اللہ سے ڈرو اور رزق کی تلاش میں اچھا انداز اختیار کرو۔ تمہیں رزق تاخیر سے ملنا اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے اسے تلاش کرو۔ اس لیے رزق حلال تو صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔''

شرح ((نَفَثَ فِي رُوعِي)) نَفَثَ اور نَفَخَ ہم معنی الفاظ ہیں۔ یعنی ''پھونکنا۔''

اور لفظ التفل ''میں پھونک کے ساتھ تھوک کی آمیزش بھی ہوتی ہے۔ (رُوْعی) ''دل میں۔'' مطلب یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام نے وحی کی۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے: ((اِنَّ فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ مُرَوَّعِيْنَ وَمُحَدَّثِيْنَ)) ''بلاشبہ ہر امت میں ملہم اور محدث لوگ ہوا کرتے تھے۔'' مُرَوَّع ''ایسا شخص جس کے دل میں اللہ تعالیٰ درست بات ڈال دے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي، أَمْلأْ صَدْرَكَ غِنًى، وَأَسُدُّ فَقْرَكَ، وَإِلا تَفْعَلْ مَلأْتُ يَدَكَ شُغْلا، وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ۔)) ......''اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا، میں تیرا سینہ استغنا سے بھر دوں گا اور تیرا فقر دور کر دوں گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے ہاتھ کو اشغال سے بھر دوں گا اور تیرا فقر دور نہیں کروں گا۔''

(صحیح، ترمذی: ٢٤٦٦، ابن ماجه: ٤١٠٧)

فائدہ: محدث، دال کے فتحہ کے ساتھ، اللہ کی طرف سے اس کے ولی کے دل میں ایک بات ڈال دی جاتی ہے اس لیے اسے محدث کہا جاتا ہے۔ از عبداللہ سلیم)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: میری جس حال میں بھی صبح ہو گی مجھے کوئی پروا نہیں اس حال کو میں پسند کروں یا نا پسند کروں کہ میں نہیں جانتا کہ خیر کس معاملہ میں ہے، جس حال کو میں پسند کر رہا ہوں اس میں یا جس کو میں نا پسند کر رہا ہوں اس میں۔

(14)......بَابُ الْإِجْتِنَابِ عَنِ الشَّهْوَاتِ
نفسانی خواہشات سے اجتناب

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ أَضَاعُواْ ٱلصَّلَوٰةَ﴾ .... ”پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے۔“ (سورۂ مریم: ۱۸)

(۴۰۱۳)۔أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو عُمَرَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَفِيدُ الْعَبَّاسِ بْنِ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَحُمَيْدٍ......

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ، وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت مشکلات اور دشواریوں سے ڈھکی ہوئی ہے اور جہنم خواہشات نفسانی سے ڈھک دی گئی ہے۔“

(۴۰۱۴)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْفُورَانِيُّ، وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ جَعْفَرٍ الْخِرَقِيُّ، قَالَا: أَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيْسَفُونِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((دَعَا اللّٰهُ جِبْرِيلَ، فَأَرْسَلَهُ عَلَى الْجَنَّةِ، فَقَالَ: انْظُرْ إِلَيْهَا وَمَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: جاؤ اور اس میں جنتیوں کے لیے بنائی ہوئی چیزوں کو دیکھو، واپس آئے تو کہنے لگے: تیری عزت کی قسم!

(۴۰۱۳) أخرجه مسلم: ۲۸۲۲

(۴۰۱۴) حسن صحيح ......أخرجه ابوداود: ۴۷۴۴، والترمذي: ۲۵۶۰، والنسائي: ۳۷۷۲

إِلا دَخَلَهَا، قَالَ: فَحُجِبَتْ بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ، ثُمَّ أَرْسَلَهُ إِلَى النَّارِ، فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَيْهَا، وَانْظُرْ مَا أَعْدَدْتُ لأَهْلِهَا فِيهَا، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لا يَدْخُلُهَا أَحَدٌ سَمِعَ بِهَا، فَحُجِبَتْ بِالشَّهَوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: عُدْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لا يَبْقَى أَحَدٌ إِلا دَخَلَهَا۔))

جو شخص بھی جنت کے بارے میں سنے گا ضرور اس میں داخل ہوگا۔ کہا: جنت کو سختیوں اور طبع کو ناگوار گزرنے والی چیزوں سے گھیر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا: اب پھر جاؤ اور جنت کو دیکھو۔ پھر واپس آئے تو کہنے لگے: تیری عزت کی قسم! مجھے خطرہ ہے کہ کوئی شخص بھی اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو آگ کی طرف بھیجا اور کہا: جاؤ! جہنم کو دیکھو اور جو کچھ میں نے اہل جہنم کے لیے تیار کر رکھا ہے اسے دیکھو۔ وہ واپس آ کر کہنے لگے: تیری عزت کی قسم! کوئی اس میں داخل نہیں ہوگا، جس نے بھی سنا، چنانچہ اس کے اردگرد طبع کو مرغوب چیزوں کی باڑ لگا دی گئی، پھر فرمایا: اب جا کر دیکھو!، وہ واپس آ کر کہنے لگے: تیری عزت کی قسم! مجھے خطرہ ہے کوئی بھی اس سے بچ نہیں سکے گا، ضرور داخل ہوگا۔''

شرح: ایک روایت میں ((فَحُجِبَتْ)) کے بجائے ((فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ)) اور ((فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ)) کے الفاظ ہیں۔

(٤٠١٥)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيِّ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ......

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنِ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا، وَتَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ۔))

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عقل مند وہ ہے جو اپنا محاسبہ کرے اور موت کے بعد والی زندگی کے لیے عمل کرے اور بیوقوف وہ ہے جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے لگا دے اور اللہ تعالیٰ سے جھوٹی امیدیں وابستہ کرے۔''

(٤٠١٥) انظر الحديث التالی

فائدہ: یعنی یہ کہہ کر مطمئن ہو جائے کہ اللہ بہت بخشنے والا ہے لیکن عمل ایسے کرے جس سے اس کی رحمت کی بجائے اس کا غضب حاصل ہو۔

(٤٠١٦)۔أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَوِيُّ، أَنَا الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الأَصَمُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ...... عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْكَيِّسَ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَإِنَّ الْعَاجِزَ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا، وَتَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ.))

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلا شبہ عقل مند وہ ہے جو اپنا محاسبہ کرے اور موت کے بعد والی زندگی کے لیے عمل کرے اور یقیناً بے وقوف وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشات کے پیچھے لگا دے اور اللہ تعالیٰ سے جھوٹی امیدیں وابستہ کرے۔''

تشریح: ((دَانَ نَفْسَهُ)) ''اپنے نفس کو جھکا دے اور اس پر مکمل کنٹرول حاصل کرے۔'' جب کسی قوم کو مطیع اور فرمانبردار بنا لیا جائے تو کہتے ہیں: دِنْتُ الْقَوْمَ۔ بعض کے نزدیک ((دَانَ نَفْسَهُ)) ''کا معنی ہے: دنیا میں قیامت واقع ہونے سے پہلے پہلے اپنا محاسبہ کریں۔ (ترجمہ کرتے ہوئے اسی معنی کو اختیار کیا گیا ہے۔)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو، قبل اس سے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔ اپنا وزن کرو قبل اس کے کہ تمہیں تولا جائے۔ اللہ کے حضور بڑی پیشی کے لیے تیار رہو۔ اس روز اسی شخص کا حساب آسان ہو گا جو دنیا میں اپنا محاسبہ کرتا رہا ہو گا نیز انہوں نے کہا: آدمی کے فضول خرچ ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ من پسند کھانے کھائے۔ جناب ابو حازم نے کہا: دو باتوں پر اگر آپ عمل پیرا ہو جائیں تو دنیا و آخرت کی سعادتیں آپ کا مقدر بن جائیں۔ دریافت کیا گیا: وہ دو باتیں کونسی ہیں؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ بات پر عمل کر خواہ تیرا نفس اسے ناپسند جانے، اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرے اسے ترک کر دے خواہ وہ تجھے کتنی ہی محبوب کیوں نہ ہو۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: حق بات بوجھل اور تلخ ہوتی ہے جبکہ باطل بات ہلکی ہوتی ہے۔ بسا اوقات لمحہ بھر کی خواہش پرستی طویل حزن وملال چھوڑ جاتی ہے۔ اسی قسم کی بات سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا: تین چیزیں اگر نہ ہوں تو تمام لوگ درست ہو جائیں۔ لالچ جس کے لیے دوڑ دھوپ کی جاتی ہے، خواہش نفس کہ جس کو پورا کرنے کے لیے بھرپور کوشش کی جاتی ہے، اور خود پسندی۔

(٤٠١٦) ضعيف ......أخرجه الترمذي: ٢٤٥٩، وابن ماجه: ٤٢٦٠

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسا وقت آنے والا ہے کہ لوگوں کی تمام تر تگ و دو کا محور و مرکز پیٹ ہوگا اور دین تو خواہش پرستی کی بھینٹ چڑھ جائے گا۔

(٤٠١٧)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو عُمَرَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ......

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لا يَظْلِمُ الْمُؤْمِنَ حَسَنَةً يُثَابُ عَلَيْهَا الرِّزْقَ فِي الدُّنْيَا، وَيُجْزَى بِهَا فِي الآخِرَةِ، قَالَ: وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُعَظَّمُ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الآخِرَةِ، لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُعْطَى بِهِ خَيْرًا۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایک نیکی کے لیے بھی ظلم نہ کرے گا، اس کا بدلہ دنیا میں بھی دے گا اور آخرت میں بھی دے گا، اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جس کا وہ بدلہ دیا جائے گا۔''

(٤٠١٨)۔حَدَّثَنَا الْمُطَهَّرُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَارِسِيُّ، أَنَا أَبُو ذَرٍّ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّالِحَانِيّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْحَاسِبُ، حَدَّثَنَا جُبَارَةُ، حَدَّثَنَا شَرِيكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: رُئِيَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَوْضِعٍ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا أَخْرَجَكَ؟ قَالَ: ((الْجُوعُ)) قَالَ: أَنَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَخْرَجَنِي الْجُوعُ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، قَالَ: فَأَتَاهُمْ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ بِعِذْقٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا كُنَّا نَصْنَعُ بِهَذَا كُلِّهِ)) قَالَ: تَأْكُلُونَ مِنْ بُسْرِهِ وَرُطَبِهِ، قَالَ: فَأَكَلُوا، وَشَرِبُوا عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو ایک مقام پر دیکھا گیا تو سیدنا ابوبکر ﷺ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں نکلے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ''بھوک کی بنا پر۔'' انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے بھی بھوک ہی نے نکالا ہے۔ کہا: پھر عمر فارق رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے بھی آپ ﷺ سے ویسا ہی کہا۔ راوی نے کہا: اتنے میں انصار کا ایک شخص آپ ﷺ کے لیے کھجوروں کا ایک خوشہ لے کر آیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

(٤٠١٧) أخرجه مسلم: ٢٨٠٨

(٤٠١٨) أخرجه مسلم: ٢٠٣٨

﴿لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾

''بھئی ہم اس پورے خوشے کو کیا کریں گے؟'' اس نے کہا: آپ اس کی گدر اور سوکھی کھجوریں تناول فرمائیں، کہا کہ آپ ﷺ نے کھجوریں تناول فرمائیں اور اس کے بعد پانی نوش کیا، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ .... ''قیامت کے روز تم سے نعمتوں کے متعلق سوال ہوگا۔''

(٤٠١٩)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ التُّرَابِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمُّوَيْهِ السَّرَخْسِيُّ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خُزَيْمٍ الشَّاشِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا شُبَابَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَرْزَمٍ الأَشْعَرِيِّ......

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّعِيمِ، أَنْ يُقَالُ لَهُ: أَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ، وَنَرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلا شبہ قیامت کے دن انسان سے سب سے پہلے نعمتوں کے بارے میں یہ کہہ کر سوال کیا جائے گا: کیا ہم نے تجھے صحت مند جسم نہیں دیا تھا؟ اور ہم نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟

شرح: ضحاک، یہ عبدالرحمٰن بن عرزب کا بیٹا ہے۔ اسے عرزم کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔

(15)......بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ

زبان کی حفاظت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ .... ''انسان منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر اس کے پاس نگہبان تیار ہیں۔'' (سورۃ ق:١٨)

(٤٠٢٠)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، قَالَا: أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمَيْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى،

(٤٠١٩) صحيح ......أخرجه الترمذى: ٣٣٥٨

(٤٠٢٠) أخرجه البخارى: ٥١٨٥، و مسلم: ٤٧

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، فَلا يُؤْذِيَنَّ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُومِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔)) وَفِي رِوَايَةِ الْقَاضِي: ((أَوْ لِيَسْكُتْ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔''

شرح قاضی کی روایت میں ((اَوْ یَسْکُتْ)) کے الفاظ ہیں۔

(٤٠٢١)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ۔))

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جو شخص دو جبڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی ذمہ داری دے میں اس کے لیے جنت کی ذمہ داری دے دوں گا۔''

(٤٠٢٢)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ، لا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ، لا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بندہ اللہ کی رضا مندی کے لیے ایک بات زبان سے نکالتا ہے، اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا مگر اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور ایک دوسرا

(٤٠٢١) أخرجه البخاري: ٦٤٧٤

(٤٠٢٢) أخرجه البخاري: ٦٤٧٨

يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ.))

بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضی کا باعث ہوتا ہے، اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔''

(٤٠٢٣)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ......

عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ، سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ، وَمَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ، فَيَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ، وَمَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ، فَيُكْتَبُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطُهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ.))

سیدنا بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی شخص اللہ کو راضی کرنے والی ایک بات کرتا ہے، وہ نہیں سمجھتا کہ اس کا وہاں تک اثر ہوگا جہاں تک حقیقت میں ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ عزوجل اس کے لیے اپنی ملاقات کے دن تک اپنی خوشنودی لکھ دیتا ہے۔ اور ایک آدمی اللہ کی ناراضی والی ایک بات کرتا ہے، وہ نہیں سمجھتا کہ اس کا وہاں تک اثر ہوگا جہاں تک حقیقت میں ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ عزوجل اس کے لیے اس دن تک اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے جس دن اس سے ملاقات ہوگی۔''

(٤٠٢٤)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ......

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ، أَنَّ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ، قَالَ لَهُ: إِنِّي رَأَيْتُكَ تَدْخُلُ

جناب علقمہ بن وقاص لیثی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے دیکھا ہے

(٤٠٢٣) صحیح ......أخرجه الترمذي: ٢٣١٩، وابن ماجه: ٣٩٦٩

(٤٠٢٤) انظر الحديث السابق

عَلَـى هَؤُلاءِ الأُمَرَاءِ وَتَغْشَاهُمْ ، فَانْظُرْ مَاذَا تُحَاضِرُهُمْ بِهِ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ ، مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ ، مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ۔)) فَكَانَ عَلْقَمَةُ يَقُولُ: رُبَّ حَدِيثٍ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا سَمِعْتُ مِنْ بِلَالٍ .

کہ تو ان حکمرانوں کے پاس جاتا ہے اور ان کی محفل میں بیٹھتا ہے۔ خوب غور وفکر کر لے کہ تو ان سے کیا بات چیت کرتا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''جو کوئی شخص خیر وبھلائی پر مبنی بات کرتا ہے وہ نہیں جانتا کہ اس کا وہاں تک اثر ہوگا جہاں تک ہو جاتا ہے، اس کی وجہ سے اللہ عزوجل اس کے لیے قیامت تک اپنی خوشنودی لکھ دیتا ہے۔ اور ایک آدمی برائی والی بات کرتا ہے، وہ اس کلمہ کے وسیع تر اثرات سے غافل ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے اللہ عزوجل اس کے لیے اس دن تک اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے جس دن اس سے ملاقات ہوگی۔'' علقمہ نے کہا: مجھے تو بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی یہ حدیث کئی باتیں کہنے سے روک دیتی ہے۔

(٤٠٢٥)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي ، أَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الطَّيْسَفُونِيُّ ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ التُّرَابِيُّ ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَسْطَامِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْقُرَشِيُّ ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: أَظُنُّهُ رَفَعَهُ ، قَالَ: ((إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ ، فَإِنَّ الأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ لِلِّسَانِ ، وَتَقُولُ: اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا ، فَإِنِ اسْتَقَمْتَ ، اسْتَقَمْنَا ، وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا۔))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (جناب سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے انہوں نے اس کو مرفوعاً بیان کیا ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدم کا بیٹا صبح کرتا ہے تو جسم کے تمام اعضاء زبان کے سامنے منت کرتے ہوئے کہتے ہیں: ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہ، اگر تو سیدھی رہی تو ہم درست رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھی ہو جائیں گے۔''

شرح: ((تکفر)) ''یعنی اس کے آگے منت گزار ہوتے ہیں اور عاجزی کرتے ہیں۔''

(٤٠٢٥) حسن ......أخرجه الترمذي: ٢٤٠٧

(٤٠٢٦)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْقَفَّالُ، حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَرْوَنْجِرْدِيُّ، حَدَّثَنا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ الأَوْدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَكْثَرَ مَا يُدْخِلُ أُمَّتِي النَّارَ الأَجْوَفَانِ، الْفَرْجُ، وَالْفَمُ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے اکثر لوگوں کو دو کھوکھلی چیزیں جہنم میں لے جائیں گے: منہ اور شرم گاہ۔''

(٤٠٢٧)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ ح أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَامُوَيْهِ الأَصْبَهَانِيُّ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ فِراسٍ الْمَكِّيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلامٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ......

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: لَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا، فَقُلْتُ: مَا النَّجَاةُ؟ فَقَالَ: ((يَا عُقْبَةُ، امْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلِيَسَعَكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ۔))

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں ایک دن رسول اللہ ﷺ سے ملا اور میں نے دریافت کیا: نجات کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عقبہ! اپنی زبان کی حفاظت کرنا، اپنے گھر کے اندر رہنا اور اپنی خطاؤں پر رونا۔''

شرح: ((امْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ)) اسے بے محابانہ چلانا اور ضرورت کے موقع پر اس کا محتاط استعمال کرنا۔

(٤٠٢٨)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ......

(٤٠٢٦) حسن الاسناد ......أخرجه الترمذي: ٢٠٠٤، وابن ماجه: ٤٢٤٦

(٤٠٢٧) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٢٤٠٦

(٤٠٢٨) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٢٥٠١

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَمَتَ نَجَا۔))

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو خاموش رہا نجات پا گیا۔''

(٤٠٢٩)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ......

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ، فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَهُ، وَيْلٌ لَهُ۔))

بہز بن حکیم اپنے باپ، وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ویل ہے اس شخص کے لیے جو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے تاکہ اس کے ساتھ لوگوں کو ہنسائے، ویل ہے اس کے لیے، پھر ویل ہے اس کے لیے۔''

(٤٠٣٠)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ الْخَلَالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ......

قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُولَ الْكَلِمَةَ لَا يَقُولُهَا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهَا النَّاسَ، يَهْوِي بِهَا أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَإِنَّهُ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهِ أَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ مِنْ قَدَمِهِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ ایک کلمہ کہتا ہے، اس کی غرض اس سے لوگوں کو ہنسانا ہوتی ہے، وہ اس کلمہ کی بنا پر آسمان وزمین کے مابین خلا سے بھی زیادہ گر جاتا ہے اور بلاشبہ انسان اپنی زبان کی بنا پر زیادہ پھسلتا ہے بہ نسبت قدموں کے پھسلنے کے۔''

تشریح: اس سند سے نبی کریم ﷺ سے مروی ہے: ''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کردے۔'' (مقدمہ صحیح مسلم: ٥)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر کسی نے بخل کرنا ہے تو اس چیز میں کرے جو دو چیزوں کے درمیان میں ہے یعنی زبان۔ اور زبان کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں جسے طویل عرصہ نظر بند رکھنے کی ضرورت ہو۔

(٤٠٢٩) حسن ......أخرجه ابوداود: ٤٩٩٠، والترمذي: ٢٣١٥

(٤٠٣٠) اسناده ضعيف

اور انہوں نے کہا: میں تمہیں فضول گوئی اور بے جا گفتگو سے ڈراتا ہوں، آدمی کو حسب ضرورت ہی گفتگو کرنی چاہیے۔ نیز انہوں نے کہا: قیامت والے دن سب سے زیادہ خطائیں ان لوگون کی ہوں گی جو باطل باتوں میں اکثر محو رہتے تھے۔ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا: دو اشخاص کے علاوہ کسی کی زندگی میں خیر و بھلائی نہیں، ایک خاموش رہ کر غور و فکر کی عادت سے مزین اور دوسرا بول کر علم و عرفان سے روشناس کرنے والا۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: آفات و بلایا گفتگو کے ساتھ بندھی ہوئی ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: گفتگو چھینک کی مانند ہے جس کی قلت تندرستی ہے اور کثرت بیماری۔

(31)...... بَابُ تَرْكِ الْإِنْسَانِ مَا لَا يَعْنِيهِ

باب: انسان کو چاہیے کہ غیر متعلقہ امور سے اجتناب کرے

(٤٠٣١)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشِّيرَزِيُّ، أَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ الْقُهُسْتَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبَيْرُوتِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَيْوَئِيلَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لا يَعْنِيهِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے اسلام کی خوبی یہ بھی ہے کہ جس معاملے سے اس کا تعلق نہیں اسے چھوڑ دے۔''

(٤٠٣٢)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الشِّيرَزِيُّ، أَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَاشِمِيُّ، أَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مِنْ حُسْنِ إِسْلامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لا يَعْنِيهِ۔))

سیدنا علی بن حسین رحمہ اللہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بھی انسان کے اسلام کی خوبی ہے کہ جس معاملے سے اس کا تعلق نہیں اسے چھوڑ دے۔''

شرح جناب قتادہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ .... ''جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں۔'' (سورۂ مومنون:۲۳) کے متعلق کہا: ان کے پاس اللہ تعالیٰ کا ایسا حکم آن پہنچا کہ اس نے انہیں باطل امور سے بہرہ کر دیا۔

(٤٠٣١) صحيح ......أخرجه ابن ماجه: ٣٩٧٦، والترمذي: ٢٣١٧

(٤٠٣٢) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٢٣١٨

((وَقَذَهُمْ)) ''انہیں بالکل پرسکون کر دیا اور باطل امور سے ان کی توجہ ہٹادی۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے والد محترم کے متعلق بیان کرتی ہیں: وَكَانَ وَقِيذَ الْجَوَانِحِ ۔ ''آپ حزین دل والے تھے۔'' گویا غم واندوہ اور حزن وملال نے آپ کو لاغر کر دیا اور آپ کو توڑ کر رکھ دیا۔''

(17)......بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

شہرت اور دکھلاوا

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ﴾ .... ''اور جو لوگ اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔'' (سورۂ نساء:۳۸)

اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَاءَ النَّاسِ﴾ .... ''اپنی خیرات کو احسان جتلا کر اور ایذا پہنچا کر برباد نہ کرو! جس طرح وہ شخص جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے۔'' (سورۂ البقرہ:۲۶۴)

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ﴾ .... ''ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے اس کے چہرے کے۔'' (سورۂ عنکبوت:۱۸) اس کی تفسیر یہ بھی کی گئی ہے کہ وہ صدقہ وخیرات جس کی ادائیگی میں اللہ کی رضا اور خوشنودی مطلوب ہو وہ ہلاک اور فنا نہیں ہوگی بلکہ ذخیرۂ آخرت بن جائے گی۔

جناب مجاہد رحمہ اللہ نے اللہ عزوجل کے اس فرمان: ﴿وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ﴾ .... ''اور ان کا یہ مکر برباد ہو جائے گا۔'' (سورۂ فاطر:۱۰) کے متعلق مروی ہے کہ اس سے مراد ریاکار ہیں۔

جناب سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے مولیٰ کریم عزوجل کے فرمان: ﴿وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ .... ''تم جو سود دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا۔'' (سورۂ روم:۲۹) کے متعلق کہا ہے کہ اس سے مراد وہ ہدیہ اور تحفہ ہے جو کسی کو فوائد حاصل کرنے کی غرض سے دیا جائے یعنی ایک خادم اپنے مخدوم کو اس نیت سے دیتا ہے کہ وہ اس کے بدلے میں اس سے زیادہ دے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر نہیں ملے گا۔

فائدہ: ربا ''سود'' سے اس کو اس لیے تعبیر کیا گیا ہے کہ دیتے وقت اس میں زیادتی کی نیت ہوتی ہے یہ اگرچہ مباح ہے تاہم اللہ کے ہاں اس پر اجر نہیں ملے گا۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾ .... ''اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔'' (سورۂ کہف:۱۱۰) اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جس میں شہرت، خودنمائی اور دکھلاوا مقصود ہو اور یہ کہ دین سے غرض دنیا

کمانا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ان امور سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔

(٤٠٣٣)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ......

عَنْ سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ سَمَّعَ، سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي، يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ۔))

سیدنا جندب بن عبداللہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شہرت کے لیے نیکی کرتا ہے، اللہ اس کی تشہیر کرے گا اور جو دکھلاوا کرے گا، اللہ اس کی حقیقت ظاہر کر دے گا۔''

شرح: ((مَنْ سَمَّعَ، سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ)) ''ریا کاری کرنے والا کام اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں میں اس کی خوبی کی شہرت ہو اور وہ اس کی تعریف اور عزت کریں، دور دور تک خوب بلّے بلّے ہو لیکن اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے اس کی یہ بری نیت ظاہر کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ بدنام ہو جاتا ہے اور اس کی عزت جاتی رہتی ہے۔

((سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ)) ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب مخلوق کے سامنے یہ ظاہر فرما دے گا کہ یہ شخص اخلاص کے ساتھ نیکی نہیں کرتا تھا جس سے سب کے سامنے اس کی بے عزتی ہو جائے گی اور اس کے ضمیر کی بات سب لوگوں پر عیاں ہو جائے گی۔ (اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ)

(٤٠٣٤)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْخِرَقِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ......

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكَ الأَصْغَرَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا الشِّرْكُ الأَصْغَرُ؟ قَالَ: ((الرِّيَاءُ، يَقُولُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِأَعْمَالِهِمْ: اذْهَبُوا عَلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَائُونَ فِي الدُّنْيَا، فَانْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً۔))

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک زیادہ خوف والی بات جس سے میں تمہارے بارے میں خوف زدہ ہوں وہ شرک اصغر ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! شرک اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ریا کاری ہے، جس روز بندوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرمائے گا کہ تم ان لوگوں کے

(٤٠٣٣) أخرجه البخاري: ٦٤٩٩، و مسلم: ٢٩٨٧

(٤٠٣٤) اسناده حسن ......أخرجه الامام احمد فی المسند: ٢٣٦٩٢

پاس جاؤ جن کو تم دنیا میں دکھلاتے تھے اور دیکھو کہ کیا تم ان کے پاس کوئی بدلہ اور کوئی بھلائی پاتے ہو؟''

شرح: سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے چھوٹی عمر میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا تھا۔

(٤٠٣٥)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الأَصَمُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ، أَنَا أَبِي، وَشُعَيْبٌ، قَالَا: نا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، يَقُولُ: إِنِّي أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشَّرِيكِ، فَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِي، فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ هُوَ لِلَّذِي عَمِلَهُ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''میں دوسرے شریکوں کے مقابلے میں شراکت سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں۔ جس نے (بظاہر) میرے لیے عمل کیا، اس میں میرے سوا کسی اور کو بھی شریک کر لیا تو میں اس سے لاتعلق ہو جاتا ہوں اور وہ عمل اسی کے لیے ہوتا ہے جس کے لیے اس نے کیا۔''

(٤٠٣٦)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ، يَقُولُ: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، فَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا، فَأَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِي، فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں دوسرے شریکوں کے مقابلے میں شراکت سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں۔ جس نے بظاہر میرے لیے عمل کیا اور اس میں میرے سوا کسی اور کو بھی شریک کر لیا تو میں اس سے بری ہوں۔''

شرح: مرفوعاً مروی ہے: ((لَا اَجْرَ لِمَنْ لَّا حِسْبَةَ لَهٗ۔)) ...... ''اس عمل پر کوئی اجر نہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نہ کیا گیا ہو۔''

(٤٠٣٥) أخرجه مسلم: ٢٩٨٥

(٤٠٣٦) أخرجه مسلم: ٢٩٨٥

جناب حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: اللہ کے حکم کو غالب کرو، اللہ آپ کو غلبہ اور عزت سے ہمکنار کرے گا۔

(٤٠٣٧)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ فِي بَيْتِ أَبِي عُبَيْدَةَ......

أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ، سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ أَسَامِعَ خَلْقِهِ، وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ۔)) فَذَرَقَتْ عَيْنَا ابْنِ عُمَرَ۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں کو اپنا عمل دکھاتا ہے تو اللہ اس کے اس عمل کو اپنی مخلوق کو معلوم کرائے گا اور اسے حقیر دکھائے گا اور اس آدمی کو ذلیل کرے گا۔'' حدیث بیان کرتے ہوئے سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوگئیں۔

شرح: ((أَسَامِعَ خَلْقِهِ)) یہ (اَسْمَع) کی جمع ہے۔کہا گیا ہے: (سمعٌ، اسمعٌ، اَسَامِعُ) ''سب کے سب جمع منتہی الجموع کے صیغے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس کو ریا کاری مطلوب ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو روز قیامت تمام مخلوق کو سنا دے گا مگر ایسا شخص ثواب سے محروم کر دیا جائے گا۔'' سنانے سے مراد دکھانا بھی ہوسکتا ہے۔ ترجمہ میں اسی پہلو کو سامنے رکھا گیا ہے کہ اس کے باطن میں خلوص کی بجائے شہرت اور دکھاوے کا جو جذبہ پنہاں تھا اسے تسکین مل جائے اور اس کی بدباطنی تمام لوگوں پر واضح ہو جائے بس یہی اس کا بدلہ ہوگا، حقیقی اجر وثواب سے ایسا شخص محروم ہی رہے گا جیسا کہ ایک دوسرے فرمان میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی مسلمانوں کے عیوب کی ٹوہ لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کی ٹوہ میں لگ جاتا ہے یہاں تک کہ اسے ذلیل ورسوا کر دیتا ہے۔''

یہ حدیث مرفوعاً بایں الفاظ بھی مروی ہے: ((سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ أَسَامِعَ خَلْقِهِ)) ان الفاظ میں لفظ ''سامع'' اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر واقع ہوا ہے۔ معنی یہ ہوگا: ''اس کے عمل کو مخلوق کے سامنے وہ اللہ عیاں کرے گا جو تمام مخلوق کو سنانے والا ہے۔'' یعنی اسے ظاہر کرے گا کہ اس شخص نے یہ عمل ریا اور شہرت کی غرض سے کیا ہے میری رضا کے لیے نہیں۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نفاق کے خشوع سے اللہ کی پناہ چاہو، پوچھا گیا: وہ کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا: جسم وجان سے تو خشوع ٹپکے مگر دل خشوع کی دولت سے یکسر محروم ہو۔

(٤٠٣٧) اسناده صحيح على شرط الشيخين ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ٦٥١٩، ٦٨٥٤

(18)......بَابُ مَنْ عَمِلَ لِلّٰهِ فَحُمِدَ عَلَيْهِ

جس نے اللہ کی رضا کے لیے عمل کیا اور اس پر اس کی تعریف ہوئی

(٤٠٣٨)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، أَنَا شُعْبَةُ......

عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجُونِيِّ ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الصَّامِتِ ، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، الرَّجُلُ يَعْمَلُ لِنَفْسِهِ ، وَيُحِبُّهُ النَّاسُ ، قَالَ: ((تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ))۔

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اللہ کے رسول! ایک آدمی اللہ کی رضا کے لیے خلوص کے ساتھ نیک عمل کرتا ہے، اس کی وجہ سے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ مومن کو جلدی مل جانے والی خوشخبری ہے۔''

(٤٠٣٩)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْقَفَّالُ ، أَنَا أَبُو عَلِيٍّ مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ الْهَرَوِيُّ ، أَنَا أَبُو عُمَرَ أَحْمَدُ بْنُ حَاجِبِ بْنِ أَحْمَدَ السَّمَرْقَنْدِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ الْمَدِينِيُّ ، أَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجُونِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ......

عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ لِلَّهِ يُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ ﷺ: ((تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ۔))

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اللہ کے رسول! ایک آدمی اللہ کی رضا کے لیے خلوص کے ساتھ نیک عمل کرتا ہے، اس کی وجہ سے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ مومن کو جلدی مل جانے والی خوشخبری ہے۔''

(٤٠٤٠)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي ، أَنَا أَبُو سَعْدٍ خَلَفُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بُرَازٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّضْرَوِيُّ ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ ، حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدِّمَشْقِيُّ الْخَلالُ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي حَرِيثٍ الْقُرَشِيُّ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ ،

(٤٠٣٨) أخرجه مسلم: ٢٦٤٢

(٤٠٣٩) انظر الحديث السابق

(٤٠٤٠) ضعيف ......أخرجه الترمذي: ٢٣٨٤ ، وابن ماجه: ٤٢٢٦

حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِی صَالِحٍ......

عَـنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ، بَیْـنَـا أَنَـا فِی بَیْتِی فِی مُصَلَّایَ إِذْ دَخَلَ عَلَیَّ رَجُـلٌ، فَـأَعْجَبَنِی الْحَالُ الَّتِی رَآنِی عَلَیْهَا، فَـقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَحِـمَكَ اللّٰهُ أَبَا هُـرَیْـرَةَ، لَكَ أَجْـرَانِ، أَجْـرُ السِّرِّ، وَأَجْرُ الْعَلَانِیَةِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ کے رسول! میں اپنے گھر کے گوشہ عبادت میں مصروف عبادت ہوتا ہوں کہ اچانک ایک شخص میرے پاس آ نکلتا ہے، مجھے اس حالت میں اس کا دیکھنا اچھا لگتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! اللہ تجھ پر رحم فرمائے، تجھے دو ثواب ملیں گے، خفیہ نیکی کا ثواب اور علانیہ نیکی کا ثواب۔''

شرح: بعض اہل علم نے اس حدیث مبارکہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا؛ کہ ((اَعْجَبَهٗ)) کا معنی ہے کہ اس عمل خیر پر اسے لوگوں کی طرف سے اچھی تعریف بھلی لگتی ہے جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ((اَنْتُـمْ شُهَـدَاءُ اللّٰهِ)) ''تم اللہ کے گواہ ہو۔''

فائدہ: نیک آدمی کی عدم موجودگی میں بھی اس کی تعریف کی جاتی ہے اور یہ باتیں اس کے کانوں تک بھی پہنچ ہی جاتی ہیں۔ جب کسی کو معلوم ہو کہ لوگ اس کے بارے میں اچھی رائے رکھتے ہیں تو اسے چاہیے کہ اللہ کا شکر ادا کرے اور نیکی کے راستے پر قائم رہے اور زیادہ کوشش کرے اور اللہ تعالیٰ سے استقامت کی دعا کرے۔ بہر حال معاشرے پر نیکی آشکار ہو ہی جاتی ہے اور انسان کو یہ چیز اچھی بھی لگتی ہے۔ نیکی کرتے ہوئے یہ نیت نہیں ہونی چاہیے کہ اس کی وجہ سے تعریف وعزت ہو۔ (ع،س)

اگر نیکی سے مقصود یہ ہو کہ لوگ عزت کریں اور معاشرے میں اسے معظم سمجھا جائے تو یہ چیز ریا کاری کے زمرے میں آتی ہے۔

((اعجبه)) کا ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ اگر نیکی کرتے ہوئے دیکھے جانے سے وہ اس لیے خوش ہوتا ہے کہ اس سے دوسرے ساتھیوں میں نیکی کا ذوق شوق جنم لیتا ہے تو اسے دوہرا ثواب ملے گا اسی بات کو جناب عبدالرحمٰن بن مہدی نے یوں بیان کیا ہے: آدمی اس بات سے خوشی محسوس کرتا ہے کہ اس کے نیک عمل کو بعد والے لوگ قابل تقلید جانیں۔

جناب ابوعبید نے کہا: میرے نزدیک اس حدیث کا اور کوئی مفہوم نہیں سوائے اس کے جو عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا، نیز تمام آثار صحابہ اس کی تائید کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایک مرفوع حدیث مبارکہ میں بھی اسی مفہوم کو بیان

کیا گیا ہے:((مَنْ سَنَّ سُنَّةً كَانَ لَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا۔)) ......''جس نے کوئی اچھا کام جاری کیا تو ہر عمل کرنے والے کے ثواب کے مطابق کام کا آغاز کرنے والے کو اجر وثواب ملتا ہے۔'' (صحيح مسلم: ١٠١٧)

فائدہ: اس سے مراد سنت سے ثابت شدہ عمل ہے جو مرور زمانہ سے لوگوں میں مٹ گیا تھا یا کسی کے ذوق بندگی کو دیکھ کر دوسرے کو ترغیب ہو جائے یا کسی کا ورع وتقویٰ اور احتیاط دوسرے کے لیے سبق آموز ثابت ہو وغیرہ۔ اس حدیث سے مراد کوئی بدعی کام ہرگز نہیں کہ ہر بدعت گمراہی اور جہنم میں لے جانے کا سبب ہے۔(ع،س)

ایک دوسری حدیث میں اسی مفہوم کو قدرے واضح طور پر بیان کیا گیا ہے:((أَنَّ رَجُلا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي فَرَآهُ جَارٌ لَهُ، فَقَامَ يُصَلِّي، فَغُفِرَ لِلأَوَّلِ۔)) ......''ایک شخص رات کو اُٹھ کر قیام کے لیے کھڑا ہوتو اس کے ہمسائے نے اسے دیکھ لیا تو وہ بھی بیدار ہو کر نماز پڑھنے لگا چنانچہ پہلے شخص کو معاف کر دیا گیا۔''

(19)......بَابُ مَنْ يُرِيْدُ الدُّنْيَا بِعَمَلِهِ
اپنے عمل صالح کی بنا پر دنیا کا متلاشی ہونا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:﴿وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَّصِيبٍ﴾ .... ''اور جو دنیا کی کھیتی کی طلب رکھتا ہو ہم اسے اس میں سے ہی کچھ دے دیں گے، ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔'' (سورۂ شوریٰ:٢٠) نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ. أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلا النَّارُ﴾ .... ''جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت پر فریفتہ ہوا چاہتا ہو ہم ایسوں کو ان کے کل اعمال کا بدلہ یہیں بھرپور پہنچا دیتے ہیں اور یہاں انہیں کوئی کمی نہیں کی جاتی، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں۔'' (سورۂ ہود:١٦) جناب مجاہد رحمہ اللہ نے اس آیت کریمہ کے متعلق کہا کہ اس سے مراد ریا کار ہیں، ریا کار ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:﴿مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ﴾ .... ''یہ کفار جو خرچ کریں اس کی مثال یہ ہے کہ ایک تند ہوا چلی جس میں پالا تھا جو ظالموں کی کھیتی پر پڑا اور اسے تہس نہس کر دیا۔'' (سورۂ آل عمران:١١٧)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿فِيهَا صِرٌّ﴾ .... ''اس میں پالا ہے۔'' یعنی ٹھنڈ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿رِيحًا صَرْصَرًا﴾ .... ''سخت ٹھنڈ والی ہوا۔'' (سورۂ فصلت:١٦)

(٤٠٤١)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ الصَّلْتِ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

(٤٠٤١) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٢٤٦٥، وابن ماجه: ٤١٠٥

الْمُقْرِءُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا أَبِي الرَّبِيع بْن صبيح، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبُ الآخِرَةِ، جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا، وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبُ الدُّنْيَا، جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَشَتَّتَ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَلا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلا مَا كُتِبَ لَهُ۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی نیت حصول آخرت کی ہو، اللہ تعالیٰ اس کے دل میں استغنا پیدا فرما دیتا ہے اور اس کے کام مرتب کر دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔ اور جس شخص کا مقصد حصول دنیا ہو، اللہ تعالیٰ اس کا فقر اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اس کے کام بکھیر دیتا ہے اور اسے دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے لیے مقدر ہے۔''

(٤٠٤٢)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ الْكُشْمِيهَنِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ أَبُو عُثْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ......

أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ شُفَيَّ الأَصْبَحِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: أَبُو هُرَيْرَةَ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلا، قُلْتُ لَهُ: نَشَدْتُكَ بِحَقٍّ وَبِحَقٍّ لَمَا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَفْعَلُ لأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثَ قَلِيلا، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: لأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

جناب شفی اصبحی بیان کرتے ہیں کہ وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو لوگوں کو ایک شخص کے پاس جمع پایا، انہوں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ کہتے ہیں: میں ان کے قریب ہوا حتی کہ ان کے سامنے جا بیٹھا، وہ لوگوں کو حدیثیں بیان کر رہے تھے، جب وہ خاموش ہوئے اور الگ تھلگ ہو گئے تو میں نے آپ سے کہا: میں آپ کو دینی حق کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی، سمجھی اور حاصل کی ہو۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں تمہیں ایسی حدیث ضرور سناؤں گا جو میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنی اور سمجھی ہے۔ پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک لمبی آہ بھری اور تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے،

(٤٠٤٢) أخرجه مسلم: ١٩٠٥

فِـي هَذَا الْبَيْتِ، مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ، ثُـمَّ نَشَـغَ أَبُـو هُـرَيْرَةَ نَشْغَةً أُخْرَى، فَمَكَثَ كَذَلِكَ، ثُمَّ أَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ، فَقَالَ: أَفْعَلُ لأُحَـدِّثَـنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَـا وَهُـوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ، مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً، ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلَى وَجْهِهِ، وَأَسْنَدْتُهُ طَوِيلا، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَّ اللّٰـهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ إِلَـى الْـعِبَـادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ أُمَّةٍ جَاثِيَةٌ، فَـأَوَّلُ مَـنْ يَـدْعُـو بِـهِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ، وَرَجُـلٌ يُـقْتَـلُ فِـي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ كَثِيرُ الْـمَـالِ، فَيَـقُولُ اللّٰهُ لِلْقَارِءِ: أَلَمْ أُعَلِّمْكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلَى رَسُولِي؟ قَالَ: بَلَى يَا رَبِّ، قَالَ: فَـمَـاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ؟ قَالَ: كُنْتُ أَقُومُ بِـهِ آنَـاءَ اللَّيْلِ، وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ: كَـذَبْـتَ، وَتَـقُـولُ لَـهُ الْمَلائِكَةُ: كَذَبْتَ، وَيَـقُولُ اللّٰهُ: بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: فُلانٌ قَارِءٌ، فَـقَـدْ قِيـلَ ذَلِكَ، وَيُـؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ، فَيَـقُـولُ الـلّٰـهُ لَـهُ: أَلَمْ أُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتَّى لَمْ أَدَعَكَ تَـحْتَـاجُ إِلَى أَحَدٍ؟ قَالَ: بَلَى يَا رَبِّ، قَـالَ: فَـمَـا عَـمِـلْتَ فِيمَا آتَيْتُكَ؟ قَالَ: كُنْتُ أَصِـلُ الـرَّحِـمَ وَأَتَـصَـدَّقُ، فَيَـقُولُ اللّٰهُ لَهُ: كَـذَبْـتَ، وَتَـقُـولُ الْـمَلائِكَةُ لَـهُ: كَذَبْتَ، وَيَـقُـولُ الـلّٰـهُ: بَلْ أَرَدْتَ، أَنْ يُقَـالَ: فُلانٌ

پھر ہوش سنبھال کر بولے: میں تمہیں ایک حدیث بیان کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی گھر میں بیان کی تھی جبکہ ہمارے ساتھ اور کوئی نہیں تھا۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک جھرجھری لی اور اتنی ہی دیر خاموش رہے، پھر ہوش سنبھالا اور اپنا چہرہ صاف کر کے کہنے لگے: میں تمہیں ایک حدیث بیان کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی گھر میں بیان کی تھی جبکہ ہمارے ساتھ اور کوئی نہیں تھا۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے زور سے جھرجھری لی اور چہرے کے بل جھک گئے۔ میں نے انہیں کافی دیر تک سہارا دیئے رکھا۔ پھر سنبھلے اور کہنے لگے: مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے بیان کیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تبارک وتعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے اترے گا جبکہ ہر امت گھٹنوں کے بل اوندھی گری ہوگی تو سب سے پہلے حافظ قرآن، شہید فی سبیل اللہ اور مالدار آدمی کو بلائے گا اور قاریٔ قرآن سے کہے گا: کیا میں نے تجھے وہ قرآن نہیں سکھایا جو میں نے اپنے رسول ﷺ پر نازل کیا تھا؟ وہ کہے گا: جی ہاں: اے اللہ!، اللہ تعالی فرمائے گا: تو نے جو سیکھا تھا اس پر کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں رات دن اس کو قیام میں پڑھتا رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بولتا ہے۔ فرشتے بھی کہیں گے کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا: بلکہ تیری خواہش تو یہ تھی کہ فلاں شخص قاری ہے، سو وہ تو کہہ دیا گیا۔ پھر مالدار آدمی کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو کہے گا: کیا میں نے تجھ پر اتنی وسعت نہ کی تھی کہ تجھ کو کسی کا محتاج نہ رہنے دیا؟ وہ کہے گا: جی ہاں، اے اللہ!، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جو میں نے تجھ کو مال دیا تھا اس کا تو نے کیا

جَـوَّادٌ، فَـقَـدْ قِيلَ ذٰلِكَ، وَيُؤْتَى بِالَّذِى قُتِلَ فِـى سَبِيـلِ الـلّٰهِ، فَيَقُولُ لَهُ؟ فِى مَاذَا قُتِلْتَ؟ فَيَـقُـولُ: يَـا رَبِّ، أُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِى سَبِيلِ الـلّٰـهِ، فَقَاتَلْتُ حَتَّى قُتِلْتُ، فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ: كَـذَبْـتَ، وَتَـقُـولُ لَـهُ الْمَلائِكَةُ: كَذَبْتَ، وَيَـقُـولُ الـلّٰـهُ: بَـلْ أَرَدْتَ أَنْ يُـقَـالَ: فُلانٌ جَـرِىءٌ، فَقَدْ قِيلَ ذٰلِكَ)) ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ الـلّٰهِ ﷺ عَـلَـى رُكْبَتَـىَّ، فَـقَـالَ: ((يَا أَبَا هُـرَيْرَةَ، أُولَئِكَ الثَّلاثَةُ أَوَّلُ خَلْقٍ تُسَعَّرُ بِهِمُ الـنَّـارُ يَـوْمَ الْـقِيَامَةِ)) قَالَ الْوَلِيدُ أَبُو عُثْمَانَ: فَـأَخْبَـرَنِـى عُـقْبَةُ، أَنَّ شُـفَيًّا هُوَ الَّذِى دَخَلَ عَـلَى مُعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا، فَقَالَ أَبُو عُثْمَانَ: وَحَـدَّثَـنِـى الْـعَـلاءُ بْنُ أَبِى حَكِيمٍ، أَنَّهُ كَانَ سَيَّـافًـا لِـمُعَاوِيَةَ، قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ، فَـحَـدَّثَـهُ بِهَـذَا الْـحَدِيثِ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ، فَـقَـالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ فَعَلَ بِهَؤُلاءِ هَذَا، فَكَيْفَ بِـمَـنْ بَقِىَ مِنَ النَّاسِ، ثُمَّ بَكَى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً شَـدِيـدًا حَتَّـى ظَـنَنَّا أَنَّهُ هَالِكٌ، فَقُلْنَا لَهُ: قَدْ جَـاءَ نَـا هَـذَا الـرَّجُلُ بِشَرٍّ، ثُمَّ أَفَاقَ مُعَاوِيَةُ وَمَسَـحَ عَـنْ وَجْهِـهِ، وَقَــالَ: صَدَقَ اللّٰـهُ وَرَسُـولُهُ، ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ، أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

کیا؟ وہ کہے گا: میں صلہ رحمی اور صدقہ کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بولتا ہے۔ فرشتے بھی کہیں گے: تو جھوٹ بولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیری خواہش تو یہ تھی کہ فلاں آدمی بڑا سخی ہے سو وہ کہہ دیا گیا۔ پھر شہید فی سبیل اللہ کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے: تجھے کس بنا پر شہید کیا گیا؟ وہ کہے گا: اے اللہ! تو نے جہاد فی سبیل اللہ کا حکم دیا تھا سو میں لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بولتا ہے۔ فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹ بولتا ہے، تیری خواہش تو یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں آدمی بڑا بہادر ہے، سو وہ کہہ دیا گیا۔'' پھر اللہ کے رسول ﷺ نے میرے گھٹنوں پر تھپکی دی اور فرمایا: ''اے ابو ہریرہ! یہ وہ تین اشخاص ہیں جن سے قیامت کے دن جہنم کو سب سے پہلے بھڑکایا جائے گا۔'' ابوعثمان ولید کہتے ہیں: مجھے عقبہ نے بتایا ہے کہ شُفَی وہ ہیں جنہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر انہیں یہ حدیث سنائی۔ ابوعثمان کہتے ہیں: مجھے علاء بن حکیم نے بتلایا ہے کہ یہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کے شمشیر زن تھے۔ کہتے ہیں: ان کے پاس ایک آدمی آیا تو انہوں نے اسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہی حدیث سنائی تو معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اگر ان لوگوں کا یہ حشر ہوا تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ اس زور سے روئے کہ ہم سمجھے کہ یہ مر جائیں گے۔ ہم نے اس سے کہا: یہ شخص تو ہمارے پاس نشتر لے کر آیا ہے۔ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ ہوش میں آئے، اپنا چہرہ صاف کیا اور کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ کہا تھا: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ

فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ، أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ .... ''جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت پر فریفتہ ہوا چاہتا ہو ہم ایسوں کو ان کے کل اعمال کا بدلہ یہیں بھرپور پہنچا دیتے ہیں اور یہاں انہیں کوئی کمی نہیں کی جاتی، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے یہاں کیا ہوگا وہاں سب اکارت ہے اور جو کچھ ان کے اعمال تھے سب برباد ہونے والے ہیں۔''
(سورۂ ہود:۱۶)

شرح: ((نَشَغ)) ''ایسی سرد آہ جس کے بعد انسان بے ہوش ہونے کے قریب ہو جائے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب اپنے محبوب کی یاد خوب ستا رہی ہو اور اس سے ملاقات کا شوق دل و دماغ پر پوری طرح چھایا ہوا ہو۔

(٤٠٤٣)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، أَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ التُّرَابِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَسْطَامِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ......

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَشِّرْ هَذِهِ الأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِينِ، فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الآخِرَةَ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الآخِرَةِ نَصِيبٌ۔))

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس امت کو بلندی اور غلبہ و نصرت کے حصول کی خوشخبری ہو، ان میں سے جس نے آخرت کے عمل سے دنیا چاہی، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔''

(٤٠٤٤)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ الْحُسَيْنُ الْقَاضِي، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الأَزْهَرِ بْنِ مَنِيعٍ الْعَبْدِيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ......

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ

(٤٠٤٣) ......أخرجه الامام احمد فی المسند: ٢١٢٧٨

(٤٠٤٤) انظر الحديث السابق

((بَشِّــرْ هَـذِهِ الأُمَّةَ بِـالسَّنَـاءِ، وَالـرِّفْعَةِ، وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِينِ، فِي الأَرْضِ، فَمَنْ عَمِلَ مِـنْهُـمْ عَـمَـلَ الآخِـرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الآخِرَةِ نَصِيبٌ۔))

نے فرمایا: ''اس امت کو زمین میں آسانی، بلندی اور غلبہ ونصرت کی خوشخبری دے دو، ان میں سے جس نے آخرت کا کوئی عمل حصول دنیا کے لیے کیا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔''

شرح: سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ جس بات کا مجھے سب سے زیادہ خوف ہے وہ یہ ہے کہ جب مجھے حساب کے لیے کھڑا کیا جائے تو یہ نہ کہہ دیا جائے: تو نے اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ نیز انہوں نے کہا: روز قیامت مقام ومرتبہ کے لحاظ سے وہ عالم شخص سب سے زیادہ بدترین ہوگا جس نے اپنے علم سے کچھ فائدہ حاصل نہ کیا ہوگا۔ جناب اسماعیل بن ابی اویس کہتے ہیں: میں نے اپنے ماموں امام مدینہ مالک بن انس رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھ سے میرے استاذ گرامی جناب ربیعہ نے سوال کیا: مالک! کمینہ شخص کونسا ہے؟ میں نے کہا: جو دین کو ذریعہ معاش بنائے۔ انہوں نے مزید دریافت کیا کہ کمینوں میں سے زیادہ کمینہ کونسا شخص ہے؟ میں نے کہا: جو دوسرے کی دنیا سنوارتے سنوارتے اپنا دین بگاڑ لے۔ امام مالک رحمہ اللہ نے کہا: اس جواب پر میرے استاذ نے مجھے اپنے سینے سے لگا لیا۔

(20)......بَابُ إِمَاطَةِ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً، أَعْلاهَا شَهَادَةُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ۔)) ......''ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں۔ ان میں سے سب سے بلند لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا اور سب سے کم تر راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ہے اور شرم وحیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔'' (صحیح بخاری: ۹، صحیح مسلم: ۳۵)

(٤٠٤٥)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الشِّيرَزِيُّ، أَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَاشِمِيُّ، أَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ......

عَـنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بَيْـنَـمَـا رَجُـلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَـوْكٍ عَـلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ، فَغُفِرَ لَهُ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص راستے پر چل رہا تھا کہ اس نے وہاں کانٹے دار شاخ دیکھی۔ اس نے اسے اُٹھا لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔''

(٤٠٤٥) أخرجه البخاري: ٢٤٧٢، و مسلم: ١٩١٤

(٤٠٤٦)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ، أَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الرَّيَّانِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ صُمْعَةَ، عَنْ أَبِي الْوَازِعِ الرَّاسِبِيِّ......

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ؟ قَالَ ﷺ: ((أَمِطِ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ۔))

سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے داخل کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دے۔''

(21)......بَابُ ثَوَابِ مَنْ عَمِلَ حَسَنَةً أَوْ هَمَّ بِهَا
نیکی کا ارادہ کرنے اور نیکی کرنے والے شخص کا ثواب

(٤٠٤٧)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَسَّانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَنِيعِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمَشٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ......

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي بِأَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً، فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْهَا، فَإِذَا عَمِلَهَا، فَأَنَا أَكْتُبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً، فَأَنَا أَغْفِرُهَا مَا لَمْ يَعْمَلْهَا، فَإِذَا عَمِلَهَا، فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا۔)) قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَتِ الْمَلائِكَةُ: يَا رَبِّ ذَاكَ عَبْدٌ يُرِيدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً، وَهُوَ أَبْصَرُ بِهِ، فَقَالَ: ارْقُبُوهُ،

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ نیکی کرنے کا پروگرام بناتا ہے تو میں اس کی ایک نیکی لکھ لیتا ہوں، ابھی تک اس نے نیکی کی نہیں ہوتی اور جب وہ اس نیکی کو کر لیتا ہے تو میں اس کے لیے اسی جیسی دس نیکیاں لکھ دیتا ہوں اور جب وہ برائی کا ارادہ کرے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں جب تک کہ اسے کر نہ لے اور جب اس کو کر لے تو پھر میں اسے اس کے برابر لکھ دیتا ہوں۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے کہتے ہیں: اے پروردگار! وہ بندہ تو گناہ کا ارادہ

(٤٠٤٦) أخرجه مسلم: ٢٦١٨

(٤٠٤٧) أخرجه البخاري: ٧٥٠١، و مسلم: ١٢٩

فَإِنْ عَمِلَهَا، فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا، فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، إِنَّهُ تَرَكَهَا مِنْ جَرَّائِي۔)) قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ، فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا، تُكْتَبُ بِعَشْرَةِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔))

رکھتا ہے حالانکہ وہ اس کے گناہ ہونے کو خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: انتظار کرو! اگر وہ برائی کر گذرے تو ایک برائی ہی لکھنا اور اگر نہ کرے تو اس کے حق میں نیکی لکھو کیونکہ اس نے برائی کو میری وجہ سے ترک کیا ہے۔'' راوی کہتا ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا اسلام عمدہ ہو تو ہر نیکی جو وہ کرتا ہے دس گنا سے سات سو گنا تک لکھی جاتی ہے اور ہر برائی جو وہ کرتا ہے اس کو اس کے برابر لکھا جاتا ہے (یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) حتی کہ وہ اللہ عزوجل سے جاملاقات کرتا ہے۔''

تشریح ((الی سبع مأة)) ''سات سو گنا تک۔'' اس لفظ سے کثرت اور بہتات مقصود ہے معین عدد مراد نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان میں ہے: ﴿كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ﴾ .... ''اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔'' (سورۂ بقرہ:۲۶۱)

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ﴾ .... ''اگر تو ستر مرتبہ بھی ان کے لیے استغفار کرے تو بھی اللہ انھیں ہرگز نہیں بخشے گا۔'' (سورۂ توبہ:۸۰) اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر ستر سے زائد مرتبہ معافی مانگی گئی تو معاف کر دیا جائے گا، یعنی عدد مراد نہیں بلکہ کثرت مراد ہے کہ آپ منافقین کے لیے جتنی چاہیں دعائیں کر لیں انہیں ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا۔ اہل عرب عموماً ستر کا لفظ بول کر کثرت اور مبالغہ مراد لیتے ہیں۔ مروی ہے کہ ایک دیہاتی کو کسی نے ایک درہم صدقہ دیا تو اس نے یوں دعا دی: سبع اللّٰه له درهما ۔ ''اللہ اسے ڈھیروں درہم دے۔'' یہ مراد نہیں کہ صرف ستر ہی دے اور زیادہ نہ دے۔

(۴۰۴۸)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَالُ،

(۴۰۴۸) اسناده حسن ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ۱۷۳۰۹

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْخَيْرِ ...... أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ، ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ ، كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ، ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ، ثُمَّ عَمِلَ أُخْرَى ، فَانْفَكَّتْ أُخْرَى حَتَّى يَخْرُجَ.))

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلا شبہ اس آدمی کی مثال جو برائیاں کرتا تھا پھر نیکیاں کرنے لگا، اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک تنگ زرہ پہن رکھی ہو جس نے اس کا گلا گھونٹ رکھا ہو پھر اس نے نیکی کی تو ایک کڑا ٹوٹ گیا، پھر دوسری نیکی کی تو دوسرا کڑا ٹوٹ گیا حتی کہ وہ شخص اس گھٹن سے نکل آیا۔''

(22)......بَابُ التَّقْوٰی

اللہ کا خوف

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ .... ''جو عزت وحرمت کرے اللہ کی نشانیوں کی، اس کے دل کی پرہیز گاری کی وجہ سے یہ ہے۔'' (سورۂ حج:۳۲) جناب عطاء نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ﴾ .... ''یہ ہے اور جو کوئی اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے۔'' (سورۂ حج:۳۰) کے متعلق کہا: اس سے مراد گناہ ہیں۔ یعنی جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے مجتنب رہتا ہے اور ان کے کرنے کو بڑا پاپ سمجھتا ہے۔ ایک قول کے مطابق ''حرمات اللہ'' سے فرائض مراد ہیں۔ ''حرمت'' سے مراد وہ امور ہیں جن کی ادائیگی ضروری ہے اور خلاف ورزی حرام ہے، یعنی خلاف ورزی کر کے ان حرمتوں کو پامال نہ کرے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ﴾ .... ''اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیز گاری پہنچتی ہے۔'' (سورۂ حج:۳۷) یعنی جس چیز کا تمہیں اجر وثواب ملنا ہے وہ تقویٰ اور پرہیز گاری ہے باقی تو کوئی چیز اللہ تک نہیں پہنچتی بلکہ یہیں دنیا میں رہ جاتی ہے۔ جناب حسن بصری رحمہ اللہ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرمان: ﴿آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً﴾ .... ''ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔'' (سورۂ بقرہ:۲۰۱) کے متعلق کہا کہ دنیا میں حسنة سے مراد علم دین اور عبادت الٰہی کا ذوق وشوق ہے اور آخرت میں اس سے مراد جنت ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾ .... ''کیا پس وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے درپے ہے اس شخص جیسا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضی لے کر لوٹتا ہے اور جس کی جگہ جہنم ہے جو کہ بدترین جگہ ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں ان لوگوں کے الگ الگ درجے ہیں۔'' (سورۂ آل عمران:۱۶۲) یعنی مختلف درجات ہیں جو حسبِ مراتب ہیں۔ زیادہ نیکیوں والے اونچے طبقات میں اور کم نیکیوں

والے نچلے طبقات میں ہوں گے۔

(٤٠٤٩)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا جبکہ تمہارے عملوں اور دلوں کو دیکھتا ہے۔''

تشریح: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((التَّقْوَى هَهُنَا۔)) وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ۔ ......''تقویٰ یہاں ہے'' اور (یہ کہتے ہوئے) آپ نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا۔ (صحيح مسلم: ٢٥٦٤)

جناب مطرف بن عبداللہ نے کہا: تمہارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا وقار اور جلال بہت زیادہ ہونا چاہیے اور یہ مناسب نہیں کہ تم نہایت حقیر اور بے وقعت امور میں بھی اللہ کا نام لو مثلاً کتے، گدھے اور بکری کو جھڑکتے ہوئے یوں کہو: (اَللّٰهُمَّ اَخْزِهٖ) ''اے اللہ! اسے رسوا کر۔'' نیز انہوں نے کہا: میں رات سوتے میں گزار کر صبح پشیمان ہوں اس سے مجھے یہ پسند ہے کہ رات کو قیام کروں اور صبح اس پر نازاں ہوں۔

جناب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے کہا: متقی شخص تو لگام زدہ ہوتا ہے ہر وہ کام نہیں کرسکتا جس کو اس کا دل چاہتا ہو۔

(23)......بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی توصیف بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ ''وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔'' (سورۂ توبہ:۷۱)

اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر یوں ارشاد فرمایا: ﴿وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ﴾ ''اور اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا، برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آ جائے صبر کرنا'' (سورۂ لقمان:۱۷)

(٤٠٥٠)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْن الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ ، أَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُنِيبٍ ، حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ......

(٤٠٤٩) أخرجه مسلم: ٢٥٦٤

(٤٠٥٠) أخرجه البخاري: ٢٤٩٣ ، ٢٦٨٦

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْوَاقِعِ فِي حُدُودِ اللّٰهِ وَالْمُدَاهِنِ فِيهَا، كَمَثَلِ قَوْمٍ رَكِبُوا فِي السَّفِينَةِ، فَاسْتَهَمُوا عَلَيْهَا، فَرَكِبَ قَوْمٌ عُلُوَّهَا وَرَكِبَ قَوْمٌ سُفْلَهَا، وَكَانُوا إِذَا اسْتَقَوْا، آذَوْهُمْ وَأَصَابُوهُمْ بِالْمَاءِ، فَقَالُوا: إِنَّكُمْ قَدْ آذَيْتُمُونَا مِمَّا تَمُرُّونَ عَلَيْنَا، فَأَعْطَوْا رَجُلًا فَأْسًا، فَنَقَبَ عِنْدَهُمْ نَقْبًا، قَالُوا: مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعُونَ؟ قَالُوا: تَأَذَّيْتُمْ بِنَا، فَنَنْقُبُ عِنْدَنَا نَقْبًا نَسْتَقِي مِنْهُ، فَإِنْ تَرَكُوهُمْ، هَلَكُوا وَأَهْلَكُوا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ، نَجَوْا وَنَجَوْا۔))

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے اور اس میں سستی کرنے والے (یعنی خلاف کرنے والے) کی مثال ایسے لوگوں کی سی ہے جو ایک کشتی میں سوار ہوئے اور انہوں نے کشتی کے سلسلہ میں قرعہ ڈالا، جس کے نتیجہ میں بعض لوگ کشتی کے اوپر والے حصے میں سوار ہو گئے اور کچھ دوسرے نیچے والے حصے میں۔ نیچے والوں کو جب دریا سے پانی لینا پڑتا تو انہیں (اوپر والوں کو) تکلیف دیتے اور انھیں پانی سے گیلا کرتے تو اوپر والوں نے کہا: تم بار بار گزرنے کی وجہ سے ہمارے لیے باعث تکلیف ہو۔ تو نیچے والوں نے ایک شخص کو کلہاڑا دیا تاکہ وہ ان کے حصہ میں ایک سوراخ کر دے۔ اوپر والوں نے کہا: تم یہ کیا کرنے لگے ہو؟ نیچے والوں نے کہا: تم ہم سے تکلیف اُٹھاتے ہو تو ہم نے اپنے حصے میں سوراخ کرنا چاہا تاکہ وہاں سے پانی لے سکیں۔ اگر اوپر والے بھی نیچے والوں کو من مانی کرنے دیں تو خود بھی ہلاک ہوں گے اور ساری کشتی والے بھی ہلاک ہوں گے اور اگر ان کے ہاتھ پکڑ لیں تو یہ خود بھی بچیں گے اور ساری کشتی بھی بچ جائے گی۔

شرح ((مُدَاهِن)) ''نرمی برتنے والا'' مُدَاهَنَة، اِدْهَان کا معنی ہے: ''نرم گفتگو کرنا اور سخت الفاظ استعمال نہ کرنا۔'' اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ﴾ .... ''وہ تو چاہتے ہیں کہ تو ذرا ڈھیلا ہو تو یہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں۔'' (سورۂ قلم:۹) یعنی کفار تو چاہتے ہیں کہ آپ ان کے معبودوں کے بارے میں نرم رویہ اختیار کریں تو وہ بھی آپ کے بارے میں نرم رویہ اختیار کریں۔

جناب حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: اگر آپ ان کے باطل دین کے ساتھ مداہنت برتو گے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ باطل پرست اپنی باطل پرستی کو چھوڑنے میں ڈھیلے ہو جائیں گے۔ (اس لیے حق میں مداہنت حکمت تبلیغ اور کار نبوت کے لیے سخت نقصان دہ ہے۔ ع،س)

ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ کفر کرنے لگ جائیں تاکہ ان کو اپنے کفر پر جمے رہنے کا جواز فراہم ہو جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہی بیان کیا ہے: ﴿وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا﴾ .... ''ان کی چاہت ہے کہ جس طرح کے کافر وہ ہیں تم بھی ان کی طرح کفر کرنے لگو۔'' (سورۂ نساء:۸۹) اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿أَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ﴾ .... ''پس کیا تم ایسی بات کو سرسری سمجھ رہے ہو۔'' (سورۂ واقعہ:۸) یعنی تم اس حدیث (قرآن) سے کفر کرتے ہو۔

((الاِسْتِهَام)) ''قرعہ ڈالنا۔'' اس حدیث میں جہاز، کشتی، مسافر خانے، ہاسٹل وغیرہ میں امور سرانجام دینے کے لیے قرعہ اندازی کا اثبات ہے یہ اس صورت میں جب کسی چیز میں سب کا حق برابر نوعیت کا ہو اور اگر کسی کو سبقت حاصل ہو تو اس کا خیال رکھا جائے گا۔ بہرحال تقسیم کے لیے قرعہ اندازی ایک بہترین طریقہ ہے جس میں شرکاء میں سے کسی کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔

(٤٠٥١)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الأَجْلَحِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ......

قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَأَيُّهَا النَّاسُ، خُذُوا عَلَى أَيْدِي سُفَهَائِكُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ قَوْمًا رَكِبُوا الْبَحْرَ فِي سَفِينَةٍ، فَاقْتَسَمُوهَا، فَأَصَابَ كُلُّ وَاحِدٍ مَكَانًا، فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْهُمُ الْفَأْسَ، فَنَقَرَ مَكَانَهُ، فَقَالُوا: مَا تَصْنَعُ؟ قَالَ: مَكَانِي أَصْنَعُ بِهِ مَا شِئْتُ، فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ، نَجَوْا وَنَجَا، وَإِنْ تَرَكُوهُ، غَرِقَ وَغَرِقُوا، فَخُذُوا عَلَى أَيْدِي سُفَهَائِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَهْلَكُوا۔))

جناب شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا، آپ کہہ رہے تھے: لوگو! اپنے بے وقوف (گنہگار) لوگوں کے ہاتھ پکڑو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''بلاشبہ کچھ لوگوں نے کشتی میں بیٹھ کر سمندر کا سفر کیا اور قرعہ ڈالا۔ ہر ایک کو جگہ مل گئی۔ ان میں سے ایک شخص نے کلہاڑا پکڑا اور ایک مقام سے سوراخ کرنے لگا، لوگوں نے کہا: کیا کرنے لگو ہو؟ اس نے جواب دیا: میری جگہ ہے، میں اس میں جو چاہے کروں۔ اگر وہ لوگ اس کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے تو خود بھی بچیں گے اور دوسرے بھی بچ جائیں گے اور اگر اسے چھوڑ دیں گے تو وہ بھی ڈوبے گا اور اس کے ہمراہ دوسرے سب لوگ بھی

(٤٠٥١) انظر الحديث السابق

ڈوب جائیں گے لہٰذا معاشرے کے بے وقوف افراد کے ہاتھ پکڑو قبل اس کے کہ وہ تمہیں ہلاکت میں ڈال دیں۔

(٤٠٥٢)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمِشٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الدَّارَابَجَرْدِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ......

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، يَقُولُ: يَأَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا مُنْكَرًا، فَلَمْ يُغَيِّرُوهُ، يُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ۔))

جناب قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا: ''اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ .... ''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو سیدھا رکھو، جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ لوگ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔'' (سورۂ مائدہ:۱۰۵) اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''لوگ جب برائی کو دیکھیں اور اس سے منع نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب کی لپیٹ میں لے لیں۔''

شرح: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي، نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا، فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوهُمْ، فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ، وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، قَالَ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطُرُوهُمْ أَطْرًا۔)) أَيْ تَعْطِفُوهُمْ عَطْفًا۔ ...... ''جب بنی اسرائیل معاصی میں پڑے تو انہیں ان کے علماء نے روکا لیکن وہ نہ رکے، پھر انہوں (علماء) نے ان کی مجلسیں اختیار کیں اور ان کے ہم نوالہ وہم پیالہ بن گئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک دوسرے سے ملا دیے اور ان پر سیدنا داود اور سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی لعنت کی۔'' صحابی نے کہا: نبی اکرم ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے، آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''نہیں (تم عذاب سے نہیں بچ سکتے) قسم اس ذات کی جس

(٤٠٥٢) صحيح ......أخرجه ابوداود: ٤٣٣٨، والترمذي: ٢١٦٨، وابن ماجه: ٤٠٠٥

کے ہاتھ میں میری جان ہے حتی کہ اسے حق قبول کرنے پر مجبور کردو۔'' (ضعیف، ابوداود: ٤٣٣٦، ترمذی: ٣٠٤٧)

(٤٠٥٣)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الأَشْهَلِيِّ......

عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ عِنْدِهِ، ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ، فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ۔))

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور ضرور برائی سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب بھیج دے، پھر تم اس سے دعائیں کروگے لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔''

شرح: اس سند سے نبی کریم ﷺ سے مروی ہے: آپ نے فرمایا: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ، وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ، وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ۔)) ......''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم اپنے امام کو شہید کروگے اور تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے سے جنگ کروگے اور بُرے لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہو جائیں گے۔'' (ضعیف، ترمذی: ٢١٧٠، ابن ماجه: ٤٠٤٣)

مذکورہ بالا سند کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ۔)) ......''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ دنیا کا خوش بخت ترین شخص دراصل کمینہ آدمی ہوگا، جس کا باپ بھی کمینہ شخص تھا۔'' (صحیح، ترمذی: ٢٢٠٩)

اس سے مراد غلام یا اخلاق وکردار کے لحاظ سے چھوٹا ہوا آدمی ہے عربی زبان میں لونڈی کو لکاع کہا جاتا ہے۔

(٤٠٥٤)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْحَارِثِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَدِيٍّ الْكِنْدِيَّ......

يَقُولُ: حَدَّثَنَا مَوْلًى لَنَا، أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا

سیدنا عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے:

(٤٠٥٣) حسن ......أخرجه الترمذي: ٢١٦٩

(٤٠٥٤) حسن لغيره ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ١٧٧٣٦

يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ، حَتَّى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوهُ، فَلا يُنْكِرُوهُ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ.))

''اللہ تعالیٰ عوام الناس کو خاص افراد کے گناہوں کی وجہ سے مبتلائے عذاب نہیں کرتا حتی کہ وہ برائی کو اپنے درمیان میں نہ دیکھ لیں اور وہ اس کو بدلنے پر قدرت بھی رکھتے ہوں مگر اس کو نہ بدلیں، جب وہ اس حد تک پہنچ جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ عام اور خاص دونوں قسم کے لوگوں کو عذاب میں گرفتار کر لیتا ہے۔''

شرح: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے برسر منبر کہا: اللہ کی قسم! تم ضرور اللہ کے دین کے بارے میں کوشش ومحنت کرو اور ضرور اللہ کی اطاعت کے لیے لڑائی کرو، ورنہ تمہاری سیاست ایسی قوموں کے ہاتھ میں آ جائے گی کہ تم ان کی بجائے حق کے زیادہ نزدیک ہوگے (پہلے) اللہ ضرور تمہیں عذاب دے گا پھر انہیں عذاب میں گرفتار کرے گا۔

(٤٠٥٥)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، أَنَا عِيسَى بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَنَا عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيُّ......

قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ، كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هَذِهِ الآيَةِ؟ قَالَ: أَيَّةُ آيَةٍ؟ قُلْتُ: قَوْلُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ! لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا خَبِيرًا، سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، وَرَأَيْتَ أَمْرًا لا بُدَّ لَكَ مِنْهُ، فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ، وَدَعْ أَمْرَ الْعَوَامِّ، فَإِنَّ

جناب ابو اُمیہ شعبانی رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے ابوثعلبہ! آپ کا اس آیت کے بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا: کونسی آیت؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ ''اپنی فکر کرو، جب تم راہِ راست پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ ہے اس سے تمہیں کوئی نقصان نہیں۔'' (سورۂ مائدہ: ۱۰۵) انہوں نے کہا: تم نے یہ مسئلہ خبر رکھنے والے سے پوچھا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا: ''بلکہ ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دو اور ایک دوسرے کو برائی

(٤٠٥٥) ضعيف، لكن فقرة ايام الصبر ثابتة ......أخرجه ابوداود: ٤٣٤١، والترمذي: ٣٠٥٨، وابن ماجه: ٤٠١٤

وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ ، فَمَنْ صَبَرَ فِيهِنَّ ، قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ ، لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ))

سے روکو حتی کہ جب تو دیکھے کہ بخل کا حکم مانا جارہا ہے (ہر شخص بخل کر رہا ہے گویا بخل کی حکومت ہے) خواہش کی پیروی کی جاتی ہے، دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے اور ہر شخص کو اپنی رائے ہی اچھی لگتی ہے اور تیرے سامنے ایسی صورت حال آجائے کہ تو اس کا مقابلہ نہ کر سکے تو اپنی جان کی فکر کر اور عوام کو فکر چھوڑ دے کیونکہ تمہارے آگے صبر کا زمانہ آرہا ہے۔ جس نے ان ایام میں صبر سے کام لیا گویا اس نے انگارے کو مٹھی میں لیا، ان ایام میں نیک عمل کرنے والے کو عام حالات میں یہی عمل کرنے والے پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ملے گا۔"

شرح جناب عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ دیگر رواۃ نے مجھے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں۔ صحابی رسول ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس دور کے پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: "تم (صحابہ) میں سے پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ملے گا۔" ((زَادَنِي غَيْرُهُ)) "کے الفاظ کہنے والے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ ہیں۔ ((اَلشُّحُّ الْمُطَاعُ)) "بخل کا حکم مانا جاتا ہے۔" اس سے مراد ایسا بخیل ہے جو شریعت کی طرف سے عائد ہونے والے تمام حقوق ادا نہ کرے اور ان سے منحرف رہے۔

(٤٠٥٦)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، أَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ......

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مَنْ ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَنْ يَهْلَكَ النَّاسُ حَتَّى يَعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔))

ابوبختری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "لوگ اس وقت تک ہرگز ہلاک نہیں ہوں گے جب تک اپنی ہلاکت کے لیے عذر نہ پیش کردیں۔"

شرح ((حَتَّى يَعْذِرُوا)) یعنی گناہوں کی کثرت اور بہتات سے اپنے اوپر عذاب الٰہی کو واجب نہ کرلیا تو اس طرح عذاب دینے والے کے ہاتھ میں عذر آگیا۔ جب کسی بندے میں عیوب ونقائص ہوں اور وہ خرابیوں کا مجموعہ

(٤٠٥٦) صحيح ......أخرجه ابو داود: ٤٣٤٧

ہو تو کہا جاتا ہے: اَعْذَرَ الرَّجُلُ اِعْذَارًا بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کا معنی مسند دارمی کی اس حدیث کی طرح ہے: ((لَنْ یَهْلِكَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا هَالِكٌ)) ''اللہ تعالیٰ نہیں ہلاک کرے گا مگر اسی کو جو ہلاک ہونا چاہے۔''

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے: ((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا، فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ۔)) ...... ''تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے ختم کردے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرنے اور سمجھائے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے نفرت کرے اور اس کے خاتمہ کی خواہش رکھے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔'' (صحيح مسلم: ٤٩)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ((جَاهِدُوا الْمُنَافِقِينَ بِأَيْدِيكُمْ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا فَبِأَلْسِنَتِكُمْ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا إِلا أَنْ تَكْفَهِرُّوا فِي وُجُوهِكُمْ فَاكْفَهِرُّوا۔)) ...... منافقوں کے ساتھ اپنے ہاتھوں سے جہاد کرو، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو کم از کم ان سے مخاطبت کے وقت چہرے پر تیوڑی چڑھا لو۔ جناب سھل بن سعد نے کہا: برائی جب نظروں سے اوجھل اور مخفی ہوتی ہے تو صرف کرنے والے کے لیے مضر اور نقصان دہ ہوتی ہے اور جب علانیہ اور ظاہر ہوتی ہے اور پھر اسے ختم کرنے کی کوئی کوشش بھی نہ کی جائے تو اس کا ضرر عام لوگوں تک پہنچ جاتا ہے۔ جناب سفیان ثوری منصور سے اور وہ ابراہیم سے بیان کرتے ہیں کہ قرون اولیٰ کے لوگ جب کسی کو غلط نماز پڑھتے دیکھتے تو اسے سمجھا دیتے اور اس کی اصلاح کر دیتے۔ جناب سفیان نے کہا: مجھے اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے کہ کہیں یہ وبا متعدی ہو کر ساروں کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔

(24)...... بَابُ وَعِيدِ مَنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَأْتِهِ

باب: دوسروں کو نیکی کا حکم دینے والے اور خود اس سے گریزاں رہنے والے کے لیے وعید

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ﴾ .... ''کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم کرتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔'' (سورۂ بقرہ: ۴۴) اللہ نے یوں بھی ارشاد فرمایا: ﴿لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾ .... ''تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔'' (سورۂ ؟؟) اللہ تعالیٰ نے سیدنا شعیب علیہ السلام سے متعلق خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ﴾ .... ''میرا یہ ارادہ بالکل نہیں کہ تمہارا خلاف کر کے خود اس چیز کی طرف جھک جاؤں جس سے تمہیں روک رہا ہوں۔'' (سورۂ ہود: ۸۸) یعنی جس کام سے میں تمہیں روکوں تم سے خلاف ہو کر وہ کام میں خود کروں ایسا نہیں ہوسکتا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ ...... ''تمام ترستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتا ہے۔'' (سورۂ فاطر: ۱۰)

جناب ضحاک بن مزاحم نے کہا: عمل صالح، پاکیزہ کلمات (تسبیح وتحمید، تلاوت، امر بالمعروف ونہی عن المنکر) کو اللہ کی طرف بلند کرتا ہے۔ اگر کلمات طیبات تو ہوں مگر عمل صالح نہ ہو تو قول کو عمل پر لوٹا دیا جاتا ہے۔ یعنی محض زبان سے اللہ کا ذکر کچھ نہیں، جب تک اس کے ساتھ عمل صالح یعنی احکام وفرائض کی ادائیگی بھی نہ ہو۔

جناب قتادہ کہتے ہیں: ﴿وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ .... ''اور نیک عمل ان کو بلند کرتا ہے۔'' (سورۂ فاطر:۱۰) کہ عمل صالح بجالانے والے کا نیک عمل اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور اسے بلند فرماتا ہے۔

فائدہ: ......اس لیے عمل صالح سے بھی اس بات کا تحقق ہوتا ہے کہ اس کو بجالانے والا فی الواقع اللہ کی تسبیح وتحمید میں مخلص ہے گویا قول، عمل کے بغیر اللہ کے ہاں بے حیثیت ہے۔ (ع،س)

(٤٠٥٧)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ......

عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قِيلَ لأُسَامَةَ لَوْ أَتَيْتَ فُلانًا، فَكَلَّمْتَهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَرَوْنَ أَنِّي لا أُكَلِّمُهُ إِلا سِمْعَكُمْ أَنِّي أُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ، وَلا أَقُولُ لِرَجُلٍ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ أَمِيرًا: إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوا: وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ، يَقُولُ: ((يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقَ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ، فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ، فَيَقُولُونَ: أَيْ فُلانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلا آتِيهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ۔))

جناب ابووائل نے بیان کیا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کسی نے کہا کہ اگر آپ فلاں صاحب (عثمان رضی اللہ عنہ) کے پاس جاکر ان سے گفتگو کریں تو اچھا ہو (تاکہ وہ یہ فساد دبانے کی تدبیر کریں) انہوں نے کہا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں ان سے تم کو سنا کر (تمہارے سامنے ہی) بات کرتا ہوں، میں تنہائی میں ان سے گفتگو کرتا ہوں۔ اس طرح کہ فساد کا دروازہ نہیں کھولتا، میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ سب سے پہلے میں فساد کا دروازہ کھولوں اور میں آپ ﷺ سے ایک حدیث سننے کے بعد یہ بھی نہیں کہتا کہ جو شخص میرے اوپر امیر ہو وہ سب لوگوں میں بہتر ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے جو حدیث سنی ہے وہ کیا ہے؟ سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ فرماتے سنا تھا: ''قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اتنے میں اس کی آنتیں باہر نکل آئیں گی اور وہ شخص اس طرح چکر لگانے

(٤٠٥٧) أخرجه البخاري: ٣٢٦٧، ٧٠٩٨، و مسلم: ٢٩٨٩

لگے گا جیسے گدھا پنی چکی پر گردش کیا کرتا ہے۔ جہنم میں ڈالے جانے والے اس کے قریب آ کر جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے: اے فلاں! آج تمہارا یہ کیا حشر ہے؟ کیا تم ہمیں اچھے کام کرنے کے لیے نہیں کہتے تھے اور کیا تم برے کاموں سے ہمیں منع نہیں کیا کرتے تھے؟ وہ شخص کہے گا: جی ہاں، میں تمہیں تو اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا۔ برے کاموں سے تمہیں منع کرتا تھا لیکن میں خود انہیں کیا کرتا تھا۔

شرح جناب شعبہ نے اعمش سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ((فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ)) ''بجائے ((فَيَدُوْرُ)) کے، معنی دونوں کا ایک ہے۔

((لَا أُكَلِّمُهُ اِلَّا سِمْعَكُمْ)) ''میں ان سے تم کو سنا کر بات کرتا ہوں۔'' اس لفظ کو سین کے کسرہ کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

((تَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ)) ''اس کی انتڑیاں پیٹ سے نکل جاتی ہیں۔'' اندلاق کسی چیز کے اپنے محل سے باہر نکل آنے کو کہتے ہیں، جیسا کہ کہا جاتا ہے: اِنْدَلَقَ السَّيْفُ مِنَ الْغَمَدِ۔ ''اس نے تلوار پرتلے سے باہر کھینچ لی۔'' (اَقْتَاب) انتڑیاں۔ اصمعی نے کہا: اس کا واحد قِتْبَة ہے لیکن امام کسائی نے کہا کہ اس کا واحد قِتْب ہے۔ ابوعبید لغوی نے کہا: القِتْب سے مراد ہر وہ چیز ہے جو پیٹ کے اندر ہے۔ انتڑیوں کو اَقْصَاب بھی کہتے ہیں۔ جس کا واحد قُصْب ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔)) ...... ''میں نے عمرو بن عامر الخزاعی کو دیکھا وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے بتوں کے نام پر جانور وقف کیے۔''

(صحیح بخاری: ٣٥٢١، صحیح مسلم: ٢٨٥٦)

(٤٠٥٨)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو عُمَرَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ......

(٤٠٥٨) حدیث صحیح ......أخرجه الامام احمد فی المسند: ١٢٢١٢

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ، قُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ، وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا يَعْقِلُونَ۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی میں نے کچھ آدمی دیکھے جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، میں نے پوچھا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ لوگ آپ کی امت کے خطیب ہیں جو لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے تھے لیکن اپنے نفسوں کو بھول جاتے تھے حالانکہ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے تھے کیا یہ لوگ عقل وشعور نہیں رکھتے تھے۔''

(25)......بَابُ وَعِيْدِ الظَّالِمِ

ظالم کے لیے وعید

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ﴾ .... ''جنہوں نے ظلم کیا ہے وہ بھی ابھی جان لیں گے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں۔'' (سورۂ نمل:۲۲۷) اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا﴾ .... ''دیکھو ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکنا۔'' (سورۂ ہود:۱۱۳) یعنی ان کی طرف میلان نہ رکھنا نیز نرمی اور مداہنت نہ برتنا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا﴾ .... ''تو بہت ممکن تھا کہ آپ ان کی طرف قدرے قلیل مائل ہو ہی جاتے۔'' (سورۂ اسراء:۷۴)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا﴾ .... ''انہوں نے مکر کیا اور ہم نے بھی (خفیہ تدبیر کی) اور وہ اسے سمجھتے ہی نہ تھے۔'' (سورۂ نمل:۵۰)

مکر کی نسبت جب اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے ڈھیل دینا مراد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے لفظ مکر استعمال ہو سکتا ہے لفظ ''احتیال'' نہیں کیونکہ محتال وہ ہوتا ہے جو حقائق کو الٹ دے اور (ماکر) اسے کہتے ہیں جو مدِ مقابل کی غفلت اور بے پروائی سے فائدہ اُٹھائے اور اسے ڈھیل دیتے ہوئے اپنی گرفت میں کر لے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ .... ''ہم ان کو بتدریج گرفت میں لیے جا رہے ہیں اس طور پر کہ ان کو خبر بھی نہیں۔'' (سورۂ اعراف:۱۸۲، سورۂ قلم:۴۴)

جناب ثابت بنانی سے پوچھا گیا کہ استدراج کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی تدبیر اور امہال ہے جو وہ بطور امتحان اپنے نافرمان بندوں کو دیتا ہے۔ ایک قول ہے کہ استدراج سے مراد کسی کو حالت غفلت میں

جا دبوچتا ہے۔

جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرمان: ﴿سَنَسۡتَدۡرِجُهُم مِّنۡ حَيۡثُ لَا يَعۡلَمُونَ﴾ .... کے متعلق کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی بھرپور نعمتیں نچھاور کرتا ہے اور انہیں شکر گزاری سے محروم رکھتا ہے۔ دیگر بزرگوں کا کہنا ہے کہ جب بھی وہ کوئی گناہ کرتے ہیں تو ان پر مزید انعام واکرام کی برکھا برستی ہے۔ اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان عالی شان سے بھی ہوتی ہے: ﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ أَبۡوَابَ كُلِّ شَيۡءٍ﴾ .... ''پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیے۔'' (سورۂ انعام:۴۴)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهِ .... وَيُرۡسِلَ عَلَيۡهَا حُسۡبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ﴾ .... ''اور یہ اپنے باغ میں گیا اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تھا۔......اور اس پر آسمانی عذاب بھیج دے۔'' (سورۂ کہف:۳۵ تا ۴۰) حسبان سے مراد عذاب ہے جو کسی کے کرتوتوں کے نتیجے میں آئے۔

امام زہری رحمہ اللہ نے کہا: اس سے مراد چھوٹے چھوٹے سنگریزے ہیں، آسمانی عذاب کی صورت میں جو ان پر اولے اور کنکر گرائے گئے انہیں حسبان کہہ دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ذَٰلِكَ مِنۡ أَنۢبَاءِ الۡقُرَىٰ نَقُصُّهُ عَلَيۡكَ مِنۡهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ﴾ .... ''بستیوں کی یہ بعض خبریں جنہیں ہم تیرے سامنے بیان فرما رہے ہیں ان میں سے بعض تو موجود ہیں اور بعض کی فصلیں کٹ گئی ہیں۔'' (سورۂ ہود:۱۰۰)

قائم سے مراد وہ بستیاں ہیں جو اپنی چھتوں پر قائم ہیں اور دیکھنے والوں کو نظر آ رہی ہیں اور حصید سے مراد وہ بستیاں ہیں جو کٹی ہوئی کھیتیوں کی طرح نابود ہو گئیں اور ان کا کوئی نام ونشان باقی نہیں رہا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿حَتَّىٰ جَعَلۡنَاهُمۡ حَصِيدًا﴾ .... ''یہاں تک کہ ہم نے انہیں جڑ سے کٹی ہوئی کھیتی اور بجھی پڑی آگ کی طرح کر دیا۔'' (سورۂ انبیاء:۱۵) یعنی انہیں تلوار سے تہس نہس کر دیا گیا یا موت سے ہمکنار کر دیا گیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یوں بھی فرمایا: ﴿فَتِلۡكَ بُيُوتُهُمۡ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوٓا﴾ .... ''یہ ہیں ان کے مکانات جو ان کے ظلم کی وجہ سے اجڑے پڑے ہیں۔'' (سورۂ نمل:۵۲) یعنی وہاں کوئی مکین نہیں۔ جب گھر بے آباد، ویران اور سنسان ہو جائے تو خوتِ الدار کا لفظ بولا جاتا ہے۔

اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿كَأَنَّهُمۡ أَعۡجَازُ نَخۡلٍ خَاوِيَةٍ﴾ .... ''جیسے کہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہیں۔'' (سورۂ حاقہ:۷) یعنی جو جڑوں سے اکھڑے ہوئے ہوں اور جن کے گرنے سے ان کے اُگنے کی جگہ خالی ہو گئی ہو۔ کھوکھلے اور

بے روح جسم کو کھوکھلے تنے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا﴾ .... ''پھر ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی۔'' (سورۂ انعام:۴۵) ﴿دابرهم﴾ ''ان کی جڑ اور بنیاد۔'' یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں گرفت میں لے کر ان کی جڑ ہی کاٹ کر رکھ دی۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ﴾ .... ''تجھے جو برائی پہنچتی ہے وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے۔'' یعنی جو برائی آپ کو پہنچتی ہے تو یہ سب تمہاری غلطیوں، کوتاہیوں اور گناہوں کا نتیجہ ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدًّا﴾ .... ''کہہ دیجئے! جو گمراہی میں ہوتا ہے اللہ رحمٰن اس کو خوب لمبی مہلت دیتا ہے۔'' (سورۂ مریم:۷۵) اس آیت کریمہ میں لفظ تو امر کے استعمال ہوئے ہیں لیکن مراد خبر ہے اور مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ضلالت وگمراہی میں غرقاب شخص کو مہلت اور ڈھیل دے دیتا ہے۔ اور بسا اوقات قرآن مجید میں خبر کا ذکر امر کے پیرایہ میں کر دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں کلام میں حد درجہ تاکید پائی جاتی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ أَهْلِهَا أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ﴾ .... ''اور کیا ان لوگوں کو جو زمین کے وارث ہوئے وہاں کے لوگوں کی ہلاکت کے بعد (ان واقعات مذکورہ نے) یہ بات نہیں بتائی کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے جرائم کے سبب ان کو ہلاک کر ڈالیں۔'' (سورۂ اعراف:۱۰۰) یعنی کیا ان کی آنکھیں نہیں کھلیں؟ گزشتہ اقوام کا حشر دیکھ کے! ہم اگر چاہیں ان کے گناہوں کے نتیجے میں انہیں بھی عذاب میں مبتلا کر دیں اور جس طرح گزشتہ اقوام کو (جن کے بعد انہیں اقتدار ملا) ہلاک کیا انہیں بھی ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ہلاک کر دیں۔

(٤٠٥٩)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہوگا۔''

(٤٠٦٠)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، أَنَا أَبُو سَعْدٍ خَلَفُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نِزَارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَرَّازٍ الْقُهَنْدُزِيُّ،

(٤٠٥٩) أخرجه البخاري: ٢٤٤٧، و مسلم: ٢٥٧٩

(٤٠٦٠) أخرجه مسلم: ٢٥٧٨

حَـدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((اتَّقُوا الظُّلْمَ ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ يَسْفِكُوا دِمَاءَهُمْ ، وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ۔))

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ظلم کرنے سے بچو! اس لیے کہ ظلم قیامت والے دن اندھیروں کا باعث ہوگا اور بخل سے بچو! کہ بخل ہی نے ان لوگوں کو ہلاک کیا جو تم سے پہلے تھے۔ اس بخل نے انھیں اپنوں کا خون بہانے پر اور حرام چیزوں کو حلال سمجھنے پر آمادہ کیا۔''

شرح: ((اَلشُّحّ)) ''مال کی شدید محبت۔'' جب انسان کے دل میں دنیا اور دنیا کے مال واسباب کی محبت حد سے تجاوز کر کے شدید ہو جائے تو پھر انسان حلال وحرام کے درمیان تمیز بھی نہیں کرتا اور دوسرے انسانوں کا خون بہانے سے گریز بھی نہیں کرتا، سود اور رشوت کا بازار گرم ہو جاتا ہے اور خواہش کا ارتکاب زوروں پر ہوتا ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں مذکور ہے: ''بخل نے انہیں اپنوں کا خون بہانے پر اور حرام چیزوں کو حلال سمجھنے پر آمادہ کیا۔''

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حرص وبخل سے بچو! تم سے پہلے کے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے، (حرص نے) ان کو حکم دیا تو وہ بخل کرنے لگے، اور بدکاری کا حکم دیا تو بدکاری کرنے لگے۔'' (صحیح، ابوداود: ۱۶۹۸)

ایک شخص نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: مجھے لگتا ہے میں تو ہلاک ہو گیا ہوں۔ انہوں نے کہا: وہ کس طرح؟ میں سنتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ .... ''جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب اور بامراد ہے۔'' (سورۂ حشر: ۹) اور میں تو ایک بخیل شخص ہوں کہ اپنے ہاتھ سے ایک روپیہ نہیں خرچ کرنا چاہتا۔ اس پر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: جس شُحّ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے وہ تیرے اندر نہیں، وہ تو یہ ہے کہ تو ظلم کرتے ہوئے اپنے بھائی کا مال کھا جائے، تیرے اندر پائی جانے والی کیفیت کو بخل کہتے ہیں اور بخل بھی بُری چیز ہے۔

جناب سعید بن جبیر نے کہا: ﴿وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ .... سے مراد حرام مال اکٹھا کرنا اور زکوۃ نہ ادا کرنا ہے۔

(٤٠٦١)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو عُمَرَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الإِسْمَاعِيلِيُّ، أَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الحضرمي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ......

عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُمْهِلُ الظَّالِمَ، فَإِذَا أَخَذَهُ، لَمْ يَفُتْهُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ ظالم کومہلت دیتا ہے لیکن پھر جب اس کی گرفت فرماتا ہے تو اسے نہیں چھوڑتا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ .... ''اوراسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے جب وہ بستیوں (والوں) کو پکڑتا ہے جب کہ وہ ظالم ہوتی ہیں۔ یقیناً اس کی پکڑ نہایت دردناک اور شدید ہے۔'' (سورۂ ہود:۱۰۲)

(٤٠٦٢)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَتْ لأَخِيهِ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ مِنْ عِرْضٍ أَوْ مَالٍ، فَلْيَتَحَلَّلْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ تُؤْخَذَ مِنْهُ يَوْمَ لا دِينَارَ وَلا دِرْهَمَ، فَإِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ، أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ، أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِهِ، فَجُعِلَتْ عَلَيْهِ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی پر بھی اپنے مسلمان بھائی کا، اس کی عزت وآبرو سے متعلق یا مال ودولت سے متعلق کوئی حق ہو (یعنی اس کی بےعزتی کر کے یا کوئی اور زیادتی کر کے اس پرظلم کیا ہو) تو اسے چاہیے کہ آج ہی (دنیا میں) اس کا ازالہ کر کے اس حق سے عہدہ برآ ہو جائے، قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں کسی کے پاس دینار ودرہم نہیں ہوں گے۔ اگراس کے پاس عمل صالح ہوں گے تو وہ اس کے ظلم

(٤٠٦١) أخرجه البخاري: ٤٦٨٦، و مسلم: ٢٥٨٣

(٤٠٦٢) أخرجه البخاري: ٢٤٤٩

کے بہ قدر لے لیے جائیں گے (اور مظلومین میں تقسیم کر دیے جائیں گے) اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس کے ساتھی (صاحب حق) کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی۔''

شرح: ((فَلْيَتَحَلَّلْهُ)) یعنی جس سے دست درازی کی ہو اس سے دنیا ہی میں معافی مانگ لے۔ اگر اس کی تلافی نہ کی گئی تو آخرت میں معاملہ انتہائی خطرناک ہوگا۔ آدمی کو چاہیے کہ دنیا میں ہی معاملہ رفع دفع کر لے، بالخصوص جب زیادتی کا تعلق لین دین سے ہو۔ اگر وہ چیز بعینہ ظالم کے پاس موجود ہو تو اس کی ادائیگی ضروری ہے یا صاحب حق حصہ معاف کر دے۔ بعض اہل علم نے غیبت کے متعلق کہا: جب وہ اگلے شخص تک پہنچ جائے تو اس سے معافی مانگی جائے اور نہ پہنچنے کی صورت میں صرف اللہ تعالیٰ سے استغفار کر لینا کافی ہے اور اسے خبر نہ کی جائے۔

(٤٠٦٣)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟)) قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ وَلَا مَتَاعَ لَهُ، قَالَ: ((إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُقْضَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ مَا عَلَيْهِ، أَخَذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ، فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم میں سے مفلس وہ ہے جس کے پاس نقد درہم ہوں اور نہ کوئی سامان۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(نہیں، بلکہ) میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو قیامت والے دن نماز، روزے اور زکاۃ کے ساتھ اس حال میں آئے گا کہ کسی کو اس نے گالی دی ہوگی، کسی پر بہتان تراشی کی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا، چناں چہ ان تمام (مظلومین) کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی (تاکہ ان پر کیے گئے ظلم کی تلافی ہو جائے) اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں

(٤٠٦٣) أخرجه مسلم: ٢٥٨١

قبل اس کے کہ اس کے ذمے دوسروں کے حقوق واجب الاداء ہوں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیے جائیں گے، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔‘‘

شرح: اسی سند سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الْقَرْنَاءِ۔)) ......’’قیامت والے دن مظلوم کے حقوق کی ضرور بالضرور اسے دیے جائیں گے حتی کہ بغیر سینگوں والی بکری کو سینگوں والی بکری سے بدلہ دلوایا جائے گا۔‘‘

(صحيح مسلم: ٢٥٨٢)

(٤٠٦٤)۔نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ، قَالَ: ((لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ، قَالَ: وَتَقَنَّعَ بِرِدَائِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ۔))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام حجر سے گزرے تو فرمایا: ’’ان لوگوں کی بستی میں جنہوں نے ظلم کیا تھا نہ داخل ہو لیکن اس صورت میں کہ تم روتے ہوئے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو ان پر آیا۔‘‘

شرح: راوی کہتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر چہرہ مبارک پر ڈال لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کجاوے پر تشریف فرما تھے۔ جناب عبدالرزاق نے معمر سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر جھکا لیا اور جانور کو تیز چلایا حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی عبور کر گئے۔

((اَنْ يُّصِيْبَكُمْ)) ’’کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی عذاب آجائے۔‘‘ یعنی عذاب الٰہی کے خدشے سے جلدی چلو کہ کہیں وہ دبوچ نہ لے، جیسے کہا جاتا ہے کہ شیر کے قریب مت جانا کہیں پھاڑ نہ دے۔

(٤٠٦٥)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّيْسَفُونِيُّ،

(٤٠٦٤) أخرجه البخاري: ٣٣٨٠، ٤٤١٩، و مسلم: ٢٩٨٠

(٤٠٦٥) انظر الحديث السابق

أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ......

أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لأَصْحَابِ الْحِجْرِ: ((لا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِينَ، إِلا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَلا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر والوں کے متعلق فرمایا: ''ان لوگوں کے پاس جو عذاب میں گرفتار ہوئے تھے مت جاؤ الاّ یہ کہ تم روتے ہوئے ہو۔ اگر تمھیں رونا نہیں آتا تو ان کے علاقے میں نہ جاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔''

شرح: امام خطابی رحمہ اللہ نے کہا: جو شخص ان کھنڈرات اور آثارِ قدیمہ میں جائے جہاں کسی قوم کو دھنسایا گیا یا عذاب آیا ہو اور اسے دل کی سختی کی وجہ سے رونا نہ آئے تو اسے ڈرنا چاہیے کہ کہیں وہ بھی اس عذاب کی بھینٹ نہ چڑھ جائے۔ اس لیے کہ اس کے دل میں ہلاک ہونے والوں کے متعلق نرم گوشہ ہے یا وہ اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس قسم کے علاقہ میں رہائش نہیں رکھنی چاہیے۔ دیکھیے آپ علیہ السلام نے وہاں روتے ہوئے داخل ہونے اور گزرنے کا حکم دیا ہے تو مستقل رہائش والا شخص آخر کب تک روئے گا۔ اس سے یقیناً اس حکم نبوی کی خلاف ورزی ہوگی اور بالآخر اس کا دل سخت ہو جائے گا۔

(٤٠٦٦)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ أَبُو زَكَرِيَّا، نَا سُلَيْمَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَهُمْ أَلا يَشْرَبُوا مِنْ بِئْرِهَا، وَلا يَسْتَقُوا مِنْهَا، فَقَالُوا: قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَطْرَحُوا ذَلِكَ الْعَجِينَ، وَيُهْرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا، وَأَنْ يَعْلِفُوا الإِبِلَ الْعَجِينَ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةَ۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حجر (ثمودیوں کی بستی) میں غزوہ تبوک کے لیے جاتے ہوئے پڑاؤ کیا تو آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا: ''یہاں کے کنوؤں کا پانی نہ پینا اور نہ اپنے برتنوں میں ساتھ لینا۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا کہ ہم نے تو اس سے اپنا آٹا گوندھ لیا ہے اور پانی اپنے برتنوں میں بھی رکھ لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ گندھا ہوا آٹا پھینک دیا جائے اور وہاں کے کنوؤں سے بھرا ہوا پانی

(٤٠٦٦) أخرجه البخاري: ٣٣٧٨، و مسلم: ٢٩٨١

انڈیل دیں اور یہ کہ گندھا ہوا آٹا اونٹوں کو کھلا دیں۔'' نیز آپ ﷺ نے حکم دیا کہ جس کنویں سے (حضرت صالح علیہ السلام کی) اونٹنی پانی پیا کرتی تھی اس سے پانی حاصل کریں۔

شرح جناب معمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جناب حسن بصری رحمہ اللہ اور جناب قتادہ رحمہ اللہ نے کہا: ظلم کی تین اقسام ہیں: (۱) ایسا ظلم جو معاف نہیں کیا جائے گا۔ (۲) ایسا ظلم جسے یونہی نہ چھوڑا جائے گا۔ (۳) ایسا ظلم جسے معاف کر دیا جائے گا۔ وہ ظلم جسے معاف نہیں کیا جائے گا (اگر بندہ بغیر توبہ کے فوت ہو گیا) وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے اور ظلم جسے بغیر حل کیے نہیں چھوڑا جائے گا وہ ہے لوگوں کا ایک دوسرے پر ظلم کرنا۔ (جس کا تعلق حقوق العباد سے ہے) اور وہ ظلم جسے معاف کر دیا جائے گا وہ ہے ایک شخص کا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے اپنے اوپر ظلم کرنا۔ (امید ہے کہ اللہ تعالیٰ چشم پوشی فرمائے گا) جناب اعمش کہتے ہیں: ابراہیم رحمہ اللہ کی مجلس میں ایک بڑے شخص کا تذکرہ چل نکلا جو لوگوں پر سخاوت کرتا اور ان سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آتا ہے۔ انہوں نے کہا: اس وجہ سے اس سے بلائیں اور آفات ٹلتی ہیں اور اسے رزق دیا جاتا ہے۔

(26)......بَابُ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے کا بیان

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا﴾ .... ''وہ اپنی ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور یہ قرآن ان کی عاجزی اور خشوع بڑھا دیتا ہے۔'' (سورۂ اسراء: ۱۰۹)

نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''سات قسم کے افراد کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا (ان میں سے ایک) وہ شخص ہے جو خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو اس کی آنکھیں بھیگ جاتی ہیں۔''

(صحیح بخاری: ٦٨٠٦، صحیح مسلم: ١٠٣١)

(٤٠٦٧)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو عُمَرَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

(٤٠٦٧) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٢٣١١، والنسائي: ٣١٠٧، وابن ماجه: ٢٧٧٤

((لا یَلِجُ النَّارَ مَنْ بَکَی مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ حَتَّی یَعُودَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ، وَلا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِی مَنْخِرَیْ مُسْلِمٍ أَبَدًا۔))

فرمایا: ''وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا جو اللہ کے ڈر سے رویا، یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے اور اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں کسی مسلمان کی ناک میں اکٹھا نہیں ہوگا۔''

(٤٠٦٨)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ هَوَازِنَ الْقُشَيْرِيُّ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ عَلِيِّ بْنُ عَبْدِ الْخَالِقِ الْمُؤَذِّنُ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْكُدَيْمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو حَبِيبٍ الْغَنَوِيُّ......

حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((حُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى ثَلاثَةِ أَعْيُنٍ عَيْنٍ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَعَيْنٍ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَعَيْنٍ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ۔))

جناب بہز بن حکیم کے پردادا محترم سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جہنم کی آگ تین قسم کی آنکھوں پر حرام ہے، ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے، دوسری وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں پہرہ دینے کے لیے بیدار رہے اور تیسری وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے بند رہے۔''

شرح: حدیث میں ہے: ((عَجِبَ رَبُّكُمْ مِنْ إِلِّكُمْ وَقُنُوطِكُمْ وَسُرْعَةِ إِجَابَتِهِ إِيَّاكُمْ۔)) ......''تمہارا پروردگار تمہارے رو رو کر دعا کرنے، پھر ناامید ہو جانے اور اپنے جلدی دعا قبول کرنے پر تعجب فرماتا ہے۔''

یہ لفظ ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ ((مِن اِلکم)) ہے۔ ابوعبید لغوی نے کہا: یہ لفظ ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ ((من اَلکم)) ہے اور یہ وزن مصادر کے اوزان سے ملتا جلتا ہے۔ اس کا معنی ہے ''رو رو کر'' خوب گڑگڑا کر بآواز بلند دعا کرنا۔

(27)......بَابُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کا خوف

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ﴾ .... ''اور میرا خوف رکھو اگر تم مومن ہو۔''

(سورۂ آل عمران: ١٧٥)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيرٌ﴾ .... ''بے شک جو لوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ طور پر ڈرتے رہتے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور بڑا ثواب ہے۔'' (سورۂ ملک: ٦٧)

مولائے لم یزل کا ارشاد پاک ہے: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ .... ''اور جو لوگ دیتے ہیں

(٤٠٦٨) صحيح ......أخرجه الحاكم: ٢٤٣٠

جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں۔'' (سورۂ مومنون:٦٠)

جناب سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے کہا: وہ اللہ کے راستے میں جو کچھ بھی خرچ کرتے ہیں تو خرچ کرتے ہوئے ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ: ﴿انھم الی ربھم راجعون﴾ .... ''وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔'' (سورۂ مومنون:٦٠) انھوں نے کہا: وہ میدان محشر سے لرزاں وترساں رہتے ہیں اور حساب وکتاب کے درپیش مرحلوں سے اچھی طرح باخبر ہیں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ﴾ .... ''بے شک اللہ سے ڈرنے والے امن کی جگہ میں ہوں گے۔'' (سورۂ دخان:٥١) یعنی وہ وہاں عذاب سے، نکالے جانے سے اور بڑھاپے وغیرہ سے محفوظ ہونگے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا﴾ .... ''تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی برتری کا عقیدہ نہیں رکھتے۔'' (سورۂ نوح:١٣) یعنی جس طرح اس کی عظمت کا حق ہے تم اس سے ڈرتے کیوں نہیں ہو؟

اللہ عزوجل کا فرمان اقدس ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا﴾ .... ''جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا یقین نہیں ہے۔'' (سورۂ یونس:٧) یعنی جنھیں ہماری ملاقات کا خوف نہیں۔ کسی چیز کا امیدوار اس چیز کے ملنے کی امید وبیم رکھتا ہے اور چھن جانے اور نہ ملنے کا خوف اسے ہر وقت دامن گیر رہتا ہے۔ کسی چیز کا غرض مند ان دو حالتوں سے خالی نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ﴾ ''اور ایسے لوگوں کو ڈرایئے جو اس بات سے اندیشہ رکھتے ہیں کہ اپنے رب کے پاس جمع کیے جائیں گے۔'' (سورۂ انعام:٥١) ''انذار'' یہ ہوتا ہے کہ جس چیز سے ڈرانا مقصود ہو اس کے متعلق خبردار کرنا۔ ہر ڈرانے والا معلم ''آگاہ کرنے والا'' ہوتا ہے اور ہر معلم ''منذر'' نہیں ہوتا۔ (یعنی ان دو لفظوں کے درمیان عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے)۔

خدائے لم یزل کا فرمان ہے: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ .... ''اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں۔'' (سورۂ رحمٰن:٤٦)

جناب مجاہد رحمہ اللہ علیہ نے کہا: اس سے مراد وہ شخص ہے جسے معصیت کا خیال آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کو یاد کر کے اسے چھوڑ دیتا ہے۔

جناب سفیان رحمہ اللہ نے کہا: قرآن مجید میں اس آیت سے بڑھ کر کوئی آیت مجھ پر شدید نہیں، وہ آیت یہ ہے: ﴿لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ﴾ .... ''تم دراصل کسی چیز پر نہیں جب تک کہ تورات وانجیل کو اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے قائم نہ کرو۔''

(سورۂ مائدہ:٦٨)

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی صفت بیان فرمائی: ﴿وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ .... ''اور وہ سب ہمارے سامنے عاجزی وانکساری کرنے والے تھے۔'' (سورۂ انبیاء:٩٠) نیز اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ﴾ ''واقعی ابراہیم علیہ السلام

بڑے نرم دل اور بردبار تھے۔'' (سورۂ توبہ:۱۱۴) یعنی اللہ کے خوف سے وہ بہت ڈرتے رہتے اور ہر وقت آہ وزاری میں لگے رہتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ﴾ .... ''اور اپنے رب سے جوان کے اوپر ہے، کپکپاتے رہتے ہیں۔'' (سورۂ نحل:۵۰)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ﴾ .... ''اور اللہ سخت قوت والا ہے۔'' (سورۂ رعد:۱۳)

''محال'' کے معنی قوت، مواخذہ اور تدبیر وغیرہ کے کیے گئے ہیں یعنی وہ بڑی قوت والا، مواخذہ کرنے والا اور تدبیر کرنے والا ہے۔

(٤٠٦٩)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَسَّانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَنِيعِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ......

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلا۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تمھیں اس عذاب کے بارے میں علم ہو جائے جس کا مجھے علم ہے تو تم (خشیت الٰہی کی وجہ سے) کثرت کے ساتھ آنسو بہاؤ اور تم بہت کم ہنسو۔''

(٤٠٧٠)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، أَنَا السَّيِّدُ أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّرْقِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ح أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو عُمَرَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ......

قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيلا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمھیں اس عذاب کے بارے میں علم ہو جائے جس کا مجھے علم ہے تو تم کثرت کے ساتھ آنسو بہاؤ اور تم بہت کم ہنسو۔''

(٤٠٦٩) أخرجه البخاري: ٦٦٣٧

(٤٠٧٠) أخرجه البخاري: ٤٦٢١، و مسلم: ٢٣٥٩

(٤٠٧١)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شَاذَانَ بْنِ عَقِيلٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ لِلَّهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ فَارِسٍ الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى الْعَبْسِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ......

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ، وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا أَرْبَعُ أَصَابِعَ إِلا وَمَلَكٌ يُمَجِّدُ اللّٰهَ، لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيلا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ، وَلَصَعَدْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ، رَبَّنَا)) قَالَ أَبُو ذَرٍّ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ۔

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتا اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تمہیں سنائی نہیں دیتا، آسمان چر چراتا ہے اور اس کا حق ہے کہ چر چرائے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس میں چار انگلیوں کی جگہ بھی خالی نہیں مگر کوئی نہ کوئی فرشتہ (اپنی پیشانی رکھے ہوئے) اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کر رہا ہے۔ اگر تمہیں وہ کچھ معلوم ہو جائے جو مجھے معلوم ہے تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ اور بستروں پر عورتوں سے لطف اندوز نہ ہوسکو اور تم میدانوں میں نکل جاؤ اور بلند آواز سے کہو: اے ہمارے رب۔'' سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا جی چاہتا ہے (کاش) میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔

شرح جناب اسرائیل راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ((اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ تَعَالٰی)) ''مگر ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ کو سجدہ کر رہا ہے۔''

(٤٠٧٢)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَرِينَيْنِيُّ، أَنَا أَبُو مُسْلِمٍ غَالِبُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ، حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِيسَى الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهَمَذَانِيُّ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ هُوَ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، سَمِعْتُ بُكَيْرَ بْنَ فَيْرُوزَ......

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

(٤٠٧١) حسن دون قوله: "يا ليتني كنت......" ......أخرجه الترمذي: ٢٣١٢، وابن ماجه: ٤١٩٠

(٤٠٧٢) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٢٤٥٠

((مَـنْ خَافَ أَدْلَجَ ، وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ ، أَلا إِنَّ سِـلْـعَةَ الـلّـٰهِ غَالِيَةٌ ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ۔))

نے فرمایا: ''جو شخص ڈر گیا (کہ اس کا دشمن رات کے پہلے پہر میں حملہ کرے گا) تو وہ رات کے پہلے پہر میں ہی بچاؤ کے لیے چل پڑا اور ایسا شخص جو رات کے پہلے حصے میں چل پڑا وہ مقصود سے ہمکنار ہو گیا۔ خبردار! اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اللہ کی نعمت بلند مرتبہ اور بیش قیمت ہے۔ خبردار! یقیناً اللہ تعالیٰ کی نعمت جنت ہے۔''

شرح ((دُلْـجَة و دَلْج)) ''کا معنی ہے ''رات کو چلنا۔'' اور (اَدْلَجَ) کا معنی ہے: ''رات کے آخری حصے میں سفر کرنا۔''

(٤٠٧٣)۔أَخْبَـرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الصَّيْرَفِيُّ ، أَنَا عَبْـدُ الـلّٰـهِ مُـحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْبِرْتِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ......

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْـجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ۔))

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی۔''

شرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے دوزخ کی آگ کی مانند ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا اس سے غافل رہے اور میں نے جنت کی مانند ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس کو طلب کرنے والا سویا رہے۔'' (حسن، ترمذی: ٢٦٠١)

(٤٠٧٤)۔أَخْبَـرَنَـا أَبُـو مُـحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْجَوْزَجَانِيُّ ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْخُزَاعِيُّ ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْهَيْثَمُ بْنُ كُلَيْبٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَدْ شِبْتَ ، قَالَ ﷺ: ((شَيَّبَتْنِي هُودٌ ، وَالْـوَاقِعَةُ ، وَالْمُرْسَلاتُ ، وَعَمَّ يَتَسَائَلُونَ ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے سورۂ ہود، سورۂ واقعہ،

(٤٠٧٣) أخرجه البخاري: ٦٤٨٨

(٤٠٧٤) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٣٢٩٧

وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔)) سورۂ مرسلات، سورۂ ﴿عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ﴾ اور سورۂ ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ نے بوڑھا کر دیا ہے۔''

(٤٠٧٥)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَوْزَجَانِيُّ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ، أَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ كُلَيْبٍ، نَا أَبُو عِيسَى، نَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، ...... عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ شِبْتَ، قَالَ: ((شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَأَخَوَاتُهَا۔))

سیدنا ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے سورۂ ہود اور اس کے مضمون کے ساتھ ملتی جلتی سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔''

شرح: بعض احادیث میں مذکور ہے کہ سیدنا داؤد علیہ السلام کے سامنے جب عذاب الٰہی کا تذکرہ چل نکلتا تو ان کا وجود ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا اور جوڑ جوڑ ہل جاتا حتی کہ ان کے جسم کو پٹیوں سے باندھنا پڑتا۔

جناب عبداللہ بن عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے زمین سے ایک تنکا پکڑ کر کہا: کاش میں خس وخاشاک کا ایک تنکا ہوتا، کاش! میں کچھ بھی نہ ہوتا، اے کاش! میری ماں مجھے نہ جنتی، کاش! میں بھولا بسرا ہوتا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرض الموت میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا سر مبارک میری گود میں تھا تو انہوں نے مجھے کہا: میرا سر زمین پر رکھ دیجیے۔ چناں چہ میں نے حسب ارشاد ان کا سر مبارک زمین پر ٹکا دیا تو گویا ہوئے: مجھ پر اور میری ماں پر افسوس! اگر میرے پروردگار نے مجھ پر رحم نہ فرمایا۔ جناب مسور بن مخرمہ رحمہ اللہ نے کہا: جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے اس وقت کہا: اگر میرے پاس زمین بھرنے کے بقدر سونا ہوتو میں اللہ کے عذاب کو دیکھے بغیر اس کو بطور فدیہ دے دوں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے مرض وفات میں زار وقطار رونے لگے، دریافت کیا گیا کہ رونے کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آگاہ رہو! میں تمہاری اس دنیا کی وجہ سے نہیں روتا، میں تو اس لیے رو رہا ہوں کہ مجھے طویل سفر درپیش ہے اور میرے پاس سامان سفر بہت قلیل ہے اور یہ کہ آج شام مجھے جنت یا جہنم کی طرف محو سفر ہونا ہی ہے اور میں نہیں جانتا مجھے کس طرف لے جائے گا۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: مومن گناہوں کو یوں محسوس کرتا ہے گویا وہ کسی پہاڑ کے دامن میں بیٹھا ہے اور ڈر رہا ہے کہ ابھی پہاڑ اس پر ٹوٹ پڑے گا اور فاسق وفاجر گناہوں کو ایک مکھی سے بڑھ کر حیثیت نہیں دیتا جو اس کی ناک پر آ بیٹھی اور اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اڑا دیا۔ جناب حسن بصری رحمہ اللہ کا کہنا ہے: آخرت کے غم واندوہ کو مسلسل پیش نظر رکھنے سے بڑھ کر کوئی اللہ کی عبادت نہیں (عبادات کا مقصد بھی تو آخرت کی فکر اور تیاری ہی ہے)

(٤٠٧٥) صحيح ......أخرجه الترمذي في "الشمائل": ٤١

نیز انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ سے اس کے مومن بندے ہی ڈرتے ہیں اور منافق بے خوف وخطر رہتے ہیں۔

جناب حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: تم سے قبل بہت سے لوگ چل بسے۔ اگر ان میں سے کسی نے کنکریوں کے بقدر بھی صدقہ وخیرات کیا تو وہ بھی آخرت اور یوم حساب کی شدتوں سے ڈرتا رہا کہ نہ معلوم نجات کی کوئی صورت بن پڑتی ہے یا نہیں۔

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک انسان چھوٹے چھوٹے گناہ بے خوف کرتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی کا وقت آن پہنچتا ہے تو وہ پوری طرح گناہوں کی دلدل میں پھنس چکا ہوتا ہے اور ایک دوسرا شخص جب گناہ کرتا ہے تو بے کل اور مضطرب ہو جاتا ہے اور عذاب الٰہی کے خوف سے اس کا دل ڈرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب وفات کا وقت آتا ہے تو وہ پوری طرح امن اور راحت میں ہوتا ہے۔ (یعنی انسان کو گناہوں پر دلیر نہیں ہونا چاہیے کہ اس سے دل کی زمین سخت ہو جاتی ہے اور گناہوں کا خوف جاتا رہتا ہے اور آخرت تباہ ہو جاتی ہے۔ اعاذنا الله من ذالك۔ (ع،س)

جناب علاء بن زیاد ایک روز آگ کا ذکر کر رہے تھے کہ ایک شخص بول اُٹھا: آپ لوگوں کو مایوس کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میری کیا مجال کہ میں لوگوں کو قنوطیت اور مایوسی کا شکار کروں جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ خود فرماتا ہے: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ .... ''اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو جاؤ۔'' (سورۂ زمر:۵۳) نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَاِنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحَابُ النَّارِ﴾ .... ''بے شک حد سے گزر جانے والے ہی اہل دوزخ ہیں۔'' (سورۂ غافر:۴۳) لیکن تم چاہتے ہو کہ تمہاری بداعمالیوں کے باوجود تمھیں جنت کی بشارتیں سنائی جائیں۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اطاعت گزاروں کے لیے جنت کی خوشخبری دینے والا بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور نافرمانوں اور عصیاں شعاروں کے لیے انہیں آگ سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

(28)......بَابُ الرَّجَاءِ وَسِعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت وفراخی اور اس کی امید

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾ .... ''اور میری رحمت تمام اشیاء پر محیط ہے۔'' (سورۂ اعراف:۱۵۶)

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا﴾ .... ''اے ہمارے پالنہار! تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے۔'' (سورۂ غافر:۷) اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ .... ''وہ اسی لائق ہے کہ اس سے ڈر جائے اور اس لائق بھی کہ وہ بخشے۔'' (سورۂ مدثر:۵۶)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "أَنَا أَهْلٌ أَنْ أُتَّقَى ، فَإِنْ عُصِيتُ فَأَنَا أَهْلٌ أَنْ

أَغْفِرَ۔“ ......”میں اسی لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اگر میری نافرمانی کی جائے تو میں معاف کر دینے والا ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ۔)) ...... ”تم میں سے کوئی اس وقت تک ہرگز فوت نہ ہو جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اچھا گمان نہ رکھتا ہو۔“ (صحیح مسلم: ۲۸۷۷)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ((اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ۔)) ......”میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔“ (صحیح بخاری: ۷۴۰۵، صحیح مسلم: ۲۶۷۵)

(٤٠٧٦)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَسَّانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَنِيعِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ......

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: نا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ، إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا کی تو اپنے پاس ایک تحریر لکھ دی، جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے، اس میں یہ (مکتوب) ہے میری رحمت میرے غصے سے بڑھ کر ہے۔“

شرح: حدیث مبارکہ میں وارد الفاظ ((لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ))”جب اللہ تعالیٰ مخلوق پیدا کی۔“ یہ معنی اللہ تعالیٰ کے فرمان میں بھی پایا جاتا ہے: ﴿فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ﴾ ....”اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پیدا کیے۔“ (سورۂ فصلت: ۱۲)

(٤٠٧٧)۔أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمُظَفَّرِيُّ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ، إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا کی تو اپنے پاس ایک تحریر لکھ کر رکھ دی جو اس کے پاس عرش میں ہے اور اس میں مکتوب ہے یقیناً میری رحمت میرے غصے سے بڑھ کر ہے۔“

شرح: امام خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث مبارکہ کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے پاس تحریر لکھنے کا ایک مطلب تو یہ ہوسکتا ہے کہ ایک کام اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر مقرر کر لیا ہے اور اس کی پابندی اپنے ذمے لے لی

(٤٠٧٦) أخرجه البخاري: ٣١٩٤، ٧٤٠٤، و مسلم: ٢٧٥١

(٤٠٧٧) انظر الحديث السابق

ہے۔ یہ مفہوم اس آیت کریمہ میں بیان ہوا ہے: ﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِيْ﴾ .... ''اللہ تعالیٰ لکھ چکا ہے کہ بے شک میں اور میرے پیغمبر غالب رہیں گے۔'' (سورۂ مجادلہ:۲۱) یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک بات کا فیصلہ کر لیا ہے جس میں ردّ و بدل ممکن نہیں۔

اور حدیث کے الفاظ ((فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ))''اور وہ تحریر اللہ کے پاس عرش بریں پر ہے۔'' کا مطلب ہو گا کہ اس لکھت کو اللہ کریم بھولتا نہیں، نہ اس میں نسخ اور تبدیلی ہی کا امکان ہے اور اس کا علم اللہ کے پاس ہے۔ یہ مفہوم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے: ﴿عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتَابٍ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى﴾ .... ''ان کا علم میرے رب کے ہاں کتاب میں موجود ہے، نہ تو میرا رب غلطی کرتا ہے نہ بھولتا ہے۔'' (سورۂ طہ:۵۲)

اور اس حدیث کا دوسرا مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ تحریر لوح محفوظ کے اندر موجود ہے جہاں تمام مخلوقات کا ذکر ہے اور ان کی ذمہ داریوں کی تفصیلات کا بیان ہے، نیز ان کی موت اور رزق کا تذکرہ ہے اور عواقب امور مذکور ہیں۔

((وهو عنده)) ''وہ اللہ کے پاس ہے۔'' کا معنی ہے کہ اس تحریر کا تذکرہ اللہ کے حضور عرش پر رہتا ہے۔ امام خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اولیٰ یہی ہے کہ اس حدیث مبارکہ کے الفاظ کو ظاہر معانی پر محمول کیا جائے اور کسی تاویل کا سہارا نہ لیا جائے۔

(٤٠٧٨)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْكَرْكَانِيُّ الطُّوسِيُّ بِهَا، أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ، وَاحِدَةٌ بَيْنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ، وَبِهَا يَتَعَاطَفُ الْوُحُوشُ عَلَى أَوْلَادِهَا، وَأَخَّرَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے پاس سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت کو جنوں، انسانوں، درندوں اور کیڑے کوڑوں میں تقسیم کیا ہے، وہ اسی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ شفقت اور رحم کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے درندے اپنے بچوں کے ساتھ مہربانی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں اپنے پاس رکھی ہوئی ہیں، قیامت والے دن ان کے ذریعے سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔''

(٤٠٧٨) أخرجه البخاري: ٦٠٠٠، و مسلم: ٢٧٥٢

(٤٠٧٩)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ، وَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً، وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ، لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الرَّحْمَةِ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن بنایا تو اس کے سو حصے کیے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے حصے رکھے۔ اس کے بعد تمام مخلوق کے لیے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا۔ پس اگر کافر کو وہ تمام رحم معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جنت سے ناامید نہ ہو اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ آگ سے کبھی بے خوف نہ ہو۔''

(٤٠٨٠)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبُ ثَدْيُهَا تَسْعَى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ، فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا، وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟)) قُلْنَا: لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ: ((اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا۔))

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا: نبی ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے، قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا پستان دودھ سے بھرا ہوا تھا اور وہ دوڑ رہی تھی، اتنے میں ایک بچہ اس کو قیدیوں میں ملا۔ اس نے جھٹ اپنے پیٹ سے لگا لیا اور اس کو دودھ پلانے لگی۔ ہم سے نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟'' ہم نے عرض کیا: نہیں، جب تک اس کو قدرت ہوگی یہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اپنے

(٤٠٧٩) أخرجه البخاري: ٦٤٦٩

(٤٠٨٠) أخرجه البخاري: ٥٩٩٩، و مسلم: ٢٧٥٤

بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہوسکتی ہے۔''

(٤٠٨١)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَسَّانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَنِيعِيُّ، أَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ الْفَارِسِيُّ ح حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الأَصْبَهَانِيُّ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ أَبِي الدُّنْيَا، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَصَابَ فِي الدُّنْيَا ذَنْبًا فَعُوقِبَ بِهِ فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عُقُوبَتَهُ عَلَى عَبْدِهِ، وَمَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ۔))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے دنیا میں کوئی گناہ سرزد ہو جائے، پھر اسے دنیا میں اس کی سزا مل جائے تو اللہ تعالیٰ کے انصاف سے بعید ہے کہ اپنے بندے کو دوبارہ اس گناہ کی سزا دے، اور جس نے دنیا میں کوئی گناہ کیا، پھر اللہ نے اس کا پردہ رکھ لیا تو اللہ کے کرم سے بعید ہے کہ جس گناہ کو معاف کر دیا ہے دوبارہ اس کی سزا دے۔''

(٤٠٨٢)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الشِّيرَزِيُّ، أَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَاشِمِيُّ، أَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ قَطُّ خَيْرًا لأَهْلِهِ، إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ، ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ، وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللّٰهِ! لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لا يُعَذِّبُهُ اللّٰهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ، قَالَ: فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ، فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ، وَأَمَرَ الْبَرَّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص نے جس نے کوئی نیک کام بھی نہیں کیا تھا، اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا ڈالیں اور اس کی آدھی راکھ خشکی میں اور آدھی دریا میں بکھیر دیں کیونکہ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے مجھ پر قابو پالیا تو ایسا عذاب دے گا جو دنیا کے کسی شخص کو بھی نہیں دے گا۔'' آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''پھر وہ فوت ہو گیا تو

(٤٠٨١) ضعيف ......أخرجه الترمذي: ٢٦٢٦، وابن ماجه: ٢٦٠٤

(٤٠٨٢) أخرجه البخاري: ٧٥٠٦، و مسلم: ٢٧٥٦

فَجَمَعَ مَا فِيهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: لَمْ فَعَلْتَ هٰذَا؟ فَقَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ، فَغَفَرَ لَهُ.))

گھر والوں نے ویسے ہی کیا جیسے اس نے حکم دیا تھا چنانچہ اللہ نے سمندر کو حکم دیا اور اس نے تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی، پھر اللہ نے خشکی کو حکم دیا اور اس نے بھی اپنی تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: اے میرے رب! تیرے خوف سے اور تو سب سے زیادہ جاننے والا ہے، چنانچہ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔''

شرح: ایک روایت میں اس شخص کے متعلق یہ الفاظ ہیں: ((لَمْ يَبْتَئِرْ خَيْرًا قَطُّ۔)) ''اس نے کبھی کوئی خیر کا کام نہیں کیا تھا۔'' یعنی نیکیوں کا کوئی ذخیرہ اس کے پاس نہ تھا۔ عربی زبان میں جب کوئی چیز چھپا کر اور بچا کر کسی کے لیے رکھی جائے تو بارت الشیء کہتے ہیں۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا، فَقَالَ لِبَنِيهِ: لَمَّا حُضِرَ۔)) ......''تم سے پہلے گزر جانے والے لوگوں میں ایک شخص تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال کثیر سے نواز رکھا تھا، اس نے جان کنی کے عالم میں اپنے بیٹوں سے ایسا کہا تھا۔''

(صحیح بخاری: ۷۵۰۸، صحیح مسلم: ۲۷۵۶)

((رغسه)) ''اسے مال و دولت کی فراوانی سے نوازا تھا۔'' رجل مرغوس اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس سیم و زر کی بہتات اور ریل پیل ہو۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ کفن چور تھا۔

(٤٠٨٣)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرَانَ السُّكَّرِيُّ، بِبَغْدَادَ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: قَالَ لِي الزُّهْرِيُّ: أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ، فَقَالَ: إِذَا مِتُّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص نے گناہ کئے تھے۔ جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ مرنے

(٤٠٨٣) أخرجه مسلم: ٢٧٥٦

فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ اسْحَقُونِي، ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللَّهِ! لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا، فَقَالَ: فَفَعَلُوا بِهِ ذَلِكَ، فَقَالَ اللّٰهُ لِلأَرْضِ: أَدِّي مَا أَخَذْتِ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ، أَوْ قَالَ: مَخَافَتُكَ، فَغَفَرَ لَهُ بِذَلِكَ)) قَالَ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ)) قَالَ الزُّهْرِيُّ: ذَلِكَ لِئَلا يَتَّكِلَ أَحَدٌ، وَلا يَيْأَسَ أَحَدٌ۔

کے بعد مجھے جلانا، پھر میری راکھ باریک پیسنا، پھر دریا میں، ہوا میں اُڑا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر میرے پروردگار نے مجھ پر تنگی کی تو مجھے ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا، اللہ نے زمین سے فرمایا: جو تو نے اس کی خاک لی ہے وہ اکٹھی کر دے، پھر وہ پورا انسان بن کر کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: ایسا کرنے پر تجھے کس چیز نے مجبور کیا: اس نے عرض کیا: اے رب! تیرے ڈرنے، یا اس نے کہا: تیرے خوف نے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔'' سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک خاتون بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی جس کو اس نے باندھ رکھا تھا، نہ اسے خود کچھ کھلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے کھاتی یہاں تک کہ وہ مرگئی۔'' امام زہری رحمہ اللہ نے کہا: ان دونوں حدیثوں سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو اپنے نیک اعمال پر مغرور نہیں ہونا چاہیے اور نہ گناہوں کی وجہ سے مایوس ہونا چاہیے۔

شرح: ((لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّيْ)) یہ لفظ تشدید کے ساتھ پڑھنا ہے۔ یعنی قَدَّرَ اس کا مصدر تقدیر ہے جس کا معنی ہے ''گرفت کرنا اور تنگی کرنا۔'' اس کا مصدر القدرۃ بھی ''طاقت رکھنا۔'' ہے۔ اس کی نظیر قرآن مجید میں سیدنا یونس علیہ السلام کے واقعہ میں موجود ہے: ﴿فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ﴾ .... ''اور اس نے خیال کیا کہ ہم اس پر سختی نہ کریں گے۔'' (سورۂ انبیاء:۸۷)

ایک اور مقام پر ہے: ﴿فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ﴾ .... ''اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے۔'' (سورۂ فجر:۱۶) بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں: ((فَأَذْرُوْنِيْ فِي الرِّيْحِ فَعَلِّيْ اَضِلَّ اللّٰهُ فَلَعَلِّيْ اَفُوْتُهٗ)) ''مجھے ہوا میں اُڑا دینا تاکہ میں اللہ سے اوجھل ہو جاؤں اور میرا وجود معدوم ہو کر رہ جائے۔'' ضل الشیء ''کسی چیز کا کھو جانا۔'' قرآن مجید میں ہے: ﴿فِيْ كِتَابٍ لَّا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى﴾ .... ''ان کا علم میرے رب کے ہاں کتاب میں موجود ہے، نہ تو میرا رب غلطی کرتا ہے نہ بھولتا ہے۔'' (سورۂ طٰہٰ:۵۲) مطلب یہ ہے کہ وہ تحریر اللہ تعالیٰ سے گم نہیں ہوتی۔ ایک معنی یہ بھی

کیا گیا ہے: شاید کہ اس طرح میرا وجود پردہ خفا میں رہے۔

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کیسے معاف فرما دیا حالانکہ وہ تو مرنے کے بعد دوبارہ جی اُٹھنے کا منکر تھا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ شخص بعث اور ممات کا انکاری نہیں تھا۔ اس نے یہ سب کچھ دوبارہ جی اُٹھنے کے خوف ہی سے کروایا تھا لیکن وہ جاہل تھا سمجھا کہ شاید اس طرح کرنے سے اسے یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا اور اس کے منتشر اجزائے جسمانی کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور اس طرح اسے عذاب کے مرحلوں سے نہیں گزرنا پڑے گا یا اس نے سمجھا کہ یہ حیلہ اسے عذاب الٰہی سے نجات کے لیے کافی ہوگا۔

(٤٠٨٤)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ، فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: أَلَهُ تَوْبَةٌ؟ قَالَ: لا، فَقَتَلَهُ، وَجَعَلَ يَسْأَلُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا، فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ، فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي، وَأَوْحَى إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي، وَقَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا، فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ، فَغُفِرَ لَهُ.))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا۔ اس نے ننانوے انسان قتل کیے تھے۔ پھر توبہ کے متعلق پوچھنے کے لیے نکلا تو ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس راہب نے کہا: نہیں۔ اس نے اس پادری کو بھی قتل کر دیا اور پھر پوچھنے لگا، اسے ایک شخص نے کہا: فلاں بستی میں چلا جا۔ اسے موت آ گئی۔ وہ اس دوران میں اپنے سینے کے بَل (بطورِ کرامت) اس بستی کی طرف سرک کر تھوڑا سا دوسری طرح ہوگیا۔ (اس کی روح کو لینے کے لیے) رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے مابین جھگڑا شروع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرف کی زمین جس طرف وہ جارہا تھا کو حکم دیا کہ سکڑ جا اور دوسری طرف والی زمین کو حکم دیا کہ طویل ہو جا اور فرمایا: دونوں زمینوں کے مابین مسافت کو ناپو۔ جب انہوں نے ناپا تو ارض صالحین کی

(٤٠٨٤) أخرجه البخاري: ٣٤٧٠، و مسلم: ٧٦٦

طرف اسے ایک بالشت زیادہ قریب پایا، چنانچہ اسے بخش دیا گیا۔''

(٤٠٨٥)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ التُّرَابِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الْحَمَوِيُّ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ خُزَيْمٍ الشَّاشِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالُوا: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ......

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلا يُبَالِي۔))

سیدہ اسماء بن یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''(کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش سکتا ہے اور اسے کوئی پروا بھی نہیں۔''

(٤٠٨٦)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ......

حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ، فَنَادَانِي شَيْخٌ، فَقَالَ: يَا يَمَامِيُّ تَعَالَ، وَمَا أَعْرِفُهُ، فَقَالَ لا تَقُولَنَّ لِرَجُلٍ: وَاللّٰهِ! لا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ أَبَدًا، وَلا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَمَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ؟ قَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ هَذِهِ لَكَلِمَةٌ يَقُولُهَا أَحَدُنَا لِبَعْضِ أَهْلِهِ إِذَا غَضِبَ، أَوْ لِزَوْجَتِهِ، أَوْ لِخَادِمِهِ، قَالَ: فَإِنِّي

جناب ضمضم بن جوس کہتے ہیں: میں مدینہ کی مسجد (نبوی) میں داخل ہوا تو مجھے ایک شیخ نے آواز دی: اے یمامہ کے رہنے والے ادھر آؤ! میں اس شیخ کو پہچانتا نہیں تھا۔ اس نے کہا: آپ کسی شخص کو ہرگز یہ نہ کہنا: اللہ کی قسم! اللہ تجھے معاف نہیں کرے گا اور تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے! آپ ہیں کون؟ اس نے کہا: میں ابوہریرہ ہوں۔ ضمضم بن جوس کہتے ہیں: میں نے اس آدمی سے کہا: یہ جملہ تو ہم میں سے کوئی اس وقت

(٤٠٨٥) ضعيف الاسناد ......أخرجه الترمذي: ٣٢٣٧

(٤٠٨٦) صحيح ......أخرجه ابوداود: ٤٩٠١

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَحَابَّيْنِ أَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ، وَالآخَرُ كَأَنَّهُ يَقُولُ: مُذْنِبٌ، فَجَعَلَ يَقُولُ: أَقْصِرْ أَقْصِرْ عَمَّا أَنْتَ فِيهِ، قَالَ: فَيَقُولُ خَلِّنِي وَرَبِّي، قَالَ: حَتَّى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهُ، فَقَالَ: أَقْصِرْ، فَقَالَ: خَلِّنِي وَرَبِّي، أَبُعِثْتَ عَلَيْنَا رَقِيبًا؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ أَبَدًا، وَلا يُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ أَبَدًا، قَالَ: فَبَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا، فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، وَقَالَ لِلآخَرِ: أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَحْظُرَ عَلَى عَبْدِي رَحْمَتِي، فَقَالَ: لا يَا رَبِّ، قَالَ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ۔)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ۔

کہتا ہے جب وہ اپنے گھر والوں میں سے کسی کے ساتھ بگڑ بیٹھے یا اپنی بیوی یا خادم سے ناراض ہوجائے۔ اس بزرگ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''بنو اسرائیل میں دو آدمی ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ ان میں سے ایک عبادت میں کوشاں رہتا اور دوسرا جیسا کہ آپ نے فرمایا، گناہوں میں ملوث تھا۔ تو عبادت گزار اس سے کہتا: جن کاموں میں تو لگا ہوا ہے ان سے باز آجا، باز آجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، وہ گنہگار شخص کہتا: میرا معاملہ میرے رب کے ساتھ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آخر ایک دن اس نے دوسرے کو ایسے گناہ میں پایا جسے اس نے بہت بڑا خیال کیا تو اسے کہا کہ باز آجا۔ اس نے کہا: مجھے رہنے دے میرا معاملہ میرے رب کے ساتھ ہے۔ کیا تو مجھ پر کوئی چوکیدار بنا کر بھیجا گیا ہے؟ تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تجھے کبھی معاف نہیں کرے گا اور نہ کبھی تجھے جنت میں داخل کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف فرشتے کو بھیجا جس نے ان کی روحیں قبض کیں اور وہ اللہ کے پاس جمع ہوئے تو اللہ نے گنہگار سے فرمایا: جا میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا، اور دوسرے سے کہا: کیا تو اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ میرے بندے سے میری رحمت کو روک دے؟ اس نے کہا: نہیں، اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اسے آگ میں لے جاؤ۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے ایسی بات کہہ دی جس نے اس کی دنیا اور آخرت تباہ کر کے رکھ دی۔

(٤٠٨٧)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ الْجُرْجَانِيُّ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ......

عَنْ جُنْدَبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَ: ((أَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللَّهِ! لا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلان، وَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنِّي لا أَغْفِرُ لِفُلان، فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلانٍ، وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ، أَوْ كَمَا قَالَ۔))

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ کون ہے جو قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا؟ میں نے اس کو معاف کر دیا اور میں نے تیرے اعمال برباد کر دیے ہیں۔''

(٤٠٨٨)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ مَوْلَى حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ......

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ: ((﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾)) قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى، وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الثَّانِيَةَ: ((﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾)) فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ: وَإِنْ زَنَى، وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الثَّالِثَةَ: ((﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾)) فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ۔))

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر بیان فرما رہے تھے ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ .... ''اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں۔'' (سورۂ رحمٰن: ٤٦) میں نے کہا: خواہ اس نے بدکاری اور چوری کی ہو، اے اللہ کے رسول! رسول اللہ ﷺ نے دوسری مرتبہ یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ میں نے دوسری مرتبہ کہا: اے اللہ کے رسول! خواہ اس نے زنا اور چوری کا ارتکاب کیا ہو؟ تو آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ

(٤٠٨٧) أخرجه مسلم: ٢٦٢١

(٤٠٨٨) اسناده صحيح ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ٨٦٩١

رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ میں نے تیسری بار کہا: اگر چہ اس نے زنا اور چوری جیسے جرائم کر رکھے ہوں؟ اے اللہ کے رسول!، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ ابودرداء کو یہ بات کتنی ہی بری کیوں نہ لگے۔''

(٤٠٨٩)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْقَفَّالُ، أَنَا أَبُو مَسْعُودٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ الْخَطِيبُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الأَصَمُّ، حَدَّثَنَا أَبُو قِلابَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، ......

عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ: ﴿إِلَّا اللَّمَمَ﴾ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَأَيُّ عَبْدٍ لَكَ لا أَلَمَّا۔))

جناب عطاء رحمہ اللہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِلَّا اللَّمَمَ﴾ .... ''سوائے کسی چھوٹے سے گناہ کے۔'' (سورۂ نجم:٣٢) کے متعلق نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَأَيُّ عَبْدٍ لَكَ لا أَلَمَّا)) ''اے اللہ! تو ہمارے سارے کے سارے گناہ معاف فرما، تیرا کونسا بندہ ہے جس نے کبھی خطا کا ارتکاب نہ کیا ہو۔'' (سوائے انبیاء کرام کے)

شرح ((جَمًّا)) ''بہت زیادہ۔'' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾ .... ''اور مال کو بہت زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔'' (سورۂ فجر:٢٠) جَمًّا '' بمعنی كَثِيْرًا ہے۔ (لَا اَلَمَّا) ''جو کبھی معصیت کا مرتکب نہ ہوا ہو۔'' اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِلَّا اللَّمَمَ﴾ .... ''سوائے چھوٹے گناہ کے۔'' (سورۂ نجم:٣٢) یعنی کسی گناہ کو ایک دو مرتبہ کرنا پھر ہمیشہ کے لیے اسے چھوڑ دینا۔ لفظ (لا) ماضی پر آئے تو وہی معنی دیتا ہے جو لفظ (لم) مضارع پر آکر دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ﴾ .... ''سو اس سے نہ ہو سکا کہ گھاٹی میں داخل ہوتا۔'' (سورۂ بلد:١١)

جناب طاؤس سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ابن آدم خطا کار پیدا کیا گیا ہے سوائے اس کے جس پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل وکرم ہو۔

(٤٠٨٩) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٣٢٨٤

(٤٠٩٠)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَسَنِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّرْقِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الأَزْهَرِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنُ أَبَانٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عِكْرِمَةَ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: مَنْ عَلِمَ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ، غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِي مَا لَمْ يُشْرِكْ بِي شَيْئًا۔))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ''جس شخص کو اس بات کا علم اور یقین ہو جائے کہ میں گناہوں کو معاف کر دینے پر قدرت رکھتا ہوں، میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور مجھے کوئی پروا نہیں ہوتی جب تک کہ اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔''

شرح: مروی ہے کہ حماد بن سلمہ جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عیادت کے لیے گئے تو سفیان ثوری رحمہ اللہ نے روتے ہوئے کہا: اے ابوسلمہ! آپ کا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ میرے جیسے گنہگار کو معاف کر دے گا؟ تو حماد نے کہا: اللہ کی قسم! اگر مجھے اپنے محاسبہ کے لیے اللہ تعالیٰ اور اپنے والدین کے درمیان چناؤ کا اختیار دیا جائے تو میں اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات کو ہی اپنے محاسبے کے لیے منتخب کروں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ میرے ماں باپ سے کہیں بڑھ کر رحیم وشفیق ہے۔

(29)......بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ وَالْعِلْمِ بِأَنْ لَّا نَجَاةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

علم وعمل میں میانہ روی کا بیان اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر نجات ممکن نہیں

(٤٠٩١)۔أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَصْرِ بْنِ أَحْمَدَ الْكُوفَانِيُّ الْهَرَوِيُّ بِهَا، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ التُّجِيبِيُّ الْمِصْرِيُّ بِهَا الْمَعْرُوفُ بِابْنِ النَّحَّاسِ، أَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْوَضِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى بْنِ مَيْسَرَةَ الصَّدَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ......

(٤٠٩٠) صحيح بالشواهد ......أخرجه الحاكم في المستدرك: ٧٦٧٦

(٤٠٩١) أخرجه البخاري: ٦٤٦٣، و مسلم: ٢٨١٦

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ)) قَالُوا: وَلا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((وَلا أَنَا، إِلا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ، فَسَدِّدُوا، وَقَارِبُوا، وَاغْدُوا، وَرُوحُوا، وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ، وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: آپ کو بھی نہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور مجھے بھی نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے، پس تم کو چاہیے کہ درستی کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی اختیار کرو، صبح وشام اسی طرح رات کو ذرا سا چل لیا کرو اور اعتدال کے ساتھ چلا کرو، منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے۔''

(٤٠٩٢)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ح أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا السَّيِّدُ أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَالَوَيْهِ الْمُزَكِّيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ ح أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَسَّانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَنِيعِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ......

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: نا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنَجِّيهِ عَمَلُهُ، وَلَكِنْ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا)) قَالُوا: وَلا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَلا أَنَا، إِلا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَفَضْلٍ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں ایسا کوئی شخص نہیں جس کو اس کا عمل نجات دلا سکے، بس درستی کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی اختیار کرو'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ بھی اپنے عمل کی بنا پر نجات نہیں پا سکیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور میں بھی نہیں، الّا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل کے سایہ سے مجھے ڈھانپ لے۔''

(٤٠٩٣)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا حَاجِبُ بْنُ

(٤٠٩٢) أخرجه البخاري: ٦٤٦٣، و مسلم: ٢٨١٦

(٤٠٩٣) انظر الحديث السابق

أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُنِيبٍ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لا يَنْجُو أَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ)) قَالُوا: وَلا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَلا أَنَا، إِلا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میانہ روی اختیار کرو اور درستی کے ساتھ عمل کرو اور خوب جان لو کہ کوئی شخص اپنے اعمال کی بنا پر نجات نہیں پا سکے گا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اور آپ بھی اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور میں بھی نہیں الا یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت اور فضل واحسان کے سایہ میں لے لے۔''

شرح: ((قَارِبُوا)) ''درستی کا قصد کرو اور اسے اپناؤ۔'' المقاربة کا مطلب ہے کہ معاملات میں اعتدال اور میانہ روی کو ملحوظ رکھنا اور افراط وتفریط سے دامن کشاں رہنا۔ ایک قول کے مطابق قاربوا کا معنی ہے کہ عجلت سے کام نہ لو۔

((إِلا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ)) ''مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔'' غمد تلوار کے پرتلے (میان) کو کہا جاتا ہے جس میں تلوار چھپ جاتی ہے۔ جناب عمیر نے کہا: میں نے ستر سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی صحبتوں اور ہم نشینی کا شرف حاصل کیا ہے۔ میں نے انہیں تکلفات سے بری، سہل الحصول اور نرم خو پایا ہے۔ جناب ابراہیم نے کہا: اگر آپ کو اسلامی اور شرعی امور میں سے ایک کا چناؤ کرنا ہو تو دونوں میں سے نسبتاً آسان کام کو پسند کرو۔ امام شعبی نے کہا: جب دو امور میں سے ایک کے چناؤ کا مرحلہ درپیش ہو تو آسان کو اپنائیے اس لیے کہ وہی اقرب الی الحق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ .... ''اللہ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں۔'' (سورۂ بقرہ: ۱۸۵)

(30)......بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ وَذَهَابِ الصَّالِحِيْنَ

لوگوں میں تبدیلی کا رونما ہونا اور صالحین کا ختم ہو جانا

(٤٠٩٤)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرَانَ، أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ......

(٤٠٩٤) أخرجه البخاري: ٦٤٩٨، و مسلم: ٢٥٤٧

عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الـنَّـاسُ كَالإِبِلِ الْمِائَةِ لا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً۔))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ (اپنے حالات کے اختلاف کے باعث) ایسے سو اونٹوں کی طرح ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی اونٹ سواری کے قابل نہیں ہے۔''

شرح: ((رَاحِلَةً)) اس خوبصورت اور نسلی سواری کو کہتے ہیں جس کو آدمی اپنے سفر کے لیے منتخب کرتا ہے۔ عربی زبان میں اونٹنی کے لیے النَّجِيْبَة اور اونٹ کے لیے الـنَّـجِيْب'' کا لفظ بھی مستعمل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ لوگوں کی مثال اونٹوں کی طرح ہے جن میں عاجز غیر اڑیل اور مطیع نیز اپنے سوار کا پاس ولحاظ رکھنے والا کوئی کوئی ہوتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں آخرت کے طالب، دنیا سے دامن کشاں اور رضائے الٰہی کے طلبگار بہت کم ہیں۔ سب کے سب حُب مال اور حُب جاہ کے بت کے پجاری، دنیا کی محبت میں غرق اور نفع عاجل کی مرض کے مریض ہیں۔ آج مسلمان بکثرت ہر جگہ موجود ہیں مگر حقیقی مسلمان تلاش کیے جائیں تو مایوسی ہوگی۔ (اِلَى اللّٰهِ الْمُشْتَكٰى وَعَلَيْهِ الثِّقَةُ......)

(٤٠٩٥)۔أَخْبَـرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْـنُ يُـوسُفَ، حَـدَّثَـنَـا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الصَّنْعَانِيُّ مِنَ الْيَمَنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَـنْ أَبِـي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَـالَ: ((لَتَتَّبِـعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا، وَذِرَاعًـا ذِرَاعًـا حَتَّـى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُـمُـوهُـمْ)) قُـلْـنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: ((فَمَنْ؟۔))

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً تم ان لوگوں کے طور طریقے بالشت بالشت کے برابر، ہاتھ ہاتھ کے برابر اختیار کرو گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے بل میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے۔'' ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اس سے یہود ونصاریٰ مراد ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور کون ہو سکتے ہیں؟''

(٤٠٩٦)۔أَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الْـوَاحِـدِ الْـمَـلِيـحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُـوسُفَ، حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ بَيَانٍ،

(٤٠٩٥) أخرجه البخاري: ٧٣٢٠، و مسلم: ٢٦٦٩

(٤٠٩٦) أخرجه البخاري: ٤١٥٦

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ......

عَـنْ مِـرْدَاسٍ الأَسْـلَمِيِّ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ، وَيَبْقَى حُـفَـالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ، لا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً۔))

سیدنا مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نیک افراد ایک ایک کر کے گزرتے چلے جائیں گے اور فضول لوگ باقی رہ جائیں گے جس طرح جَو کا بھوسہ یا ردی کھجور باقی رہ جاتی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی کچھ پروانہیں کرے گا۔''

شرح: ((حُفَالَةُ التَّمْر)) ''نکمی اور ردی کھجور۔'' اسی کا ہم معنی لفظ ((الْحُثَالَة)) ''بھی ہے۔ (ف) اور (ث) ایک دوسرے کی جگہ آتی رہتی ہیں جیسے (فُوْم) اور (ثُوْم) دونوں کا معنی تھوم ہے۔ اسی طرح جدث اور جدف ہم معنی لفظ ہیں۔

((لا يُبَـالِيهِـمُ اللّٰهُ بَالَةً)) ''اللہ تعالیٰ ان کی کچھ پروانہیں کرے گا۔'' ان کی ذرہ بھر عزت افزائی نہ کی جائے گی۔ اللہ کے ہاں ان کا کوئی وزن نہیں۔

(٤٠٩٧)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَـا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، ......

عَـنْ أَنَـسٍ، قَالَ: مَا أَعْرِفُ مِنْكُمْ شَيْئًا كُنْتُ أَعْهَدُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ لَيْسَ قَوْلَكُمْ: لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، قُلْنَا: يَا أَبَـا حَـمْزَةَ، الصَّلاةَ؟ فَقَالَ: قَدْ صَلَّيْتُمْ حَتَّى تَـغْـرُبَ الشَّمْسُ أَفَكَانَتْ تِلْكَ صَلاةُ رَسُولِ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ ثُمَّ قَالَ: عَلَى أَنِّـي لَـمْ أَرَ زَمَـانًـا خَيْرًا لِلْعَامِلِ مِنْ زَمَانِكُمْ هَذَا، إِلا أَنْ يَكُونَ زَمَانٌ مَعَ نَبِيٍّ۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم میں کوئی ایسی چیز نہیں جانتا جس کو میں رسول اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں پاتا تھا سوائے اس کے کہ تم لا إِلَـهَ إِلا اللّٰـهُ کہتے ہو۔ ہم نے عرض کیا: اے ابوحمزہ! اور نماز بھی ویسی نہیں رہی؟ انہوں نے کہا: تم تو عصر کی نماز سورج غروب کر کے پڑھتے ہو، کیا رسول اللہ ﷺ کی نماز اس وقت ہوا کرتی تھی؟ پھر کہا: نیکیاں کرنے والے کے لیے میں اس دور سے بہتر کوئی دور نہیں دیکھتا الا یہ کہ اسے نبی ﷺ کا زمانہ نصیب ہو جاتا۔

(٤٠٩٨)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ،

(٤٠٩٧) اسناده صحيح على شرط مسلم ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ١٣٨٦١

(٤٠٩٨) ضعيف جدا ......أخرجه الترمذى: ٢٤٠٤

أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي......

يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنْ اللِّينِ أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دنیا کو دین سے حاصل کریں گے وہ دنبوں کی کھال کا لباس پہنیں گے اور ان کی زبانیں چینی سے زیادہ میٹھی ہوں گی جبکہ ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں سے بدتر ہوں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم میرے سامنے غرور کرتے اور مجھ پر اتنی جرأت رکھتے ہو میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان میں ایک ایسا فتنہ برپا کر دوں گا کہ ان کا بردبار ترین شخص بھی حیران رہ جائے گا۔“

(٤٠٩٩)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطَيْطَاءَ ، وَخَدَمَتْهُمْ أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ ، سَلَّطَ اللّٰهُ شِرَارَهَا عَلَى خِيَارِهَا.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب میری امت کے لوگ تکبر کے ساتھ چلیں گے اور بادشاہوں کے بیٹے (یعنی) فارس وروم کے شہزادے ان کے خادم ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان میں سے بدترین لوگوں کو ان کے بہترین لوگوں پر مسلط کر دے گا۔“

تشریح: ((اَلْمُطَيْطَاء)) ”تکبرانہ چال۔“ جس میں ہاتھوں کو پھیلا کر چلا جاتا ہے۔ انگڑائی لینے کو بھی التَّمَطِّي کہتے ہیں اس لیے کہ انگڑائی لیتے وقت ہاتھوں کو پھیلانا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ثُمَّ ذَهَبَ إِلٰى أَهْلِهِ يَتَمَطّٰى﴾ .... ”پھر اپنے گھر والوں کے پاس اتراتا ہوا گیا۔“ (سورۂ قیامہ:۳۳) یعنی اتراتا اور اکڑتا ہوا۔ جناب سعید بن مسیّب نے کہا: جب امت مسلمہ میں پہلا فتنہ اُٹھا (شہادت عثمان رضی اللہ عنہ) تو غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ میں سے کوئی باقی نہ تھا۔ پھر جب دوسرا فتنہ (واقعہ حرّہ) بپا ہوا تو صلح حدیبیہ کے شرکاء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے

(٤٠٩٩) صحيح...... أخرجه الترمذي: ٢٢٦١

کوئی نہ تھا۔ انہوں نے کہا: میرا خیال ہے جب تیسرا فتنہ آئے گا تو لوگوں میں کوئی بھی ذی شعور، رشد وہدایت کا طلبگار اور خیر کا متلاشی باقی نہ رہے گا۔ جناب مسور بن مخرمہ نے کہا: ان لوگوں کو زمین نے اپنے اندر چھپالیا ہے۔ اگر وہ لوگ مجھے تمہاری مجلس میں بیٹھا دیکھ لیتے تو مجھے حد درجہ شرم آتی۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کہا: تم ایسے دور میں زندگی گزار رہے ہو کہ جس میں قرآن کے قاری کم اور عالم زیادہ ہیں۔ قرآن کی بیان کردہ حدوں کی حفاظت کی جاتی ہے اگرچہ حروف قرآن کی ادائیگی صحیح طور سے نہ بھی ہو سکے، بھیک مانگنے والے تھوڑے ہیں اور صدقہ وخیرات کرنے والے زیادہ ہے، اس دور میں لمبی نمازیں پڑھی جاتی ہیں اور خطبے مختصر دیئے جاتے ہیں، اعمال صالحہ کرنے میں لوگ جلدی کرتے ہیں بہ نسبت خواہشات نفسانیہ کی غلامی کے۔ جلد ہی لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں قاریوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا اور کتاب اللہ کے علوم کے ماہر کم پڑ جائیں گے۔ حروف قرآن کی ادائیگی کا بڑا خیال رکھا جائے گا اور اس کے بیان کردہ احکام کو پامال کر دیا جائے گا، بھکاری بہت زیادہ ہو جائیں گے اور سخاوت پیشہ لوگ کم ہو جائیں گے، خطبات اور تقریریں لمبی لمبی کی جائیں گی اور نمازیں مختصر پڑھی جائیں گی، خواہشات نفسانیہ کی تکمیل کی جائے گی اور اعمال خیر سے پہلوتہی برتی جائے گی۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: پچھلے زمانوں کے لوگ پتے تھے جن میں کانٹا نہ تھا اب تو کانٹے ہی کانٹے ہیں اور ورق غائب ہیں۔

(31)......بَابُ خَوْفِ الْهَلَاكِ إِذَا كَثُرَتِ الْخَبَثُ

فسق وفجور کی کثرت کے وقت ہلاکت کا اندیشہ ہے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، إِلَى قَوْلِهِ :أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ﴾ ''بدترین داؤ پیچ کرنے والے کیا اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں زمین میں دھنسا دے یا ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آجائے جہاں کا انہیں وہم وگمان بھی نہ ہو، یا انہیں چلتے پھرتے پکڑ لے، یہ کسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے، یا انہیں ڈرا دھمکا کر پکڑ لے۔'' (سورۂ نحل: ۴۵، ۴۷)

تخوف کا یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ کمی اور قلت کا شکار کرے۔ امام زہری رحمہ اللہ نے کہا: تنقص یہ ہوتا ہے کہ آدمی کے وجود سے خیر وبرکت نکال لی جائے۔ جسم بودا اور کمزور ہو جائے، بیماریوں کا نشانہ بن جائے، نیز آمدنی سے برکت چھین لی جائے اور پھل کم پڑ جائیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ﴾ .... ''اور انہیں اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دِلا۔'' (سورۂ ابراہیم: ۵) امام زہری رحمہ اللہ نے ایام اللہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا: اس سے مراد اللہ کی گرفت اور عذاب ہے جن کے ساتھ گذشتہ اقوام کو پالا پڑا اور اللہ تعالیٰ نے بطور سزا ان کو ہلاک کر دیا۔ جناب مجاہد رحمہ اللہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر کیے جن کی تفصیل قرآن مجید میں موجود ہے، مثلاً آل فرعون سے

نجات دینا اور بادلوں کا سایہ وغیرہ۔

(٤١٠٠)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَان، أَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ......

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا، يَقُولُ: ((لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ: فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ)) وَحَلَّقَ بِأُصْبُعَيْهِ الإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا، قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔))

ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔آپ کچھ گھبرائے ہوئے تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:''اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، ملک عرب میں اس برائی کی وجہ سے بربادی آجائے گی جس کے دن قریب آنے کو ہیں، آج یاجوج ماجوج نے دیوار میں اتنا سوراخ کر دیا'' پھر آپ ﷺ نے انگوٹھے اور اس کے قریب کی انگلی سے حلقہ بنا کر بتایا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس کے باوجود ہلاک کر دیئے جائیں گے کہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''جی ہاں، جب فسق وفجور بڑھ جائے گا۔''

(٤١٠١)۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا أَبُو الْوَلِيدِ، نَا مَهْدِيٌّ، عَنْ غَيْلانَ، ......

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ، إِنْ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ایسے ایسے عمل کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے زیادہ باریک ہیں (تم اسے حقیر سمجھتے ہو،) اور ہم لوگ آپ ﷺ کے زمانہ میں ان

(٤١٠٠) أخرجه البخاري: ٣٣٤٦، ٣٥٩٨، و مسلم: ٢٨٨١

(٤١٠١) أخرجه البخاري: ٦٤٩٢

مِنَ الْمُوبِقَاتِ۔

کاموں کو ہلاک کردینے والا سمجھتے تھے۔

شرح: امام مالک رحمہ اللہ نے کہا: میں اس شہر میں ٹھہرنے کو ناپسند جانتا ہوں جس میں علانیہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں ہورہی ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اَلَمۡ تَکُنۡ اَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوۡا فِيۡهَا﴾ .... ''کیا زمین کشادہ نہ تھی کہ تم ہجرت کر جاتے۔''

(٤١٠٢)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، أَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الطَّيْسَفُونِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ التُّرَابِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَسْطَامِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: لا أَعْلَمُهُ إِلا ...... عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ، فَإِنَّمَا مَثَلُ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ مَثَلُ قَوْمٍ نَزَلُوا بَطْنَ وَادٍ فَجَاءَ هَذَا بِعُودٍ، وَجَاءَ هَذَا بِعُودٍ، وَجَاءَ هَذَا بِعُودٍ، فَاطَّبَخُوا خُبْزَتَهُمْ، وَإِنَّ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ لَمُوبِقَاتٌ۔))

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معمولی سمجھے جانے والے گناہوں سے بچو، چھوٹے گناہوں کی مثال یوں سمجھو کہ کچھ لوگ کسی وادی میں اتر پڑے (آگ جلانے کے لیے) ایک شخص ایک لکڑی لایا، دوسرا بھی ایک لکڑی لایا اور تیسرا بھی (چنانچہ انہوں نے آگ جلائی) اور اپنی روٹیاں پکائیں بلاشبہ معمولی سمجھے جانے والے گناہ ہلاک کردینے والے ہیں۔''

فائدہ: جو گناہ واقعتاً صغیرہ ہیں ان کے بارے میں بھی احتیاط ضروری ہے کیونکہ صغیرہ گناہ بکثرت کرنے سے مجموعی طور پر گناہوں کی مقدار بہت زیادہ ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے انسان سزا کا مستحق ہوجاتا ہے۔اس کے علاوہ صغیرہ گناہوں کی پروانہ کرنے سے کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کی جرأت پیدا ہوجاتی ہے۔اس لیے ان سے بھی اجتناب ہی بہتر ہے۔حدیث مبارکہ میں اس بات کو تمثیلی انداز میں بیان کیا گیا ہے جس طرح ایک ایک لکڑی سے الاؤ روشن ہوجاتے ہیں، ایک ایک تنکا مل کر روٹیاں اور سالن پکا دیتے ہیں اسی طرح ایک ایک گناہ جمع ہوکر ہلاکت کا سبب بن جاتے ہیں۔(ع،س)

(32)......بَابُ إِذَا هَلَكُوْا بِالْعَذَابِ بُعِثُوْا عَلَى نِيَّاتِهِمْ

لوگوں کو ہلاک کرنے کے بعد ان کی نیتوں کے مطابق اُٹھایا جائے گا

(٤١٠٣)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَنَا يُونُسُ،

(٤١٠٢) صحيح ......أخرجه ابن ماجه: ٤٢٤٣ مختصرا

(٤١٠٣) أخرجه البخاري: ٧١٠٨، و مسلم: ٢٨٧٩

عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ......

أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا، أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ، ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ.))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے، تو عذاب ان سب لوگوں پر آتا ہے جو اس قوم میں ہوتے ہیں، پھر انھیں ان کے اعمال کے مطابق اُٹھایا جائے گا۔''

(٤١٠٤)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ......

قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ)) قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ، وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(قیامت کے قریب) ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا، جب وہ مقام بیداء میں پہنچے گا تو انہیں اول سے آخر تک سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اسے شروع سے آخر تک کیونکر دھنسایا جائے گا جب کہ وہیں ان کے بازار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو ان لشکریوں میں سے نہیں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شروع سے آخر تک ان سب کو دھنسا دیا جائے گا، پھر اپنی نیتوں کے مطابق وہ اُٹھائے جائیں گے۔''

شرح: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایک ہی مرتبہ ہلاک کر دیئے جائیں گے اور مختلف مقامات سے اُٹھیں گے، اللہ تعالیٰ انھیں ان کی نیتوں کے مطابق اُٹھائے گا۔''

(٤١٠٥)۔أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمُؤَذِّنُ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ......

(٤١٠٤) أخرجه البخاري: ٢١١٨، و مسلم: ٢٨٨٣

(٤١٠٥) أخرجه مسلم: ٢٨٧٨

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ عَلَى شَيْءٍ، بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ.))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جس حالت میں مرے گا (یعنی کفر یا ایمان پر) اللہ تعالیٰ اس کو اسی حالت میں اُٹھائے گا۔''

(٤١٠٦)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْبِرْتِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ......

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ، الْمُؤْمِنُ عَلَى إِيمَانِهِ، وَالْكَافِرُ عَلَى كُفْرِهِ.))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بندہ قیامت کے دن اس حالت پر اُٹھے گا جس حالت میں فوت ہوا تھا، مومن کو اس کے ایمان پر اور کافر کو اس کے کفر پر اُٹھایا جائے گا۔''

(33)......بَابُ فِتْنَةِ الشَّيْطَانِ

فتنۂ شیطان

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ﴾ ''اے اولادِ آدم! شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے باہر کرادیا۔'' (سورۂ اعراف:۲۷)

﴿فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ﴾ .... ''سو ان دونوں کو فریب سے نیچے لے آیا۔'' (سورۂ اعراف:۲۲) یعنی دھوکہ دہی سے انہیں معصیت کے قریب لے آیا۔ ایک قول کے مطابق انہیں جنت سے اتار کر زمین پر لے آیا۔ ایک قول ہے کہ انہیں لالچ میں پھنسا لیا۔ ایک قول ہے انہیں معصیت پر برانگیختہ کیا۔ عربی زبان میں لفظ دلّ کے معنی کسی کو جرأت دلانے کے ہیں۔ اللہ عزوجل نے ابلیس لعین کے عزائم کا پردہ چاک کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ .... ''اور ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں۔ (سورۂ نساء ۱۱۹)

جناب حسن بصری اور مجاہد رحمہ اللہ نے کہا: اس سے مراد اللہ کے دین اور اس کے احکام میں رخنہ اندازی کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ﴾ .... ''لیکن اگر مجھے بھی قیامت تک تو نے ڈھیل دی تو میں اس کی اولاد کو بجز بہت تھوڑے لوگوں کے، اپنے بس میں کرلوں گا۔'' (سورۂ اسراء:۶۲) یعنی میں انہیں اپنی اطاعت کی طرف کھینچوں گا۔ کسی جانور کو جب کھینچا جائے تو عربی لغت میں کہا جاتا ہے:

(٤١٠٦) أخرجه مسلم: ٢٨٧٨

(احتنك دابته) ''فلاں نے اپنا جانور گھسیٹا۔'' اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ﴾ .... ''ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے بہکا لے۔'' (سورۂ اسراء:٦٤) آواز سے مراد پر فریب دعوت ہے جس سے انسان گناہوں میں پڑ کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہلکا ہو جاتا ہے۔

اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ﴾ .... ''اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا۔'' (سورۂ اسراء:٦٤) ﴿خيله﴾ سے مراد ہر وہ سوار ہے جو اللہ کی نافرمانی کے لیے سفر کر رہا ہو اور ﴿رجله﴾ سے مراد ہر وہ پیادہ ہے جو اللہ کی نافرمانی کے لیے محوِ سفر ہو۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿أَرَأَيْتَكَ هَذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ﴾ .... ''اچھا کیا اسے تو نے مجھ پر بزرگی تو دی ہے۔'' (سورۂ اسراء:٦٢) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ﴾ .... ''وہ تمہیں صرف برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔'' (سورۂ بقرہ:١٦٩) یعنی ایسے امور کا حکم دیتا ہے جن سے آخرت تباہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ﴾ .... ''اے ہمارے پروردگار! ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ حاصل کیا تھا۔'' (سورۂ انعام:١٢٨)

فائدہ: جنوں کا انسانوں سے فائدہ اُٹھانا ان کو اپنا پیروکار بنا کر ان سے تلذذ حاصل کرنا ہے اور انسانوں کا جنوں سے فائدہ اُٹھانا یہ ہے کہ شیطانوں نے گناہوں کو ان کے لیے خوبصورت بنا دیا جسے انہوں نے قبول کیا اور گناہوں کی لذت میں پھنسے رہے۔ (ع،س)

انسانوں کا جنوں سے فائدہ اُٹھانا ان کی پناہ میں آنا ہے۔ جاہلیت میں جب لوگ صحراؤں اور بیابانوں میں سفر کرتے تھے تو کسی وادی میں پڑاؤ کرتے وقت پکار کر کہتے: اَعُوْذُ بِرَبِّ الْوَادِيْ ''میں اس وادی کے سردار جن کی پناہ مانگتا ہوں۔'' اور جنوں کا انسانوں سے فائدہ اُٹھانا یہ ہے کہ وہ پناہ مانگنے والوں کی تعظیم وتوقیر کرتے تھے۔ یہ امام زہری رحمہ اللہ کا تبصرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ﴾ ''اور شیطانی راہ پر نہ چلو۔'' (سورۂ بقرہ ١٦٨) یعنی ان راستوں پر نہ چلو جن کی طرف شیطان تمہیں بلاتا ہے۔ (خطوة) دو قدموں کے درمیانی فاصلے کو کہتے ہیں اور اس کی جمع خطوات آتی ہے اور خاء کے فتحہ کے ساتھ خَطوَة مصدر ہے جس کی جمع خَطوات آتی ہے۔

(٤١٠٧)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَنَا شُعَيْبٌ، ......

عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَائَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي

امام زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے امام علی بن حسین (زین العابدین) نے خبر دی اور انہیں نبی کریم ﷺ کی پاک بیوی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ

(٤١٠٧) أخرجه البخاري: ٢٠٣٥، ٢٠٣٨، و مسلم: ٢١٧٥

الْـمَسْـجِدِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَـدَّثَـتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، وَقَـامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَـعَهَا يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَـلَـغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الأَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَـقَـالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَى رِسْـلِـكُـمَـا، إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ)) فَقَالَا: سُبْـحَـانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا، فَـقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْـطَـانَ يَبْلُغُ مِنَ الإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا۔))

میں رسول اللہ ﷺ سے ملنے مسجد میں آئیں، تھوڑی دیر تک باتیں کیں، پھر واپس ہونے کے لیے کھڑی ہوئیں نبیٔ کریم ﷺ بھی انہیں پہنچانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ جب وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے سے قریب والے مسجد کے دروازے پر پہنچیں تو دو انصاری آدمی ادھر سے گزرے اور نبی ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی سوچ کی ضرورت نہیں، یہ تو میری بیوی صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا ہیں۔'' ان دونوں صحابیوں نے عرض کیا: سبحان اللہ! اے اللہ کے رسول، ان پر آپ کا جملہ بڑا شاق گزرا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان خون کی طرح انسان کے بدن میں دوڑتا رہتا ہے۔ مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں وہ کوئی بدگمانی نہ ڈال دے۔''

شرح لفظ شیطان کا مادہ شطن ہے جس کے معنی ''بُعد اور دوری'' کے ہیں۔ لمبی رسی کو بزبان عربی شَطَنٌ کہتے ہیں۔ ابلیس کا یہ نام خیر سے دوری اور ہر وقت شر میں منہمک رہنے کی بنا پر ہے۔ اس روایت میں ((يَبْـلُـغُ مَبْلَغَ الدَّمِ)) 'کے الفاظ ہیں جبکہ ایک دوسری روایت میں ((يَجْرِيْ مَجْرَى الدَّمِ))' کے الفاظ ہیں۔ ان الفاظ کا مطلب ہے کہ وہ انسان پر غلبہ اور سلطہ پالیتا ہے یہ مطلب نہیں کہ وہ پیٹ میں گھس جاتا ہے۔ یہ بیان وادا کا ایک تمثیلی انداز ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث کا مطلب بیان کرتے ہوئے کہا کہ نبی ﷺ کو ان دو افراد پر کفر کا اندیشہ تھا کیونکہ اگر ان کے دل میں آپ ﷺ کی بابت شک وشبہ جگہ پکڑ لیتا تو وہ دونوں کافر ہو جاتے۔ اس لیے آپ نے ان پر شفقت کرتے ہوئے وضاحت فرمائی تا کہ ان کا ایمان محفوظ رہ سکے۔ واللہ اعلم

(٤١٠٨)۔أَخْبَـرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ......

عَـنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَـقُـولُ: ((مَـا مِـنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَا يَمَسُّهُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''شیطان ہر انسان کی پیدائش کے وقت اسے کچوکے لگاتا ہے اور وہ شیطان کے

(٤١٠٨) أخرجه البخاري: ٣٢٨٦، ٣٤٣١، و مسلم: ٢٣٦٦

الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ، غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: ﴿وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾

کچوکے کی بنا پر چیختا چلاتا ہے سوائے مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کے'' پھر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ .... ''میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔'' (سورۂ آل عمران:۳۶)

شرح: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((صِيَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ۔)) ...... ''نومولود اس وقت چیختا ہے جب اسے شیطان کچوکا مارتا ہے۔'' (صحيح مسلم: ٢٣٦٧)

(٤١٠٩)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي أَبُو سَهْلٍ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّازُ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ......

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حَمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مِمَّا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا، وَإِنَّهُ قَالَ: وَإِنَّ كُلَّ مَا لِي نَحَلْتُهُ عِبَادِي، فَهُوَ لَهُمْ حَلَالٌ، وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ، فَأَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ، فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ، وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ، وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا، وَإِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، إِنَّهُمْ إِذَا يَثْلَغُوا

سیدنا عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں ان باتوں کی تعلیم دوں جن سے تم جاہل ہو، ان باتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آج کے دن مجھ کو سکھائیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جو مال اپنے بندوں کو دوں وہ ان کے لیے حلال ہے (یعنی جو مال ازروئے شریعت حرام نہیں ہے وہ حلال ہے گو لوگوں نے اس کو حرام کر رکھا ہو جیسے سائبہ، وصیلہ، بحیرہ اور حام وغیرہ جن کو مشرکوں نے حرام قرار دے رکھا تھا) اور میں نے اپنے سب بندوں کو توحید پرست بنایا، پھر ان کے پاس شیاطین آئے اور انہوں نے انہیں اپنے دین سے ہٹا دیا اور جو چیزیں میں نے ان کے لیے حلال کی تھیں وہ حرام کیں اور ان کو میرے ساتھ شریک ٹھہرانے کا حکم دیا۔ جس کی

(٤١٠٩) أخرجه مسلم: ٢٨٦٥

رَأْسِي حَتَّى يَدَعُوهُ خُبْزَةً، فَقَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ، وَقَدْ أَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ فِي الْمَنَامِ وَالْيَقَظَةِ، فَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ، وَأَنْفِقْ نُنْفِقْ عَلَيْكَ، وَابْعَثْ جَيْشًا نَمْدُدْكَ بِخَمْسَةِ أَمْثَالِهِمْ، وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ، ثُمَّ قَالَ: أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلاثَةٌ، إِمَامٌ مُقْسِطٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٌ، وَرَجُلٌ غَنِيٌّ عَفِيفٌ مُتَصَدِّقٌ، وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ، الضَّعِيفُ الَّذِي لا زَبْرَ لَهُ، الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعٌ لا يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ أَهْلًا وَلا مَالًا، وَرَجُلٌ لا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ، وَإِنْ دَقَّ إِلا ذَهَبَ بِهِ، وَالشِّنْظِيرُ الْفَاحِشُ، وَذَكَرَ الْبُخْلَ، وَالْكَذِبَ۔))

میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا پھر ان سب کو برا سمجھا، عرب کے ہوں خواہ عجم کے، سوائے ان چند لوگوں کے جو اہل کتاب میں باقی تھے (یعنی سیدنا عیسی علیہ السلام کی امت کے لوگ جو توحید کے قائل تھے اور تثلیث کے منکر تھے) اور اللہ تعالیٰ نے مجھے قریشیوں کو جلا دینے کا حکم دیا (یعنی قتل کا) میں نے عرض کیا: اے میرے رب! وہ تو میرا سر توڑ ڈالیں گے اور روٹی کی طرح اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تجھے اس لیے مبعوث کیا کہ تجھے آزماؤں (صبر واستقامت میں) اور ان لوگوں کو بھی آزماؤں جن کے پاس تجھ کو بھیجا گیا اور میں نے تجھ پر ایسی کتاب نازل کی جس کو پانی نہیں دھو سکتا تو اس کو سوتے اور جاگتے ہوئے پڑھے گا، تو ان سے (مشرکین سے) جہاد کر، ہم تیری مدد کریں گے اور خرچ کر تیرے امور پر خرچ کیا جائے گا (یعنی اللہ تجھ کو دے گا) اور تو لشکر بھیج، ہم ویسے پانچ لشکر (فرشتوں کے) بھیجیں گے اور جو لوگ تیری اطاعت کریں ان کو اپنے ساتھ لے کر ان سے لڑائی کر جو تیری نافرمانی کریں، پھر فرمایا: اور جنت والے تین قسم کے شخص ہیں ایک تو عدل وانصاف کرنے والا حکمران، دوسرا وہ مہربان اور نرم دل شخص جو ہر رشتہ دار اور ہر مسلمان پر رحیم ہے۔ تیسرا پاکدامن مالدار شخص جو صدقہ وخیرات کرتا ہو اور آگ والے پانچ (قسم کے) لوگ ہیں ایک تو وہ ناتواں جن کو کچھ تمیز نہیں (کہ بری باتوں سے بچیں) جو تمہارے تابعدار

اور غلام ہیں نہ وہ گھر بار چاہتے ہیں نہ مال (یعنی بے فکرے لوگ ہیں انہیں حلال وحرام سے کوئی غرض نہیں) دوسرا وہ چور جس کے سامنے کتنی ہی حقیر چیز کیوں نہ آئے وہ اس کو چرالے، تیسرا وہ شخص جو گالیاں بکتا اور فحش گوئی کا مرتکب ہوتا ہے اور آپ نے بخل اور جھوٹ کا تذکرہ کیا۔''

شرح ((حُنَفَاء)) ''لفظ حنیف کی جمع ہے اور اس کا مادہ الحَنَف ہے جس کا معنی ایک قدم کا دوسرے قدم پر پڑنا ہے تو اس معنی کے اعتبار سے الحَنِيْف اس شخص کو کہا جائے گا جو اسلامی تعلیمات پر دل وجان سے فریفتہ ہو، حق پر پوری طرح ثابت قدم ہو اور اس سے سرمو انحراف کے لیے تیار نہ ہو۔ بعض کے نزدیک الحنف کے معنی استقامت اور استقلال کے ہیں۔ کبڑے شخص کو بطور تفاؤل اَحْنَف کہا جاتا ہے۔ مقصود یہ ہوتا ہے کہ اللہ کرے یہ صحیح القامت ہو جائے۔

((فَاجْتَالَتْهُمْ)) ''وہ ہلکے اور بے وزن ثابت ہوئے اور شیطان کے ساتھ گھومنے لگے۔'' یعنی اس کے چکروں میں آ گئے اور اسی کی پٹی پڑھنے لگے۔

لفظ (مَقْت) اس ناراضی پر بولا جاتا ہے جس میں ''بغض' سے بڑھ کر شدت اور نفرت پائی جائے۔

((يَثْلُغُوْا رَأْسِي)) ''میرے سر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اور کچل دیں گے جس طرح روٹی کو کھانے کے لیے پہلے ٹکڑے ٹکڑے کیا جاتا ہے پھر چباڈالا جاتا ہے۔

((اَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَايَغْسِلُهُ الْمَاءُ)) ''ایسی کتاب میں نے نازل کی ہے جس کو پانی دھو نہ سکے گا۔'' بلکہ وہ اہل علم کے سینوں میں محفوظ ہے جس کے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں کسی طرف سے باطل کی دراندازی کا خطرہ نہیں اور وہ قیامت تک جریدہ عالم سے ناپید نہیں ہو سکتی۔

((تَقْرَأُهُ فِي الْمَنَامِ وَالْيَقَظَةِ)) ''آپ اسے سوتے اور جاگتے ہر دو حالتوں میں پڑھیں گے۔'' یعنی وہ آپ کو نیند میں بھی ازبر ہو گی اور آپ اسے پڑھ سکیں گے جس طرح جاگتے ہوئے اور حالت بیداری میں پڑھتے ہیں (اس صورت میں آپ ﷺ کا معجزہ ہو گا) یا یہ مطلب ہے کہ آپ عسر و یسر، تنگی و ترشی، شدت و رخا، حالت امن اور حالت جنگ سب کیفیتوں میں، باسہولت اس کتاب کی تلاوت فرمائیں گے۔

((لَا زَبْرَ لَهُ)) ''جسے کوئی عقل وشعور نہیں۔''

((الشِنْظِيْر))''.... ''حد درجہ گندے کردار کا مالک شخص۔''

(٤١١٠)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ)) قَالُوا: وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَإِيَّايَ، إِلا أَنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ، فَلا يَأْمُرُنِي إِلا بِخَيْرٍ۔))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک شیطان اس کا ساتھی اور قریب رہنے والا مقرر کر دیا گیا ہے'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اور آپ ﷺ کے ساتھ بھی اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر میری مدد کی ہے اور میں (اس کے شر سے) بچا رہتا ہوں اور وہ مجھے نیکی کے علاوہ کسی بات کا حکم نہیں کرتا۔''

شرح جناب سفیان نے جناب منصور سے بیان کیا کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا ایک ساتھی شیطان اور ایک ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے۔

جناب سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فَاَسْلَمُ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اس کا معنی ہے ''میں اس سے محفوظ رہتا ہوں'' اس لفظ کا یہ معنی کرنا کہ نبی کریم ﷺ والا شیطان مسلمان ہو گیا ہے، درست نہیں کیونکہ شیطان مسلمان نہیں ہوتا۔ یا اس لفظ کو اَسلَمَ پڑھا جائے تو اس کا معنی ہوگا کہ وہ میرا مطیع وفرمانبردار ہو چکا ہے۔

(٤١١١)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ، أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ......

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ، فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً،

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابلیس اپنا عرش پانی پر رکھتا ہے، پھر اپنے لشکروں کو دنیا میں فساد کرنے کے لیے بھیجتا ہے۔ اس سے جو جتنا

(٤١١٠) أخرجه مسلم: ٢٨١٤

(٤١١١) أخرجه مسلم: ٢٨١٣

يَجِيءُ أَحَدُهُمْ، فَيَقُولُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا، قَالَ: ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ، فَيَقُولُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ، قَالَ: فَيُدْنِيهِ مِنْهُ، وَيَقُولُ: نِعْمَ أَنْتَ.)) قَالَ الأَعْمَشُ: أُرَاهُ، قَالَ: ((فَيَلْتَزِمُهُ.))

قریب ہوتا ہے وہ اتنا ہی بڑا فسادی ہوتا ہے۔ ایک شیطان (اس کے چیلوں میں سے) آ کر کہتا ہے: میں نے فلاں، فلاں کام کیا (یعنی فلاں سے چوری کرائی، فلاں سے بدکاری کروائی) تو شیطان کہتا ہے: تو نے کچھ بھی نہیں کیا، پھر کوئی دوسرا آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو اس وقت تک نہ چھوڑا جب تک میں نے اس میں اور اس کی بیوی میں جدائی نہ کرا دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو وہ اس کو اپنے پاس کر لیتا ہے کہ تو نے بڑا کام کیا۔'' امام اعمش نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے۔''

(34)...... قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى: ﴿فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ﴾

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''لوگوں سے نہ ڈرو اور صرف میرا ڈر رکھو۔'' (سورۂ مائدہ: ۴۴)

اللہ جل ذکرہ نے مزید فرمایا: ﴿وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ﴾ .... ''تو اللہ اور اس کا رسول رضا مند کرنے کے زیادہ مستحق تھے اگر یہ ایمان دار ہوتے۔'' (سورۂ توبہ: ٦٢)

(٤١١٢)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ شَاذَانَ، أَنَا أَبُو يَزِيدَ حَاتِمُ بْنُ مَحْبُوبٍ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْمَرْوَزِيِّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْوَرْدِ......

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ بِكِتَابٍ تُوصِينَنِي فِيهِ، وَلَا تُكْثِرِي عَلَيَّ، فَأَنْسَى، فَكَتَبَتْ: مِنْ عَائِشَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ، أَمَّا بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ، كَفَاهُ اللّٰهُ مَئُونَةَ النَّاسِ، وَمَنِ

باشندگانِ مدینہ میں سے ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب لکھ بھیجا کہ مجھے کوئی ایسی تحریر لکھ کر ارسال کریں جو مختصر ہو اور عمدہ نصائح سے معمور ہو۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اس فرمائش کو بھول گئے لیکن ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ خط لکھ بھیجا۔ سَلَامٌ عَلَيْكَ، أَمَّا بَعْدُ! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ

(٤١١٢) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٢٤١٤

الْتَمَسَ سَخَطَ اللّٰهِ بِرِضَا النَّاسِ، وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ.)) وَالسَّلامُ

فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہتا ہے خواہ لوگ ناراض ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی مشقت سے کافی ہو جاتا ہے اور جو شخص لوگوں کو راضی کرتا ہے خواہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔'' والسلام۔

(٤١١٣)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي، أَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ الْخَطِيبُ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ التُّرَابِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ الْبَسْطَامِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارِ بْنِ أَيُّوبَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا هَانِءُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ حُمَيْدٍ......

عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ الْمَدِينِيِّ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَعَلِّي أَعْمَلُ بِهِ، فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ عَائِشَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَرْضَى اللّٰهَ بِسَخَطِ الْعِبَادِ، كَفَاهُ اللّٰهُ مَئُونَتَهُمْ، وَمَنْ أَسْخَطَ اللّٰهَ بِرِضَا الْعِبَادِ، وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِم.))

جناب محمد بن مطرف المدینی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف لکھ بھیجا کہ آپ میری طرف کوئی ایسی حدیث مبارکہ لکھ کر ارسال کریں جسے آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہوتا کہ میں اس پر عمل کروں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں لکھوا بھیجا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عائشہ کی طرف سے معاویہ کی طرف، اما بعد! بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: ''جو لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کو راضی کرتا ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی پریشانی سے کافی ہو جاتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کی رضا کا طلب گار ہوتا ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔''

(٤١١٣) انظر الحديث السابق

(42)...... كِتَابُ الْفِتَنِ
فتنوں کی کتاب

(٤١١٥)۔أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْفَضْلِ الصَّيْرَفِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّفَّارُ الأَصْفَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ......

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: لَقَدْ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلا ذَكَرَهُ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، فَإِنِّي قَدْ أَرَى الشَّيْءَ قَدْ كُنْتُ نَسِيتَهُ، فَأَرَاهُ فَأَعْرِفُهُ كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ إِذَا غَابَ عَنْهُ، فَرَآهُ فَعَرَفَهُ۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے۔ آپ نے اپنے وعظ میں قیامت تک کی کوئی (دینی) چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کا بیان نہ کیا ہو، یاد رکھنے والوں نے انہیں یاد رکھا اور بھول جانے والوں نے انہیں فراموش کر دیا۔ جب میں ان میں سے کوئی چیز دیکھتا ہوں جسے میں بھول چکا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جیسا کہ ایک شخص جب کسی ایسے شخص کو دیکھتا ہے جو اس سے (کافی عرصہ) دور رہا ہو پھر جب اسے (غور سے) دیکھتا ہے تو اسے پہچان جاتا ہے۔

تشریح: جناب طارق بن شہاب سے مروی ہے، انہوں نے کہا: میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، تو آپ نے ہمیں مخلوق کی ابتداء کے متعلق بتایا (پھر انتہا کے متعلق بتایا) حتی کہ جنتیوں کو ان کے مقامات تک پہنچایا اور آگ والوں کو ان کے مقامات تک، یاد رکھنے والوں نے انہیں یاد رکھا اور

(٤١١٥) أخرجه البخاري: ٦٦٠٤، و مسلم: ٢٨٩١

بھول جانے والوں نے انہیں فراموش کر دیا۔ (صحیح بخاری: ۳۱۹۲)

(٤١١٥)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْقَاضِي، وَأَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، قَالا: أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَعْقِلٍ الْمَيْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ......

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: ((هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟)) قَالُوا: لا، قَالَ: ((إِنِّي لأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ۔))

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے پھر فرمایا: ''جو کچھ میں دیکھتا ہوں کیا تم بھی دیکھتے ہو؟'' لوگوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: ''میں فتنوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں میں داخل ہو رہے ہیں۔''

شرح ((الاُطُم)) ''پتھروں سے بنی ہوئی بلند وبالا عمارت کو کہتے ہیں جیسے محلات ہوتے ہیں۔ آطام مدینہ سے مراد قلعے اور گڑھیاں ہیں جو حفاظتی نکتہ نگاہ کے پیش نظر بنائی جاتی ہیں۔ لفظ آجام کا بھی یہی معنی ہے۔

(٤١١٧)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرَانَ، أَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ......

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا، وَأَنَا أَنْتَظِرُ الآخَرَ، حَدَّثَنَا: ((أَنَّ الأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ، فَقَرَءُوا مِنَ الْقُرْآنِ، وَعَمِلُوا مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا، قَالَ: تُرْفَعُ الأَمَانَةُ، فَيَنَامُ الرَّجُلُ، ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ، وَقَدْ رُفِعَتِ الأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ،

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے دو باتیں بتائیں۔ ان میں سے ایک کو تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ (پہلی بات) آپ نے ہمیں یہ بتائی کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتاری گئی۔ اس کے بعد قرآن نازل ہوا تو انہوں نے قرآن پاک میں پڑھا، پھر سنت رسول پر عمل کیا (جس میں ادائیگی امانت کی تلقین ہے) پھر آپ نے ہمیں امانت کے

(٤١١٥) أخرجه البخاری: ٧٠٦٠، و مسلم: ٢٨٨٥

(٤١١٧) أخرجه البخاری: ٦٤٩٧، ٧٠٨٦، و مسلم: ١٤٣

وَيَبْقَى أَثَرُهَا كَالْوَكْتِ، أَوْ كَالْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ، فَهُوَ يُرَى أَنَّ فِيهِ شَيْئًا، وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، وَتُرْفَعُ الأَمَانَةُ، حَتَّى يُقَالَ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي حَدِيثًا، وَمَا أُبَالِي أَيُّكُمْ أُبَايِعُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ إِسْلَامُهُ، وَلَئِنْ كَانَ مُعَاهِدًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ، فَإِنِّي لَمْ أَكُنْ لأُبَايِعَ مِنْكُمْ إِلا فُلَانًا وَفُلَانًا۔))

اُٹھ جانے کے متعلق بیان کیا۔ آپ ﷺ نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ''ایک شخص سوئے گا، پھر جب بیدار ہوگا تو امانت اس کے دل سے جاچکی ہوگی اور امانت کا نشان نکتہ کے نشان کی طرح باقی رہ جائے گا۔ امانت کا نشان آبلے کے نشان کی مانند ہوگا جیسا کہ تم آگ کے شعلے کو اپنے پاؤں پر سے گزارو تو اس سے آبلہ نمودار ہو جائے اور تم سمجھو کہ اس میں کچھ مواد ہے حالانکہ اس میں کوئی مادہ نہیں ہوتا اور امانت داری ختم ہو جائے گی حتی کہ کہا جائے گا: فلاں قبیلے میں ایک امین شخص ہے۔'' اس حدیث کو پورا ہوتے میں نے دیکھا ہے۔ ایک وقت تھا کہ میں بلا کھٹکے تجارت کرتا تھا (اور ادھار دیتا تھا) اگر خریدنے والا مسلمان ہوا تو اسے رقم دینے پر اس کا اسلام مجبور کرے گا اور اگر غیر مسلم ذمی ہوا تو اس کا نگران اس سے رقم کی ادائیگی کروائے گا لیکن آج کل تو میں صرف چند مخصوص افراد ہی سے لین دین کرتا ہوں۔ ایک اور سند میں اس حدیث مبارکہ کے الفاظ یوں ہیں: ''امانت (اس کے دل سے) اُٹھ جائے گی امانت کا نشان آبلے کے نشان کی مانند ہوگا جیسا کہ تم آگ کے شعلہ کو اپنے پاؤں پر سے گزارو تو اس سے آبلہ نمودار ہو جائے جسے تم پھولا ہوا سمجھو اور اس میں کوئی مواد نہ ہو۔ لوگوں کا یہ حال ہوگا کہ جب وہ صبح کریں گے تو وہ آپس میں خرید وفروخت کریں گے اور ان میں کوئی بھی شخص ایسا نہ ہوگا جو امانتوں کو ادا کرنے والا۔ چنانچہ اس دور میں کہا جائے گا کہ وہ بہت عقل مند، سمجھدار اور مضبوط انسان ہے جبکہ اس کے دل میں رائی

کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔''

شرح ((جَـذْرِ قُـلُوبِ الرِّجَالِ)) ''ہر چیز کے اصل اور مرکز کو جَذْر کہتے ہیں۔مطلب یہ ہوا کہ امانت داری لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتاری گئی۔

((الـوَكْـت)) ''معمولی نشان۔'' اس کا واحد وَكْتَة ہے۔ جب کھجور پر ایک طرف سے پکنے کا نشان نمودار ہو جائے تو کہا جاتا ہے: قدوَكتْ۔

((الـمَجْل)) ''جب ہاتھ پر پھوڑے کی طرح کا نشان ظاہر ہو جائے جس طرح عموماً سخت کام کرنے سے آبلہ بن جاتا ہے اور بعدازاں جلد سخت پڑ جاتی ہے۔اسے عربی میں مجل کہتے ہیں۔

((الْمُنْتَبِر)) ''پھولا ہوا۔'' جس میں ہوا بھر جاتی ہے۔

((لَيَـرُدَّنَّـهُ عَـلَـيَّ سَاعِيْهِ)) ''ان کا سردار میرے پیسے واپس دلا دے گا۔'' جس کی رائے اور حکم کے بغیر وہ کچھ نہیں کرتے اور اس کے حکم کی سرتابی کی بھی ان میں مجال نہیں ہوتی۔بعض نے اس سے مراد والی اور گورنر لیا ہے یعنی اگر وہ مسلمان نہ ہوا تو اس علاقے کا عامل میری رقم واپس دلا دے گا، کسی چیز کے ذمے دار کو سَـاعِيْ کہتے ہیں۔اسی لیے زکاۃ وصدقات وصول کرنے والے کو بھی ساعی کہا جاتا ہے۔بعض حضرات نے اس روایت سے ذمی سے بیعت لینے کا جواز کشید کیا ہے۔امام خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ جواز نکالنا درست نہیں ہے کیونکہ معاہد (ذمـی) سے بیعت خلافت ہرگز نہیں لی جاتی۔اس سے مراد خرید وفروخت اور بیع وشراء کا معاملہ ہی ہے۔مطلب یہ ہے کہ اب لوگوں میں امانت ودیانت کا پاس ولحاظ جاتا رہا ہے۔اب میں سوائے چند مخصوص اور گنے چنے افراد کے کسی سے لین دین نہیں کرتا کیونکہ اب لوگوں میں امانت نام کی چیز ختم ہو کر رہ گئی ہے۔اس سے پہلے مجھے کسی سے بھی تجارت کرنے اور ادھار دینے میں کوئی باک نہیں ہوتا تھا۔ایک مسلمان کو ادھار دیتے وقت میرے ذہن میں یہ ہوتا کہ میرے پیسے نہیں مارے گا اسے اس کا اسلام رقم کی واپسی پر مجبور کر دے گا اور اگر ادھار لینے والا نصرانی ہوتا تو بھی کوئی فکر والی بات نہ تھی، یہ پس وپیش کرے گا تو اس کی قوم کا سردار میرا حق دلوانے میں مددومعاون ثابت ہوگا لیکن آج کل تو معاملہ بری طرح خراب ہو کر رہ گیا ہے۔

(٤١١٨)۔أَخْبَـرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْجُلُودِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ...... عَـنْ حُـذَيْـفَةَ، قَـالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم امیر المومنین

(٤١١٨) أخرجه مسلم: ١٤٤

أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ الْفِتَنَ؟ فَقَالَ قَوْمٌ: نَحْنُ سَمِعْنَاهُ، فَقَالَ: لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ؟ قَالُوا: أَجَلْ: قَالَ: تِلْكَ يُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ، وَالصِّيَامُ، وَالصَّدَقَةُ، وَلٰكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: فَأَسْكَتَ الْقَوْمُ، فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: أَنْتَ لِلّٰهِ أَبُوكَ، قَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا، نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا، نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى يَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا، فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ، وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا، لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا، إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ)) قَالَ حُذَيْفَةُ: وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا يُوشِكُ أَنْ يُكْسَرَ، قَالَ عُمَرُ: أَكَسْرًا لَا أَبَا لَكَ، فَلَوْ أَنَّهُ فُتِحَ لَعَلَّهُ كَانَ يُعَادُ، قَالَ: لَا بَلْ يُكْسَرُ، وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ ذٰلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يُقْتَلُ، أَوْ يَمُوتُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ، قَالَ أَبُو خَالِدٍ: فَقُلْتُ لِسَعْدٍ: يَا أَبَا مَالِكٍ، مَا أَسْوَدُ مُرْبَادًّا؟ قَالَ: شِدَّةُ الْبَيَاضِ فِي سَوَادٍ: قَالَ: قُلْتُ: فَمَا الْكُوزُ مُجَخِّيًا؟ قَالَ: مَنْكُوسًا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ کو فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے سنا۔ بعض لوگوں نے کہا: ہاں ہم نے سنا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: شاید تم فتنوں سے وہ فتنے سمجھے ہو جو آدمی کو اس کے گھر بار اور مال اور ہمسائے میں ہوتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان فتنوں کا کفارہ تو نماز، روزے اور زکوٰۃ سے ہو جاتا ہے لیکن تم میں سے کس نے سنا ہے ان فتنوں کے بارے میں جو سمندر کی موجوں کی طرح امنڈ کر آئیں گے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سن کر سب لوگ چپ ہو رہے۔ میں نے کہا: میں نے سنا ہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے سنا ہے، تیرا باپ بہت اچھا تھا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''فتنے دلوں پر ایسے آئیں گے کہ ایک کے بعد ایک، ایک کے بعد ایک، جیسے چٹائی کی تیلیاں ایک کے بعد ایک ہوتی ہیں۔ پھر دل میں وہ فتنہ رچ جائے گا تو اس میں ایک کالا داغ پیدا ہوگا اور جو دل اس کو نہ مانے گا اس میں ایک سفید نورانی دھبہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اسی طرح کالے اور سفید دھبے ہوتے ہوتے دو قسم کے دل ہو جائیں گے ایک تو خالص سفید دل چکنے پتھر کی طرح جس کو کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا جب تک کہ آسمان و زمین قائم رہیں۔ دوسرا کالا سفیدی مائل یا اوندھے کوزے کی طرح جو نہ کسی اچھی بات کو اچھی بات سمجھے گا، نہ بری بات کو بری مگر وہی جو اس کے دل میں بیٹھ جائے۔'' سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ تمہارے اور اس فتنے

کے درمیان میں ایک دروازہ ہے جو بند ہے مگر قریب ہے کہ وہ ٹوٹ جائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تیرا باپ نہ رہے کیا (دروازہ) ٹوٹ جائے گا۔ اگر کھل جاتا تو شاید پھر بند ہو جاتا۔ میں نے کہا: نہیں ٹوٹ جائے گا اور میں نے ان سے حدیث بیان کی کہ یہ دروازہ ایک شخص ہے جو مارا جائے گا یا مر جائے گا۔ پھر یہ حدیث کوئی غلط (دل سے بنائی ہوئی بات) نہ تھی۔ ابو خالد نے کہا: میں نے سعد بن طارق سے پوچھا: اسود مرباد سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: سفیدی کی شدت، سخت سیاہی۔ میں نے کہا: کالکوز مجخیا سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: الٹا کوزا۔

شرح: شقیق نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کا کچھ حصہ بایں الفاظ بیان کیا ہے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان میں ایک بند دروازہ ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹوٹ جائے گا۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تب وہ کبھی بند نہ ہوگا۔ ہم نے پوچھا: کیا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دروازے کا پتہ تھا؟ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں وہ بالکل اسی طرح جانتے تھے جس طرح دن کے بعد رات آنے کا یقین ہوتا ہے۔ میں نے ان سے جو حدیث بیان کی وہ کوئی غلط نہ تھی۔ (جناب شقیق کہتے ہیں) ہم ڈر گئے کہ اس دروازے کے متعلق سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھیں، ہم نے مسروق سے پوچھنے کے لیے کہا تو انہوں نے جواب دیا: وہ دروازہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ (صحیح مسلم: ۲۸۹۳)

((تعرض الفتن علی القلوب کالحصیر)) ''ایسے فتنے بپا ہوں گے جو دلوں کو مکمل طور پر گھیراؤ میں لے لیں گے۔'' عربی کے محاورے: حصر بہ القوم۔ ''وہ سب کے اردگرد گھوما۔'' یہی لفظ یہاں استعمال ہوا ہے۔ امام لیث بن سعد نے کہا: حصیر الجنب جانوروں کی ایک رگ کا نام ہے جو جانور کے پیٹ کے ایک کنارے سے چوڑائی کے رخ سے شروع ہو کر پورے پیٹ پر پھیل جاتی ہے اس سے تشبیہ دی گئی ہے۔ عربی میں جیل اور قید خانے کو بھی الحصیر کہتے ہیں جس کے اندر مجرم گھرا ہوتا ہے۔

((المجخی)) ''ٹیڑھا۔''

(٤١١٩)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّارُ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عِصَامٍ اللَّيْثِيِّ......

عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ زَمَنَ فُتِحَتْ تُسْتَرُ حَتَّى قَدِمْتُ الْكُوفَةَ، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا أَنَا بِحَلْقَةٍ فِيهَا رَجُلٌ صَدَعٌ مِنَ الرِّجَالِ، حَسَنُ الثَّغْرِ يُعْرَفُ فِيهِ أَنَّهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ، فَقَالَ، فَقُلْتُ: مَنِ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: أَوَ مَا تَعْرِفُهُ؟ قُلْتُ: لا، قَالُوا هَذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَقَعَدْتُ وَحَدَّثَ الْقَوْمَ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنِّي سَأُخْبِرُكُمْ بِمَا أَنْكَرْتُمْ مِنْ ذَلِكَ: جَاءَ الإِسْلامُ حِينَ جَاءَ، فَجَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ كَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَكُنْتُ قَدْ أُعْطِيتُ فِي الْقُرْآنِ فَهْمًا، فَكَانَ رِجَالٌ يَجِيئُونَ فَيَسْأَلُونَ عَنِ الْخَيْرِ، فَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيَكُونُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((السَّيْفُ)) قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، تَكُونُ إِمَارَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ، وَهُدْنَةٌ عَلَى

جناب خالد بن خالد یشکری نے بیان کیا کہ جس زمانے میں (خوزستان میں) تُستر کا علاقہ فتح ہوا میں کوفہ آیا تو میں مسجد میں چلا گیا، میں نے وہاں چند آدمی ایک حلقہ کی شکل میں بیٹھے دیکھے۔ ان میں ایک متوسط قامت وجسامت اور خوبصورت دانتوں والا شخص تھا۔ چہرے مُہرے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حجازی آدمی ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: کیا تم انہیں نہیں جانتے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ جناب خالد نے کہا: چنانچہ میں بیٹھ گیا اور انہوں نے لوگوں کو حدیث بیان کی کہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھا کرتے تھے اور میں آپ سے شر کے متعلق سوال کیا کرتا تھا (کہ کہیں اس میں ملوث نہ ہو جاؤں) تو ان لوگوں نے ان کو تعجب سے دیکھا، سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جو تمہیں برا لگتا ہے میں تمہیں اس کے متعلق بتلاتا ہوں۔ جب اسلام آیا تو ایسا معاملہ لایا جو جاہلیت کے معاملے سے بالکل جدا تھا اور مجھے قرآن مجید کا علم وفہم دیا گیا تھا۔ لوگ آتے اور آپ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں شر کے بارے میں سوال کرتا تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا جیسا کہ اس سے پہلے شر تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" میں نے عرض کیا: تو اس

(٤١١٩) حسن ......أخرجه ابو داود: ٤٢٤٤

دَخَـنٍ)) قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَـاةُ الـضَّـلالَةِ، فَـإِنْ كَـانَ لِلَّهِ فِي الأَرْضِ خَـلِيـفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ، وَأَخَذَ مَالَكَ، فَالْزَمْهُ وَإِلا فَمُتَّ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جَذْلِ شَجَرَةٍ)) قَـالَ: قُـلْـتُ ثُـمَّ مَـاذَا؟ قَـالَ: ((ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ، بَعْدَ ذَلِكَ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ، فَمَنْ وَقَعَ فِـي نَارِهِ، وَجَبَ أَجْرُهُ، وَحُطَّ وِزْرُهُ، وَمَنْ وَقَـعَ فِـي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ، وَحُطَّ أَجْرُهُ)) قَـالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ تُنْتَجُ الْمُهْرُ، فَلا يُرْكَبُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ۔))

سے بچاؤ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تلوار۔'' میں نے کہا: کیا تلوار سے کوئی فائدہ ہوگا؟ فرمایا: ''ہاں حکومت قائم ہوگی مگر دلوں میں فساد ہوگا اور صلح ہو گی جس میں (باطن) خیانت ہوگی دھوکا ہوگا۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''گمراہی کی طرف بلانے والے لوگ پیدا ہو جائیں گے۔ اگر اس وقت زمین میں اللہ کا کوئی خلیفہ ہو خواہ وہ تیری پشت پر کوڑے مارے اور تیرا مال چھین لے تب بھی اس کی اطاعت کو لازم پکڑنا، ورنہ اس حال میں مرجانا کہ تم جنگل میں کسی درخت کی جڑ چبا کر گزارہ کرنے والے ہو۔'' میں نے عرض کیا: پھر کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دجال آئے گا۔ اس کے پاس نہر اور آگ ہوگی جو اس کی آگ میں پڑا اس کا اجر ثابت ہو گیا اور اس کے گناہ ختم ہوئے اور جو اس کی نہر میں پڑا اس کا گناہ ثابت ہوا اور اجر ضائع ہو گیا۔'' میں نے عرض کیا: پھر کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اونٹنی بچہ جنے گی اس پر سوار نہیں ہوا جائے گا کہ قیامت آجائے گی۔'' (یعنی بہت جلد ایسا ہوگا)

تشریح: ابوداود میں یہ روایت سُبیع بن خالد سے ہے اور اس میں ((اَتیتُ الکوفة)) کے الفاظ ہیں۔

((الـصَّدَع)) ''اس لفظ کو حرف دال کے فتحہ کے ساتھ پڑھنا ہے، مراد ''معتدل، قد وقامت والا نوجوان شخص۔'' ایک معنی یہ بھی ہے کہ گٹھیلے جسم والا اور متناسب الاعضاء شخص جو دو اشخاص کے درمیان بیٹھا ہوا نظروں میں جچے۔

((فَمَا الْعِصْمَة)) ''اس سے بچاؤ کا کیا راستہ ہے۔'' کہا: ''تلوار۔'' جناب قتادہ اس سے مراد وہ لڑائی لیتے ہیں جو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور مسعود میں مرتدین سے لڑی گئی۔

((هُـدْنَةٌ عَـلَى دَخَنٍ)) اس کا مفہوم ہے کہ باوجود رنجشوں اور کدورتوں کے صلح ہو جائے گی جس طرح دھواں آگ کے جلنے کا پتہ دیتا ہے۔ اس مفہوم و معنی کی تائید ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے: ((اَمَـارَةٌ عَـلٰی اَقْذَاءٍ)) ''باوجود اختلاف وتشتت کے حکومت وامارت قائم ہو جائے گی۔''

جناب ابو عبید نے کہا: دخن دراصل اس داغ اور دھبے کو کہتے ہیں جو جانور کی جلد یا کپڑے کے اوپر ظاہر ہو جائے اور جس کا رنگ مٹیالا سیاہی مائل ہو۔ مطلب یہ کہ صلح صاف دلوں سے نہ ہوگی بلکہ کینہ وبغض سے معمور دلوں کے ساتھ مصلحت ہوگی۔ بعض روایات میں ہے: میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! دھویں اور غبار کے باوجود صلح سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے دل لڑائی سے پہلے جس طرح صاف شفاف تھے دوبارہ صلح کے باوجود ایسے نہ ہوسکیں گے۔'' ایک سند سے ((جَمَاعَةٌ عَلٰى اَقْذَاء)) ''دلوں کی خرابی دور کیے بغیر وہ اکٹھے ہوں گے۔'' کے الفاظ مروی ہیں۔

(قــذاء) ''وہ تنکا جو آدمی کی آنکھ میں پڑ جائے۔'' یہ جمع منتہی الجموع کا وزن ہے۔ مطلب وہی ہے جو ترجمہ میں بیان کر دیا گیا ہے کہ ان کے دل جڑے ہوئے اور محبت و پیار والے نہ ہوں گے بلکہ دلوں میں کدورتیں، نفرتیں اور رخنے ہوں گے، اس پر وہ صلح کریں گے جو دیرپا ثابت نہ ہوگی۔

(٤١٢٠)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، وَهُوَ ابْنُ أَخِي أَبِي ذَرٍّ......

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: كُنْتُ رَدِيفًا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوتَ الْمَدِينَةِ، قَالَ: ((فَكَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ، إِذَا كَانَ فِي الْمَدِينَةِ جُوعٌ تَقُومُ عَنْ فِرَاشِكَ فَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتَّى يُجْهِدُكَ الْجُوعُ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((تَعَفَّفْ يَا أَبَا ذَرٍّ)) ثُمَّ قَالَ: ((كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ، إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتَّى إِنَّهُ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ)) قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((تَصَبَّرْ يَا أَبَا ذَرٍّ)) قَالَ: ((كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ

جناب عبداللہ بن صامت رحمہ اللہ جو کہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں، سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا۔ جب ہم چلتے چلتے مدینہ کی شہری آبادی سے باہر نکلے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوذر! اس وقت تو کیا کرے گا جب مدینہ میں اس قدر بھوک ہوگی کہ تو بستر سے اُٹھ کر مسجد تک نہیں پہنچ پائے گا کہ بھوک تجھے بے کل کر دے گی؟'' میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بوذر! عفت اختیار کرنا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت کیا کرے گا جب مدینہ میں موت کثرت سے واقع ہوگی حتی کہ ایک گھر

(٤١٢٠) صحيح ......أخرجه ابوداود: ٤٢٦١، وابن ماجه: ٣٩٥٨

قَتْلٌ يَغْمُرُ الدِّمَاءُ حِجَارَةَ الزَّيْتِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((تَأْتِي مَنْ أَنْتَ مِنْهُ)) قَالَ: قُلْتُ: وَأَلْبَسُ السِّلَاحَ، قَالَ: ((شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذًا)) قُلْتُ: فَكَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: ((إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ، فَأَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلَى وَجْهِكَ لِيَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ۔))

یعنی قبر کی قیمت ایک غلام کے برابر ہو گی؟'' میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! صبر کرنا۔'' پھر فرمایا: ''اے ابوذر! تو کیا کرے گا جب مدینہ میں قتل وغارت عام ہوگی حتی کہ حجارۃ الزیت (کا مقام) خون میں ڈوب جائے گا؟'' میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو جس قبیلے سے ہے اسی میں جا رہنا۔'' میں نے کہا: میں اسلحہ سے لیس ہو جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب تو تو لوگوں کے ساتھ شریک ہوگیا۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو پھر میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تجھے خطرہ ہو کہ تلوار کی چمک تجھ پر غالب آجائے گی تو اپنی چادر کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لینا تب وہ (فسادی قاتل) اپنا اور تیرا گناہ اُٹھا لے جائے گا۔''

تشریح: ((يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ)) ''قبر کی قیمت غلام کے برابر ہو جائے گی۔'' اس کا مطلب ہے کہ اس کثرت سے موتیں ہوں گی کہ قبر کھودنے والے اتنے کمیاب ہو جائیں گے کہ ان کی اجرت ایک غلام کی قیمت کے برابر ہو جائے گی یا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ اس کثرت سے موتیں ہوں گی کہ دفنانے کے لیے دو گز زمین کا ملنا مشکل ہو جائے گا اور قبر کے لیے اتنی سی جگہ ایک غلام کی قیمت کے برابر ہو جائے گی۔ واللہ اعلم

((أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ)) ''تجھ پر تلوار کی چمک اور روشنی غالب آجائے گی۔''

(٤١٢١)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قَتَادَةُ......

عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي حِثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ مَرِجَتْ

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ بن عمرو! تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم ناکارہ لوگوں میں زندگی بسر کرو گے

(٤١٢١) حسن صحيح ......أخرجه ابوداود: ٤٣٤٣

عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ، وَاخْتَلَفُوا، فَكَانُوا هَكَذَا)) وَشِيكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، قَالَ: فَبِمَ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا يُنْكَرُ، وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَإِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ.))

جن کے وعدے اور امانتیں درست نہ ہوں گی اور ان میں اختلاف رونما ہوگا، پس وہ اس طرح ہو جائیں گے۔'' آپ ﷺ نے مثال دیتے ہوئے دونوں انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا۔ (یعنی امانت دار کو خائن سے اور نیکو کار کو بد سے الگ نہیں کیا جا سکے گا) سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ان حالات میں آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں اچھی باتوں کو اپنانا چاہیے اور بری باتوں کو چھوڑ دینا چاہیے، نیز تم اپنے کاموں سے غرض رکھو اور عوام الناس کے معاملات کو چھوڑ دو۔''

شرح: ((حِثَالَة)) ''ردی اور نکمی چیز۔'' مراد ہیں چھٹے ہوئے اور غیر اخلاقی حرکتیں کرنے والے لوگ، نیز (الحُفَالَة) اور (الجُفَالَة) کا بھی یہی معنی ہے۔

((مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ)) ''ان کے معاملات گڈمڈ ہوں گے۔'' قرآن مجید میں ہے: ﴿فَهُمْ فِيٓ أَمْرٍ مَّرِيجٍ﴾ ''پس وہ ایک الجھاؤ میں پڑ گئے ہیں۔'' (سورۂ ق:۵) اس کے معنی مختلط اور مضطرب یا ملتبس کے ہیں۔ یعنی ایسا معاملہ جو ان پر مشتبہ ہو گیا ہے، جس سے وہ ایک الجھاؤ میں پڑ گئے ہیں۔ کبھی آپ ﷺ کو جادوگر کہتے ہیں، کبھی شاعر، کبھی ساحر اور کبھی مجنون۔

(٤١٢٢)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ......

أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَائَنَا اللّٰهُ بِهَذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں دریافت کرتے تھے جبکہ میں آپ سے شر (فتنوں) سے متعلق دریافت کرتا تھا۔ میں ڈرتا تھا کہ کہیں فتنے مجھے اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم اسلام سے پہلے

(٤١٢٢) أخرجه البخاري: ٣٦٠٦، و مسلم: ١٨٤٧

وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ)) قَالَ: قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: ((قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ)) فَقُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا، قَذَفُوهُ فِيهَا)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: ((هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا)) قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: ((تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ)) قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ، قَالَ: ((فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ۔))

جاہلیت اور برائی میں مبتلا تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ساتھ بھلائی عطا کی تو کیا اس بھلائی کے آنے کے بعد کوئی برائی آنے والی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے پوچھا: کیا اس برائی کے بعد امن اور چین بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، لیکن اس میں کدورت ہوگی۔'' میں نے دریافت کیا کہ کدورت سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میرے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف راہنمائی کریں گے، تم ان سے اچھی باتیں بھی پاؤ گے اور بری باتیں بھی پاؤ گے۔'' میں نے دریافت کیا: کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی پیش آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جہنم کے دروازوں پر بلانے والے ہوں گے، جو ان کی باتوں کو تسلیم کرے گا وہ اسے دوزخ میں پھینک دیں گے۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمارے لیے اس کا وصف بیان فرمائیں۔ آپ ﷺ نے جواب دیا: ''وہ بظاہر ہماری قوم سے ہوں گے اور ہماری زبان میں ہم کلام ہوں گے۔'' میں نے عرض کیا: اگر میں اس صورت حال سے دوچار ہو جاؤں تو آپ ﷺ میرے لیے کیا حکم صادر فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امیر کے ساتھ مل کر رہنا۔'' میں نے عرض کیا: اگر ان کی جماعت اور امیر نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر ان تمام گروہوں سے الگ ہو جانا، اگرچہ تجھے درخت کی جڑ میں ہی کیوں نہ پناہ لینا لینا پڑے یہاں تک کہ تجھے اس حالت پر موت آجائے۔''

شرح ((فِيهِ دَخَنٌ)) ''خالص خیر مفقود ہوگی بلکہ ہر سوابتری، روحانی ظلمت اور تاریکی کا دور دورہ

ہوگا۔لغت عرب میں دَخَن جانور کی جلد پر سیاہی مائل داغ کو کہتے ہیں۔

(٤١٢٣)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوا بِالأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فتنوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو، فتنے تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے، صبح کے وقت ایک شخص مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہو جائے گا اور شام کے وقت مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہو جائے گا، دنیا کے سامان کے بدلے دین کو فروخت کر دے گا۔''

شرح: جناب حسن بصری رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اس حدیث مبارکہ کے الفاظ ((يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا)) '' کی توضیح میں کہا کہ صبح کے وقت ایک شخص اپنے مومن بھائی کی عزت اور جان و مال کو حلال جانتا ہوگا اور بوقت شام اس کی حلت کا قائل ہو چکا ہوگا۔

(٤١٢٤)۔أَنَا أَبُو طَيِّبٍ طَاهِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْمُفَضَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الإِسْمَاعِيلِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الإِسْمَاعِيلِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ السَّلَامِ......

عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوشِكُ الأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا)) قَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمِنْ قِلَّةٍ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((لَا بَلْ

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب (کافر) امتیں تمہارے اوپر چڑھ دوڑنے کے لیے ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جس طرح کھانے والے ایک دوسرے کو دسترخوان کی

(٤١٢٣) أخرجه مسلم: ١١٨

(٤١٢٤) صحيح ......أخرجه ابوداود: ٤٢٩٧

أَنْتُمْ كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَتَعْرِفُنَّ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنُ)) قَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: ((حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ۔))

طرف بلاتے ہیں۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! شاید اس وقت ہم تعداد میں کم ہو گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نہیں، بلکہ تم کثرت میں ہوں گے لیکن تمہاری حیثیت پانی کے اوپر بہنے والی جھاگ کی مانند ہو گی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہارا رعب ختم کر دے گا اور تمہارے دلوں میں وہن پیدا فرما دیں گے۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہن کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔''

شرح: ((اَلْغُثَاء)) ''دریاؤں اور نہروں کے رواں پانی کی سطح پر آنے والے تنکے اور گھاس پھوس جو بالآخر کناروں میں اٹک جاتے ہیں۔'' ایک قول کے مطابق گھاس خشک ہو جائے تو اسے غُثَاء کہتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی﴾ .... ''پھر اس نے اس کو سکھا کر سیاہ کوڑا کر دیا۔'' (سورۂ اعلیٰ:۵) یعنی شاداب گھاس کو ہم سکھا کر سیاہ کوڑا بھی کر دیتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَآءً﴾ .... ''ہم نے انہیں کوڑا کرکٹ کر ڈالا۔'' (سورۂ مومنون:۴۱) یعنی ہم نے انہیں ہلاک اور تباہ و برباد کر کے صفحۂ ہستی سے یوں مٹا دیا جس طرح سیلابی پانی کے ساتھ خس وخاشاک بہتے ہوئے دور نکل جاتے ہیں۔

(٤١٢٥)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، أَنَا أَبُو سَهْلٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَرَفَةَ السِّجْزِيُّ، أَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ التَّمَّارُ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَأَجَازَ لِي أَبُو الْفَتْحِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ، وَكَتَبَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ نَيْسَابُورَ، قَالَا: أَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ دَاسَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَأَجَازَ لِي أَبُو طَاهِرٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْفَاشَانِيُّ، وَكَتَبَ إِلَيَّ أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ سُكْرَوَيْهِ الأَصْفَهَانِيُّ مِنْ أَصْفَهَانَ، قَالَا:

(٤١٢٥) صحيح ......أخرجه ابوداود: ٤٢٥٤

أَنَا الشَّرِيفُ بْنُ عُمَرَ الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْهَاشِمِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو اللُّؤْلُئِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الأَشْعَثِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الأَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ……

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَدُورُ رَحَى الإِسْلامِ لِخَمْسٍ وَثَلاثِينَ، أَوْ سِتٍّ وَثَلاثِينَ، أَوْ سَبْعٍ وَثَلاثِينَ، فَإِنْ يَهْلِكُوا، فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ، وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ، يَقُمْ سَبْعِينَ عَامًا)) قَالَ: قُلْتُ: أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضَى؟ قَالَ: ((مِمَّا مَضَى۔))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی چکی ۳۵/ ۳۶/ ۳۷/ برس تک ٹھیک چلتی رہے گی پس اگر لوگ ہلاک ہو جائیں تو وہ اس راہ پر چلنے کی وجہ سے ہلاک ہوں گے جس پر چل کر ان سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے تھے، اور اگر ان کا دین درست رہا تو ستر سال تک درست رہے گا۔'' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ستر سال، پینتیس ۳۵/ سال کے بعد مقصود ہیں یا ان کے سمیت مراد ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''ان کے سمیت ہی ۷۰/سال مراد ہیں۔''

شرح: امام خطابی رحمہ اللہ نے کہا: ''چکی کا چلنا'' جنگ سے کنایہ ہے، جس طرح چکی چلے تو دانے پس جاتے ہیں اسی طرح جب لڑائی اور قتال ہو تو جانیں تلف ہوتی ہیں۔

((وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ)) ''اور اگر ان کا دین درست رہا۔'' اس سے مراد حکومت اور مملکت کا نظام ہے۔ امام ابوسلیمان خطابی رحمہ اللہ نے کہا: بہت ممکن ہے کہ اس سے مراد بنو امیہ سے حکومت اور اقتدار کا بنو عباس کی جانب منتقل ہونا ہو۔ بنو امیہ کی حکومت کے عروج سے لے کر ان کے اقتدار کے متزلزل ہونے تک اور خراسانی دعاۃ کے ظہور تک ستر برس لگے۔ وہ اس طرح کہ ۳۶ھ میں جنگ جمل، ۳۷ھ میں جنگ صفین اور ۷۰/ہجری میں بنو امیہ کا اقتدار متزلزل ہو گیا تھا اور دولت عباسیہ کو اقتدار منتقل ہوا۔ واللہ اعلم

(٤١٢٦)۔نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، حَدَّثَنِي عَلاءُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ الْعَنْسِيُّ……

قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْفِتَنَ،

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ نے کثرت کے ساتھ

(٤١٢٦) صحيح ……أخرجه ابوداود: ٤٢٤٢

فَـأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الأَحْلاسِ ، فَـقَـالَ قَـائِـلٌ: يَـا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَـا فِتْنَةُ الأَحْـلاسِ؟ قَـالَ: ((هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ ، ثُمَّ فِتْـنَةُ السَّـرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي ، يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي ، وَلَيْسَ مِنِّي ، إِنَّمَا أَوْلِيَـائِـي الْمُتَّقُونَ ، ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ ، ثُمَّ فُتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ ، لا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ إِلا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً ، فَـإِذَا قِيـلَ: انْـقَضَتْ ، تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا ، وَيُمْسِي كَافِرًا حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ عَـلَـى فُسْـطَـاطَيْنِ ، فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لا نِفَاقَ فِيـهِ ، وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لا إِيمَانَ فِيهِ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِـكُـمْ ، فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ ، أَوْ مِنْ غَدِهِ.))

فتنوں کا ذکر فرمایا، یہاں تک کہ آپ نے فتنہ ''الاحلاس'' کا ذکر کیا، کسی دریافت کرنے والے شخص نے کہا کہ فتنہ ''الاحلاس'' کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ''وہ ایسا فتنہ ہے جس میں لوگ ایک دوسرے سے بھاگیں گے اور مال واسباب چھینیں گے، اس کے بعد خوشحالی کا فتنہ ہوگا، اس فتنے کو میرے اہل بیت سے ایک شخص میری طرف منسوب کرتا ہوا بھڑکائے گا، وہ میری جانب سے اظہار کرے گا لیکن وہ شخص عملاً مجھ سے نہیں ہوگا، اس لیے کہ میرے تعلق دار تو پرہیزگار لوگ ہیں۔ اس کے بعد لوگ ایک شخص پر متفق ہو جائیں گے جو گوشت کے اس لوتھڑے کی طرح ہوگا جو پسلی کی ہڈی پر ہے (جو اس پر ثابت نہیں رہتا) بعد ازاں بہت بڑا فتنہ ہوگا جو اس امت کے کسی شخص کو نہیں چھوڑے گا مگر اسے زبردست معصیت میں مبتلا کر دے گا۔ جب یہ آواز آئے گی کہ فتنہ ختم ہو چکا ہے تو اس میں مزید اضافہ ہوگا۔ لوگ صبح کے وقت مومن اور شام کے وقت کافر ہو جائیں گے یہاں تک کہ لوگ دو گروہوں میں بٹ جائیں گے، ایک گروہ خالص ایمان والوں کا ہوگا جن میں نفاق نہیں ہوگا اور دوسرا گروہ واضح طور پر منافق لوگوں کا ہو گا جن میں ایمان نہ ہوگا، جب یہ صورت حال واقع ہوگی تو تم اس روز یا دوسرے روز دجال کے منتظر رہنا۔''

تشریح: امام خطابی رحمہ اللہ نے کہا: (فِتْـنَةُ الأَحْـلاسِ) میں لفظ فتنہ کی اضافت احلاس (ٹاٹ اور قالین) کی طرف ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح قالین اور ٹاٹ دیر تک ایک جگہ پڑے رہتے ہیں اسی طرح یہ فتنہ بھی جلد ختم نہ ہوگا اور دیر تک لوگوں کو اپنی لپیٹ میں رکھے گا۔ وہ شخص جو ہر وقت اپنے گھر میں موجود رہے اور باہر نہ نکلے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے: هُوَ حِلْسُ بَيْتِهِ۔ ''وہ اپنے گھر کا ٹاٹ ہے۔'' ممکن ہے ٹاٹ سے تشبیہ دینے کا مطلب یہ ہو کہ

وہ فتنہ سخت تاریک اور اندھیرے والا ہوگا کسی کو صحیح بات کا تعین کرنا انتہائی دشوار ہوگا جس طرح عموماً ٹاٹ اور قالین سیاہ اور مٹیالے رنگ کے ہی ہوتے ہیں تا کہ گرد و غبار کو جذب کر سکیں اور دیر تک دھونے کی مشقت سے بچا جا سکے۔

((الحَرْب)) ''کا معنی ہے کہ اس فتنہ میں مال و اسباب کو لوٹا جائے گا اور اہل و عیال کو اغوا کیا جائے گا جب کسی شخص کا سب کچھ چھن جائے تو کہا جاتا ہے: حُرِبَ الرَّجُل۔

((الدَخَن)) ''دھواں۔'' مراد یہ ہے کہ جس طرح دھواں پھوٹتا رہتا ہے اسی طرح وہ فتنہ بھی پھوٹے گا اور دیر تک سلگتا رہے گا اور لوگ اس سے متاثر ہوں گے۔

((كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ)) ''اس گوشت کی مانند جو پسلی کی ہڈی پر ہے۔'' مطلب یہ ہے کہ وہ شخص جس پر اس فتنہ کے دوران سب لوگ متفق ہوں گے وہ مستقل مزاج نہ ہوگا بلکہ متلون مزاج، ایک بات پر پکا نہ رہنے والا اور بار بار رائے بدلنے والا ہوگا جس طرح پسلی پر موجود گوشت اس پر ثابت نہیں رہتا۔ بہرحال وہ آدمی حکومت اور سرداری کے اہل کے نہ ہوگا۔

((الدُّهَيْمَاءِ)) یہ لفظ (دَهْمَاء) کی تصغیر ہے اور یہاں تصغیر کا وزن بطور مذمت استعمال کیا گیا ہے۔ مراد ہے بہت بڑا فتنہ جو ہر کسی کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ۔

(1)......بَابُ الْإِعْتِزَالِ فِي الْفِتْنَةِ

فتنوں کے دور میں لوگوں سے الگ تھلگ رہنا

(٤١٢٧)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشِّيرَزِيُّ، أَنَا أَبُو عَلِيٍّ زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ السَّرَخْسِيُّ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ، أَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمَ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْمَطَرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ مسلمانوں کے لیے بہترین مال بکریاں ہوں جن کو پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں میں (جہاں گھاس چارہ مل سکتا ہے) لیے پھرتا رہے اور اس طرح اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے (فتنوں سے دور) بھاگتا پھرے۔''

فائدہ: فتنوں کے دور میں اپنا دین بچانے کے لیے عام آدمی سے الگ تھلگ رہائش اختیار کرنا جائز ہے لیکن

(٤١٢٧) أخرجه البخاري: ٧٠٨٨

یہ تنہائی اس طرح نہیں ہونی چاہیے جس طرح عیسائی راہب یا ہندو جوگی اختیار کرتے ہیں کہ انسانوں سے بالکل کٹ جاتے ہیں بلکہ اس کا مقصد برے کاموں میں شریک ہونے سے بچنا ہے، نیکی کے کاموں میں حسب طاقت شریک رہنا ہے۔ بہرحال ایمان کو خطرہ ہو تو گوشہ نشینی اختیار کرنا جائز ہے۔ البتہ جو شخص فتنوں میں غلط کار لوگوں کی غلطیاں واضح کرنے کے لیے اپنی زبان اور علم کا استعمال کرسکتا ہو، اس کے لیے وعظ ونصیحت اور بحث ومناظرہ کے لیے آبادی میں رہنا اور یہ خدمت سرانجام دینا افضل ہے۔ (ع،س)

(٤١٢٨)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُنِيبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ......

قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِبِلٍ لَهُ وَغَنَمٍ، فَأَتَاهُ عُمَرُ ابْنُهُ، فَلَمَّا رَآهُ، قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الرَّاكِبِ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيْهِ، قَالَ: يَا أَبَتِ، أَرَضِيتَ أَنْ تَكُونَ أَعْرَابِيًّا فِي إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ، وَالنَّاسُ بِالْمَدِينَةِ يَتَنَازَعُونَ فِي الْمُلْكِ، قَالَ: فَضَرَبَ صَدْرَهُ بِيَدِهِ، وَقَالَ: اسْكُتْ يَا بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ۔))

جناب عامر بن سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں اور بکریوں کے ریوڑ میں تھے کہ ان کا صاحبزادہ عمر بن سعد آیا۔ جب انھوں نے اسے آتا دیکھا تو کہا: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس اونٹ سوار سے۔ وہ ان کے پاس آبیٹھا اور کہنے لگا: ابا جی! آپ دیہات میں اپنے اونٹوں اور بکریوں میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور کیا اسی طرزِ زندگی کو پسند کیے رکھیں گے جبکہ لوگ تو مدینہ میں حکومت کے معاملے میں جھگڑ رہے ہیں؟ جناب عامر نے کہا: انہوں نے اپنے سینے پر ہاتھ مار کر کہا: بیٹے! خاموش ہو جا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند کرتا ہے جو متقی ہو، لوگوں سے سروکار نہ رکھنے والا اور گمنام وگوشہ گیر ہو۔''

(٤١٢٩)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

(٤١٢٨) أخرجه مسلم: ٢٩٦٥

(٤١٢٩) أخرجه البخاري: ٧٠٨١، و مسلم: ٢٨٨٦

أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ......

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَتَكُونُ فِتَنٌ: الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا، فَلْيَعُذْ بِهِ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا ان میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا ان میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، جو دور سے ان کی طرف جھانک کر بھی دیکھے گا تو وہ ان کو بھی سمیٹ لیں گے، اس وقت جس کسی کو کوئی پناہ کی جگہ مل جائے یا بچاؤ کا مقام مل سکے وہ اس میں چلا جائے۔''

شرح: ((من تشرّف لها تَسْتَشْرِفْهُ)) ''جو فتنے کی طرف جھانکے گا تو فتنہ اسے اپنی طرف کھینچ لے گا۔'' جب کسی چیز کی طرف سر اُٹھا کر دیکھا جائے تو اسے عربی میں تشرَّفَ کہتے ہیں۔

ایک شخص نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنے کی بابت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمام لوگ اپنا اپنا کردار ادا کر رہے ہیں اور آپ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور صحابیٔ رسول ہوتے ہوئے بھی کوئی کردار ادا نہیں کر رہے، اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے یہ بات روکے ہوئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان بھائی کے خون کو حرام قرار دیا ہے۔ اس نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں ہے: ﴿وَإِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا﴾ .... ''اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو۔'' (سورۂ حجرات:۹) تو انہوں نے کہا: اگر میں اس آیت سے فریبِ نفس کا شکار ہو کر صلح کے لیے کردار ادا کرتے کرتے جنگ وجدال میں الجھ جاؤں اس سے کہیں بہتر ہے کہ میں لڑائی نہ کروں اور اس آیت کریمہ کے مضمون کو پیش نگاہ رکھوں: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ .... ''اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے۔'' (سورۂ نساء:۹۳) اس آدمی نے مزید کہا: کیا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں: ﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ﴾ .... ''ان سے لڑو جب تک کہ فتنہ نہ مٹ جائے۔'' (سورۂ بقرہ:۱۹۳) اس پر انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں قتال کیا حتی کہ فتنہ بالکل ختم ہو گیا اور کفر وشرک نیست ونابود ہو گیا نیز دین اللہ کے لیے خالص ہو گیا اور اب تم چاہتے ہو کہ لڑائی کی جائے تاآنکہ فتنہ وفساد بپا ہو اور دین اللہ کا نہ رہے۔

جناب سعید بن جبیر نے کہا: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ایک شخص نے ان سے کہا: خلافت وحکومت کی اس نورا کُشتی کے فتنہ میں جنگ وقتال کی بابت آپ کیا رائے رکھتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ﴾ .... ''ان سے لڑو جب تک کہ فتنہ نہ مٹ جائے۔'' (سورۂ بقرہ:۱۹۳) آپ نے کہا: کیا تجھے معلوم ہے کہ فتنہ کسے کہتے ہیں؟ جناب محمد ﷺ مشرکوں سے جنگ کرتے تھے اور دین شرک اپنانا فتنہ تھا۔ آیت کریمہ میں مشرکوں سے قتال کا حکم ہے نہ کہ اس سے مراد تمہارا یہ بادشاہت اور سرداری کی خاطر لڑنا ہے۔

مروی ہے کہ چند بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد گھروں کے اندر محبوس ہو گئے اور اس طرح گھروں سے چپکے کہ پھر ان کے جنازے ہی قبرستان کی طرف لے جائے گئے۔

(٤١٣٠)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ......

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ۔))

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قتل وغارت (اور فتنوں کے ایام) کے دوران میں عبادت کرنا ایسے ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔''

فائدہ: ہجرت میں وطن چھوڑا جاتا ہے اور گوشہ نشینی میں اہل وطن کی برائیوں اور شرارتوں سے دامن بچانے کے لیے ان سے تعلق محدود کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ دونوں عمل مشابہ ہیں اور ان دونوں کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے۔ فتنہ وفساد کے ایام میں فتنوں میں شمولیت سے بہتر ہے کہ ان سے الگ تھلگ رہا جائے۔ اس کے لیے بہتر طریقہ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ وقت عبادت میں گزارا جائے۔ یاد رہے کہ رہبانیت ممنوع ہے لیکن فتنوں کے ایام میں گوشہ نشینی رہبانیت میں شامل نہیں۔ (ع،س)

(2)......بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

علامات قیامت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَقَدْ جَاءَ اَشْرَاطُهَا فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرٰهُمْ﴾ .... ''پھر جب کہ ان کے پاس قیامت آجائے انہیں نصیحت کرنا کہاں ہوگا؟'' (سورۂ محمد:۱۸) یعنی جب قیامت اچانک آجائے گی تو کافر کس طرح نصیحت حاصل کر سکیں گے؟ یعنی اس وقت اگر وہ توبہ کریں گے بھی تو وہ مقبول نہیں ہوگی۔ اس لیے اگر توبہ کرنی ہے تو یہی وقت ہے۔

(٤١٣٠) أخرجه مسلم: ٢٩٤٨

(٤١٣١)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُنِيبٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ......

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مِنْ شَرْطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ فِي خَمْسِينَ امْرَأَةٍ الْقَيِّمُ وَاحِدٌ۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں ایک حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ میرے بعد تمہیں وہ حدیث کوئی نہیں سنائے گا کہ جس نے اسے نبی ﷺ کی زبان اقدس سے خود سنا ہو۔ میں نے آپ ﷺ سے یہ ارشاد سنا: ''قیامت کی بعض علامتیں یہ ہیں کہ علم اُٹھا لیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، شراب کثرت سے پی جائے گی، بدکاری عام ہو جائے گی، مرد کم پڑ جائیں گے اور عورتیں کثیر ہو جائیں گی حتی کہ پچاس عورتوں کی خبر گیری کرنے والا صرف ایک مرد ہو گا۔''

شرح: اس حدیث مبارکہ میں ((مِنْ شَرْطِ السَّاعَةِ)) کے الفاظ ہیں جبکہ دیگر روایات میں ((مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ)) کے الفاظ بھی مروی ہیں۔ اشراط کا معنی علامات ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿فَقَدْ جَاءَ اَشْرَاطُهَا﴾ .... ''یقیناً اس کی علامتیں تو آ چکی ہیں۔'' (سورۂ محمد:۱۸)

(٤١٣٢)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنِي هِلالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ، قَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مجلس میں لوگوں کو حدیث بیان فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی شخص نے آ کر دریافت کیا: قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنی گفتگو جاری رکھی، کچھ لوگوں نے کہا:

(٤١٣١) أخرجه البخاري: ٥٢٣١، و مسلم: ٢٦٧١

(٤١٣٢) أخرجه البخاري: ٥٩

فَكَرِهَ مَا قَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ، قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟)) قَالَ: هَأَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((إِذَا ضُيِّعَتِ الأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)) قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: ((إِذَا وُسِّدَ الأَمْرُ عَلَى غَيْرِ أَهْلِهِ، فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔))

آپ ﷺ نے اس شخص کی بات کو سنا ہے لیکن اچھا نہیں جانا، اور کچھ نے کہا: آپ ﷺ نے اس کی بات کو سنا ہی نہیں، جب آپ ﷺ بات مکمل کر چکے تو آپ نے پوچھا: ''قیامت کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟'' اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔'' اس نے استفسار کیا: امانت کس طرح ضائع کی جائے گی؟ فرمایا: ''جب کام نااہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔''

(٤١٣٣)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ، وَحَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلازِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ، وَهُوَ الْقَتْلُ، وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضُ، حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ، فَيَقُولُ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لا أَرَبَ لِي بِهِ، وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک بپا نہ ہوگی جب تک دو عظیم جماعتیں جنگ نہ کریں گی۔ ان دونوں جماعتوں کے مابین بڑی خونریزی ہوگی حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور یہاں تک کہ بہت سے جھوٹے دجال بھیجے جائیں گے تقریباً تیس دجال، ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کہ علم اُٹھا لیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہوگی اور زمانہ قریب ہو جائے گا اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا اور ہرج سے مراد قتل ہے اور یہاں تک کہ تمہارے پاس مال کی کثرت ہو جائے گی بلکہ بہہ پڑے گا اور یہاں تک کہ صاحب مال کو اس بات کی فکر دامن گیر ہوگی کہ اس کا صدقہ قبول کون

(٤١٣٣) أخرجه البخاري: ٧١٢١، و مسلم: ١٥٧

بِقَبْرِ الرَّجُلِ ، فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ ، وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ أَجْمَعُونَ ، فَذَلِكَ حِينَ لا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا ، فَلا يَتَبَايَعَانِهِ ، وَلا يَطْوِيَانِهِ ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ ، فَلا يَطْعَمُهُ ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلا يَطْعَمُهَا.))

کرے یہاں تک کہ وہ پیش کرے گا لیکن جس کے سامنے پیش کرے گا وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اور یہاں تک کہ لوگ بلند و بالا بڑی بڑی عمارتوں پر آپس میں فخر کریں گے اور یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر سے گزرے گا اور کہے گا کہ کاش میں بھی اسی جگہ ہوتا اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے گا پس جب وہ اس طرح طلوع ہوگا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ اچھے کام نہ کئے ہوں اور قیامت اچانک اس طرح قائم ہو جائے گی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا اور اسے ابھی بیچ نہ پائے ہوں گے اور نہ لپیٹ پائے ہوں گے۔ اور قیامت اس طرح برپا ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ نکال کر واپس ہوا ہوگا کہ اسے پی بھی نہ پائے گا۔ اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ اس نے اپنا لقمہ منہ کی طرف اُٹھایا ہوگا اور ابھی اسے کھایا بھی نہ ہوگا۔''

تشریح ((دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ)) ''تیس دروغ گو دجال۔'' دجال دجل سے نکلا ہے جس کے معنی حق کو چھپانا اور ملمع سازی کرنا ہے۔ ہر جھوٹے شخص کو دجال کہا جاسکتا ہے۔ دَجَلَ فُلَانٌ الْحَقَّ بِبَاطِلِهٖ کا معنی ہے فلاں شخص نے حق اور باطل کو گڈ مڈ کیا۔ جس اونٹ کو خارش کی بنا پر گندھک کا لیپ کیا گیا ہو اس کو بَعِيْر مُدْجَلٌ کہا جاتا ہے۔ دجال صفت کا صیغہ ہے اور دجال کو دجال اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ بھی لوگوں کو گمراہ کرے گا، صحیح معاملہ ان پر ملتبس کرے گا اور ہر کسی کو دجل اور فریب دے گا۔ ایک قول کے مطابق اس کا یہ نام پوری زمین میں گھومنے پھرنے اور اس کے اکثر مقامات تک پہنچنے کی بنا پر ہے جیسے جب کوئی شخص کسی کام کو سرانجام دے لے تو کہا جاتا ہے: دَجَلَ الرَّجُلُ ''اس نے کام پورا کرلیا ہے۔''

((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ)) ''وقت جلدی جلدی گزرے گا۔'' اس سے مراد ہے کہ قیامت قریب آ گئی ہے۔ ایک قول ہے کہ افراد کی عمریں چھوٹی ہو جائیں گی اور ان سے برکت اُٹھالی جائے گی۔ ایک قول کے مطابق دن رات چھوٹے ہو جائیں گے جیسا کہ ایک حدیث میں مروی ہے۔ ''وقت جلدی جلدی گزرے گا حتی کہ سال ایک مہینہ کی مانند لگے گا اور مہینہ ایک ہفتے کی مانند لگے گا اور ہفتہ ایک دن کی طرح معلوم ہوگا اور ایک روز شعلہ کے جلنے اور بجھنے کی طرح ہو جائے گا۔''

جناب حماد بن سلمہ کہتے ہیں: میں نے محدث ابوسفیان سے ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ حَتّٰى يَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ)) کا مطلب پوچھا تو انہوں نے کہا: اس سے مراد ہے کہ لوگ زندگی کی لذت اور جینے کی بہار میں پوری طرح مستغرق ہو جائیں گے اور انہیں ایام ولیالی کے گزرنے کا احساس تک نہ رہے گا۔ امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس سے مراد امام مہدی کے خروج کا زمانہ ہے جس میں ہر سو امن وامان کا دور دورہ ہو جائے گا اور چہار جانب عالم میں عدل وانصاف کا پرچم لہرائے گا۔ اس وقت زندگی گزارنے کا خوب مزا آئے گا کیونکہ لوگوں نے ایک طویل، کربناک اور اذیت رساں کیفیت سے نجات پائی ہوگی لیکن وہ دن بھی بہار کے دنوں کی طرح جلدی ہی رخصت ہو جائیں گے، آرام وراحت عیش واکرام، راحت وتن آسانی اور خوشی ومسرت کے دن اگرچہ زیادہ بھی ہوں تو تھوڑے معلوم ہوتے ہیں جبکہ پریشانی ومصیبت کے دن تھوڑے بھی بہت زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ ایسی ہی صورتحال کو اہل عرب اس جملہ میں بیان کرتے ہیں کہ خوشی اور شادمانی کے دن بھٹ تتر کی چال کی طرح بڑی سرعت سے گزر گئے۔ کسی اردو شاعر نے اس مضمون کو یوں بیان کیا ہے:

مہینے وصل کے گزرتے ہیں مانند گھڑیوں کی
مگر گھڑیاں جدائی کی گزرتی ہیں مہینوں میں

((يَلِيْطُ حَوْضَهُ وَيَلُوْطُ)) ''وہ حوض کی منڈیر بنا رہا ہوگا اور اسے لیپ رہا ہوگا۔'' تاکہ پانی ادھر ادھر بہہ کر ضائع نہ ہو۔ یہ لفظ باب ضَرَبَ اور نَصَرَ دونوں سے آتا ہے۔

(٤١٣٤)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ......

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَخَافُ عَلَيْكُمُ الْهَرْجُ)) قَالُوا:

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے اوپر ہرج سے ڈرتا

(٤١٣٤) صحيح ......أخرجه ابن ماجه: ٣٩٥٩

وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الْقَتْلُ)) قَالُوا: أَكْثَرُ مِمَّا نَقْتُلُ الْيَوْمَ، إِنَّا لَنَقْتُلُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ((لَيْسَ قَتْلُ الْمُشْرِكِينَ، وَلَكِنْ قَتْلُ بَعْضِكُمْ بَعْضًا)) قَالُوا: وَفِينَا كِتَابُ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَفِيكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ)) قَالُوا: وَمَعَنَا عُقُولُنَا؟ قَالَ: ((إِنَّهُ يُنْزَعُ عُقُولُ عَامَّةِ أَهْلِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ، وَتَخْلُفُ لَهُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَى شَيْءٍ، وَلَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ۔))

ہوں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہرج کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''قتل وغارت۔'' کچھ لوگوں نے کہا: آج کل ہم جتنے قتل کرتے ہیں اس سے زیادہ قتل ہوں گے، اب بھی تو ہم اتنے اتنے مشرکوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مشرکوں کا قتل نہیں ہوگا بلکہ تم لوگ ایک دوسرے کو قتل کرو گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اورہم میں اللہ کی کتاب ہو گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اورتم میں اللہ کی کتاب ہو گی۔'' انہوں نے عرض کیا: اور ہماری عقلیں ہمارے ساتھ ہوں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس زمانے میں اکثر لوگوں کی عقلیں چھن جائیں گی اور بعد میں ایسے لوگ آئیں گے جو گرد وغبار کی طرح (بے حقیقت، بے قدر) ہوں گے، وہ سمجھتے ہوں گے کہ وہ کسی چیز پر ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ کسی چیز پر نہ ہوں گے۔''

(٤١٣٥)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ……

عَنْ كُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: قَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ لِلإِسْلَامِ مُنْتَهًى؟ قَالَ: ((نَعَمْ، أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ، أَوِ الْعَجَمِ أَرَادَ اللّٰهُ بِهِمْ خَيْرًا، أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الإِسْلَامَ)) قَالَ: ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((ثُمَّ تَقَعُ الْفِتَنُ كَأَنَّهَا الظُّلَلُ)) قَالَ: فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: كَلَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ

سیدنا کرز بن علقمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی شخص نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اسلام کی کوئی انتہا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، عرب وعجم کے جس گھر والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا خیر وبھلائی کا ارادہ ہوگا ان کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دے گا۔'' اس نے کہا: پھر کیا ہوگا اے اللہ کے رسول؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر فتنے یوں واقع ہوں گے گویا کہ وہ سائبان ہیں۔'' دیہاتی نے

(٤١٣٥) اسناده صحيح ……أخرجه الامام احمد فى المسند: ١٥٩١٨

النَّبِيُّ ﷺ: ((بَلَى، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، ثُمَّ لَتَعُودُنَّ فِيهَا أَسَاوِدَ صُبًّا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔))

کہا: سچ مچ، اے اللہ کے رسول!، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، پھر ان میں بے دین اور منحرف قسم کی جماعتیں پیدا ہو جائیں گی جو ایک دوسرے کی گردنیں اڑائیں گی۔

شرح: ((اَسَاوِدَ)) ''سے ایک قول کے مطابق سانپ مراد ہیں۔ ابوعبید نے کہا: اسود اس سانپ کو کہتے ہیں جو بہت بڑا ہو اور جس کا رنگ سیاہی مائل ہو۔ شمر نے کہا: ایسا سانپ تمام سانپوں میں سے حددرجہ خطرناک، زہریلا اور نقصان دہ ہوتا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد لوگوں کا ایک گروہ اور جتھہ ہے اور یہ لفظ جمع منتہی الجموع کا وزن ہے۔ اس معنی کے مطابق الفاظ حدیث کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

((صُبا)) ''یہ لفظ صاب کی جمع ہے جیسے غاز کی جمع غُزی آتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ فعّال کے وزن پر صَباء مبالغہ کا صیغہ ہو اور لفظ صبا کا معنی ایک دین کو چھوڑ کر دوسرے دین کو اختیار کر لینا ہے۔

ایک قول کے مطابق اس سے مراد کالا سانپ ہے۔ ایسا سانپ جب ڈستا ہے تو پہلے اُچھلتا ہے پھر ڈنگ مارتا ہے۔ ترجمہ کرتے ہوئے پہلے معنی کو اختیار کیا گیا ہے۔ ان ہر دو معانی کے درمیان میں یوں موافقت پیدا کی جا سکتی ہے کہ جس طرح زہریلا سانپ کاٹنے کے لیے اُبھر اُبھر کر آتا ہے اسی طرح وہ جماعتیں ایک دوسرے کے خلاف چڑھ دوڑیں گی اور قتل وغارت گری کا بازار گرم کر دیں گی حالانکہ دونوں جماعتیں مسلمان ہوں گی اور فرق صرف چند نظریات کا ہوگا یا مفادات کا ہوگا۔ اعاذنا الله من ذٰلك۔

(٤١٣٦)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيِّ ......

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)) ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى مَنْزِلِي۔ فَقَالُوا: ثُمَّ يَكُونُ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ يَكُونُ الْهَرْجُ۔))

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے اور سب کے سب قبیلہ قریش سے ہوں گے۔'' (اتنا سننے کے بعد) میں اپنے گھر چلا گیا، لوگوں نے عرض کیا: پھر کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر قتل وغارت ہوگی۔''

(٤١٣٦) هذا حديث صحيح، وانظر الحديث التالى

(٤١٣٧)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ......

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، يَعْنِي ابْنَ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا)) فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا، فَقَالَ أَبِي: إِنَّهُ قَالَ: ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔))

جناب عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے (انہوں نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا) انہوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''(میری امت میں) بارہ امیر ہوں گے۔'' پھر آپ نے کوئی ایسی بات فرمائی جو میں نے نہیں سنی، بعد میں میرے والد نے بتایا کہ آپ نے یہ فرمایا: ''سب کے سب قریش سے ہوں گے۔''

شرح جناب سماک بن حرب نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا: ''یہ دین برابر عزت سے رہے گا، بارہ خلیفوں کے زمانے تک، وہ سب کے سب خاندان قریش سے ہوں گے۔''

فائدہ: اس حدیث کی وضاحت میں مختلف قسم کی آرا پیش کی گئی ہیں۔ کیونکہ کئی صدیوں تک قریشیوں کی خلافت جاری رہی، کئی خلفا اور امرا گزرے۔ اب اس حدیث میں مذکورہ بارہ خلفا سے مراد کون لوگ ہیں؟ ہر ایک نے اس حدیث کے مختلف طرق سے ثابت ہونے والے متون اور تاریخ پر نگاہ رکھ کر اپنا اپنا نظریہ پیش کیا ہے، کچھ تفصیل یہ ہے:

(۱) اس حدیث کا مصداق یہ ہے کہ زمین کے مختلف خطوں میں یہ بارہ خلفا ایک وقت میں ہوں گے اور پانچویں صدی ہجری میں عملی طور پر ایسے ہوا۔ اندلس میں پانچ افراد، جن میں ہر کوئی خلیفہ ہونے کا دعویٰ کرتا تھا، اُدھر مصر کا خلیفہ، بغداد میں عباسیوں کا خلیفہ اور اس کے ساتھ مختلف علاقوں میں علویوں اور خوارج کے خلفا تھے۔

(۲) اس سے مراد بنوامیہ کے بارہ خلفا ہیں، بشرطیکہ ان میں صحابہ کو شمار نہ کیا جائے، اس اعتبار سے پہلا خلیفہ یزید بن معاویہ اور آخری مروان حمار تھا، یہ کل تیرہ بنتے ہیں۔ اگر مروان بن حکم کا شمار اس بنا پر نہ کیا جائے کہ ان کی صحبت میں اختلاف ہے یا وہ زبردستی قابض ہو گئے تھے تو یہ کل بارہ بنتے ہیں۔ بنوامیہ کے دورِ حکومت کے بعد فتنوں اور لڑائیوں کا دور شروع ہو گیا تھا۔

(۳) یہ بارہ خلفا امام مہدی کے بعد ہوں گے جو آخری زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے تشریف لائیں گے۔

(۴) اس سے مراد وہ درج ذیل بارہ خلفا ہیں جن پر لوگ متحد ہو گئے تھے:

(۱) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۲) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ (۳) سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (۴) سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ (۵) سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ (٦) یزید بن معاویہ (۷) عبد الملک بن مروان (۸) ولید بن عبد الملک

(٤١٣٧) أخرجه البخاري: ٧٢٢٣، و مسلم: ١٨٢١

(۹) سلیمان بن عبد الملک (۱۰) یزید بن عبد الملک (۱۱) ہشام بن عبد الملک (۱۲) ولید بن یزید بن عبد الملک، سلیمان بن عبد الملک اور یزید بن عبد الملک کے درمیان عمر بن عبد العزیز کا دور تھا۔

(۵) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عمر بن عبد العزیز تک کل چودہ خلفا گزرے، ان میں دو کی نہ ولایت درست تھی اور نہ مدّت لمبی تھی اور وہ معاویہ بن یزید اور مروان بن حکم ہیں۔ ان میں سے اکثر خلفا اپنے عہدِ خلافت میں ہر اعتبار سے تقریباً منظّم رہے، اگرچہ قابل جرح امور بھی منظر عام پر آئے لیکن وہ مثبت پہلوؤں کی بہ نسبت شاذ و نادر تھے۔ (فتح الباری: ۷۲۲۲ کے تحت) (م،م)

(3)......بَابُ مَا يَكُوْنُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَالِ وَالْفُتُوْحِ

مال کی بہتات اور فتوحات کی کثرت ہو جائے گی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا﴾ .... ''اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی۔'' (سورۂ زلزال: ۲) یعنی زمین کے اندر مدفون سب خزانے باہر نکل آئیں گے۔ ایک قول کے مطابق زمین میں جتنے انسان دفن ہیں وہ سب اس کا بوجھ ہیں، جنہیں زمین قیامت والے دن باہر نکال پھینکے گی۔

(٤١٣٨)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ، أَنَا النَّضْرُ، أَنَا إِسْرَائِيلُ، أَنَا سَعِيدٍ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ......

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ، فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ، فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ: ((يَا عَدِيُّ، هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ؟)) قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا، وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا، قَالَ: ((فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لا تَخَافُ أَحَدًا إِلا اللّٰهُ)) قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي: فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّءٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلادَ، ((لَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَفْتَحَنَّ كُنُوزَ كِسْرَى))

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ایک صاحب آئے اور آپ علیہ السلام سے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ پھر ایک اور صاحب آئے اور راستوں کی بدامنی کی شکایت کی۔ اس پر آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''عدی! تم نے حیرہ دیکھا ہے؟'' (جو کہ کوفہ کے پاس ایک بستی ہے) میں نے عرض کیا: میں نے دیکھا تو نہیں البتہ اس کا نام سنا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر تمہاری زندگی کچھ اور لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ہودج میں ایک عورت تنہا حیرہ سے سفر کرے گی اور (مکہ پہنچ کر) کعبہ کا طواف کرے گی اور اللہ کے سوا

(٤١٣٨) أخرجه البخاري: ٣٥٩٥ بالفاظ متقاربة

قُلْتُ: كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ؟ قَالَ: ((كِسْرَى بْنُ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ، أَوْ فِضَّةٍ، يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ، فَلا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ، وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهُ أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ يَلْقَاهُ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، فَلَيَقُولَنَّ: أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولا فَيُبْلِغُكَ، فَيَقُولُ: بَلَى، فَيَقُولُ: أَلَمْ أُعْطِكَ مَالا، وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ، فَيَقُولُ: بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ، فَلا يَرَى إِلا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ، فَلا يَرَى إِلا جَهَنَّمَ)) قَالَ عُدَيٌّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّ تَمْرَةٍ، فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)) قَالَ عَدِيٌّ: فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لا تَخَافُ إِلا اللّٰهَ، وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ، مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ۔

اسے کسی کا بھی خوف نہ ہوگا۔'' میں نے حیرت سے اپنے دل میں کہا: پھر قبیلہ طے کے ان ڈاکوؤں کا کیا ہوگا جنہوں نے شہروں کو تباہ کر دیا اور فساد کی آگ سلگا رکھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم کچھ اور دنوں تک زندہ رہے تو کسریٰ کے خزانے (تم پر) کھولے جائیں گے۔'' میں (حیرت سے) بول پڑا: کسریٰ بن ہرمز (ایران کا بادشاہ؟) آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''ہاں، کسریٰ بن ہرمز، اور اگر تم کچھ دنوں تک اور زندہ رہے تو یہ بھی دیکھو گے کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں سونا چاندی بھر کر نکلے گا اور اسے کسی ایسے آدمی کی تلاش ہوگی (جو اس کی زکوٰۃ) قبول کر لے لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کر لے۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا جو دن مقرر ہے اس وقت تم میں سے ہر کوئی اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہیں ہوگا (بلکہ اللہ تعالیٰ اسے بلاواسطہ کلام کرے گا) اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: کیا میں نے تمہارے پاس رسول نہیں بھیجے تھے جنہوں نے تم تک میرا پیغام پہنچا دیا ہو؟ وہ عرض کرے گا: بے شک تو نے بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا: کیا میں نے مال اور اولاد تمہیں نہیں دی تھی؟ کیا میں نے ان کے ذریعے سے تمہیں فضیلت نہیں دی تھی؟ وہ جواب دے گا: یقیناً تو نے دیا تھا۔ پھر وہ اپنی داہنی طرف دیکھے گا تو ادھر بھی جہنم کے علاوہ اور کچھ دکھائی نہیں دے گا۔'' سیدنا عدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''آگ سے ڈرو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو، اگر کسی کو کھجور کا ایک ٹکڑا بھی میسر نہ آسکے تو (کسی سے) ایک عمدہ

کلمہ ہی کہہ دے۔'' سیدنا عدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ہودج میں بیٹھی ہوئی اکیلی عورت کوتو خود دیکھ لیا کہ حیرہ سے سفر کے لیے نکلی اور مکہ پہنچ کر اس نے کعبہ کا طواف کیا اور اسے اللہ کے سوا اور کسی کا خوف نہیں تھا۔ اور مجاہدین کی اس جماعت میں تو میں خود شریک تھا جس نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کیے اور اگر تم لوگ کچھ دن اور زندہ رہے تو وہ بھی دیکھ لو گے جو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں (زکاۃ کا سونا چاندی) بھر کر نکلے گا لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا۔

شرح: جناب اعمش نے خثیمہ رحمہ اللہ نے سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ ، وَلا حِجَابَ يَحْجُبُهُ.)) ......''تم میں سے ہر ہر فرد سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح گفتگو کرے گا کہ اللہ کے اور بندے کے درمیان میں کوئی ترجمان نہیں ہوگا اور نہ کوئی پردہ ہوگا جو رکاوٹ کا سبب بنے۔''

(صحیح بخاری: ٦٥٣٩، صحیح مسلم: ١٠١٦)

((الدعار)) ''اس کا واحد داعر ہے اور یہ لفظ خبیث ترین شخص کے لیے بولا جاتا ہے۔ یہاں مراد ڈاکو اور لٹیرے ہیں۔

((سعروا البلاد)) ''جنہوں نے علاقہ بھر میں فتنہ وفساد اور بدامنی کی آگ جلا رکھی ہے۔'' راویٔ حدیث سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ابن عبداللہ ہیں جو عرب کے مشہور قبیلے طے کے فرزند تھے۔ ان کی کنیت ابوطریف تھی۔ انہوں نے ایک سوبیس سال عمر پائی۔ مختار بن ابوعبید ثقفی کے دور اقتدار میں بمقام کوفہ وفات پائی، آپ رضی اللہ عنہ یہ وصیت کر گئے تھے کہ میرا جنازہ مختار نہ پڑھائے۔

(٤١٣٩)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(٤١٣٩) أخرجه البخاری: ٧١١٩، و مسلم: ٢٨٩٤

((يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَ، فَلا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا.))

فرمایا: ''بہت جلد دریائے فرات سے سونے کا ایک خزانہ نکلے گا پس جو کوئی وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔''

(٤١٤٠)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَحْسِرُ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَيَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ مِائَةٍ تِسْعُونَ، أَوْ قَالَ: تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، كُلٌّ يَرَى أَنَّهُ يَنْجُو.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا۔ لوگ اس پر لڑیں گے، ہر سو افراد میں سے نوے قتل ہو جائیں گے'' یا آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''ننانوے قتل ہو جائیں گے، ہر ایک کا یہی خیال ہوگا کہ وہ بچ جائے گا۔'' (لیکن وہ بچے گا نہیں)

(٤١٤١)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَقِيءُ الأَرْضُ أَفْلاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ، فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ، فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَتَلْتُ، وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ، فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي، وَيَجِيءُ السَّارِقُ، فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَطَعْتُ يَدِي، ثُمَّ يَدْعُونَهُ، فَلا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کو قے کر دے گی جیسے بڑے ستون ہوتے ہیں سونے اور چاندی سے، اور قاتل آئے گا اور کہے گا: اسی کے لیے میں نے خون ریزی کی تھی اور رشتوں ناتوں کو توڑنے والا آئے گا اور کہے گا کہ اسی کے لیے میں قطع رحمی کی ہے اور چور آئے گا اور کہے گا کہ اسی کے واسطے میرا ہاتھ کاٹا گیا، پھر سب کے سب اسے چھوڑ دیں گے اور کوئی اس میں سے کچھ نہ لے گا۔''

تشریح: ((أَفْلاذَ كَبِدِهَا)) ''جگر کے ٹکڑے۔'' مطلب یہ ہے کہ زمین اپنے اندر موجود مدفون خزانے

(٤١٤٠) أخرجه مسلم: ٢٨٩٤

(٤١٤١) أخرجه مسلم: ١٠١٣

نکال دے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا﴾ .... ''اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی۔'' (سورۂ زلزال:۲)

فَـلْذَۃ صرف اونٹ کے جگر کے ٹکڑے کو کہا جاتا ہے۔ اس کی جمع فِلَذٌ یا اَفْلاذ آتی ہے۔ گوشت کا یہ ٹکڑا یعنی جگر پورے اونٹ کے گوشت میں سے عمدہ اور مزیدار ہوتا ہے۔ اس لیے اس سے تشبیہ دی گئی ہے۔ کہا گیا ہے کہ قرب قیامت زمین اپنے اندر موجود سونے اور چاندی کے ذخائر نکال باہر کرے گی۔

(4)......بَابُ قِتَالِ التُّرْكِ وَقِتَالِ الْيَهُوْدِ

ترکوں اور یہودیوں سے قتال

(٤١٤٢)۔أَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الْـوَاحِـدِ الْـمَـلِـيـحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُـوسُفَ ، حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لا تَـقُـومُ السَّـاعَةُ حَتَّـى تُـقَـاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّـعْـرُ ، وَحَتَّـى تُـقَـاتِـلُـوا التُّرْكَ صِغَـارَ الأَعْيُـنِ ، حُمْرَ الْوُجُوهِ ، ذُلْفَ الأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُـوهَـهُـمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ ، وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْـرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الأَمْرِ حَتَّى يَـقَـعَ فِيـهِ ، وَالـنَّـاسُ مَـعَادِنُ ، خِيَارُهُمْ فِي الْـجَـاهِـلِـيَّةِ خِيَـارُهُمْ فِي الإِسْلامِ ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَـلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہیں آئے گی حتی کہ تم ایک قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور یہ کہ تم ترکوں سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، ناکیں چپٹی ہیں، ان کے چہرے ایسے ہیں جیسے تہہ دار ڈھالیں، اور تم سب سے اچھا اس شخص کو پاؤ گے جو اس معاملے کو سب سے برا جانتا ہوگا حتی کہ وہ بھی اس میں ملوث ہو جائے گا اور لوگ کان کی مانند ہیں جو لوگ جاہلیت کے زمانے میں بہتر اور اچھی صفات کے مالک تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر اور اچھی صفات والے ہیں اور ضرور بالضرور تم میں سے کسی ایک پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسے میری زیارت زیادہ محبوب ہوگی اس سے کہ اسے اپنا گھر اور مال دوگناہ ہو کر ملے۔''

(٤١٤٢) أخرجه البخاری: ٣٥٨٧، وروى مسلم الشطر الاول منه: ٢٩١٢

(٤١٤٣)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ حُمْرَ الْوُجُوهِ، صِغَارَ الْعُيُونِ، ذُلْفَ الأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم ترکوں سے جنگ کرو گے جن کے چہرے سرخ، آنکھیں چھوٹی اور ناکیں چپٹی ہیں، ان کے چہرے ایسے ہیں جیسے تہہ دار ڈھالیں۔''

شرح اور اسی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم یہودیوں سے جنگ کرو گے اور یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کی اوٹ میں چھپتا پھرے گا، وہ پتھر کہے گا: اے اللہ کے بندے! اے مسلمان! آ، یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے، تو اسے قتل کر دے۔''

(صحیح بخاری: ٢٩٢٦، صحیح مسلم: ٢٩٢٢)

اسی سند سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت بپا نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو، جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو سارے لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن اس روز ایمان لانا کسی کے لیے نفع بخش نہ ہوگا، جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا جس نے ایمان کے ساتھ اچھا عمل نہیں کیا۔''

(صحیح بخاری: ٤٦٣٥، صحیح مسلم: ١٥٧)

((كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)) ''ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہہ دار ڈھالیں ہوتی ہیں۔''

((الْمَجَانّ)) یہ مِجَنٌّ کی جمع ہے جس کا معنی ڈھال ہے۔

((الْمُطْرَقَة)) دوہری ڈھال، یعنی جس ڈھال کے اوپر چمڑے کا غلاف چڑھا دیا گیا ہو۔ ان کے چہروں کو ڈھال سے تشبیہ دینے کی وجہ ان کے نقوش اور خدوخال کا چپٹا ہونا اور چہروں کا گول ہونا ہے۔ اسی طرح ''تہہ دار'' کہنے سے مراد ان کا موٹا اور زیادہ گوشت والے ہونا ہے۔

((الذُّلْف)) ''چپٹی ناک۔'' جو ناک چھوٹی اور پچکی ہوئی ہو، ستواں نہ ہو۔

(١/٤٢٤٤)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَسَّانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَنِيعِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمِشٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ،

(٤١٤٣) انظر الحديث السابق

(١/٤٢٤٤) أخرجه البخاري: ١٤١٢، و مسلم: ١٥٧

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ......

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيهِمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ، فَيَقُولُ: حَتَّى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَتَقَبَّلُ مِنْهُ صَدَقَتَهُ، قَالَ: وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَقْتَرِبُ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ)) قَالُوا: الْهَرْجُ أَيُّمَ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الْقَتْلُ الْقَتْلُ))

جناب ہمام بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ چند احادیث وہ ہیں، جنہیں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد ﷺ سے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہیں آئے گی حتی کہ لوگوں میں مال کی کثرت ہو جائے گی بلکہ مال بہہ پڑے گا اور یہاں تک کہ صاحب مال کو اس بات کا فکر دامن گیر ہو گا کہ اس کا صدقہ قبول کون قبول کرے گا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور علم اُٹھ جائے گا اور وقت جلدی جلدی گزرے گا، فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج بڑھ جائے گا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قتل، قتل۔''

(٤٢٤٤/ ٢)۔ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ۔))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو بڑی جماعتیں جنگ نہ کریں گی، ان دونوں جماعتوں کے درمیان میں بڑی خونریزی ہوگی حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔''

(٤٢٤٤/ ٣)۔ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْبَعِثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ۔))

راوی نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ بہت جھوٹے دجّال بھیجے جائیں گے۔ تقریباً تیس دجال، ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔''

(٤٢٤٤/ ٤)۔ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا

راوی نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک ''خوز'' اور ''کرمان''

(٤٢٤٤/ ٢) أخرجه البخاري: ٧١٢١، و مسلم: ١٥٧

(٤٢٤٤/ ٣) أخرجه البخاري: ٧١٢١، و مسلم: ١٥٧

(٤٢٤٤/ ٤) أخرجه البخاري: ٣٥٩٠، و مسلم: ٢٩١٢

وَكِـرْمَـانَ مِـنَ الأَعَـاجِـمِ، حُـمْرَ الْوُجُوهِ، فُـطْـسَ الآنُفِ، صِـغَـارَ الأَعْيُـنِ، كَـأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔))

کے عجمی باشندوں سے لڑائی نہ کرو گے، ان کے چہرے سرخ ہوں گے، ناک چپٹے ہوں گے، آنکھیں چھوٹی ہوں گی، ان کے چہرے ایسی ڈھالوں کی طرح ہوں گے جو ایک دوسرے کے اوپر رکھی گئی ہیں (اور) ان کے جوتے بالوں والے (چمڑے) کے ہوں گے۔''

(٤٢٤٤/ ٥)۔ قَـالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تَـقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ۔))

راوی نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم ان لوگوں سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہیں۔''

(٤٢٤٤/ ٦)۔ قَـالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تَـقُـومُ السَّـاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَـغْـرِبِهَـا فَـإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ، آمَنُوا أَجْـمَعُونَ، وَذَلِكَ حِينَ لا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَـمْ تَـكُـنْ آمَـنَـتْ مِـنْ قَبْـلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا۔))

راوی نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو، جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سارے لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن اس روز ایمان لانا کسی کے لیے نفع بخش نہ ہوگا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا جس نے ایمان کے ساتھ اچھا عمل نہیں کیا تھا۔''

(٤١٤٥)۔ أَخْبَـرَنَـا أَحْـمَـدُ بْـنُ عَبْـدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَخْبَـرَنَـا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُنِيبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تَـقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلاثُونَ كَذَّابًا دَجَّـالا، كُـلُّـهُـمْ يَـكْـذِبُ عَـلَى اللّٰهِ وَعَلَى رَسُولِهِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تیس کذاب اور دجال آدمی پیدا ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھے گا۔''

(٤٢٤٤/ ٥) أخرجه البخاري: ٣٥٩٠، و مسلم: ٢٩١٢

(٤٢٤٤/ ٦) أخرجه البخاري: ٤٦٣٥، و مسلم: ١٥٧

(٤١٤٥) أخرجه البخاري: ٣٦٠٩، و مسلم: ١٥٧

(٤١٤٦)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ، فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہودی تم سے لڑائی کریں گے، تمھیں ان پر غلبہ حاصل ہوگا حتی کہ پتھر کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے (چھپا ہوا) ہے تو اسے قتل کر دے۔''

(5)......بَابُ قِتَالِ الرُّوْمِ

رومیوں سے جنگ

(٤١٤٧)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، ......

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: إِنَّا لَجُلُوسٌ عِنْدَهُ بِالْكُوفَةِ إِذْ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ، فَجَعَلَ النَّاسُ، يَقُولُونَ: قَامَتِ السَّاعَةُ حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ لَهُ هِجِّيرَاءُ، يَقُولُ: قَامَتِ السَّاعَةُ يَابْنَ مَسْعُودٍ، قَامَتِ السَّاعَةُ يَابْنَ مَسْعُودٍ، فَاسْتَوَى جَالِسًا وَغَضِبَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: وَاللَّهِ! لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقْتَسَمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ، وَقَالَ: إِنَّهَا سَتَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ هَؤُلَاءِ مُدَّةٌ، قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لِلرَّجُلِ: الرُّومَ يَعْنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، وَيَسْتَمِدُّ الْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَيَقْتَتِلُونَ

جناب حمید بن ہلال عدوی رحمہ اللہ ایک شخص سے بیان کرتے ہیں، جس کا انہوں نے نام ذکر کیا، وہ آدمی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتا ہے کہ ہم کوفہ میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سرخ آندھی چلنے لگی۔ لوگ کہنے لگے: قیامت قائم ہوگئی حتیٰ کہ ایک شخص آیا جسے بسیارگوئی کا مرض لاحق تھا، کہنے لگا: ابن مسعود! قیامت قائم ہوگئی ہے۔ ابن مسعود! قیامت آگئی ہے۔ حضرت ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور غضبناک ہو گئے اور کہا: اللہ کی قسم! قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ وراثت کا مال (مقتولین کی کثرت کی وجہ سے) تقسیم نہیں ہوگا اور کوئی شخص غنیمت کے مال پر خوش نہیں ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا: یقیناً

(٤١٤٦) أخرجه البخاري: ٢٩٢٥، و مسلم: ٢٩٢١

(٤١٤٧) أخرجه مسلم: ٢٨٩٩

فَتَشَــرَّطَ شُــرْطَةً لِـلْـمَوْتِ أَلا يَـرْجِعُوا إِلا غَالِبِينَ، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هَؤُلاءِ وَيَفِيءُ هَؤُلاءِ، وَكُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ الْيَوْمُ الثَّانِي كَذَلِكَ، ثُمَّ الثَّالِثُ كَذَلِكَ، ثُمَّ الْيَوْمُ الرَّابِعُ يَنْهَدُ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ، فَيَقْتَتِلُونَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتَّى إِنَّ بَنِي الأَبِ كَانُوا يَتَعَادُّونَ عَلَى مِائَةٍ لا يَبْقَى إِلا الرَّجُلُ، قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: أَفَيُقْتَسَمُ هَاهُنَا مِيرَاثٌ؟ قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَصِلُ هَذَا الْحَدِيثَ، قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ حَتَّى يَدْخُلُوا قُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَيَجِدُونَ فِيهَا مِنَ الصَّفْرَاءِ وَالْبَيْضَاءِ مَا إِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْجُلُ حَجْلا، فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَائَهُمُ الصَّرِيخُ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَ فِي ذَرَارِيكُمْ، فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: أَفَيُفْرَحُ هَاهُنَا بِغَنِيمَةٍ، فَيَبُثُّونَ فَيَقُولا مِنْهُمْ طَلِيعَةً عَشْرَةَ فَوَارِسَ أَوِ اثْنَيْ عَشَرَ، قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلامُ: ((إِنِّي لأَعْرِفُ أَسْمَائَهُمْ وَقَبَائِلَهُمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ، هُمْ يَوْمَئِذٍ خَيْرُ فَوَارِسَ فِي الأَرْضِ، فَيُقَاتِلُهُمُ الدَّجَّالُ، فَيُسْتَشْهَدُونَ))

تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جن کے ساتھ معاہدے کی بات چل رہی ہے جنگ ہوگی۔ جناب حُمید نے کہا: میں نے اس شخص سے دریافت کیا: کیا ان کی مراد اہل روم تھی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اور مسلمان ایک دوسرے سے مدد طلب کریں گے پس وہ لڑائی کریں گے اور مسلمانوں کا ایک لشکر شہادت کا عہد کر کے آگے بڑھے گا کہ وہ فتح حاصل کیے بغیر واپس نہ آئیں گے اور دونوں لشکروں کے درمیان شدید جنگ ہوگی حتی کہ رات چھا جائے گی اور دونوں لشکر فتح وشکست کے بغیر جنگ بند کر دیں گے، مسلمانوں کے لشکر کا جنگ میں شریک ہونے والا حصہ سارے کا سارا قتل ہو جائے گا۔ دوسرے دن بھی اسی طرح گھمسان کا رن پڑے گا، پھر تیسرے دن بھی شدید لڑائی ہوگی، چوتھے روز مسلمانوں کی باقی ساری فوج جنگ میں حصہ لے گی، اس روز ایسی شدید لڑائی ہوگی کہ ایسی لڑائی ماضی میں کسی نے نہ دیکھی ہوگی، حتی کہ ایک باپ کے سو بیٹے ہوں گے ان میں سے صرف ایک زندہ بچے گا (یعنی اس جنگ میں ننانوے فیصد لوگ مر جائیں گے) سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا بھلا اب یہاں میراث تقسیم کی جائے گی؟ جناب معمر نے کہا: قتادہ رحمہ اللہ اس حدیث کو متصل بیان کرتے تھے، انہوں نے بیان کیا: (مسلمان) فتوحات کرتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ قسطنطنیہ شہر میں داخل ہو جائیں گے اور وہاں اتنا سونا اور چاندی پائیں گے کہ ایک شخص خوشی ومسرت سے اٹھکیلیاں کرنے لگے گا، بہرحال مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ لوگ ان کے پاس چیختے چلاتے ہوئے آئیں گے کہ

دجال ان کی موجودگی میں ان کے بال بچوں میں پہنچ گیا ہے، وہ اس مال واسباب کو چھوڑ دیں گے جو ان کے ہاتھوں میں ہوگا۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اب یہاں کس غنیمت پر خوش ہوا جائے؟ (جلدی جلدی مسلمان) دس یا بارہ شہسواروں کو ہراول دستہ کے طور پر روانہ کریں گے۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ان سواروں کے نام، ان کے قبیلوں کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ کو بھی پہچانتا ہوں، وہ اس وقت روئے زمین پر بہترین شہسوار ہوں گے، پس دجال ان سے لڑائی کرے گا اور وہ سب کے سب جام شہادت نوش کر لیں گے۔''

شرح ((تَشَـرَّطَ شُـرْطَةً لِـلْمَوْتِ)) ''مسلمان ایک لشکر کو موت (یعنی جنگ) کے لیے تیار کریں گے۔'' شُرْطَة اس ہراول دستہ کو کہتے ہیں جو دشمن سے جنگ کا آغاز کرتا ہے۔

((يَنْهَدُ اِلَيْهِمْ)) دشمن کے سامنے سینہ سپر ہو جائیں گے اور پوری طرح ڈٹ جائیں گے گویا کہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

(6)......بَابُ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
قیامت سے قبل واقع ہونے والی علامات

(٤١٤٨)۔أَخْبَـرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْـنُ يُـوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ......

قَـالَ: سَـمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةِ أَدَمٍ، فَـقَالَ: ((اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، ثُـمَّ فَتْـحُ بَيْـتِ الْـمَـقْدِسِ، ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جنگ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے چھ علامات کا

(٤١٤٨) أخرجه البخاري: ٣١٧٦

فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ ، فَيَظَلُّ سَاخِطًا ، ثُمَّ فِتْنَةٌ لا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلا دَخَلَتْهُ ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الأَصْفَرِ ، فَيَغْدِرُونَ ، فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً ، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا۔))

شمار کر، میرا وفات پانا، بیت المقدس کی فتح، بے شمار اموات کا ہونا جیسے بکریاں اچانک مرجاتی ہیں، مال کا زیادہ ہونا یہاں تک کہ ایک شخص کو سو دینار دیا جائے گا لیکن وہ ناراض ہو جائے گا، ایک فتنہ رونما ہوگا وہ عرب کے سبھی گھروں میں داخل ہو جائے گا (چھٹی علامت یہ ہے کہ) پھر تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہو جائے گی لیکن وہ عہد شکنی کریں گے، وہ تمہارے پاس ۸۰ جھنڈوں کے ساتھ مقابلہ کرنے آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوجی ہوں گے۔"

شرح: ((مُـوتَـانٌ)) میم کے ضمہ کے ساتھ، اس سے مراد موت ہے اور اگر میم کے فتحہ کے ساتھ پڑھا جائے تو اس سے مراد بنجر اور بے آباد زمین ہے۔

((كَقُعَاصِ الْغَنَمِ)) "بکریوں کو لاحق ہونے والی ایک موذی مرض جو انہیں موت کے گھاٹ اتار کر ہی چھوڑتی ہے۔ اَخَذَ الْقُعَاص کا مطلب ہے فوراً بدلہ چکانا۔

((اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ)) "مال و دولت کی کثرت اور بہتات۔" اس لفظ کا لغوی معنی ہے بکھر جانا اور پھیل جانا۔ اِسْتَفَاضَ الْحَدِيْثُ معنی ہے حدیث پھیل گئی اور منتشر ہوگئی۔

((اَلْهُدْنَة)) "قتل و غارت کے بعد صلح کرنا۔" لفظ ھدنۃ کے لغوی معنی سکون و اطمینان کے ہیں۔ اسی معنی میں یہ لفظ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے استعمال کیا، کہتے ہیں: (مُلْغَاةُ اَوَّلِ اللَّيْلِ مَهْدَنَةٌ لِآخِرِه) "شروع رات میں لغو اور بیکار امور میں مصروف ہونا آخر شب میں غفلت اور بے پروائی کا سبب بنتا ہے۔ یعنی ایسا شخص تہجد اور قیام اللیل کے لیے بیدار نہیں ہوسکتا۔ شب زندہ داری کے لیے ضروری ہے کہ بعد از نماز عشاء فوراً سو یا جائے۔

((بَنُوْ الْاَصْفَرِ)) سے مراد روم کے باشندے ہیں۔

((الْغَايَة)) "پرچم۔" یہ لفظ ((الغابة)) باء کے ساتھ بھی مروی ہے جس کے معنی درختوں کے جھنڈ ہیں۔ اس صورت میں لشکر کے اندر نیزوں اور بھالوں کی کثرت کو درختوں کے جھنڈ سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(٤١٤٩)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّيْسَفُونِيُّ ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا الْعَلاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ......

(٤١٤٩) أخرجه مسلم: ٢٩٤٦

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوا بِالأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَخَاصَّةَ أَحَدِكُمْ، وَأَمْرَ الْعَامَّةِ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھ چیزوں سے پہلے پہلے عمل کرلو، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دھواں، دجال، دابۃ الارض، آدمی کا ذاتی مسئلہ (موت) اور عام لوگوں کا معاملہ۔''

(٤١٥٠)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ الْجُرْجَانِيُّ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَارِسِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْجُلُودِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ......

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ: ((مَا تَذْكُرُونَ؟)) قَالُوا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ: ((إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ۔))

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم لوگ باتیں کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے ہم پر جھانکا اور فرمایا: ''تم لوگ کس چیز کے متعلق باتیں کر رہے ہو؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: ہم لوگ قیامت کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت ہرگز نہیں آئے گی جب تک کہ دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کا نزول، یاجوج ماجوج، زمین میں دھنس جانے کے تین واقعات، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۂ عرب میں اور آخری علامت یہ ہوگی کہ یمن سے ایک آگ کا ظہور ہوگا جو لوگوں کو ہانک کر حشر کے میدان میں لے آئے گی۔''

(٤١٥١)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ......

(٤١٥٠) أخرجه مسلم: ٢٩٠١

(٤١٥١) أخرجه البخاري: ٧١١٨، و مسلم: ٢٩٠٤

أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الإِبِلِ بِبُصْرَى۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ حجاز کی زمین سے آگ نکلے گی جس سے بُصریٰ شہر کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہوں گی۔''

(٤١٥٢)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولا يُحَدِّثُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ......

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ، وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ)) ثُمَّ ضَرَبَ عَلَى فَخِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ يَعْنِي: مُعَاذًا أَوْ عَلَى مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنْتَ هَاهُنَا، أَوْ كَمَا أَنْتَ قَاعِدٌ۔))

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیت المقدس کی آبادی، مدینہ منورہ کی خرابی اور ویرانی کا باعث بنے گی اور مدینہ منورہ کی خرابی سے جنگوں کی ابتداء ہوگی اور جنگوں کے ظہور کے بعد قسطنطنیہ (استنبول) فتح ہوگا اور اس فتح کے بعد دجال ظاہر ہوگا۔'' یہ ارشاد فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی ران یا کندھے پر مارا اور فرمایا: ''یہ بات اسی طرح یقینی ہے جس طرح تیرا وجود یہاں یقینی ہے یا جیسے تیرا یہاں بیٹھنا یقینی ہے۔''

شرح: سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى، وَفَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ۔)) ...... ''بڑی جنگ، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا ظہور سات ماہ کے اندر ہوگا۔''

(٤١٥٣)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنِيفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي بِلالٍ......

(٤١٥٢) حسن ......أخرجه ابوداود: ٤٢٩٤

(٤١٥٣) ضعيف ......أخرجه ابوداود: ٤٢٩٦، وابن ماجه: ٤٠٩٣

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْـنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ، وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ۔))

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنگ میں اور شہر (قسطنطینیہ) کی فتح کے درمیان چھ سال کا وقفہ ہے اور ساتویں سال دجال ظاہر ہو جائے گا۔''

(7)...... بَابٌ

باب

(٤١٥٤)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک قحطان قبیلہ کا ایک شخص لوگوں کو اپنی چھڑی سے نہ ہانک لے۔''

شرح: اسی سند سے مروی ہے کہ نبی معظم ﷺ نے بیان فرمایا: ((يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا، وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ۔))......''قیامت والے دن لوگ پسینے میں شرابور ہو جائیں گے اور حالت یہ ہو جائے گی کہ تم میں سے ہر کسی کا پسینہ زمین پر ستر ہاتھ تک پھیل جائے گا اور منہ تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا۔'' (صحيح بخاری: ٦٥٣٢، صحيح مسلم: ٢٨٦٣)

(8)......بَابُ الدَّجَّالِ لَعَنَهُ اللّٰهُ

دجّال ملعون کا بیان

(٤١٥٥)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ پہلے

(٤١٥٤) أخرجه البخاري: ٧١١٧، و مسلم: ٢٩١٠

(٤١٥٥) أخرجه البخاري: ٣٣٣٧

ذَكَـرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: ((إِنِّي لأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِـنْ نَبِيٍّ إِلا أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَـكِـنِّـي سَـأَقُـولُ لَـكُـمْ قَوْلا لَمْ يَقُلْـهُ نَبِيٌّ لِـقَـوْمِـهِ، تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔))

اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق ثنا بیان کی، پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''میں تمہیں دجال کے فتنے سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو، نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے بھی اپنی قوم کو نہیں بتائی تھی، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ دجال کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔''

(٤١٥٦)۔أَخْبَـرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْـنُ يُـوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ......

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ، قَالَ: ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَـقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لا يَخْفَى عَلَيْكُمْ، إِنَّ الـلّٰـهَ لَيْـسَ بِـأَعْوَرَ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَيْنِهِ، وَإِنَّ الْـمَسِيـحَ الـدَّجَّـالَ أَعْوَرُ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دجال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''یقیناً تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اللہ کانا نہیں ہے۔'' اور آپ نے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کیا ''اور دجال مسیح کی دائیں آنکھ کانی ہوگی، جیسے اس کی آنکھ پر انگور کا ایک اُٹھا ہوا دانہ ہو۔''

شرح ((اَلطَّـافِيَةُ مِنَ الْعِنَبِ)) ''ایسا دانہ جو دوسرے دانوں سے ممتاز اور الگ ہو۔ وہ مچھلی جو مر کر پانی کی سطح پر تیر آئے اسے اَلطَّافِيْ مِنَ السَّمَكِ کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی آنکھ تو اپنی جگہ برقرار ہوگی مگر ڈیلا پھولا ہوا ہوگا۔

(٤١٥٧)۔أَخْبَـرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الصَّيْرَفِيُّ، أَنَا أَبُـو الْـعَبَّـاسِ الأَصَـمُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ مَلاسٍ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ......

(٤١٥٦) أخرجه البخاري: ٧٤٠٧، و مسلم: ١٦٩

(٤١٥٧) أخرجه البخاري: ٧١٣١، و مسلم: ٢٩٣٣

عَـنْ أَنَـسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ الـدَّجَّالَ أَعْـوَرُ، عَيْـنُـهُ الشِّمَالُ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ: كَافِرٌ: كِ ف رِ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ دجال کانا ہے، اس کی بائیں آنکھ پر سخت ناخنہ (ایک بیماری ہے) ہوگا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں کافر (یعنی ک، ف، ر) لکھا ہوا ہے۔''

شرح: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ دجال کی بائیں آنکھ کانی ہے۔ امام اصمعی کہتے ہیں کہ ظفرة اس گوشت کو کہتے ہیں جو آنکھ کے کونے کے پاس نکل آتا ہے۔ (صحيح مسلم: ٢٩٣٤) امام ربعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: ((إن الـدَّجَّـالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَـلِيـظَةٌ، مَـكْتُـوبٌ بَيْـنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ.)) ...... ''بلاشبہ دجال کی (ایک) آنکھ برابر سطح والی ہوگی، اس پر موٹا سا آبلہ ہوگا، اس کی دونوں آنکھوں کے مابین ''کافر'' کا لفظ لکھا ہوگا، ہر مومن شخص اسے پڑھے گا خواہ وہ لکھنا جانتا ہوگا یا نہیں۔'' (صحيح مسلم: ٢٩٣٤)

(٤١٥٨)۔أَخْبَـرَنَـا عَبْـدُ الْـوَاحِـدِ الْـمَـلِيـحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُـوسُفَ، حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ......

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ، قَالَ: نا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَـوِيلا عَنِ الدَّجَّالِ، فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ، أَنَّـهُ قَالَ: ((يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَـدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ، فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِـي تَلِي الْمَدِينَةَ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ، وَهُوَ خَيْـرُ الـنَّـاسِ أَوْ مِـنْ خِيَـارِ النَّاسِ، فَيَقُولُ: أَشْهَـدُ أَنَّكَ الـدَّجَّـالُ الَّـذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثه، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَـلْـتُ هَـذَا، ثُـمَّ أَحْيَيْتُـهُ، هَلْ تَشُكُّونَ فِي الأَمْـرِ؟ فَيَـقُـولُـونَ: لا، فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ: وَاللّٰهِ! مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایک روز دجال کے متعلق طویل حدیث سنائی، آپ ﷺ نے ہمیں جو باتیں بیان کیں ان میں سے یہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دجال نکلے گا اور مدینہ منورہ کی گلیوں میں اس کا داخلہ ممنوع ہوگا، وہ مدینہ منورہ کے قریب شور زدہ جگہ پر اترے گا، اس کے پاس ایک شخص جائے گا جو بہت نیک ہوگا یا کہا کہ نیک لوگوں میں سے ہوگا، وہ اس کو مخاطب کر کے کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہ دجال ہے جس کے بارے میں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے۔ دجال کہے گا: مجھے بتاؤ اگر میں اس شخص کو قتل کر کے زندہ کرلوں تو کیا تم میری خدائی کے بارے میں

(٤١٥٨) أخرجه البخاري: ١٨٨٢، و مسلم: ٢٩٣٨

الْيَـوْمَ، فَيُـرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ، فَلا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ۔))

شک کرو گے؟ وہ نفی میں جواب دیں گے (اس کے بعد) وہ اسے قتل کر دے گا، پھر اس کو زندہ کرے گا (زندہ ہونے کے بعد) وہ شخص کہے گا: اللہ کی قسم! مجھے تیرے بارے میں آج کے دن سے زیادہ بصیرت پہلے کبھی نہ تھی۔ دجال اس شخص کو قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن اس کو اس پر تسلط حاصل نہیں ہوگا۔"

(٤١٥٩)۔أَخْبَـرَنَـا ابْـنُ عَبْـدِ الْـقَاهِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْـرَاهِيـمُ بْـنُ مُـحَـمَّـدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ......

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِى مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ، قَـالَ: انْـطَـلَقْتُ مَعَهُ إِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، فَـقَـالَ لَهُ عُقْبَةُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِـى الدَّجَّالِ، قَالَ: ((إِنَّ الدَّجَّالَ يَـخْـرُجُ وَإِنَّ مَـعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَأَمَّا الَّذِى يَرَاهُ النَّـاسُ مَـاءً، فَـنَارٌ تَحْرِقُ، وَأَمَّا الَّذِى يَرَاهُ النَّـاسُ نَـارًا، فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ، فَلْيَقَعْ فِى الَّذِى يَرَاهُ النَّارَ، فَإِنَّهُ مَـاءٌ عَـذْبٌ طَيِّـبٌ۔)) فَـقَـالَ عُـقْبَةُ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ۔

جناب ربعی بن حراش رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور جناب عقبہ بن عمرو ابومسعود انصاری سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عقبہ نے ان سے عرض کیا: دجال کے بارے میں آپ نے جو رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے مجھے بیان کیجیے، انہوں نے کہا: آپ علیہ السلام نے فرمایا: "دجال جب نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، جس کو لوگ پانی سمجھیں گے وہ (درحقیقت) جلانے والی آگ ہوگی اور جس کو لوگ آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا شیریں پانی ہوگا۔ تم میں سے جو شخص اس کو پائے تو وہ اس کی آگ میں گر پڑے، وہ ٹھنڈا عمدہ پانی ہوگا۔" جناب عقبہ نے کہا: میں نے اس حدیث کو سن رکھا تھا، اب تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بطور تصدیق سنا ہے۔

(٤١٦٠)۔أَخْبَـرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَبْد الرَّحْمَنِ بْن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِى بَكْر القفال الْمَرْوَزِىّ، أَخْبَرَنَا أَبُـو عَـلِيٍّ مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ الْهَرَوِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَحْمَوَيْهِ

(٤١٥٩) أخرجه البخاري: ٣٤٥٠، و مسلم: ٢٩٣٥

(٤١٦٠) أخرجه البخاري: ٧١٢٢، و مسلم: ٢٩٣٩

بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَهُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يُحَدِّثُ......

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ، فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَنْ يَضُرُّكَ، إِنَّكَ لَنْ تُدْرِكَهُ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، يَزْعُمُونَ أَنَّ مَعَهُ جِبَالَ خُبْزٍ وَأَنْهَارَ مَاءٍ، وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: ((إِنَّهُ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔))

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دجال کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے جتنا میں نے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا، یقیناً تو اسے نہیں پائے گا۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ ہلکا اور بے حیثیت ہے۔''

(٤١٦١)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْجُلُودِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ......

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ، عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكُمْ؟)) قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً، فَخَفَّضْتَ فِيهَا وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَقَالَ: ((غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ، إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللّٰهُ

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر فرمایا، پس اس کے فتنے کو حقیر اور بڑا خطرناک کر کے بیان کیا (یا آواز کو بلند اور پست کیا) یہاں تک کہ ہم نے اس کی بابت گمان کیا کہ وہ یہاں کھجوروں کے جھنڈ میں ہے۔ چنانچہ جب ہم (بعد میں) رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو آپ نے ہمارے اندر موجود اضطراب کو پہچان لیا اور دریافت فرمایا: ''تمہارا کیا حال ہے؟'' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے صبح دجال کا ذکر فرمایا اور اسے حقیر اور خطرناک کر کے بیان فرمایا، یہاں تک کہ ہم نے اس کی بابت گمان کیا کہ وہ

(٤١٦١) أخرجه مسلم: ٢٩٣٧

خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ، عَيْنُهُ طَافِئَةٌ، كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِينًا، وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ، فَاثْبُتُوا)) قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ)) قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَيَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: ((لَا، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ)) قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَ بِهِ الرِّيحُ، فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ، فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ، وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ، فَيَدْعُوهُمْ، فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، قَالَ: فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَحْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ، فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ، فَيَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ، رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ، فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ،

کھجوروں کے جھنڈ میں ہی موجود ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کے علاوہ اور چیزوں سے مجھے تمہاری بابت زیادہ شدید اندیشہ ہے، اگر دجال میری زندگی میں نکلا تو تمہاری جگہ میں خود اس سے نمٹ لوں گا اور اگر میری زندگی کے بعد نکلا تو ہر آدمی خود اپنے نفس کا دفاع کرے گا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا جانشین ہے (میری بجائے اللہ نگران ہے) وہ دجال نوجوان گھنگھریالے بالوں والا ہوگا۔ اس کی ایک آنکھ (انگور کی طرح) اُبھری ہوئی ہوگی گویا کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص اس کو پالے، اسے چاہیے کہ وہ اس پر سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ شام اور عراق کے درمیانی راستے پر ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! (اس وقت) ثابت قدم رہنا۔'' ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کا زمین میں کتنا قیام ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چالیس دن، ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن جمعے کے برابر ہوگا اور اس کے باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ دن جو سال کے برابر ہوگا، کیا اس میں ہمیں دن کی (پانچ) نمازیں کافی ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، تم اس کا اندازہ کر کے پڑھنا۔'' ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! زمین میں اس کی تیز رفتاری کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بارش کی طرح، جس کو ہوا پیچھے کی طرف سے دھکیل رہی ہو۔ وہ لوگوں کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا، چنانچہ وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کے حکم کو مانیں

فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ، تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلا مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلَهُ، ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ، وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى، إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لا يَدَانِ لأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ، وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ، فَيَشْرَبُوا مَا فِيهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ، فَيَقُولُ: لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ، وَيَحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ، فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ إِلَى الأَرْضِ، وَلا يَجِدُونَ فِي الأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلا مَلأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ

گے، پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ نباتات اگائے گی، چنانچہ ان کے چرنے والے جانور جب شام کو ان کے پاس لوٹیں گے تو ان کے کوہان پہلے سے کہیں زیادہ لمبے ہوں گے، ان کے تھن کامل طور پر بھرے ہوں گے اور ان کی کوکھیں زیادہ کشادہ ہوں گی۔ پھر وہ کچھ اور لوگوں کے پاس آئے گا اور انھیں اپنے ماننے کی دعوت دے گا۔ وہ اس کی بات کو رد کر دیں گے۔ پس وہ ان سے لوٹے گا تو وہ قحط سالی کا شکار ہو جائیں گے، ان کے مالوں (ڈنگروں) میں سے ان کے پاس کچھ نہیں رہے گا اور وہ کسی ویرانے سے گزرے گا تو اسے کہے گا: اپنے خزانے نکال دے! اس زمین کے خزانے شہد کی سردار مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے لگ جائیں گے۔ پھر وہ ایک بھرپور جوان کو بلائے گا اور اس پر تلوار سے وار کرے گا جو اسے دو ٹکڑے کر دے گا، جیسے نشانے پر تیر مارا جاتا ہے۔ پھر اسے بلائے گا تو وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ چمک رہا ہوگا اور وہ ہنس رہا ہوگا، پس دجال اسی حالت میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم علیہ السلام کو زمین میں بھیج دے گا۔ چنانچہ وہ آسمان سے دمشق کی مشرقی جانب سفید مینار پر زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے، اپنی ہتھیلیاں دو فرشتوں کے پروں (بازوؤں) پر رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے گریں گے اور جب اپنا سر اُٹھائیں گے تب بھی موتی کی طرح چاندی کی بوندیں گریں گی۔ جس کافر کو بھی آپ کے سانس کی بھاپ پہنچے گی وہ مر جائے گا، اور آپ کا سانس آپ کی حد نظر تک پہنچے گا۔ چنانچہ آپ دجال کو تلاش

إِلَى اللّٰهِ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ، فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لا يُكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَكِ، وَرُدِّي بَرْكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ، بَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ.)) وأَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السعدى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْن يَزِيد بْن جَابِر، والوليد بْن مُسْلِم، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيد بْن جَابِر بِهَذَا الإسناد نَحْو مَا ذَكَرْنَا، وزاد بَعْد قَوْله: ((لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ، ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمْرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَيَقُولُونَ: لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي

کریں گے یہاں تک کہ اسے باب لد کے پاس پالیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام ایسے لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے اس دجال کے فتنے سے محفوظ رکھا ہوگا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور انہیں ان درجات کی خوشخبری دیں گے جو ان کو جنت میں ملیں گے۔ پس وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائے گا کہ میں نے اپنے کچھ بندے ایسے نکالے ہیں جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں، چنانچہ تو میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جا کر ان کی حفاظت فرما اور اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر بلندی سے پستی کی طرف تیزی سے دوڑیں گے۔ ان کا پہلا ٹولہ بحیرۂ طبریہ سے گزرے گا اور اس کا سار پانی پی جائے گا اور اس کا آخری ٹولہ وہاں سے گزرے گا تو کہے گا کہ یہاں کبھی پانی ہوتا تھا۔ (اس عرصے میں) اللہ کے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی گھرے ہوئے رہیں گے یہاں تک کہ ان میں ہر ایک کو بیل کی ایک سری تمہارے آج کے سو دینار سے بہتر معلوم ہوگی۔ پس اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی، اللہ ان سے راضی ہو، اللہ کی طرف متوجہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا جس سے وہ دفعتاً ایک جان کی طرح مر جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی رضی اللہ عنہم اجمعین زمین پر اتریں گے اور وہ زمین میں ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہیں پائیں گے جو ان کی (لاشوں کی) گندگی اور سخت بدبو سے خالی ہو۔ لہٰذا اللہ کے پیغمبر

الأَرْضِ، هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ، فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ، فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا۔))

عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب پھر اللہ کی طرف دعا کے لیے متوجہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے بڑے پرندے بھیجے گا جیسے بختی اونٹوں کی گردنیں ہوتی ہیں۔ وہ پرندے ان کی لاشوں کو اُٹھائیں گے اور جہاں اللہ کو منظور ہوگا وہاں پھینک دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش نازل فرمائے گا جس سے کوئی گھر اور خیمہ محفوظ نہیں رہے گا۔ (سب کو پہنچے گی) چنانچہ وہ ساری زمین کو دھو دے گی حتی کہ اسے چکنی چٹان یا آئینے کی طرح صاف کر کے چھوڑے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل اُگا اور اپنی برکت پھیر لا!۔ پس اس وقت ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں اتنی برکت ڈال دی جائے گی کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک جماعت کو کافی ہوگی اور ایک دودھ دینے والی گائے لوگوں کے ایک قبیلے کو کافی ہوگی اور دودھ دینے والی ایک بکری لوگوں میں سے ایک گھرانے کو کافی ہوگی۔ پس وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ان مسلمانوں کو ان کی بغلوں کے نیچے سے لگے گی، پس وہ ہر مومن اور مسلمان کی روح قبض کر لے گی۔ (اس کے بعد) صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو اس زمین پر گدھوں کی طرح علانیہ لوگوں کے سامنے عورتوں سے جماع کریں گے انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔''

ایک سند سے یہ الفاظ مزید مذکور ہیں: ''یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا، پھر وہ چلیں گے اور جبل حمر کے پاس پہنچیں گے اور یہ بیت المقدس کے پاس ایک پہاڑ ہے، وہ کہیں گے: ہم نے زمین میں موجود تمام افراد کو تو قتل کر ڈالا ہے آؤ!

اب ہم آسمان والوں کو قتل کریں۔ وہ اپنے تیر آسمان کی جانب چلائیں گے تو اللہ ان کے تیروں کو خون آلود کر کے لوٹائے گا۔''

شرح: ((اِنَّـهُ خَـارِجٌ خَـلَّةً)) ''وہ راستے پر نکلے گا۔'' یعنی شام اور عراق کے درمیان والا راستہ۔ ((فَيَـقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ)) ''وہ دوٹکڑے کر دے گا۔'' ((بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ)) یہ دال اور ذال دونوں حروف کے ساتھ جائز ہے، ''زرد رنگ کا کپڑا۔'' جناب عیسیٰ علیہ السلام کے تعارف کے طور پر کہا گیا ہے۔ ((مُـرْبُـوْعٍ اِلَـى الْبَيَـاضِ وَالْـحُـمْرَةِ يَـمْشِـي بَيْـنَ مُـمْصَرَتَيْنِ)) ''عیسیٰ علیہ السلام درمیانے قد کے، سرخ سفید چہرے والے ہوں گے، زرد (گیرو) رنگ میں رنگی ہوئی دو چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے۔''

((وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ)) ''اور وہ ہر بلندی اور پستی سے تیزی سے دوڑیں گے۔'' (يَنْسِلُوْنَ) یہ لفظ باب ضرب سے ہے۔ ((فَيُـرْسِـلُ عَـلَيْهِمُ النَّغَفَ)) اللہ ایک کیڑا پیدا کرے گا جو بکریوں اور اونٹوں کے ناکوں میں ہوتا ہے۔ اس کا واحد نغفة ہے۔

((فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى)) ''وہ سب مر جائیں گے۔'' فَرْسٰى یہ لفظ فَرِيْسٌ کی جمع ہے۔

((فَيَتْـرُكُـهَـا كَالزَلَقَة)) ''یہ لفظ ''زاء، لام اور قاف'' پر زبر (چکنی چٹان) اور زُلْفَة بھی مروی ہے۔ ''زاء'' پر پیش اور ''لام'' ساکن پھر ''فاء'' (آئینہ)۔

(٤١٦٢)۔أَخْبَـرَنَـا ابْـنُ عَبْـدِ الْـقَاهِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْـرَاهِيـمُ بْـنُ مُـحَـمَّـدِ بْـنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَهْـزَاذَ، مِـنْ أَهْلِ مَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ......

عَـنْ أَبِـى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَـخْرُجُ الدَّجَّالُ، فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الـدَّجَّـالِ، فَيَـقُـولُونَ لَهُ: أَيْنَ تَعْمِدُ؟ فَيَقُولُ: أَعْـمِـدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ، قَالَ: فَيَقُولُونَ لَـهُ: أَوَمَـا تُـؤْمِـنُ؟ فَيَـقُـولُ: مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ،

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال کا خروج ہوگا تو اس کی جانب ایک مومن شخص روانہ ہوگا، اس شخص سے دجال کے مسلح محافظین ملاقات کریں گے اور اس سے پوچھیں گے: تو کہاں جانے کا ارادہ رکھتا ہے؟ وہ انہیں بتائے گا کہ میں اس شخص کی طرف جا رہا ہوں جس نے (ابھی ابھی حق کے

(٤١٦٢) أخرجه مسلم: ٢٩٣٨

فَيَقُولُونَ: اقْتُلُوهُ، فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ، قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ، فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ، قَالَ: يَأَيُّهَا النَّاسُ، هَذَا الدَّجَّال الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ، فَيُشَبَّحُ، فَيَقُولُ: خُذُوهُ فَشَبِّحُوهُ، فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا، قَالَ: فَيَقُولُ: أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِي؟ قَالَ: فَيَقُولُ: أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ، قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ، فَيُوشَرُ بِالْمِيشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتَّى يُفْرَقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: أَتُؤْمِنُ بِي؟ فَيَقُولُ: مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلا بَصِيرَةً، قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: يَأَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ، فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا، فَلا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلا، قَالَ: فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ، فَيَقْذِفُ بِهِ، فَيَحْسَبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ، وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ)) فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔))

خلاف) خروج کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس سے دریافت کریں گے کہ کیا تو اس پر ایمان نہیں رکھتا؟ وہ جواب دے گا: ہمارا رب تو ظاہر ہے وہ کہیں گے: اسے قتل کر دو۔ پھر وہ آپس میں اس خیال کا اظہار کریں گے کہ کیا تمہارے خدا (دجال) نے تمہیں روکا نہیں ہے کہ تم نے اس کے علم میں لائے بغیر کسی کو قتل نہیں کرنا؟ چنانچہ وہ اسے دجال کے پاس لے جائیں گے۔ جب مومن شخص دجال کو دیکھے گا تو کہے گا: اے لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے۔'' راوی بیان کرتا ہے: ''دجال اس شخص کے بارے میں حکم دے گا کہ اسے پیٹ کے بل لٹا دیا جائے اور کہے گا کہ اسے پکڑ واور اس کا سر کچل دو۔ چنانچہ اس کی کمر اور اس کا پیٹ ضربات سے متورم ہو جائیں گے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''دجال اس شخص سے پوچھے گا کہ تو مجھ پر اب بھی ایمان نہیں رکھتا؟ وہ جواب دے گا: تو مسیح کذاب ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بارے میں دجال حکم دے گا کہ اس کی سر کی مانگ پر آرا چلایا جائے یہاں تک کہ اس کی دونوں ٹانگوں کو الگ الگ کر دیا جائے گا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اس کے بعد دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا، پھر اس شخص سے کہے گا کہ کیا تو مجھ پر اب بھی ایمان نہیں رکھتا؟ وہ جواب دے گا: میری بصیرت میں مزید اضافہ ہو چکا ہے'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر وہ شخص اعلان کرے گا: اے لوگو! اب میرے بعد کسی شخص کے بارے میں (یہ شعبدہ بازی) نہیں دکھا سکے گا۔'' آپ ﷺ فرمایا: ''اس کے بعد دجال اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا لیکن اس کی گردن

سے ہنسلی تک کی جگہ تانبہ کی صورت اختیار کر جائے گی۔ وہ اس کو قتل کرنے کی طاقت نہ پائے گا پھر وہ اس کو اس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں سے پکڑ کر پھینک دے گا، لوگوں کا خیال ہوگا کہ اس نے اس کو آگ میں پھینکا ہے جب کہ اسے جنت میں گرایا گیا ہوگا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ رب العالمین کے نزدیک یہ شخص تمام لوگوں سے شہادت کے لحاظ سے بڑا عظمت والا ہوگا۔''

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ دجال اس شخص کو تلوار کے ساتھ قتل کرے گا جبکہ دوسری روایت میں آرا چلانے کا ذکر ہے۔ ان دونوں میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ یہ دونوں الگ الگ واقعات ہیں۔ اگر ایک واقعہ ہے تو پھر کہہ سکتے ہیں کہ تلوار ایسی ہوگی جو آرے کی مانند ہوگی، اس پر دونوں کا اطلاق ہوسکتا ہے، مقصود ہے کہ دجال اس شخص کو تکلیف دینے کی صورت میں قتل کرے گا۔ (تنقیح الرواۃ جلد ٤ / صفحہ ٧٦) (ع،س)

(٤١٦٣) ـأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ......

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِي، فَذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلاثَ سِنِينَ: سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالأَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا، وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا، وَالأَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا، وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ، وَالأَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ، فَلا تَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلا ذَاتُ ضِرْسٍ

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے، آپ ﷺ نے دجال کا تذکرہ کیا کہ اس (کے خروج) سے پہلے تین سالوں کے دوران پہلا سال ایسا ہوگا کہ آسمان اس سال اپنی بارش کا تیسرا حصہ روک لے گا اور زمین اپنی پیداوار سے تیسرا حصہ روک لے گی اور دوسرے سال میں آسمان دو تہائی بارش کو روک لے گا اور زمین دو تہائی پیداوار کو روک لے گی اور تیسرے سال آسمان اپنی تمام بارش کو روک لے گا اور زمین

(٤١٦٣) قوله "إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا حَيٌّ، فَأَنَا حَجِيجُهُ" صحيح لغيره، وهذا اسناد ضعيف ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ٢٧٦٣٩

مِنَ الْبَهَائِمِ إِلا هَلَكَتْ، وَإِنَّ مِنْ أَشَدِّ فِتَنِهِ أَنَّهُ يَأْتِي الأَعْرَابِيَّ، فَيَقُولُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ إِبِلَكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ، قَالَ: فَيَقُولُ: بَلَى، فَيُمَثِّلُ لَهُ نَحْوَ إِبِلِهِ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ ضُرُوعًا وَأَعْظَمِهِ أَسْنِمَةً، قَالَ: وَيَأْتِي الرَّجُلُ قَدْ مَاتَ أَخُوهُ، وَمَاتَ أَبُوهُ، فَيَقُولُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ أَبَاكَ، وَأَحْيَيْتُ لَكَ أَخَاكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ، أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِينَ نَحْوَ أَبِيهِ وَنَحْوَ أَخِيهِ)) قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِي اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ، قَالَتْ: فَأَخَذَ بِلُحْمَتَيِ الْبَابِ، فَقَالَ: ((مَهْيَمْ أَسْمَاءُ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ، قَالَ: ((إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ، فَأَنَا حَجِيجُهُ، وَإِلا فَإِنَّ رَبِّي خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ)) قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَاللَّهِ! إِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِينَنَا، فَمَا نَخْبِزُهُ حَتَّى نَجُوعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ؟ فَقَالَ: ((يُجْزِيهِمْ مَا يُجْزِي أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيحِ، وَالتَّقْدِيسِ۔))

اپنی تمام پیداوار کو روک لے گی۔ چناں چہ کوئی جانور اور کوئی درندہ باقی نہیں رہے گا، سب مر جائیں گے اور دجال کا خطرناک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی کے ہاں جائے گا، اس سے پوچھے گا کہ اگر میں تیرے اونٹ زندہ کردوں تو تیرا کیا خیال ہے؟ کیا تجھے یقین نہیں ہوگا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ اثبات میں جواب دے گا۔ دجال اس کے اونٹوں کے ہم شکل اونٹ بنا کر پیش کرے گا جن کے تھن ان سے بہتر اور ان کی کوہانیں ان سے بڑی ہوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایک شخص کے پاس جائے گا جس کا بھائی اور والد فوت ہو چکا ہوگا، دجال اسے کہے گا کہ اگر میں تیرے والد اور بھائی کو زندہ کر دوں تو تیرا کیا خیال ہے؟ کیا تجھے یقین نہیں ہوگا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ شخص جواب دے گا: ہاں، چنانچہ وہ اس کے والد اور بھائی کے مشابہ شیاطین کی شکلیں پیش کرے گا۔'' راوی بیان کرتا ہے: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کسی ضرورت سے باہر چلے گئے۔ واپس آئے تو لوگ آپ کی باتوں سے پریشان اور غمگین تھے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے دروازے کی دونوں دہلیزوں کو پکڑا فرمایا: ''اسماء کیا بات ہے؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دجال کا تذکرہ سن کر ہمارے دل نکل گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی: ''اگر اُس کا خروج میری زندگی میں ہوا تو میں اس سے جھگڑا کروں گا ورگرنہ میرا پروردگار ہر مومن کے لیے میرا خلیفہ ہوگا۔'' اسماء کہتی ہیں: میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہم آٹا گوندھتی ہیں، ابھی روٹیاں پکا کر فارغ بھی نہیں ہوتیں کہ ہم بھوک محسوس کرنے لگ

جاتے ہیں تو دنوں ایمانداروں کا کیا حال ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ'' اور ''سبحان الملک القدوس'' کے کلمات کفایت کریں گے جیسا کہ آسمان میں رہنے والے (فرشتوں) کو کفایت کرتے ہیں۔

(٤١٦٤)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا، أَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خَيْثَمٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ......

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَالْيَوْمِ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ۔))

سیدہ اسماء بن یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دجال زمین میں چالیس سال ٹھہرے گا (اور اس وقت) سال ماہ کے برابر، ماہ ہفتہ کے برابر، ہفتہ دن کے برابر، دن گھنٹہ کے برابر اور گھنٹہ آگ کے شعلے کی مانند ہوگا۔''

(٤١٦٥)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ۔))

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے ستر ہزار افراد دجال کا ساتھ دیں گے، انہوں نے سبز چادریں اوڑھی ہوئی ہوں گی۔''

شرح ((اَلسِّيْجَان)) ''سَاج'' کی جمع ہے اور اس سے مراد سبز ریشم ہے۔

فائدہ: اس طرح کی ایک روایت درج ذیل ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ اِصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا، عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ۔)) ...... ''اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیچھے لگیں گے جن کے جسموں پر سبز رنگ کی چادریں ہوں گی۔'' (صحیح مسلم) (م،م)

(٤١٦٤) اسناده ضعيف ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ٢٧٦٤٢

(٤١٦٥) ضعيف جدا بلفظ "امتى" ......أخرجه عبد الرزاق فى المصنف: ٢٠٨٢٥

(٤١٦٦)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الشِّيرَزِيُّ، أَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَاشِمِيُّ، أَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلا آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ آدَمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا، فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ، أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، قَالَ: ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ۔))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک رات (خواب میں) میں نے اپنے آپ کو کعبہ میں پایا، میں نے وہاں ایک گندم گوں شخص کو دیکھا۔ وہ گندمی رنگ کے افراد میں سے بہت خوبصورت تھا جن کو تم دیکھو، اس شخص کے بڑے بڑے بال تھے جن کو اس نے کنگھی کر رکھا ہے جیسے تم اس قسم کے بال رکھنے والے کو بہت خوبصورت خیال کرتے ہو۔ ان بالوں میں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ اس شخص نے دو آدمیوں پر ٹیک لگا رکھی تھی یا دو آدمیوں کے کندھوں پر ٹیک لگا رکھی تھی اور بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ میرے ساتھ کے لوگوں نے بتایا: یہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے سر کے بال معمولی گھنگھریالے تھے اور اس کی دائیں آنکھ کانی تھی جس طرح پھولا ہوا انگور ہو۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ مسیح دجال ہے۔''

شرح جناب نافع سے مروی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق فرمایا: ''میں نے (پہلے شخص یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کے پیچھے گھنگھریالے بالوں والے ایک شخص کو دیکھا جس کی دائیں آنکھ کانی تھی۔ میرے دیکھے ہوئے افراد میں اس کی مشابہت سب سے زیادہ ابن قطن کے ساتھ ہے۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے ہیں اور بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے۔''

میں کہتا ہوں: بعض لوگ دجال کو مِسِّیح (میم کے کسرہ اور سین کی تشدید کے ساتھ) پڑھتے ہیں۔ فِعِّیل کے وزن پر، لیکن اس تکلف کی کوئی حیثیت نہیں کہ دونوں لفظ ایک طرح ہیں یعنی (مَسیح)۔ البتہ وجہ تسمیہ کے لحاظ سے فرق ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح کہنے کی وجہ ان کا بغرض تبلیغ زمین میں چلنا پھرنا اور گھومنا ہے یا اس بنا پر ان کو مسیح کہا جاتا

(٤١٦٦) أخرجه البخاري: ٦٩٩٩، و مسلم: ١٦٩

ہے کہ وہ بیمار شخص کو مَس کرتے تو وہ تندرست وتوانا ہو جاتا تھا۔ ابوعبداللہ نے کہا: یہ لفظ عربی نہیں بلکہ عبرانی لفظ (مشیح) سے معرب ہے جیسے لفظ (مُوْسٰی) معرب ہے۔ دجال کو مسیح کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی ایک آنکھ مٹی ہوئی ہوگی یعنی لفظ مسیح کانے کے معنی میں مستعمل ہے اور اسی وجہ سے دجال کو مسیح کہا گیا ہے۔

(٤١٦٧)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَرَجِ الْمُظَفَّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّمِيمِيُّ الْجُرْجَانِيُّ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ حَمْزَةُ بْنُ يُوسُفَ السَّهْمِيُّ، أَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَيَانِ بْنِ زَيْدِ بْنِ شَبَابَةَ الْغَافِقِيُّ يُعْرَفُ بِابْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ......

قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي مُجَمِّعُ بْنُ جَارِيَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ۔))

سیدنا مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ''ابن مریم علیہ السلام دجال کو لُد شہر کے دروازے کے پاس قتل کریں گے۔''

حَدِيْثُ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ عَنِ الدَّجَّالِ
سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ کی دجال کے متعلق روایت

(٤١٦٨)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشِّيرَزِيُّ، أَنَا أَبُو عَلِيٍّ زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَقِيهُ السَّرَخْسِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُهُسْتَانِيُّ الْمَعْرُوفُ بِأَبِي تُرَابٍ بِطُوسَ سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَثَلَاثِمِائَةٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فَرْقَدٍ الْفَرْقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ سُلَيْمَانَ......

عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَادَى: ((الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ)) فَخَرَجَ النَّاسُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: ((أَنْذَرْتُكُمُ الدَّجَّالَ ثَلَاثَ

سیدہ فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے آواز لگوائی: ((الصلاۃ جامعۃ)) ''نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔'' چنانچہ لوگ مسجد کی طرف گئے، اتنے میں رسول اکرم ﷺ آئے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''میں تمہیں دجال کے فتنے سے ڈراتا ہوں (آپ ﷺ

(٤١٦٧) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٢٢٤٤

(٤١٦٨) أخرجه مسلم: ٢٩٤٢

مَـرَّاتٍ ، أَلا وَإِنَّـهُ لَمْ يَكُنْ فِيمَا مَضَى ، وَهُوَ كَائِنٌ فِيكُمْ أَيَّتُهَا الأُمَّةُ ، أَلا إِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَخْبَـرَنِـي ، أَنَّ رَكْبًا رَكِبُوا بَحْرَ الشَّامِ فِي نَفَرٍ مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ ، فَأَلْقَتْهُمُ الرِّيحُ إِلَى جَزِيرَةٍ مِـنْ جَـزَائِـرِهِ ، فَـإِذَا هُـمْ بِـالدَّهْمَـاءِ تَجُرُّ شَـعْـرَهَـا ، قَـالُوا: مَـا أَنْـتَ؟ قَـالَـتْ: أَنَـا الْـجَسَّـاسَةُ ، قَـالُوا: فَأَخْبِرِينَا ، قَالَتْ ، مَا أَنَا بِـمُـخْبِـرِكُـمْ ، وَلا أَنَا بِمُسْتَخْبِرِكُمْ ، وَلَكِنِ ائْتُـوا رَجُلا فِي هَذَا الدَّيْرِ ، فَإِنَّهُ إِلَى رُؤْيَتِكُمْ بِالأَشْوَاقِ ، قَالَ: فَدَخَلُوا فَإِذَا رَجُلٌ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ ، مُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ إِلَى سَارِيَةٍ ، فَقَالَ: مَا أَنْتُـمْ؟ قُـلْـنَـا: نَـحْنُ الْعَرَبُ ، قَالَ: مَا فَعَلَتِ الْـعَـرَبُ؟ قُلْنَا: ظَهَرَ فِيهِمْ نَبِيٌّ يَتِيمٌ يَدْعُوإِلَى اللّٰهِ ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ النَّاسُ؟ قُلْنَا: تَبِعَهُ قَوْمٌ ، وَتَـرَكَـهُ قَـوْمٌ ، قَـالَ: أَمَـا إِنْ هُمْ يَتَّبِعُونَـهُ وَيُصَدِّقُونَهُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ، قَالَ: فَمَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ أَيْشٍ لِبَاسُهُمْ؟ قُلْنَا: صُوفٌ وَقُـطْـنٌ تَـغْزِلُهُ نِسَاؤُهُمْ ، قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَـلَـى فَـخِذِهِ ، ثُمَّ قَالَ: هَيْهَاتَ ، ثُمَّ قَالَ: مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ؟ قُلْنَا: كَثِيرٌ مَاؤُهَا ، تَتَدَفَّقُ ، تَـرْوِي مَـنْ أَتَـاهَـا ، قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَـخِـذِهِ ، ثُـمَّ قَـالَ: هَيْهَـاتَ ، مَـا فَعَلَ نَخْلُ بَيْسَـانَ؟ قُـلْـنَـا: يُـؤْتِـي جَـنَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ ، فَـضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِهِ ، ثُمَّ قَالَ: هَيْهَاتَ ، ثُـمَّ قَـالَ: لَـوْ أَطْلَقَنِي اللّٰهُ مِنْ وَثَاقِي هَذَا لَمْ

نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا) آگاہ رہو! اس کا معاملہ گزشتہ زمانے میں گزر نہیں گیا بلکہ اے امت محمدیہ! وہ تم میں آنے والا ہے۔سنو! مجھے تمیم داری نے بتایا کہ ایک قافلہ شام کے سمندر میں سوار ہو کر سفر کے لیے نکلا جس میں لخم اور جذام کی قوم کے بھی چند افراد تھے۔ آندھی نے انہیں بحر شام کے کسی جزیرہ میں پھینک دیا، ناگہاں وہاں ایک سیاہ رنگ کا جانور ہے جو اپنے لمبے لمبے بال کھینچ رہا ہے۔انہوں نے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں جاسوس ہوں۔ انہوں نے کہا: ہمیں کچھ بتلا۔ اس نے کہا: میں نہ تمہیں کچھ بتاتا ہوں اور نہ کچھ پوچھتا ہی ہوں۔تم اس شخص کے پاس جاؤ جو اس دیر میں ہے۔ اس لیے کہ اسے تمہارے دیکھنے کا بہت شوق ہے۔ کہا: چنانچہ وہ اندر داخل ہوئے تو ایک مٹی ہوئی آنکھ والے شخص کو دیکھا جو ایک ستون کے ساتھ لوہے کے ساتھ جکڑا ہوا ہے۔ اس نے پوچھا: تم کون ہو؟ ہم نے کہا: ہم عرب لوگ ہیں۔ اس نے کہا: اہل عرب کا کیا حال ہے؟ ہم نے کہا: ان میں یتیم نبی ظاہر ہو چکا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ اس نے پوچھا: تو لوگوں نے کیا سلوک کیا؟ ہم نے کہا: کچھ لوگوں نے پیروی کی اور کچھ نے نافرمانی۔ اس نے کہا: خبردار! اگر لوگ اس کی اتباع کر لیں اور تصدیق کر دیں تو یہ ان کے لیے بہتر ہے، کاش کہ وہ جانتے ہوں۔ اس نے پوچھا: عربوں کا کیا حال ہے؟ ان کا لباس کس چیز کا ہے؟ ہم نے کہا: اُون اور روئی کا ہے جسے ان کی عورتیں کاتتی ہیں۔ اس کے بعد اس نے اپنا ہاتھ ران پر مارتے ہوئے کہا: ھیھات، ہائے افسوس!، پھر اس نے پوچھا: زغر کے چشمے کا کیا حال

يَبْقَ مَنْهَلٌ إِلا دَخَلْتُهُ إِلا مَكَّةَ وَطَيْبَةَ)) فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذِهِ طَيْبَةُ حَرَّمْتُهَا كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ سِكَّةٍ وَنَقْبٍ إِلا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ بِالسَّيْفِ يَمْنَعُهَا مِنَ الدَّجَّالِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔))

ہے؟ ہم نے کہا: اس کا پانی وافر ہے اور خوب پھوٹتا رہتا ہے، جو آتا ہے سیراب ہو کر جاتا ہے۔'' راوی نے کہا: ''اس نے اپنا ہاتھ ران پر مارتے ہوئے کہا: ہائے افسوس!، پھر اس نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ مجھے ان بیڑیوں سے نجات دے دے تو میں ہر گھاٹ پر جاؤں گا سوائے مکہ اور طیبہ کے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طیبہ یہی ہے اور میں نے اس کو حرام ٹھہرایا ہے جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا ہے۔ آگاہ رہو! اس شہر کی کوئی سڑک اور گلی ایسی نہیں ہے جس پر ایک فرشتہ ننگی تلوار لیے نہ کھڑا ہو جو قیامت تک کے لیے اس شہر کی دجال سے حفاظت کرے گا۔''

تشریح: ((هَيْهَاتَ)) یہ کلمہ افسوس ہے۔ وہ چاہتا تھا کہ ان چیزوں کی صورتحال بدلے اور میرے نکلنے کا وقت قریب آئے۔ ایک دوسری سند سے یہ الفاظ بھی مروی ہیں: اس نے پوچھا: مجھے بیسان کے کھجوروں کے باغ کے متعلق بتاؤ کیا وہ پھل دیتا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: بہت جلد وہ پھل دینا چھوڑ دے گا۔ اس نے کہا: مجھے بحیرۂ طبریہ جھیل کے متعلق بتاؤ، کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا: اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا: بے شک بہت جلد اس کا پانی خشک ہو جائے گا۔ (صحيح مسلم: ٢٩٤٢)

(٤١٦٩)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الشِّيرَزِيُّ، أَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ الْقُهُسْتَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ أَبُو عَتَّابٍ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ......

عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتْحَفَتْنَا رُطَبًا، وَسَقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ، فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلاثًا أَيْنَ تَعْتَدُّ، فَقَالَتْ: أَذِنَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ طَلَّقَنِي بَعْلِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي أَهْلِي، وَأَنْ أَتَحَوَّلَ، قَالَتْ: فَنُودِيَ يَوْمَئِذٍ، الصَّلاةُ

جناب عامر شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ہم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کھجوروں سے ہماری ضیافت کی اور جو کا ستو پلایا۔ میں نے ان سے دریافت کیا: تیسری طلاق پانے والی عورت اپنی عدت کہاں گزارے گی؟ انہوں نے کہا: جب مجھے میرے خاوند نے تیسری طلاق دے دی تو رسول اللہ ﷺ نے

(٤١٦٩) أخرجه مسلم: ٢٩٤٢

جَـامِعَةٌ، فَانْطَلَقْتُ فِيمَنِ انْطَلَقَ مِنَ النِّسَاءِ، وَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الأَوَّلِ مِنَ النِّسَاءِ مِمَّا يَلِي الصَّفَّ الْمُؤَخَّرَ مِنَ الرِّجَالِ، فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَكِبُوا الْبَحْرَ، وَإِنَّ سَفِينَتَهُمْ قَذَفَتْهُمْ إِلَى جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ، فَرَأَوْا هُنَالِكَ دَابَّةً يُوَارِيهَا شَعْرُهَا، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا الْقَوْمُ، قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، إِنَّ فِي ذَلِكَ الدَّيْرِ مَنْ هُوَ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالأَشْوَاقِ أَنْ يَرَاكُمْ، فَانْطَلَقَ الْقَوْمُ، فَرَأَوْا رَجُلًا مُكَبَّلًا فِي الْحَدِيدِ تَضَاوَرَ كَأَنَّهُ أَعْجَبَهُ دُخُولُهُمْ، فَسَأَلَهُمْ: أَخَرَجَ صَاحِبُكُمْ؟ قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: فَاتَّبِعُوهُ، أَلَا تُخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ، أَطْعَمَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: فَأَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ، مَا فَعَلَتْ؟ قُلْنَا: كَثِيرَةُ الْمَاءِ، قَالَ: وَعَيْنُ زُغَرَ؟ قُلْنَا: وَعَيْنُ زُغَرَ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَوْ خَرَجْتُ: لَوَطِئْتُ الأَرْضَ كُلَّهَا غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ بِمِخْصَرَتِهِ بِيَدِهِ: وَهَذِهِ طَيْبَةُ.))

مجھے اپنے میکے عدت گزارنے کی اجازت دی اور یہ کہ میں اپنے خاوند کے گھر سے منتقل ہوں جاؤں۔ انہوں نے بیان کیا: (جس دن میری عدت ختم ہوئی) اس دن اعلان کیا گیا: الصلاة جامعة۔ ''نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔'' میں بھی خواتین کے ہمراہ ہوگئی اور میں عورتوں کی پہلی صف میں بیٹھی ہوئی تھی جو کہ مردوں کی آخری صف کے بالکل قریب تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے: ''تمیم داری کے چچیرے بھائیوں نے سمندری سفر کیا اور ان کی کشتی نے انہیں سمندری جزیروں میں سے کسی جزیرے میں پہنچا دیا۔ وہاں انہوں نے ایک جانور دیکھا جس کو اس کے بال چھپائے ہوئے تھے۔ جب ان لوگوں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے کہا: میں جسّاسہ (جاسوس) ہوں۔ اس دیر میں ایک ایسا شخص ہے جو تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے اور تمہیں دیکھنے کے لیے بے تاب ہے۔ چنانچہ لوگ اس کی طرف چل دیے تو انہوں نے ایک شخص کو لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھا۔ اس نے شور غل مچایا گویا اسے ہمارے آنے کی خوشی ہوئی ہے۔ اس نے لوگوں سے پوچھا: کیا تمہارے صاحب نے نبوت کا اعلان کر دیا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے پوچھا: اس کی پیروی کرنا، تم مجھے بیسان کے باغات کے متعلق نہیں بتلاتے وہ پھل دیتے ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: تم مجھے طبریہ کی جھیل کے متعلق بتلاؤ کہ اس کا کیا حال ہے؟ ہم نے کہا: اس میں بہت زیادہ پانی ہے۔ اس نے پوچھا: اور زغر کے چشمے کا کیا حال ہے؟ ہم نے کہا: زغر کا چشمہ بھی خوب بہہ رہا ہے۔ اس نے کہا: اگر میں یہاں سے نکلوں تو

ساری زمین کو روند ڈالوں گا سوائے مکہ اور طیبہ کے۔''
(راوی کہتا ہے) میں نبی ﷺ کو دیکھ رہا تھا آپ خارش کرنے والی لکڑی کو ہاتھ میں لیے فرما رہے تھے: ''طیبہ یہی ہے۔''

شرح: مدینہ کو طیبہ (پاکیزہ) کہا گیا اس لیے کہ وہ نفاق اور دیگر خباثتوں سے پاک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((الْـمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا ، وَيَنْصَعُ طِيبُهَا۔)) ......''مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو زنگ کو دور کر دیتی ہے اور سونے کو کندن بنا دیتی ہے۔'' (صحيح بخاری: ١٨٨٣، صحيح مسلم: ١٣٨٣)

(9)...... بَابُ ذِكْرِ ابْنِ الصَّيَّادِ

ابن صیاد کا ذکر

(٤١٧٠)۔أَخْبَـرَنَـا أَبُو عُمَرَ عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْـنُ يُـوسُفَ ، حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، أَنَا شُعَيْبٌ ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ......

أَنَّ عُـمَـرَ بْـنَ الْـخَـطَّـابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ الـلّٰهِ ﷺ فِـي رَهْـطٍ مِـنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّـادٍ حَتَّـى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْـحُـلُـمَ ، فَـلَـمْ يَشْـعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ، ثُمَّ قَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟)) فَنَظَرَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُـولُ الأُمِّيِّيـنَ ، ثُـمَّ قَـالَ ابْنُ صَيَّـادٍ: أَتَشْهَـدُ أَنِّـي رَسُولُ اللّٰهِ ، فَرَضَّهُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ)) ثُمَّ قَالَ لابْنِ صَيَّـادٍ: مَـاذَا تَـرَى؟ قَـالَ: يَـأْتِينِي صَـادِقٌ وَكَـاذِبٌ ، قَـالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُلِّطَ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی ہمراہی میں ابن صیاد کے پاس گئے تو انہوں نے اسے بنو مغالہ قبیلے کے قلعہ کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا۔ ان دنوں وہ بلوغت کے قریب تھا، اسے (آپ کے آنے کا) علم نہ ہو سکا جب تک کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کی کمر پر نہ مارا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟۔'' اس نے آپ کی جانب غصے سے دیکھا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو امیوں (ناخواندہ لوگوں) کی جانب بھیجا گیا ہے۔ ابن صیاد نے آپ سے دریافت کیا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا

(٤١٧٠) أخرجه البخاري: ٦١٧٣ ، ٦١٧٤ ، و مسلم: ٢٩٣٠

الأَمْـرُ عَـلَيْهِ)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي خَبَّأْتُ لَكَ خَبِيئًا)) فَقَالَ: هُوَ الدُّخُ، قَالَ: ((اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ يَكُنْ هُوَ، لا تُسَلَّطْ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ، فَلا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ)) قَالَ سَالِمٌ: فَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ صَيَّادٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لابْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ هَذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ)) قَالَ سَالِمٌ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: ((إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔))

رسول ہوں؟ آپ ﷺ نے اسے روز سے دبایا اور فرمایا: ''میں تو اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتا ہوں۔'' پھر آپ نے ابن صیاد سے پوچھا: ''تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟'' اس نے بتایا کہ کبھی میرے پاس سچی خبر آتی ہے اور کبھی جھوٹی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر معاملہ مشتبہ ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے بطور امتحان اس سے دریافت کیا: ''میں نے تیرے لیے (اپنے دل میں) ایک بات چھپائی ہے۔'' اس نے بتایا وہ دھواں ہے۔ آپ ﷺ نے اسے ڈانٹتے ہوئے فرمایا: ''دور ہٹ! تو اپنی اوقات سے آگے ہرگز نہ بڑھ سکے گا۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس کی گردن اُڑا دینے کی اجازت دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ وہی دجال ہے (جس کے آخری زمانہ میں ظاہر ہونے کی خبر دی گئی ہے) تو تجھے اس پر گرفت حاصل نہیں ہوگی اور اگر یہ شخص دجال نہیں ہے تو تجھے اس کے قتل کرنے میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔'' جناب سالم نے بیان کیا کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا، آپ کہہ رہے تھے: بعد ازاں رسول اللہ ﷺ اور سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ وہاں سے چل دیے، ان کا ارادہ کھجوروں کے اس باغ میں جانے کا تھا جس میں ابن صیاد سکونت پذیر تھا۔ رسول اللہ ﷺ خود کو کھجوروں کی جھاڑیوں سے چھپا رہے تھے تاکہ ابن صیاد آپ کی موجودگی سے بے خبر رہے۔ آپ کا مقصد یہ تھا کہ ابن صیاد کی زبان سے کچھ سننا تھا اور اس وقت ابن صیاد اپنے بستر پر چادر میں لپٹا ہوا لیٹا تھا، وہ خفیف آواز میں کچھ گنگنا رہا تھا۔ اسی دوران ابن صیاد کی والدہ نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ کھجور

کی جھاڑیوں کی اوٹ میں خود کو چھپا رہے ہیں تو اس نے ابن صیاد کو پکارا! اے صاف: یہ ابن صیاد کا نام تھا۔ دیکھ یہ محمد کھڑے ہیں۔ خبردار ہو جا، ابن صیاد گنگنانے سے رک گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'اگر اس کی والدہ اسے خبردار نہ کرتی تو اس کی حقیقت واضح ہو جاتی۔'' جناب سالم نے کہا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عوام الناس میں کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی جس کا وہ اہل ہے۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے واضح کیا کہ ''میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ بلاشبہ سیدنا نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا۔ میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات سے مطلع کرتا ہوں کہ جس سے کسی نبی نے اپنی قوم کو مطلع نہیں کیا ہے۔ تم یقین کرو کہ دجال کانا ہے اور یقیناً اللہ تو کانا نہیں ہے۔''

شرح سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس واقعہ کے متعلق مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ''تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟'' اس نے کہا: مجھے پانی پر تخت نظر آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے سمندر پر ابلیس کا تخت نظر آتا ہے'' اور آپ نے دریافت کیا: ''تجھے اور کیا دکھائی دیتا ہے۔'' اس نے جواب دیا: میں دو سچے اور ایک جھوٹے شخص کو یا دو جھوٹے اور ایک سچے شخص کو دیکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا معاملہ اس پر خلط ملط ہو چکا ہے، اس کو چھوڑ دو۔'' (صحیح مسلم: ۲۹۲۵)

((فَرَضَّهُ)) ''آپ نے اسے دبایا۔'' یہ لفظ ''ضاد'' کے ساتھ ہے۔ امام خطابی کہتے ہیں کہ ضاد کے ساتھ اس لفظ کو پڑھنا غلط ہے۔ صحیح ''صاد'' کے (فَرَصَّهُ) ہے۔ معنی یہ ہے کہ آپ نے اسے پکڑا اور زور سے جھٹکا دیا کہ اس کا جسم دوہرا ہو گیا۔ اسی سے ہے رَصَّ الْبِنَاء ''عمارت کا ایک دوسرے کے اندر پیوست ہونا۔'' قرآن مجید میں ہے:

﴿كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ﴾ .... ''گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں۔'' (سورۂ صف:۴) یونس نے امام زہری رحمہ اللہ سے اس لفظ کو (فر فضه) ''آپ نے اسے جھنجھوڑا۔'' بیان کیا ہے۔

((خَبَّأْتُ لَكَ خَبِيئًا)) ''میں نے تیرے لیے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت چھپائی: ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ .... ''جس روز آسمان پر دھواں نمایاں ہوگا۔'' (سورۂ دخان:۴)

((الدُّخّ)) سے مراد دھواں ہے۔

((فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) ''تو اپنی اوقات سے آگے نہ بڑھ سکے گا۔'' امام خطابی رحمہ اللہ نے کہا: اس جملے کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ تیری رسائی ان غیب کی باتوں تک ہرگز نہ ہو سکے گی جو انبیاء کا خاصہ ہیں اور نہ اس الہام سے ہی تجھے کوئی واسطہ اور علاقہ ہے جو اولیاء اور صالحین امت کے دلوں پر ہوتا ہے۔ تیری زبان سے جو کچھ بھی جاری ہوا وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھجوروں کے جھنڈ میں داخل ہونے سے قبل گنگناتے سنا تو گویا وہ اپنے شیاطین ہی سے محو کلام تھا۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا انجام جو لکھ دیا ہے تو اس کو پائے بغیر ہرگز نہ رہ سکے گا اور ایک نہ ایک دن وہ ضرور تیرا مقدر ٹھہرے گا۔ اس حدیث مبارکہ سے کچھ علماء نے غیر بالغ افراد کے ایمان کے درست ہونے پر دلیل پکڑی ہے۔ اگر نابالغ بچے کا ایمان شریعت کی نگاہ میں درست نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ایمان کے متعلق سوال نہ فرماتے حالانکہ وہ اس وقت حدِ بلوغت کو نہیں پہنچا تھا۔

((يَخْتِلُ)) ''آپ چھپ رہے تھے۔'' کسی کے پاس اس طور سے جانا کہ اسے کانوں کان خبر نہ ہو سکے۔ کسی شکار کو غفلت اور لاعلمی میں پکڑنے کو خَتَلُ الصَّيْدَ کہا جاتا ہے۔

((لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ)) یہ لفظ دونوں طرح راء اور زاء کے ساتھ منقول ہے۔ امام زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ لفظ رمــزة بھی ہے اور زمــرة بھی مروی ہے۔ تمام الفاظ قریب المعنی ہیں کہ سب کا معنی گنگناہٹ ہے۔ واللہ اعلم!

(٤١٧١)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ، أَخْبَرَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَقِيتُ ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ، فَإِذَا عَيْنُهُ قَدْ طَفَتْ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں: میں ایک روز ابن صیاد کو ملا۔ اس کے ساتھ ایک یہودی شخص تھا۔ اس کی

(٤١٧١) سنده ضعيف ...... أخرجه عبد الرزاق في المصنف: ٢٠٨٣٢، وأخرجه مسلم نحوه ومختصرا: ٢٩٣٢ و ذكر هذه اللفظة مرفوعا: ((إِنَّمَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا۔))

وَكَانَتْ عَيْنُهُ خَارِجَةً كَعَيْنِ الْجَمَلِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهَا، قُلْتُ: يَابْنَ الصَّيَّادِ، أَنْشُدُكَ اللّٰهَ مَتَى طَفَتْ عَيْنُكَ؟ فَقَالَ: لَا أَدْرِي وَالرَّحْمٰنِ۔ قُلْتُ: كَذَبْتَ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ۔ فَنَخَرَ ثَلَاثًا، فَزَعَمَ الْيَهُودِيُّ أَنِّي ضَرَبْتُ بِيَدِي عَلَى صَدْرِهِ، قَالَ: وَلَا أَعْلَمُنِي فَعَلْتُ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ۔ فَقَالَ: أَجَلْ لَعَمْرِي وَأَعْدُو قَدْرِي، فَكَأَنَّمَا كَانَ سِقَاءً انْفَشَّ۔ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَفْصَةَ، فَقَالَتِ: اجْتَنِبْ هٰذَا الرَّجُلَ، فَإِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ عِنْدَ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا۔

آنکھ ایسے تھی جیسے پھولا ہوا انگور ہو اور اس کی آنکھ اپنی جگہ سے باہر تھی جس طرح اونٹ کی آنکھ ہو۔ جب میں نے اسے دیکھا تو اس سے پوچھا: اے ابن صیاد: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تو بتا تیری آنکھ کب سے پھولی ہے؟ اس نے کہا: مجھے معلوم نہیں اور رحمٰن کی قسم! میں نے کہا: تو جھوٹ کہتا ہے بھلا تجھے معلوم نہیں حالانکہ وہ تیرے سر میں لگی ہوئی ہے۔ اس نے تین بار نرخرے سے زوردار سانس لیا۔ یہودی شخص نے سمجھا کہ میں نے اپنا ہاتھ اس کے سینے پر مارا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حالانکہ مجھے معلوم نہیں کہ میں نے ایسا کیا ہو۔ میں نے کہا: پرے ہٹ! تو اپنی اوقات سے ہرگز تجاوز نہ کر سکے گا۔ اس نے کہا: جی ہاں، میری زندگی کی قسم! میں اپنی اوقات سے آگے بڑھوں گا۔ وہ اس وقت ایسے تھا جیسے پچکا ہوا مشکیزہ ہو۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اس واقعہ کا ذکر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو انہوں نے جواب دیا: اس شخص سے اجتناب رکھ، ہم باتیں کرتے ہیں کہ دجال کا خروج اس وقت ہوگا جب وہ کسی بات پر ناراض ہوگا۔

فائدہ: صحیح مسلم میں یہ حدیث دو طرق کے ساتھ مروی ہے، ان دونوں کے الفاظ درج ذیل ہے، قارئین غور سے پڑھ لیں اور درج ذیل حدیث سے موازنہ کر لیں، تاکہ زائد الفاظ کا ادراک ہو جائے، کیونکہ درج بالا روایت میں امام زہری مدلس ہے:

طریق اول: ......عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَائِدٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ، فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ، فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَائِدٍ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا۔))؟ ......امام نافع سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ابن صیاد سے مدینہ کے کسی راستہ میں ملاقات ہوگئی، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے ایسی بات کہی جو اسے غصہ دلانے والی تھی، پس وہ

اتنا پھولا کہ راستہ بھر گیا، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے، جبکہ ان کو یہ خبر مل چکی تھی تو انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تم پر رحم فرمائے، تم نے ابن صائد کے بارے میں کیا ارادہ کیا تھا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال کسی پر غصہ کرنے کی وجہ سے ہی نکلے گا۔''

طریق ثاني: ......عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ نَافِعٌ يَقُولُ: ابْنُ صَيَّادٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَقِيتُهُ مَرَّتَيْنِ، قَالَ: فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ: هَلْ تَحَدَّثُونَ أَنَّهُ هُوَ؟ قَالَ: لَا، وَاللهِ قَالَ: قُلْتُ: كَذَبْتَنِي، وَاللهِ لَقَدْ أَخْبَرَنِي بَعْضُكُمْ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا، فَكَذٰلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ، قَالَ: فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ، قَالَ: فَلَقِيتُهُ لَقْيَةً أُخْرَى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، قَالَ: قُلْتُ: لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ؟ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هٰذِهِ، قَالَ: فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ، قَالَ: فَزَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِي أَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِيَ حَتَّى تَكَسَّرَتْ، وَأَمَّا أَنَا فَوَاللهِ مَا شَعَرْتُ، قَالَ: وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَهَا، فَقَالَتْ: مَا تُرِيدُ إِلَيْهِ؟ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ۔)) ......امام نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ابن صیاد سے دو مرتبہ ملاقات کی، میں اس سے ملا تو میں نے بعض لوگوں سے کہا کیا تم بیان کرتے ہو کہ وہ وہی (دجال) ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں، میں نے کہا: تم نے مجھے جھٹلا دیا ہے، اللہ کی قسم! تم میں سے بعض نے مجھے خبر دی کہ وہ ہرگز نہیں مرے گا یہاں تک کہ تم میں سے زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہو جائے گا، پس وہ ان دنوں لوگوں کے گمان میں ایسا ہی ہے، پھر ابن صیاد ہم سے باتیں کر کے جدا ہو گیا، پھر میں اس سے دوسری مرتبہ ملا تو اس کی آنکھ پھول چکی تھی تو میں نے اس سے کہا: میں تیری آنکھ جو اس طرح دیکھ رہا ہوں یہ کب سے ہوئی ہے؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا، میں نے کہا: تو جانتا ہی نہیں، حالانکہ یہ تو تیرے سر میں موجود ہے، اس نے کہا: اگر اللہ نے چاہا تو وہ تیری لاٹھی میں اسے پیدا کر دے گا، پھر اس نے گدھے کی طرح زور سے آواز نکالی، اس سے زیادہ سخت آواز میں نے نہیں سنی تھی اور میرے بعض ساتھیوں کا خیال ہے کہ میں نے اسے اپنے پاس موجود لاٹھی سے اتنا مارا کہ وہ ٹوٹ گئی، حالانکہ اللہ کی قسم! مجھے اس کاروائی کا علم تک نہیں تھا، پھر وہ ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے تو انہیں یہ واقعہ بیان کیا، انہوں نے کہا: تیرا اس سے کیا کام تھا کیا تو جانتا نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کے پاس دجال کو بھیجنے والی چیز سب سے پہلے وہ غصہ ہوگا جو اسے کسی پر آئے گا۔'' (م،م)

(٤١٧٢)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ،

(٤١٧٢) أخرجه مسلم: ٢٩٣٢

حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَيُّوبَ......

عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا: أَغْضَبَهُ، فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلأَ السِّكَّةَ، فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا أَرَدْتَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا يَخْرُجُ عِنْدَ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا۔))

جناب نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ابن صیاد سے ملاقات مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ہوئی۔ انہوں نے اس کو کوئی کلمہ کہا جس سے وہ ناراض ہوگیا۔ یہاں تک کہ اس کی رگیں پھول گئیں۔ اس نے راستہ روک لیا۔ اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی بہن سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جبکہ انھیں اس واقعہ کی خبر مل چکی تھی۔ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالی تجھ پر رحم فرمائے۔ تیرا ابن صیاد سے کیا واسطہ (کہ تو نے اس کو ناراض کر دیا) کیا تجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کا خروج اس وقت ہوگا جب وہ کسی بات پر ناراض ہوگا۔''

تشریح: امام ابوسلیمان خطابی رحمہ اللہ نے کہا: علماء کے مابین ابن صیاد کے متعلق بڑا شدید اختلاف پایا جاتا ہے اور اس کا معاملہ انتہائی پُر پیچ اور گنجھلک ہے حتی کہ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ہر قسم کی باتیں کہہ دی گئی ہیں۔ ابن صیاد کے متعلق ایک نازک سوال اُٹھایا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی میں اس نے اپنی جھوٹی نبوت کا اظہار کیا، اس پر طرہ یہ کہ وہ مدینہ میں سکونت پذیر ہے اور بالکل پڑوس میں ہے کچھ زیادہ دور نہیں، پھر آپ ﷺ نے آیت پوشیدہ رکھ کر اس کا امتحان کیونکر لیا اور بعد ازاں ان الفاظ کے ساتھ اس پر پھٹکار ڈالی کہ ذلیل ہو! تو ہرگز اپنی اوقات سے آگے نہ بڑھ سکے گا، لیکن اسے قتل نہیں کرایا آخر اس کی وجہ کیا ہے۔

امام خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرے ذہن میں اس کے متعلق جو بات آتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ واقعہ ان دنوں کا ہے جب آپ کا یہودیوں سے معاہدہ چل رہا تھا۔ تاریخ اور سیرت کی کتب میں میں یہ بات واضح ہے کہ مدینہ تشریف آوری کے بعد آپ نے یہودیوں سے معاہدہ تحریر کیا جو ''میثاق مدینہ'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ابن صیاد بھی چونکہ مدینہ میں مقیم یہود کا ایک فرد تھا اور صلح کے عموم میں شامل تھا۔ اس لیے آپ ﷺ نے اس سے بھی کوئی تعرض نہ کیا۔ آپ علیہ السلام کو اس کی باتیں پہنچی رہتی تھیں وہ آئے روز امور غیب کے متعلق جو باتیں کرتا رہتا اور نت نئی کہانت کرتے ہوئے جو بے پر کی اُڑاتا رہتا وہ سب باتیں آپ تک پہنچتی تھیں۔ لہٰذا آپ نے اس کا امتحان لینا چاہا کہ اس کا معاملہ پوری طرح عیاں ہو جائے۔ جب آپ ﷺ نے اس سے گفت وشنید کی تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ وہ باطل پرست اور جادوگروں اور کاہنوں کا ساتھی ہے یا اس کے پاس جنات اور شیاطین کا آنا جانا لگا رہتا ہے۔ جب آپ نے اس کے منہ سے ''دُخ'' کا

لفظ سنا تو اسے ڈانٹتے ہوئے فرمایا: ''دفع ہو! اور تو اپنی اوقات سے ہرگز آگے نہ بڑھ سکے گا۔'' اس جملے سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ یہ باتیں شیطان نے اس کی زبان پر جاری کی ہیں اور یہ شیطانی الفاظ کے سوا اور کچھ نہیں، ان باتوں کا آسمانی وحی کے ساتھ دور کا بھی ناطہ نہیں ہے۔ اس کو ان قدسی صفات، حاملین نبوت سے کچھ نسبت نہیں جنہیں علم وعرفان عطا کیا جاتا ہے اور ان کے سینہ پُر انوار میں وحی کا نور بھرا جاتا ہے اور ان کا دل مہبط وحی اور معارف کا خزینہ ہوتا ہے۔ اس کا معاملہ تو تُک بندیوں کے سوا کچھ نہیں، کبھی کوئی صحیح بات نکل آتی ہے اور اکثر و بیشتر جھوٹ اور دروغ کا صدور ہی ہوتا ہے۔ خود اس کے اپنے الفاظ میں ''میرے پاس سچا بھی آتا ہے اور جھوٹا بھی۔'' اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''معاملہ تجھ پر مشتبہ ہو گیا ہے۔''

بہرتفصیل اس کا وجود فتنہ اور آزمائش سے کم نہ تھا جس سے اہل ایمان کی آزمائش مقصود تھی تاکہ جسے ہلاک ہونا ہے وہ دلیل دیکھ کر ہلاک ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں لوگوں کا امتحان بچھڑے سے لیا ہے۔ اس فتنے میں ایک قوم گرفتار ہوگئی اور تباہ و برباد ہوئی اور کچھ کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور درست راستے کی توفیق ارزانی فرمائی اور انہیں محفوظ فرمایا۔ اس کے متعلق روایات میں خاصا اختلاف پایا جاتا ہے۔ بڑا ہونے کے بعد اس کا کیا ہوا؟ یہ معاملہ بھی ایک معمہ سے کم نہیں۔ یہ بھی مروی ہے کہ اس نے توبہ کر لی تھی۔ جب وہ بالغ ہوا تو مسلمان ہو گیا اور مدینہ میں فوت ہوا اور جب اس پر نماز جنازہ پڑھی گئی تو اس کے چہرے کو ننگا کر دیا گیا تاآنکہ سارے لوگوں نے اس کو دیکھا اور ان سے کہا گیا کہ اچھی طرح دیکھ لو اور گواہ ہو جاؤ۔

(٤١٧٣)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالا: نا عَبْدُ الأَعْلَى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ الصَّيَّادِ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ لِي: قَدْ لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ، أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّهُ لا يُولَدُ لَهُ؟)) قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَقَدْ وُلِدَ لِي، أَوَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلا مَكَّةَ)) قُلْتُ:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک ابن صیاد کے ساتھ رہا۔ اس نے مجھ سے کہا: مجھے لوگوں سے کس قدر بڑی باتوں کا سامنا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں میں دجال ہوں؟ کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا؟ آپ نے فرمایا: ''دجال کے ہاں اولاد نہیں ہوگی۔'' میں نے کہا: درست ہے۔ اس نے کہا: جبکہ میری اولاد ہے۔ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے

(٤١٧٣) أخرجه مسلم: ٢٩٢٧

بَـلَـی ، قَالَ: فَقَدْ وُلِدْتُ بِالْمَدِينَةِ وَهَاأَنَا أُرِيدُ مَـكَّةَ ، قَـالَ: ثُـمَّ قَـالَ لِـی فِی آخِرِ قَوْلِهِ: أَمَا وَاللَّهِ! إِنِّی لأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ، وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ، فَلَبَّسَنِی۔

یہ نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا تھا: ''وہ مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ میں داخل نہیں ہوگا۔'' میں نے کہا: ٹھیک ہے۔اس نے کہا: میں تو مدینہ میں پیدا ہوا ہوں اور مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس نے آخر میں کہا: خبردار! اللہ کی قسم، میں دجال کے پیدا ہونے اور اس کے مقام کو جانتا ہوں نیز (یہ بھی جانتا ہوں کہ) وہ کہاں ہے۔(ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اس نے مجھے (اپنے بارے میں) شک میں مبتلا کر دیا۔

شرح سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا موقف ہے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ میں نے کہا: آپ تو اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اس بات پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قسم اُٹھاتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات کا انکار نہیں کیا۔(صحیح بخاری: ۷۳۵۵، صحیح مسلم: ۲۹۲۹)

مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ابن صیاد تو مسلمان ہو گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اگرچہ مسلمان ہو گیا ہے (تب بھی وہی دجال ہے)۔ان سے کہا گیا: وہ تو مکہ مکرمہ میں بھی داخل ہوا اور قبل ازیں مدینہ میں تھا؟ انہوں نے کہا: خواہ وہ مکہ میں داخل ہو گیا ہے۔(ضعیف الاسناد، ابوداود: ۴۳۲۸)

مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جنگ حرّہ کے دن ابن صیاد کو گم پایا۔

(صحیح الاسناد، ابوداود: ۴۳۳۲)

مذکورہ بالا روایت ان روایات کے مخالف ہے جن میں مذکور ہے کہ وہ مدینہ میں فوت ہوا۔

مروی ہے کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے نیز انہوں نے بیان کیا کہ اس کی والدہ کا کہنا ہے: میں نے اسے بارہ ماہ پیٹ کے اندر اُٹھایا ہے۔ پیدا ہوا تو اس نے دو ماہ جتنے بچے کی طرح چیخ ماری اور یہ کہ ایک دن میں اتنا بڑھ جاتا تھا جتنا عام بچہ ایک ماہ کے اندر پلتا اور بڑھتا ہے۔

میں کہتا ہوں: سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: ((یـمـکـث أَبُوا الدَّجَّال ثَلَاثِينَ عَاما لَا يُولد لَهما ، ثُمَّ يُولد لَهما غُلَام أَعور وأضرس وَأقله مَنْفَعَة ، تنام عَيناهُ وَلا ينَام قـلبه۔)) ''دجال کے والدین تیس سال تک (بغیر اولاد کے) رہیں گے، ان کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوگا۔ بعدازاں

ان کے ہاں ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا جو بڑے بڑے دانتوں والا ہوگا اور وہ بہت کم فائدہ والا ہوگا، اس کی آنکھیں سو جاتی ہوں گی لیکن اس کا دل نہیں سوئے گا۔ (سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) ہم نے مدینہ منورہ میں یہودیوں کے ہاں ایک بچے کے بارے میں سنا، میں اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اس بچے کے والدین کے پاس گئے تو وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ وصف کے مطابق تھے۔ ہم نے دریافت کیا کہ کیا تمہارا کوئی لڑکا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تیس سال تک ہمارے ہاں کوئی اولاد نہ تھی، اس کے بعد ہمارے ہاں بڑے بڑے دانتوں والا ایک کانا لڑکا پیدا ہوا جو بہت کم فائدہ پہنچانے والا ہے، اس کی آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن اس کا دل نہیں سوتا۔ (ضعیف، ترمذی: ۲۲۴۸)

(٤١٧٤)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَاكِمُ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ وَلَدَتْ غُلامًا مَمْسُوحَةٌ عَيْنُهُ، طَالِعَةٌ نَابُهُ، فَأَشْفَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَكُونَ الدَّجَّالَ، فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيفَةٍ يُهَمْهِمُ، فَآذَنَتْهُ أُمُّهُ، فَقَالَتْ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ هَذَا أَبُو الْقَاسِمِ، فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيفَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللّٰهُ؟ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ)) ثُمَّ قَالَ: ((يَابْنَ الصَّائِدِ مَا تَرَى؟)) قَالَ: أَرَى حَقًّا، وَأَرَى بَاطِلا، وَأَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ، قَالَ: ((فَلُبِّسَ)) فَقَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟)) قَالَ هُوَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)) ثُمَّ خَرَجَ وَتَرَكَهُ، ثُمَّ أَتَى مَرَّةً أُخْرَى، فَوَجَدَهُ فِي نَخْلٍ لَهُ يُهَمْهِمُ، فَآذَنَتْهُ أُمُّهُ، فَقَالَتْ: يَا

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں یہودیوں کی ایک عورت نے ایک بچہ جنم دیا جس کی ایک آنکھ مٹی ہوئی تھی اور اس کی کچلیاں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوف زدہ ہو گئے کہ کہیں یہ دجال نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا وہ ایک چادر میں لیٹا ہوا آہستہ آہستہ کچھ کہہ رہا تھا جس کا مفہوم سمجھ نہیں آرہا تھا۔ اس کی ماں نے اسے متنبہ کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے بندے! یہ ابوالقاسم ہیں۔ (خیال کر) اس پر وہ چادر سے باہر نکل آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس عورت کا کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے، اگر یہ اسے چھوڑ دیتی تو (اس کا معاملہ) حل ہو جاتا۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اے ابن صائد! تجھے کیا نظر آتا ہے؟'' اس نے جواب دیا: مجھے حق بھی نظر آتا ہے اور باطل بھی، نیز مجھے پانی پر عرش نظر آتا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس پر معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''تو اس بات کی گواہی

(٤١٧٤) اسناده على شرط مسلم ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ١٤٩٦٠

عَبْـدَ الـلّٰـهِ، هٰذَا أَبُو الْقَاسِمِ قَدْ جَاءَ، فَقَالَ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـا لَـهَـا قَـاتَـلَهَا اللّٰهُ لَوْ تَـرَكَتْهُ، لَبَيَّنَ)) قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَـطْمَعُ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ كَلَامِهِ شَيْئًا، فَيَعْلَمُ هُوَ هُوَ أَمْ لَا، فَقَالَ: ((يَابْنَ الصَّائِدِ، مَا تَرَى؟)) قَـالَ: أَرَى حَقًّا، وَأَرَى بَاطِلًا، وَأَرَى عَرْشًا عَـلَـى الْـمَـاءِ، قَـالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ الـلّٰـهِ؟)) فَـقَـالَ هُوَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟ فَـقَـالَ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ: ((آمَـنْـتُ بِـاللّٰهِ وَرَسُـولِهِ فَلُبِّسَ عَلَيْهِ)) ثُمَّ خَرَجَ وَتَرَكَهُ، ثُمَّ جَـاءَ فِـي الثَّـالِثَةِ أَمِ الـرَّابِعَةِ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُـمَـرُ فِـي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَأَنَـا مَـعَهُ، قَالَ: فَبَادَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، وَرَجَا أَنْ يُسْمِعَهُمْ مِنْ كَلَامِهِ شَيْئًا، فَسَبَـقَـتْـهُ أُمُّـهُ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، هٰذَا أَبُـو الْـقَاسِمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا لَهَـا قَـاتَـلَهَـا الـلّٰـهُ لَوْ تَرَكَتْهُ، لَبَيَّنَ)) فَقَالَ: ((يَـابْـنَ صَـائِـدٍ مَا تَرَى؟)) قَالَ: أَرَى حَقًّا، وَأَرَى بَـاطِـلًا، وَأَرَى عَـرْشًـا عَـلَى الْمَاءِ، فَـقَـالَ: ((أَتَشْهَـدُ أَنِّـي رَسُولُ اللّٰهِ؟)) فَذَكَرَ مِثْلَهُ، فَقَالَ: ((يَابْنَ صَائِدٍ، إِنَّا قَدْ خَبَّأْنَا لَكَ خَبِيـئَةً فَـمَا هُوَ؟)) قَالَ: الدُّخُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اخْسَـأْ، اخْسَأْ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْـخَـطَّابِ: ائْذَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَقْتُلَهُ، فَقَالَ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ يَـكُنْ هُوَ، فَلَسْتَ

دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔'' اس نے کہا: آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتا ہوں۔'' پھر آپ ﷺ اس کے پاس سے اُٹھ کر چلے آئے اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔ پھر آپ ﷺ دوسری مرتبہ اس کے پاس گئے اور اسے کھجوروں کے جھنڈ میں پایا کہ وہ کچھ گنگنا رہا ہے اس کی ماں نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے بندے! یہ ابوالقاسم ہیں جو آرہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس عورت کو کیا ہوا؟ اللہ اسے ہلاک کرے، اگر یہ اسے چھوڑ دیتی تو (اس کا معاملہ) حل ہو جاتا۔'' سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ چاہتے تھے کہ اس کی کچھ کلام سنیں تاکہ معلوم کر سکیں کہ کیا یہ وہی دجال (اکبر) ہے یا نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''اے ابن صائد! تجھے کیا نظر آتا ہے؟'' اس نے کہا: میں حق کو بھی دیکھتا ہوں اور باطل کو بھی اور میں پانی پر ایک عرش دیکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' اس نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، اس پر معاملہ خلط ملط ہو گیا، پھر آپ اس کے پاس سے چلے آئے اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا، بعد ازاں آپ ﷺ تیسری، چوتھی مرتبہ آئے اور آپ کے ہمراہ سیدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما اور مہاجرین وانصار کی ایک جماعت تھی اور اس میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے پہلے اس تک پہنچنے میں

صَاحِبَهُ، إِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِلا يَكُنْ هُوَ، فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَقْتُلَ رَجُلا مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ)) قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُشْفِقًا أَنَّهُ الدَّجَّالُ۔

جلدی کی۔ آپ ﷺ کی خواہش تھی کہ لوگوں کو اس کی کوئی گفتگو سنائیں۔ لیکن اس کی ماں نے اسے جلدی سے خبردار کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے بندے! یہ ابوالقاسم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس عورت کو کیا ہوا، اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے، اگر یہ اسے چھوڑ دیتی تو اس کا معاملہ واضح ہو جاتا۔'' پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''اے ابن صائد! تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟'' اس نے کہا: میں حق اور باطل دونوں کو دیکھتا ہوں۔ نیز مجھے پانی پر ایک عرش نظر آتا ہے۔ آپ نے اس سے کہا: ''کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' اس نے آگے سے یہی سوال کیا: کیا آپ مجھے اللہ کا رسول مانتے ہیں؟ آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''اے ابن صائد! ہم نے تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے، وہ کیا ہے؟'' اس نے بتایا: وہ دھواں ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دور ہٹ، پرے دفع ہو!'' سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس کے قتل کی اجازت دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ابن صیاد وہی دجال ہے جس کے آخری زمانہ میں ظاہر ہونے کی خبر دی گئی ہے تو تو اسے قتل نہیں کر سکے گا کہ اسے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہی قتل کریں گے، اگر یہ وہ نہیں تو تجھے ذمہ کا اہل شخص قتل نہیں کرنا چاہیے۔'' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ کو مسلسل اندیشہ لگا رہا کہ کہیں یہی دجال نہ ہو۔

فائدہ: آپ ﷺ کو اندیشہ اس وقت تک تھا جب تک آپ ﷺ کو دجال اکبر کے بارے میں واضح معلومات نہ تھیں۔ واضح معلومات آ جانے کے بعد یہ اندیشہ جاتا رہا۔ (ع،س)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ابن صیاد معاہدین کا ایک فرد تھا۔ اسی لیے آپ ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم صادر نہیں فرمایا۔

فائدہ: علامہ بن اثیر نے "النہایہ" میں کہا: ابن صیاد ایک یہودی تھا یا ان کے ساتھ ملا جلا رہتا تھا، اس کا نام صاف کہا گیا ہے، اس کے پاس کہانت اور جادو کا علم تھا اور یہ اپنے وقت میں اللہ کے ایمان دار بندوں کے لیے ایک امتحان تھا تاکہ جو ہلاک ہو، دلیل کے ساتھ ہلاک ہو اور جو زندہ رہے، دلیل کے ساتھ زندہ رہے، اکثر کہتے ہیں کہ یہ مدینے میں مرا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ واقعہ حرہ کے موقع پر اسے گم پایا گیا اور پھر ملا نہیں۔ ابتداء میں رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق اندازہ ظاہر فرمایا تھا کہ یہی وہ دجال ہے جو ظاہر ہونے والا ہے، آپ ﷺ نے کئی بار اس کی حقیقت جاننے کی کوشش بھی کی، لیکن دیگر روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بعد میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے متعلق مزید علامات بیان کر دی گئیں جن سے پتہ چلا کہ اگرچہ ابن صیاد میں بھی دجال والی اور خارق عادت کچھ علامات پائی جاتی تھیں، تاہم وہ دجال نہیں، دجال کا ظہور قیامت کے قریب مہدی کے زمانہ میں ہوگا اور اسی زمانہ میں آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے۔ ابن صیاد سے متعلقہ مختلف احادیثِ صحیحہ مروی ہیں، کچھ احادیث کا ذکر ان ابواب میں گزرا ہے۔ (م،م)

(10)......بَابُ نُزُوْلِ عِيْسٰى بْنِ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا

(٤١٧٥)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا، يَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، فَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ عنقریب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تم میں عادل حکمران کی حیثیت سے آسمان سے اتریں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو ماردیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے، مال کی بہتات ہو جائے گی یہاں تک کہ کوئی شخص مال لینے کے لیے تیار نہ ہوگا۔"

(٤١٧٥) أخرجه البخاري: ٢٢٢٢، و مسلم: ١٥٥

شرح ((يَـكْسِرُ الصَّلِيْبَ)) اس سے مراد یہ ہے کہ عیسائیت کو ختم کردیں گے۔صلیب کو ماننے والے ہی نہ رہیں گے تو گویا صلیب ٹوٹ گئی اور تمام فیصلے اسلام کی تعلیمات کے مطابق کیے جائیں گے۔خنزیر کو قتل کردینے کا مفہوم یہ ہے کہ اس کا پالنا پوسنا اور کھانا حرام قرار دیں گے نیز اسے مارنے کا حکم نامہ صادر فرمائیں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خنزیر نجس عین ہے۔سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اس کے قتل کا حکم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ارشاد فرمائیں گے۔اور یہ سامنے کی بات ہے مباح اور فائدہ مند چیز کا اتلاف اور ضیاع ہرگز جائز نہیں بلکہ اس کی حفاظت وصیانت ضروری ہے۔

((وَيَـضَعُ الْجِزْيَةَ)) ''جزیہ موقوف کردیں گے۔'' اس سے مراد اہل کتاب ہیں،حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں اسلام لانے پر مجبور کردیں گے۔سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے زمانہ میں اسلام کے علاوہ تمام دین مٹ جائیں گے۔سیدنا عیسیٰ علیہ السلام دجال کو بھی ہلاک کریں گے،آپ کی حکومت زمین میں چالیس سال تک رہے گی،پھر وہ فوت ہوں گے اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔''

ایک قول کے مطابق جزیہ موقوف کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ اس زمانہ میں مال کی اس قدر بہتات ہو جائے گی کہ کوئی ضرورت مند اور محتاج باقی نہ رہے گا کہ جزیہ دیں تو کسے دیں کہ کوئی وصول کرنے والا ہی نہیں ہوگا۔اس مفہوم کی تائید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان سے ہوتی ہے: ((فَيَـفِيْـضُ الْـمَـالَ حَتّٰى لا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ)) ''مال اس قدر بہہ پڑے گا کہ کوئی وصول کرنے والا نہ ہوگا۔''

(٤١٧٦)۔أَخْبَـرَنَـا ابْـنُ عَبْـدِ الْـقَاهِرِ ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ، حَدَّثَنَا إِبْـرَاهِيـمُ بْـنُ مُـحَـمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، حَدَّثَنِيهِ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ......

عَـنْ أَبِي هُـرَيْـرَةَ ، أَنَّـهُ قَـالَ: قَـالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالـلَّهِ! لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَـادِلا ، فَـلَيَـكْسِـرَنَّ الـصَّـلِيبَ ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْـخِـنْـزِيـرَ ، وَلَيَـضَـعَنَّ الْجِزْيَةَ ، وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِـلاصَ ، فَـلا يَسْـعَـى عَلَيْهَـا ، وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّـحْـنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ ، وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ ، فَلا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! ضرور بالضرور عیسیٰ علیہ السلام تم میں عادل حکمران کی حیثیت سے آسمان سے اتریں گے، پس وہ ضرور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور یقیناً جزیہ کو ختم کردیں گے اور اونٹنیوں کو چھوڑ دیں گے، ان سے کام نہیں لیا جائے گا، عداوت، بغض اور حسد ختم ہو جائے گا اور مال کی طرف لوگوں کو

(٤١٧٦) أخرجه مسلم: ١٥٥

بُلایا جائے گا لیکن کوئی شخص مال لینے کے لیے رضا مند نہیں ہوگا۔"

(٤١٧٧)۔أَخْبَـرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْـنُ يُـوسُفَ، حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ......

أَنَّ أَبَـا هُـرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ أَنْتُـمْ إِذَا نَـزَلَ ابْـنُ مَـرْيَـمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارا کیا حال ہوگا جب عیسیٰ علیہ السلام تم میں آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔"

شرح: جناب معمر رحمہ اللہ نے امام زہری رحمہ اللہ سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ((فَـأَمَّـكُـمْ أَوْ إِمَـامُـكُـمْ مِـنْكُمْ)) جبکہ ابن ابی ذئب نے امام زہری رحمہ اللہ سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ((فَـأَمَّـكُـمْ مِنْكُمْ)) پھر جناب ابن ابی ذئب نے خود اس کا معنی بتایا کہ: "وہ تمہاری حکمرانی تمہارے رب کی کتاب، اور تمہارے نبی کی سنت کے مطابق کریں گے۔"

(٤١٧٨)۔أَخْبَـرَنَـا أَبُـو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ، أَخْبَرَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الـرَّحْـمَنِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ......

أَنَّـهُ سَـمِـعَ أَبَـا هُـرَيْـرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّـذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ مِنْ فَجِّ الرَّوْحَاءِ بِالْحَجِّ، أَوْ بِالْعُمْرَةِ، أَوْ لَيُثَنِّيَنَّهُمَا۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام روحاء کی گھاٹی سے حج یا عمرہ یا حج قران کے لیے لبیک کہیں گے۔"

فائدہ: روحاء مدینہ منورہ سے تقریبا ۵۰ رکلومیٹر کے فاصلے پر ایک مقام ہے۔ (ع،س)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((لَيُـحَـجَّـنَّ الْبَيْـتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ۔))...... "بیت اللہ کا حج اور عمرہ یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی ہوتا رہے گا۔"

(صحيح بخاری: ١٥٩٣)

(٤١٧٧) أخرجه البخاري: ٣٤٤٩، و مسلم: ١٥٥

(٤١٧٨) أخرجه مسلم: ١٢٥٢

(11)......بَابُ الْمَهْدِيِّ

امام مہدی کا ظہور

(٤١٧٩)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ زِيَادُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْحَنَفِيُّ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّرِيِّ التَّمِيمِيُّ الْحَافِظُ، بِالْكُوفَةِ، أَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، نَا فِطْرٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ......

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلا يَوْمٌ، لَبَعَثَ اللّٰهُ رَجُلا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَؤُهَا عَدْلا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا۔))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے تب بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو خلیفہ بنائے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے معمور کر دے گا جیسے وہ (اس سے قبل) ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی۔''

(٤١٨٠)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ، أَخْبَرَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّازُ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَلاءً يُصِيبُ هَذِهِ الأُمَّةَ حَتَّى لا يَجِدُ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلا مِنْ عِتْرَتِي أَهْلِ بَيْتِي، فَيَمْلأُ بِهِ الأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الأَرْضِ، لا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا، وَلا تَدَعُ الأَرْضُ مِنْ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مصیبت کا تذکرہ کیا جس سے یہ امت دو چار ہوگی حتی کہ ظلم وستم سے بچنے کے لیے کوئی شخص پناہ نہیں پائے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک شخص کو خلیفہ بنائے گا جو میرے خاندان اور میرے اہل بیت سے ہوگا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے اس سے پہلے پوری زمین ظلم وجور سے اٹی ہوئی تھی۔ آسمان وزمین کے باشندے اس سے راضی ہوں گے، آسمان بارش کا ایک

(٤١٧٩) صحيح ......أخرجه ابوداود: ٤٢٨٣

(٤١٨٠) ضعيف ......أخرجه الحاكم فى المستدرك مختصرا: ٨٦٦٩

نَبَـاتِهَا شَيْئًا إِلا أَخْرَجَتْهُ حَتَّى يَتَمَنَّى الأَحْيَاءُ الأَمْـوَاتَ ، يَـعِيــشُ فِي ذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ۔))

قطرہ بھی اپنے پاس نہیں رکھے گا مگر اسے برسادے گا اور زمین اپنی تمام انگوریاں اُگادے گی اور اپنے پاس کچھ نہ رکھے گی (خوشحالی اس قدر ہو جائے گی) کہ (اس وقت کے) زندہ لوگ فوت شدگان کے جی اُٹھنے کی تمنا کریں گے، وہ سات سال یا آٹھ سال یا نو سال اسی کیفیت میں زندہ رہے گا۔''

شرح سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ((الْـمَهْدِي مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ۔)) ......''مہدی میرے خاندان اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔''

(صحیح، ابوداود: ٤٢٨٤، ابن ماجه: ٤٠٨٦)

مروی ہے کہ ((يَعْـمَـلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ، فَيَلْبُثُ سَبْعَ سِنِينَ ، ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْـمُسْـلِمُونَ۔)) ......''وہ لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کے مطابق فیصلے کرے گا وہ سات سال ٹھہرے گا (حکومت کرے گا) پھر فوت ہو جائے گا اور مسلمان اس پر جنازہ پڑھیں گے۔'' (ضعیف، ابوداود: ٤٢٨٦، ٤٢٨٨)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((الْـمَهْدِي مِنِّي ، أَجْلَى الْجَبْهَةِ ، أَقْنَى الأَنْفِ ، يَـمْلأُ الأَرْضَ قسطـا وَعَدْلا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا ، يَمْلِكُ سِنِينَ۔)) ......''مہدی مجھ سے ہوگا، اس کی پیشانی کشادہ اور ناک اونچی ہوگی، زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم اور جور سے بھری ہوئی تھی، وہ کئی سال تک حکومت کرے گا۔'' (حسن، ابوداود: ۴۲۸۵، ابوداود کی روایت میں سات سالوں کا ذکر ہے)

عَـنْ أَبِـي سَـعِيـدٍ الْـخُـدْرِيِّ ، عَـنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ الْمَهْدِي ، قَالَ: ((فَيَجِيء إِلَيْهِ الرَّجُل ، فَيَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي أَعْطِنِي ، قَالَ: فَيُحْثِي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ۔)) ...... سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے امام مہدی رحمہ اللہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا: ایک شخص اس کے پاس آ کر کہے گا: اے مہدی! مجھے دیجئے، مجھے دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ ایک شخص کو کپڑے میں اس قدر مال ڈال کر دے گا جتنا وہ اُٹھا سکے گا۔'' (حسن، ترمذی: ٢٢٣٢، وابن ماجه: ٤٠٨٣)

(٤١٨١)۔حَـدَّثَـنَـا أَبُـو الْـفَـضْلِ زِيَادُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَفِيُّ ، أَنَا أَبُو مُعَاذٍ الشَّاهُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْـمُـزَنِـيُّ ، حَـدَّثَـنَـا أَبُـو بَـكْـرٍ أَحْـمَـدُ بْـنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمُقْرِي الأَدَمِيُّ ، بِبَغْدَادَ ،

(٤١٨١) أخرجه مسلم: ٢٩١٤

حَـدَّثَـنَـا مُـحَـمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يُعْطِي الْمَالَ بِغَيْرِ عَدَدٍ۔))

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو بغیر گنے مال عنایت کرے گا۔''

(12)......بَابُ كَلَامِ السِّبَاعِ

درندوں کا انسانی آواز میں گفتگو کرنا

(٤١٨٢)۔أَخْبَـرَنَـا أَبُـو سَعِيـدٍ الـطَّاهِرِيُّ ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ الْبَزَّازُ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْـعُذَافِرِيُّ ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ......

عَـنْ أَبِـي هُـرَيْرَةَ ، قَالَ: جَاءَ ذِئْبٌ إِلَى رَاعِي غَـنَـمٍ ، فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً ، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى انْتَـزَعَهَـا مِنْهُ ، قَالَ: فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلَى تَلٍّ ، فَـأَقْـعَـى وَاسْتَـقَرَّ ، وَقَالَ: عَمَدْتُ إِلَى رِزْقٍ رَزَقَـنِيـهِ الـلّٰهُ أَخَذْتُهُ ، ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّي؟ فَقَالَ الـرَّجُلُ: تَاللّٰهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ ، فَـقَـالَ الـذِّئْـبُ: أَعْـجَـبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي الـنَّـخَلاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضَى وَمَـا هُـوَ كَـائِـنٌ بَعْدَكُمْ ، قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُـودِيًّا ، فَجَاءَ إِلَى ﷺ فَـأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ ، فَـصَـدَّقَـهُ النَّبِيُّ ﷺ ثُـمَّ قَـالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهَا أَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ، قَدْ أَوْشَكَ الـرَّجُـلُ أَنْ يَـخْرُجَ ، فَلا يَرْجِعَ حَتَّى يُحَدِّثَهُ نَعْلاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک بھیڑیا بکریوں کے چرواہے کے پاس آیا اور اس نے ریوڑ سے ایک بکری اُٹھالی، چرواہا اس کے پیچھے بھاگا حتی کہ اس نے بھیڑیے کے چنگل سے بکری آزاد کرالی۔ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ کر مطمئن ہو کر بصورت اقعاء بیٹھ گیا اور کہنے لگا: میں نے اپنے حصے کی روزی کا قصد کیا تھا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دینا تھی۔ میں نے بکری کو پکڑا تھا لیکن تو نے اسے مجھ سے چھین لیا ہے۔ اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! آج تو عجیب وغریب چیز میرے مشاہدہ میں آئی کہ بھیڑیا باتیں کرتا ہے۔ بھیڑیے نے جواباً کہا: اس سے زیادہ تعجب انگیز بات تو یہ ہے کہ ایک شخص ان دو پتھریلے میدانوں کی درمیان میں کھجوروں والی سرزمین مدینہ منورہ میں رونما ہوگا جو تمھیں گزشتہ اور آئندہ زمانے کی باتیں بیان کرے گا۔ راوی نے کہا: (جس نے بھیڑیے سے بات کی تھی) وہ شخص یہودی تھا۔ سو وہ اللہ کے

(٤١٨٢) صحيح ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ٨٠٦٩ ، ورواه الترمذى مختصرا: ٢١٨١

نبی ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور سارے واقعے کی خبر دی اور مسلمان ہو گیا۔ نبی ﷺ نے اس کی تصدیق فرمائی۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ یہ نشانیاں جو قیامت سے قبل رونما ہو رہی ہیں۔ بہت جلد یہ ممکن ہے کہ ایک شخص اپنے گھر سے نکلے اور جب واپس آئے تو اس کی جوتیاں اور اس کی لاٹھی اسے وہ سب کچھ بتا دیں جو اس کی عدم موجودگی میں اس کے گھر میں وقوع پذیر ہوا۔''

شرح: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس سلسلہ میں جو روایت مروی ہے اس میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((صَدَقَ الرَّاعِی، أَلا إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ كَلامُ السِّبَاعِ الإِنْسَ، وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمُ السِّبَاعُ الإِنْسَ، وَتُكَلِّمُ الرَّجُلَ نَعْلُهُ وَعَذَبَةُ سَوْطِهِ، وَيُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِحَدِيثِ أَهْلِهِ بَعْدَهُ۔)) ......''چرواہے نے سچ بیان کیا، آگاہ رہو! بلاشبہ قیامت کی علامات میں سے ہے کہ درندے انسانوں سے باتیں کریں گے۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت قائم نہ ہوگی جب تک درندے انسانوں سے باتیں نہ کریں، آدمی کی جوتیاں اور اس کی چھڑی کا چھلکا اس سے بات نہ کرے اور آدمی کی ران اسے بتا نہ دے کہ اس کی بیوی نے (اس کی عدم موجودگی میں) کیا کچھ کیا ہے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں مسجد نبوی میں کھجور کے تنے کا آپ کے فراق میں رونا، پتھروں اور درختوں کا آپ ﷺ کو سلام کرنا، اونٹ کا آپ کے پاس آکر مالک کی شکایت کرنا وغیرہ یہ سب آپ ﷺ کے معجزات ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں حجر و شجر اور دیگر جمادات کا عام انسانوں سے کلام کرنا یہ قیامت کی علامات میں سے ہے۔ (ع،س)

(13)......بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شَرَارِ الْقَوْمِ
قیامت صرف برے لوگوں پر قائم ہوگی

باب کے الفاظ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث نبوی میں ہیں۔ (صحیح مسلم: ٢٩٤٩)

(٤١٨٣)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ هَوَازِنَ الْقُشَيْرِیُّ، أَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ الإِسْفَرَايِينِیُّ، أَنَا أَبُو عَوَانَةَ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ......

(٤١٨٣) أخرجه مسلم: ١٤٨

عَـنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تَـقُـومُ السَّاعَةُ حَتَّى لا يُقَالَ فِي الأَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ۔))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین پر اللہ اللہ کی آواز آنا ختم نہ ہو جائے گی۔''

(٤١٨٤)۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـو سَـعِيـدٍ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ......

عَـنْ أَنَـسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ: اللّٰهُ اللّٰهُ۔))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین پر اللہ اللہ کی آواز آنا ختم نہ ہو جائے گی۔''

(٤١٨٥)۔أَخْبَـرَنَـا أَبُـو سَـعِيـدٍ الـطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تَـقُـومُ السَّـاعَـةُ حَتَّـى تَـضْطَرِبَ أَلَيَاتُ دَوْسٍ حَـوْلَ ذِي الْـخَـلَـصَةِ وَكَـانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دوس قبیلہ کی عورتیں اپنے کولہے ''ذوالخلصہ'' نامی بت کے گرد نہ مٹکائیں۔''

تشریح: تبالہ مقام میں ایک بت تھا جس کی زمانہ جاہلیت میں دوس قبیلہ والے عبادت کیا کرتے تھے۔

مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب سچی ایمانداری اور توحید خالص ختم ہو جائے گی اور ہر طرف شرک کا دور دورہ ہوگا۔ دوس قبیلہ کے افراد اسلام چھوڑ دیں گے اور شرک کی دلدل میں بری طرح پھنس جائیں گے اور جاہلیت کے طور طریقے ان میں عود کر آئیں گے۔ اسلام سے پہلے جس طرح ان کی عورتیں ذوالخلصہ بت کے اردگرد گھومتے وقت مٹک مٹک کر چلا کرتی تھیں، قیامت کے قریب یہ سب طریقے ان میں پھر سے رائج ہو جائیں گے۔ خلصہ ایک عمارت کا نام تھا جس میں بت نصب تھا۔ اس لیے بت کو ہی ذوالخلصہ کہا جانے لگا۔ ایک قول کے مطابق یمن میں بنائے گئے کعبہ کا نام خلصہ تھا جس کی طرف آپ علیہ السلام نے جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا اور انہوں نے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی۔

(٤١٨٤) انظر الحديث السابق

(٤١٨٥) أخرجه البخاري: ٧١١٦، و مسلم: ٢٩٠٦

(٤١٨٦)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِى ابْنَ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ، عَنْ أَبِى الأَحْوَصِ……

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ۔))

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت صرف برے لوگوں پر قائم ہوگی۔''

(٤١٨٧)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّى عَبْدُ الصَّمَدِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ……

عَنْ عَيَّاشِ بْنِ أَبِى رَبِيعَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((تَخْرُجُ رِيحٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يُقْبَضُ فِيهَا رُوحُ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔))

سیدنا عیّاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی جس میں تمام مومنوں کی روحیں قبض کر لی جائیں گی۔''

(٤١٨٨)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ……

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِيحًا مِنَ الْيَمَنِ أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيرِ، لا تَدَعُ أَحَدًا فِى قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلا قَبَضَتْهُ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک ہوا چلائے گا جو ریشم سے بڑھ کر نرم ہوگی، وہ ہر اس شخص کو فوت کر دے گی جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہوگا۔''

(٤١٨٩)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنِى أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، وَأَبُو مَعْنٍ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ، واللفظ لأبى معن، قَالا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ الْعَلاءِ، عَنْ أَبِى سَلَمَةَ……

(٤١٨٦) أخرجه مسلم: ٢٩٤٩

(٤١٨٧) ……أخرجه الامام احمد فى المسند: ٣٧٣٥ من مسند عبد الله بن مسعود

(٤١٨٨) أخرجه مسلم: ١١٧

(٤١٨٩) أخرجه مسلم: ٢٩٠٧

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللاتُ وَالْعُزَّى)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنْ كُنْتُ لأَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾ أَنَّ ذَلِكَ تَامًّا، قَالَ: ((إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَوَفَّى كُلَّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَان، فَيَبْقَى مَنْ لا خَيْرَ فِيهِ، فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ۔))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''دن رات کی آمد وشد کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا جب تک لات اور عزیٰ کی عبادت دوبارہ نہ شروع ہو جائے۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں تو سمجھی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾ .... ''اسی نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے کہ اسے اور تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک برا مانیں۔'' (سورۂ توبہ:۳۳) تو یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا ہوگا جب تک اللہ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا چلائے گا وہ ہوا ہر اس شخص کو فوت کردے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے بقدر بھی ایمان ہوگا۔ پیچھے ایسے لوگ بچ جائیں گے جن میں کوئی خیر نہ ہوگی تو وہ اپنے باپ دادا کے دین (شرک وکفر) کی جانب پلٹ جائیں گے۔''

(٤١٩٠)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ......

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا يَلْقَوْنَ مِنَ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: اصْبِرُوا، فَإِنَّهُ لا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ، إِلا الَّذِي بَعْدَهُ أَشَرُّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ، سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ۔

جناب زبیر بن عدی نے بیان کیا کہ ہم نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر حجاج بن یوسف کے طرزعمل کی شکایت کی تو انہوں نے کہا: صبر کرو! کیونکہ تم پر جو دور بھی آنا ہے تو اس کے بعد آنے والا دور اس سے بھی برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو، میں نے یہ تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے۔

(٤١٩٠) أخرجه البخاري: ٧٠٦٨

شرح: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے گھر والوں کی موت میرے نزدیک گبریلے کیڑے کی موت سے زیادہ بے حیثیت ہے اور تم پر ہر آئندہ آنے والا سال شر وفساد کے لحاظ سے زیادہ برا ہوگا۔ اگر میں نے جھوٹ کہا ہو تو عبداللہ نہایت بدترین آدمی ہو۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: قیامت صرف برے لوگوں پر قائم ہوگی جو مٹی ملے ہوئے پانی کی طرح گندے ہوں گے۔

((رجرجه)) دونوں راؤں کے کسرہ کے ساتھ۔ حوض کے پیندے میں بچ رہنے والا پانی جو آلودہ ہوتا ہے۔ مٹی ملے ہونے کی وجہ سے نہ پینے کے کام آتا ہے اور نہ اس سے کسی قسم کا اور فائدہ ہی لیا جا سکتا ہے۔

(14)......بَابُ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا

مغرب سے سورج کا طلوع ہونا

(٤١٩١)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَوَّلَ الآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى، وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا، فَالأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَرِيبًا۔))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''یقیناً ظاہر ہونے کے اعتبار سے پہلی نشانی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دابۃ الارض کا چاشت کے وقت لوگوں پر ظاہر ہونا ہے، ان میں سے جو نشانی بھی دوسری سے پہلے واقع ہوگئی تو دوسری جلد ہی اس کے بعد واقع ہو جائے گی۔''

(٤١٩٢)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ: ((تَدْرِي أَيْنَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جب سورج غروب ہوا تو ابوذر سے پوچھا کہ ''تم کو معلوم ہے یہ

(٤١٩١) أخرجه مسلم: ٢٩٤١

(٤١٩٢) أخرجه البخاري: ٣١٩٩، و مسلم: ١٥٩ عن ابی ذر الغفاری

تَـذْهَـبُ؟)) قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَـإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَسْتَـأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلَا يُـقْبَـلَ مِـنْهَا، وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا يُؤْذَنَ لَهَا، يُقَالُ لَهَـا: ارْجِـعِـي مِـنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعَ مِنْ مَـغْـرِبِهَـا، وَذٰلِكَ قَـوْلُـهُ سُبْـحَانَهُ وَتَعَالَى: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ﴾

سورج کہاں جاتا ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی کو علم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جاتا ہے اور عرش کے نیچے پہنچ کر پہلے سجدہ کرتا ہے پھر دوبارہ آنے کی اجازت چاہتا ہے اور اسے اجازت دی جاتی ہے اور وہ دن بھی قریب ہے، جب یہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور اجازت چاہے گا لیکن اجازت نہ ملے گی بلکہ اس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے آیا تھا وہیں واپس چلا جا۔ چنانچہ اس دن مغرب ہی سے نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ﴾ .... ''اور سورج کے لیے جو مقرر راہ ہے وہ اسی پر چلتا رہتا ہے یہ ہے مقرر کردہ غالب باعلم اللہ تعالیٰ کا۔'' (سورۂ یٰس: ۳۸) میں اسی طرف اشارہ ہے۔

(٤١٩٣)۔أَخْبَـرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْـنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ......

عَـنْ أَبِـي ذَرٍّ، قَـالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ قَـوْلِـهِ سُبْـحَـانَهُ وَتَعَالَى: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا﴾ قَـالَ: ((مُسْتَـقَـرُّهَـا تَحْتَ الْعَرْشِ۔))

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا﴾ .... ''اور سورج کے لیے جو مقرر راہ ہے وہ اسی پر چلتا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''اس کا مستقر (مقرر راہ) عرش کے نیچے ہے۔''

شرح: امام خطابی رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا﴾ کے متعلق کہا کہ اس آیت کریمہ کے مفسرین کرام نے دو مطلب بیان کیے ہیں۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ مستقر سے مراد بقائے عالم کا انقطاع ہے اور بعض نے کہا: مستقر سے مراد گرمیوں میں سب سے طویل دن میں سورج کا حدرجہ اوپر اُٹھ جانا اور موسم سرما میں سب سے چھوٹے دن میں آخری حد تک پیچھے ہٹ جانا ہے۔

(٤١٩٣) أخرجه البخاري: ٤٨٠٣، و مسلم: ١٥٩

آپ علیہ السلام کے فرمان: ''اس کا ٹھکانہ عرش کے نیچے ہے۔'' ہم اس کا انکار نہیں کرتے کیونکہ ہمیں اس چیز کا کوئی ادراک نہیں اور نہ یہ کیفیت ہمارے مشاہدہ ہی میں ہے۔ یہ بات امور غیب میں سے ہے۔ ہم اس کی تکذیب نہیں کریں گے اور نہ اس کی کیفیت معلوم کرنے کے درپے ہوں گے کیونکہ ہمارا محدود علم اس امر کے احاطہ سے قاصر ہے۔ ممکن ہے اس ارشادگرامی کا یہ معنی ہو کہ جس کتاب میں یہ ساری باتیں تحریر ہیں، جس میں اس جہاں کی ابتداء اور انتہاء سے متعلق باتیں تفصیل سے لکھی ہوئی ہیں، جس میں مرقوم ہے کہ سورج کب اپنا چکر موقوف کر دے گا اور اسے لپیٹ دیا جائے گا وہ کتاب عرش کے نیچے ہے اور وہ لوح محفوظ ہے۔

امام خطابی رحمہ اللہ نے کہا: گزشتہ حدیث مبارکہ میں اس بات کی خبر ہے کہ سورج عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ ریز ہوتا ہے اس کا بھی انکار ممکن نہیں، ہوسکتا ہے وہ اپنے چلنے کے دوران جب عرش عظیم کے سامنے آتا ہو تو سجدہ کرتا ہو اور اس طرح اس کے چلنے میں بھی کوئی رکاوٹ نہ آتی ہو اور وہ بڑی خوبی سے اپنے مدار میں گھومتا رہتا ہو۔

اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ﴾ .... ''یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچ گیا اور اسے ایک دلدل کے چشمے میں غروب ہوتا ہوا پایا۔'' (سورۂ کہف:۸۶)

کا مطلب ہے کہ ذوالقرنین جب مغربی جہت میں ملک پر ملک فتح کرتا ہوا اس مقام پر پہنچ گیا جہاں آخری آبادی تھی وہاں گدلے پانی کا چشمہ یا سمندر تھا جو نیچے سے سیاہ معلوم ہوتا تھا۔ اسے ایسا محسوس ہو کہ گویا سورج اس چشمے میں ڈوب رہا ہے۔ ساحل سمندر سے یا دور سے، جس کے آگے حدنظر تک کچھ نہ ہو، غروب شمس کا نظارہ کرنے والوں کو ایسا ہی محسوس ہوتا ہے کہ سورج سمندر میں یا زمین میں ڈوب رہا ہے حالانکہ وہ اپنے مقام آسمان ہی پر ہوتا ہے۔ یاد رہے اس کیفیت کا تعلق غروب کے وقت سے ہے اور عرش کے نیچے سجدہ کرنے کا تعلق غروب ہونے کے بعد سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ﴾ .... ''آفتاب اور ماہتاب (مقررہ) حساب سے ہیں۔'' (سورۂ رحمٰن:۵) نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا﴾ .... ''اور سورج اور چاند کو حساب سے رکھا ہے۔'' (سورۂ انعام:۹۶) یعنی دونوں کے لیے ایک حساب مقرر ہے جس میں کوئی تغیر واضطراب نہیں ہوتا، بلکہ دونوں کی اپنی اپنی منزلیں ہیں جن سے وہ سرمو انحراف نہیں کرتے۔ حسبان حساب کی جمع ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ﴾ .... ''اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی ہیں، یہاں تک کہ وہ لوٹ کر پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔'' (سورۂ یس:۳۹)

فائدہ: چاند کی ۲۸ر منزلیں ہیں، روزانہ ایک منزل طے کرتا ہے، پھر دو راتیں غائب رہ کر تیسری رات کو نکل آتا ہے، مزید برآں سورج جب آخری منزل پر پہنچتا ہے تو بالکل باریک اور چھوٹا ہو جاتا ہے جیسے کھجور کی پرانی ٹہنی ہو جو سوکھ کر ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ (ع،س)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ﴾ .... ''اور اسے ایک دلدل کے چشمے میں غروب ہوتا ہوا پایا۔'' (سورۂ کہف:۸۶) یعنی دیکھنے والے کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چاند ایک چشمے میں غروب ہو رہا ہے جبکہ حقیقت میں وہ اپنے مقام آسمان ہی پر ہوتا ہے۔ بعض نے اسے ''حامية'' بغیر ہمزہ کے پڑھا ہے جس کا معنی ہے ''گرم چشمے میں غروب ہوتے ہوئے پایا۔'' واللہ اعلم۔

(15)......بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

﴿وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ﴾ .... ''اور قیامت کا امر تو ایسا ہی ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا۔'' (سورۂ نحل:۷۷) اور یہ کہ جو شخص فوت ہو گیا اس کی قیامت شروع ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا﴾ ''آپ کو کیا خبر بہت ممکن ہے کہ قیامت بالکل ہی قریب ہو۔'' (سورۂ احزاب:۶۳) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً﴾ ''وہ آسمانوں اور زمینوں میں بڑا بھاری حادثہ ہوگا، وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی۔'' (سورۂ اعراف:۱۸۷) یعنی اس کا علم آسمان اور زمین والوں پر بھاری ہے کیونکہ وہ مخفی ہے اور مخفی چیز دلوں پر بھاری ہی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا﴾ .... ''وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اس کی تحقیقات کر چکے ہیں۔'' (سورۂ اعراف:۱۸۷) یعنی آپ اس کے بارے میں جانتے ہیں۔ امام مجاہد رحمہ اللہ نے کہا: گویا آپ نے رب کے پیچھے پڑ کر اس کی بابت ضروری علم حاصل کر رکھا ہے۔ اہل عرب ''فلان حفی بخبر فلان'' کا جملہ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی چیز کے متعلق پیچھے پڑ کر سوال کرے اور حد درجہ جستجو کرتے ہوئے تحقیق کرے۔ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: ﴿أَزِفَتِ الْآزِفَةُ﴾ .... ''آنے والی گھڑی قریب آ گئی ہے۔'' (سورۂ نجم:۵۷) مراد کہ قیامت قریب آ گئی ہے۔ کسی چیز کے قریب ہونے کے وقت (أُزف الشیء) کا جملہ بولا جاتا ہے۔ قیامت کو آزفة کہا جاتا ہے کیونکہ لامحالہ اس نے واقع ہونا ہی ہے، اور جس نے آنا ہو اگرچہ اس کے واقع ہونے کا وقت دور ہی ہو تب بھی وہ نزدیک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ﴾ .... ''جو انہیں آ پکڑے گی اور یہ باہم لڑائی جھگڑے ہی میں ہوں گے۔'' (سورۂ یس:۴۹) یعنی لوگ بازاروں میں خرید و فروخت اور حسب عادت بحث و تکرار میں مصروف ہوں گے کہ اچانک صور پھونک دیا جائے گا اور قیامت برپا ہو جائے گی۔

(٤١٩٤)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ،

(٤١٩٤) أخرجه البخاري: ٤٩٣٦ ، و مسلم: ٢٩٥٠

حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ......

حَـدَّثَـنَـا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ بِـإِصْبَـعَيْـهِ هَكَذَا بِالْوُسْطَى وَالَّتِـي تَـلِـي الإِبْهَـامَ: ((بُعِثْـتُ وَالسَّـاعَةُ كَهَاتَيْنِ۔))

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا، آپ نے اپنی دونوں انگلیوں، درمیانی اور وہ جو انگوٹھے کے ساتھ والی ہے سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں۔''

شرح اس حدیث مبارکہ کی تشریح میں کہا گیا ہے کہ جس طرح ان دو انگلیوں میں ایک چھوٹی اور دوسری بڑی ہے میرے مبعوث ہونے اور میرے بعد قیامت آنے کے مابین اتنا ہی فاصلہ اور وقت رہ گیا ہے۔ یعنی مجھ میں اور قیامت میں اب کسی نئے پیغمبر ورسول کا فاصلہ نہیں ہے اور میری امت آخری امت ہے اسی پر قیامت آئے گی۔

(٤١٩٥)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ۔)) وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ، احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَعَلا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، كَأَنَّهُ نَذِيرُ جَيْشٍ: ((صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ۔))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری بعثت اور قیامت دونوں اس طرح قریب ہیں جیسے یہ دونوں انگلیاں۔'' اور آپ علیہ السلام جب قیامت کا ذکر فرماتے تو آپ کے رخسار سرخ ہو جاتے، آواز بلند ہو جاتی اور آپ سخت غضبناک ہو جاتے گویا آپ کسی حملہ آور لشکر سے چونکا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں: ''وہ صبح یا شام تم پر حملہ کرنے ہی والا ہے۔''

(٤١٩٦)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الأَعْرَابِ جُفَاةٌ يَأْتُونَ النَّبِيَّ ﷺ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چند بدوی جو ننگے پاؤں تھے، آتے اور دریافت کرتے

(٤١٩٥) أخرجه مسلم: ٤٦٧

(٤١٩٦) أخرجه البخاري: ٦٥١١، و مسلم: ٢٩٥٢

السَّاعَةُ؟ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ، فَيَقُولُ: إِنْ ((يَعِشْ هَذَا لا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ.))

کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ علیہ السلام ان میں سب سے کم عمر والے کو دیکھ کر فرمانے لگے: ''اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے تم پر تمہاری قیامت آ جائے گی۔''

شرح: ہشام نے کہا: آپ علیہ السلام کی مراد قیامت سے ان کی موت تھی۔

(٤١٩٧)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ......

أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَتَى قِيَامُ السَّاعَةِ؟ فَأَشَارَ النَّاسُ إِلَيْهِ أَنِ اسْكُتْ، فَسَأَلَهُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يُشِيرُ إِلَيْهِ النَّاسُ أَنِ اسْكُتْ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ الثَّالِثَةِ: ((وَيْحَكَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، قَالَ: ((إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ مَرَّ غُلامٌ، قَالَ أَنَسٌ: هُوَ مِنْ سِنِّي قَدِ احْتَلَمَ أَوْ رَاهَقَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟)) قَالَ: هَا هُوَ ذَا، قَالَ: ((إِنْ أَكْمَلَ هَذَا الْغُلامُ عُمُرَهُ، أَوْ أَدْرَكَ عُمُرَهُ، فَلَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَرَى أَشْرَاطَهَا.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہو کر جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے مسجد میں داخل ہو کر سوال کیا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب قائم ہوگی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے اسے خاموش رہنے کے لیے اشارہ کیا، اس نے تین مرتبہ یہ سوال کیا، ہر مرتبہ حاضرین مجلس اسے خاموش رہنے کی تلقین کرتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تیسری بار سوال کرنے پر دریافت فرمایا: ''افسوس تجھ پر! تو نے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟'' اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت (ہی میرا سرمایہ ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً تو انہی لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے تیری محبت ہے۔'' راوی نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ خاموش ہوگئے بعد ازاں ایک لڑکا آپ کے پاس سے گزرا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ لڑکا میری عمر کا تھا، بالغ تھا یا بلوغت کے قریب تھا۔ نبی ﷺ نے پوچھا: ''قیامت کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟'' کسی نے کہا: وہ یہ رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر

(٤١٩٧) أخرجه البخاري: ٦١٦٧، و مسلم

اس لڑکے نے اپنی عمر پوری کر لی'' یا کہا: ''اپنی مکمل عمر پائی تو یہ فوت ہونے سے پہلے ضرور قیامت کی علامات ملاحظہ کر لے گا۔''

(16)......بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ
صور میں پھونکا جانا

مجاہد نے کہا: وہ صور بجلی کے کوندنے اور کڑکڑانے کی طرح ہوگا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ناقور سے مراد صور ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ﴾ .... ''پس جب کہ صور میں پھونک ماری جائے گی۔'' (سورۂ مدثر:۸) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: زجـرة'' سے مراد صیحۃ' ہے اور راجفة سے مراد نفخہ اولیٰ ہے اور رادفة سے مراد نفخہ ثانیہ ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ﴾ .... ''اور صور میں پھونک دیا جائے گا پس آسمانوں اور زمین والے سب بے ہوش ہوکر گر پڑیں گے۔'' (سورۂ زمر:۶۸)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ﴾ .... ''تو صور کے پھونکے جاتے ہی سب کے سب اپنی قبروں سے اپنے پروردگار کی طرف تیز تیز چلنے لگیں گے۔''

(سورۂ یٰس:۵۱)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مندرجہ ذیل دو آیات: (جو بظاہر باہم متعارض ہیں) کا مطلب پوچھا گیا۔

ایک اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَاءَلُوْنَ﴾ .... ''پس جب کہ صور پھونک دیا جائے گا اس دن نہ تو آپس کے رشتے ہی رہیں گے، نہ آپس کی پوچھ گچھ۔'' (سورۂ مومنون:۱۰۱)

اور دوسری یہ آیت کریمہ: ﴿وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَّتَسَاءَلُوْنَ﴾ .... ''وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر سوال وجواب کرنے لگیں گے۔'' (سورۂ صافات:۲۷)

تو انہوں نے دونوں آیات کے درمیان توفیق پیدا کرتے ہوئے کہا: محشر کی ہولناکیوں کی وجہ سے ابتداء ایسا ہوگا یعنی نفخہ اولیٰ کے وقت کہ اس وقت آسمان وزمین کی تمام مخلوقات گھبراہٹ کا شکار ہوں گی سوائے ان کے جنہیں اللہ بچالے۔ بعد میں وہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے بھی اور ایک دوسرے سے پوچھ گچھ بھی کریں گے۔ ایسا نفخہ ثانیہ کے بعد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ﴾ .... ''پس جب کہ کان بہرے کر دینے والی (قیامت) آجائے گی۔'' (سورۂ عبس:۳۳)

قیامت کو صاخة اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ ایک نہایت سخت چیخ کے ساتھ واقع ہوگی جو کانوں کو بہرا

کردے گی۔

(٤١٩٨)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ الْكُشْمِيهَنِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ خَالِدٍ أَبِي الْعَلاءِ، عَنْ عَطِيَّةَ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ، وَاسْتَمَعَ الأُذُنُ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ)) فَكَأَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ: قُولُوا: ((حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔))

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں کیسے خوش رہوں جبکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے صور کو منہ میں تھاما ہوا ہے اور اپنے کانوں کو اللہ کی طرف لگا رکھا ہے کہ کب اسے صور پھونکنے کا حکم ملتا ہے تو وہ اس میں پھونک دے۔'' یہ بات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین پر بڑی گراں گزری۔ آپ نے ان کی یہ صورتحال دیکھ کر فرمایا: ''تم کہو: ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہتر کارساز ہے۔''

(٤١٩٩)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الصَّيْرَفِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّار، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْبِرْتِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ......

عَنْ أَبِي سَعِيد، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدِ الْتَقَمَهُ، وَأَصْغَى سَمْعَهُ، وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَا يُؤْمَرُ)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((قُولُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔))

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں کیسے خوش رہوں جبکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے صور کو منہ میں تھاما ہوا ہے، اپنے کانوں کو جھکا رکھا ہے، اپنی پیشانی کو نیچے کیا ہوا ہے۔ وہ اس انتظار میں ہے کہ کب اسے صور پھونکنے کا حکم ملتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! اس حالت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کہو: ((حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ)) ''ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔''

(٤١٩٨) هذا حديث حسن ......أخرجه الترمذي: ٢٤٣١

(٤١٩٩) انظر الحديث السابق

شرح: ((كَيْفَ اَنْعَمُ)) ”میں کیسے خوش رہواور خوشی ومسرت کی زندگی گزاروں اورغم آخرت میں غلطان وپیچاں نہ رہوں جبکہ معاملہ اس قدر سنگین ہے۔

(٤٢٠٠)۔أَخْبَـرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْـنُ يُـوسُفَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ......

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ)) قَالُوا: أَرْبَعُونَ يَـوْمًـا؟ قَالَ: ((أَبَيْتُ)) قَالُوا: أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَـالَ: ((أَبَيْـتُ)) قَـالُـوا: أَرْبَـعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: ((أَبَيْـتُ)) قَـالَ: ((ثُـمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَـاءً ، فَيَـنْبُتُـونَ كَـمَـا يَنْبُتُ الْبَقْلُ لَيْـسَ مِنَ الإِنْسَـانِ شَـيْءٌ إِلا يَبْـلَـى إِلا عَظْمٌ وَاحِدٌ ، وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پہلی بار اور دوسری بار صور پھونکنے کا درمیانی عرصہ چالیس...... ہوگا۔“ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کے شاگردوں نے دریافت کیا کہ کیا چالیس دن مراد ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔ انہوں نے پھر دریافت کیا: کیا چالیس ماہ مراد ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ انہوں نے پھر پوچھا: کیا چالیس سال مراد ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ انہوں نے کہا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ بادلوں سے بارش نازل فرمائے گا تو (مخلوق کے اجسام) یوں اُگیں گے جیسے انگوری اُگتی ہے۔ انسان کے جسم کا ہر حصہ سوائے ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصے کے بوسیدہ ہو جائے گا۔ قیامت کے دن اسی سے تمام اعضاء کو جوڑا جائے گا۔

فائدہ: اسرافیل علیہ السلام جب پہلی بار صور پھونکیں گے تو مخلوق بے ہوش ہو جائے گی۔ اس کے چالیس سال بعد دوبارہ صور پھونکیں گے تو مخلوق زندہ ہو جائے گی۔ حدیث میں اگرچہ ابہام ہے کہ چالیس سے مقصود دن، مہینے یا سال ہیں لیکن دوسری حدیث میں وضاحت ہے کہ چالیس سال مراد ہیں۔ العَجْب سے مراد ریڑھ کی ہڈی کا آخری سرا ہے جسے العَسِيْب بھی کہتے ہیں۔

(٤٢٠١)۔أَخْبَـرَنَـا أَبُـو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

(٤٢٠٠) أخرجه البخاري: ٤٩٣٥ ، و مسلم: ٢٩٥٥

(٤٢٠١) أخرجه البخاري: ٢٤١١ ، و مسلم: ٢٣٧٣

الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُنْفَخُ فِي الصُّورِ، فَيُصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ إِلا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ، أَمْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلِي، وَمَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى، فَقَدْ كَذَبَ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صور میں پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں بسنے والے سب بے ہوش ہوجائیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا، پھر دوبارہ اس میں پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں سر اُٹھانے والا ہوں گا لیکن موسیٰ علیہ السلام کو عرش الٰہی کا کنارہ پکڑے ہوئے پاؤں گا اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ ان لوگوں میں تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بے ہوشی سے مستثنیٰ رکھا ہے یا انہوں نے مجھ سے پہلے سر اُٹھا لیا ہے (ہوش میں آگئے ہیں) اور جس نے یہ کہا کہ میں (محمد ﷺ) یونس بن مَتی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ بولا۔''

(٤٢٠٢)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَالأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلانِ: رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ، وَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ، قَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ، قَالَ: فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ، فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو شخصوں نے جن میں ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی، ایک دوسرے کو برا بھلا کہا، مسلمان نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو تمام جہان والوں پر بزرگی دی، یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام دنیا والوں پر بزرگی دی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مسلمان نے ہاتھ اُٹھا کر یہودی کے طمانچہ مارا۔ وہ یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں

(٤٢٠٢) أخرجه البخاري: ٢٤١١، و مسلم: ٢٣٧٣

وَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُونَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صُعِقَ، فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَمْ كَانَ فِيمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ تَعَالَى۔))

حاضر ہوا اور مسلمان کے ساتھ اپنے واقعہ کو بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دو۔ لوگ قیامت کے دن بے ہوش کر دیئے جائیں گے۔ میں بے ہوشی سے ہوش میں آنے والا سب سے پہلا شخص ہوں گا لیکن موسیٰ علیہ السلام کو عرش الٰہی کا کنارہ پکڑے ہوئے پاؤں گا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہونے والوں میں ہوں گے اور مجھ سے پہلے انہیں ہوش آجائے گا یا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں میں رکھا ہے جو بے ہوشی سے مستثنیٰ ہیں۔''

شرح: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک نبی کو دوسرے نبی پر مت فضیلت دو (اس طرح کہ دوسرے نبی کی تنقیص کا پہلو نکلے) اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے معلوم نہیں کہ طور پہاڑ پر جو ان کو بے ہوشی ہوئی تھی وہ اس کا بدلہ ہے (اور اس بار بے ہوش نہ ہوں گے) یا مجھ سے پہلے ہوشیار ہو جائیں گے اور میں نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر سیدنا یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے۔'' (صحيح مسلم: ٢٣٧٣)

((صَعِقَ الرَّجُلُ)) ''آدمی کا بے ہوش ہو جانا۔'' یعنی غشی کا طاری ہو جانا۔

((بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ)) ''عرش کے ایک پائے کو تھامے ہوئے ہوں گے۔''

((اَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ)) ''یا ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بے ہوشی سے مستثنیٰ قرار دے رکھا ہے۔'' اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ﴾ .... ''پس آسمانوں اور زمین والے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ چاہے۔'' (سورۂ زمر: ٦٨)

فائدہ: یعنی جن کو اللہ چاہے ان کو موت نہیں آئے گی۔ جیسے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام۔ بعض کہتے ہیں: رضوان فرشتہ، عرش اُٹھانے والے فرشتے اور جنت وجہنم پر مقرر داروغے۔ فتح القدیر۔ (ع،س)

((اَمْ حُوْسِبَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ)) ''یا طور پہاڑ پر جو ان کو بے ہوشی ہوئی تھی وہ اس کا بدلہ ہے۔'' یعنی اس کے بدلے میں اب بے ہوشی سے بچا لیا گیا ہے۔ طور پہاڑ پر والی بے ہوشی کا تذکرہ یہ ہے: ﴿وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا﴾ .... ''اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش کر گر پڑے۔'' (سورۂ الاعراف: ۱۴۳)

(17)......بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کے درج فرامین کا بیان

﴿وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ .... ''ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں

ہوگی۔'' (سورۂ زمر:٦٧)

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان اقدس ہے: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾ .... ''جس دن زمین اس زمین کے سوا اور ہی بدل دی جائے گی اور آسمان بھی۔'' (سورۂ ابراہیم:۴۸)

جناب مسروق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا، انہوں نے پوچھا کہ جب یہ آسمان وزمین بدل دیئے جائیں گے تو پھر لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صراط پر ہوں گے۔'' یعنی پل صراط پر ہوں گے۔

((التبدیل)) اس کا مفہوم ہے ایک ہی چیز کو دوسری حالت میں بدلنا۔ یعنی یہ تبدیلی صفات کے لحاظ سے ہوگی کہ آسمان وزمین اپنی صفات کے اعتبار سے بدل دیئے جائیں گے۔

((الابدال)) کا مفہوم ہے کہ ایک چیز کی جگہ دوسری چیز لے آنا یعنی یہ تبدیلی ذات کے لحاظ سے ہو۔ یعنی نہ یہ زمین رہے نہ یہ آسمان۔ زمین بھی کوئی اور ہو اور آسمان بھی کوئی اور ہو۔ (آیت میں دونوں احتمال ہیں۔)

امام زہری رحمہ اللہ نے کہا: زمین کی تبدیلی میں پہاڑ بنانا، نہریں جاری کرنا، رہائش کے قابل بنانا مراد ہے اور آسمان کی تبدیلی، اس میں ستاروں کا جھڑ جانا، آسمان کا پھٹ جانا، سورج کا لپیٹ لیا جانا اور چاند کا گہنا جانا مراد ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ﴾ .... ''جس دن لوگ پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے جس میں کوئی کجی نہ ہوگی۔'' (سورۂ طٰہٰ:۱۰۸) یعنی اس داعی سے ادھر ادھر نہیں ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان اقدس ہے: ﴿وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً﴾ .... ''اور زمین کو تو صاف کھلی ہوئی دیکھے گا۔'' (سورۂ کہف:۴۷) یعنی بالکل سپاٹ اور ہموار، اس میں کوئی شجر سایہ دار اور چھت وغیرہ نہ ہوگی اور نہ اونچ نیچ ہوگی۔

﴿رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا﴾ .... ''جبکہ زمین زلزلہ کے ساتھ ہلا دی جائے گی۔'' یعنی شدید حرکت واضطراب اور زلزلہ بپا کر دیا جائے گا۔ نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا﴾ .... ''اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔'' (سورۂ واقعہ:۴، ۵) یعنی پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا اور وہ زمین کی مانند سفوف سا بن جائیں گے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ذی شان ہے: ﴿فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا﴾ .... ''تو آپ کہہ دیں کہ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کر کے اُڑا دے گا۔'' (سورۂ طٰہٰ:۱۰۵) بعض کے نزدیک اس لفظ کے معنی ہیں کہ پہاڑوں کو چلا دیا جائے گا جیسا کہ اس آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ﴾ .... ''اور پہاڑ چلائے جائیں گے۔'' (سورۂ نباء:۲۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً﴾ .... ''اور زمین اور پہاڑ اُٹھا لیے جائیں گے اور ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔'' (سورۂ حاقہ:۱۴) یعنی قدرت الٰہی سے اپنی قرارگاہوں سے ان کو اکھیڑ لیا جائے گا اور وہ بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہو جائیں گے۔ (المنبث) کا معنی ہے

بکھرے ہوئے اور متفرق اجزاء۔ نیز دوڑنے کی وجہ سے گھوڑوں کے سموں میں سے جو گرد وغبار اُڑتا ہے اسے "الهَبَـــاء المُنْبَث " کہا جاتا ہے۔ اسی طرح روشن دان سے سورج کی شعاع داخل ہوتے وقت فضا میں جو گرد وغبار کے ذرے نظر آتے ہیں انہیں بھی "الهباء المنشور" کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے: ﴿اِذَا دُكَّـتِ الْاَرْضُ دَكًّـا﴾ .... ''جس وقت زمین کوٹ کوٹ کر برابر کر دی جائے گی۔'' (سورۂ فجر:۲۱) یعنی اسے ہموار بنا دیا جائے گا اور اس میں کسی قسم کا نشیب وفراز نہ رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان اقدس ہے: ﴿جَعَلَهٗ دَكًّا﴾ .... ''تو تجلی نے پہاڑ کے پرخچے اڑا دیئے۔'' (سورۂ اعراف:۱۴۳) یعنی زمین کے برابر ہو گیا۔ جس اونٹنی کی کوہان نہ رہے اسے عربی زبان میں "نَاقَةٌ دَكَّاء" کہا جاتا ہے۔

قتیبی نے کہا: اس آیت کا معنی ہے کہ پہاڑ کو زمین کے برابر کر دیا۔ بعض نے اس لفظ کو دکّـــاءً بھی پڑھا ہے۔ یعنی اونچے پہاڑ کی جگہ اسے ایک ٹیلا بنا دیا جو پہاڑوں سے کم بلند ہوتا ہے۔ اس لفظ کی جمع دکّائات آتی ہے اور لفظ دَك کے لغوی معنی توڑنے کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا﴾ .... ''وہ آپ سے پہاڑوں کی نسبت سوال کرتے ہیں، تو آپ کہہ دیں کہ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کر کے اُڑا دے گا۔'' (سورۂ طٰہٰ:۱۰۵) یعنی اپنی قدرت سے ان کو اصل سے اکھیڑ دے گا۔ بعض کے نزدیک معنی یہ ہیں کہ پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر دے گا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے: ﴿فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ﴾ .... ''پس جب کہ آسمان پھٹ کر سرخ ہو جائے گا جیسے کہ سرخ چمڑہ ہوتا ہے۔'' (سورۂ رحمان:۳۷)۔ یعنی آسمان کا رنگ گلاب کے پھول کی طرح سرخ ہو جائے گا۔ فزعِ اکبر والے دن آسمان کئی رنگ بدلے گا۔ ''دھان'' سرخ چمڑے کو کہتے ہیں۔ اس کا واحد ''دھن'' ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ﴾ .... ''جس دن آسمان تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو جائے گا۔'' (سورۂ معارج:۸) یعنی جس طرح گرم اُبالے کھانے والے تیل کی رنگت ہوتی ہے آسمان کی رنگت بھی ایسے ہی ہو جائے گی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ سرخ چمڑے کی طرح ہو جائے گی اس سے مراد ''دھان'' ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی جاہ ہے: ﴿وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ﴾ .... ''اور آسمان پھٹ جائے گا اور اس دن بالکل بودا ہو جائے گا۔'' (سورۂ حاقہ:۱۶)۔ یعنی بہت کمزور ہو جائے گا۔ جب کوئی مشک حد درجہ کمزور، پرانی اور بوسیدہ ہو جانے کی وجہ سے جگہ جگہ سے پھٹنے لگے تو اسے وھیٰ کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا﴾ .... ''اس کے کناروں پر فرشتے ہوں گے۔'' (سورۂ حاقہ:۱۷) یعنی کناروں پر ہوں گے اور لفظ ''ملک'' یہاں ملائکہ کے معنی میں ہے۔

(وضاحت: یعنی آسمان تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے پھر آسمانی مخلوق فرشتے کہاں ہوں گے؟ فرمایا: وہ آسمانوں کے کناروں پر ہوں گے۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ فرشتے آسمان پھٹنے سے قبل اللہ کے حکم سے زمین پر آجائیں گے، تو گویا فرشتے دنیا کے کنارے پر ہوں گے۔ یا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ آسمان ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر مختلف ٹکڑوں میں ہوگا تو ان ٹکڑوں پر جو زمین کے کناروں میں اور بجائے خود ثابت ہوں گے، ان پر ہوں گے۔ از حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ)

(٤٢٠٣)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ الْكُشْمِيهَنِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ الْبَابَانِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقْبِضُ اللّٰهُ الأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الأَرْضِ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے گا اور آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا، پھر اللہ تعالیٰ اعلان فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟“

(٤٢٠٤)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الأَحْبَارِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ السَّمَاوَاتِ عَلَى أُصْبَعٍ، وَالأَرَضِينَ عَلَى أُصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى أُصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى أُصْبَعٍ، وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى أُصْبَعٍ، فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ،

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عالم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے کہا: اے محمد! ہم تورات میں پاتے ہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اور باقی تمام مخلوق کو ایک انگلی پر رکھا ہوا ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ یہودی عالم کی ان باتوں پر نبی ﷺ مسکرائے،

(٤٢٠٣) أخرجه البخاري: ٤٨١٢، و مسلم: ٢٧٨٧

(٤٢٠٤) أخرجه البخاري: ٤٨١١، و مسلم: ٢٧٨٦

فَضَحِكَ النَّبِیُّ ﷺ حَتَّی بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَصْدِیقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالأَرْضُ جَمِیعًا قَبْضَتُهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ﴾

اس کی تصدیق کرتے ہوئے اتنا مسکرائے کہ آپ ﷺ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِیعًا قَبْضَتُهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ﴾ .... ''اور ان لوگوں نے جیسی قدر اللہ تعالیٰ کی کرنی چاہیے تھی نہیں کی، ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی۔'' (سورۂ زمر: ٦٧)

شرح فضیل بن عیاض عن منصور کی سند سے یہ الفاظ مروی ہیں: ((وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ)) ''پہاڑ اور درخت ایک انگلی پر ہوں گے۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ((ثُمَّ یَهُزُّهُنَّ فَیَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ)) ''پھر اللہ تعالیٰ انہیں حرکت دے گا اور اعلان فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، میں اللہ ہوں۔''

سیدنا عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ((یَحْشُرُ اللّٰهُ الْعِبَادَ فَیُنَادِیهِمْ بِصَوْتٍ یَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ، كَمَا یَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الدَّیَّانُ۔)) ......''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں کو جمع کرے گا اور انہیں ایسی آواز سے بلائے گا کہ دور والے بھی سن لیں گے جیسے نزدیک والے سن لیں گے اور فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں میں فیصلہ کرنے والا ہوں۔'' (حسن، مسند احمد: ١٦٠٤٢)

(٤٢٠٥)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِیحِیُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَیْمِیُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ، حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ أَبِی مَرْیَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِی أَبُو حَازِمٍ......

قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُولُ: ((یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَی أَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِیٍّ۔)) قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَیْرُهُ: لَیْسَ فِیهَا عَلَمٌ لأَحَدٍ۔

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'قیامت والے دن لوگوں کو سفید، سرخی مائل زمین پر جمع کیا جائے گا، زمین میدے کی روٹی کی مانند ہوگی اور زمین پر کسی قوم یا شہر کا نشان نہ ہوگا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ((مَعْلَمٌ لِاَحدٍ)) کے بجائے ((عَلَمٌ لِاَحدٍ)) یعنی ''کوئی نشان نشیب وفراز نہیں ہوگا'' کے الفاظ ہیں۔

شرح ((كَقُرْصَةِ النَّقِیِّ)) ''چھنے ہوئے آٹے کی ٹکیہ کی طرح ہوگی جسے چھلکوں اور بھوس سے صاف کر دیا گیا ہو۔

(٤٢٠٥) أخرجه البخاری: ٦٥٢١، و مسلم: ٢٧٩٠

((لَيْسَ فِيْهَا مَعْلَمٌ لِاَحَدٍ)) ''معلم'' کے معانی نشانِ راہ کے ہیں۔ یعنی راستوں اور شاہراہوں پر لگے ہوئے وہ پتھر جن سے راستوں کا تعین ہوتا ہے اور شہروں کی مسافت کا پتہ لگتا رہتا ہے۔ یا اس سے مراد دو افراد کی زمینوں کے مابین فرق کرنے والی حد کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس وقت زمین بالکل ہموار ہوگی، نشیب وفراز نہ ہوں گے اور نہ عمارتیں، درخت ہی وغیرہ ہوں گے کہ جن سے اوٹ حاصل ہو اور نہ مختلف شہروں اور قصبوں کے درمیان کی حدِ فاصل ہی ہوگی۔ ابوعبید نے کہا: اس سے مراد نشانات ہیں۔

(٤٢٠٦)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَكُونُ الأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لأَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((بَلَى)) قَالَ: تَكُونُ الأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً، كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا، ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ)) قَالَ إِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَنُونٌ، قَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: ((ثَوْرٌ وَنُونٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا۔))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن زمین ایک روٹی کے مانند ہوگی، جبار کائنات اس کو اپنے ہاتھ سے اُلٹا سیدھا کریں گے جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص سفر کے دوران الٹی سیدھی روٹی پکاتا ہے، اور یہ روٹی جنت والوں کی مہمانی ہوگی۔'' ایک یہودی آیا اور اس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر برکت فرمائے۔ اے ابو القاسم! کیا میں آپ کو قیامت والے دن جنتیوں کی مہمانی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ضرور۔'' اس نے کہا: زمین ایک روٹی کی مانند ہو گی، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ اس کی بات سن کر آپ نے ہماری جانب تعجب سے دیکھا اور پھر آپ خوب مسکرائے کہ آپ کے سامنے والے دانت دکھائی دینے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے ان کے سالن کے بارے میں خبر نہ دوں؟'' آپ نے فرمایا: ''ان کا سالن ''بالام'' اور ''نون'' ہے۔'' اس نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ آپ نے

(٤٢٠٦) أخرجه البخاري: ٦٥٢٠، و مسلم: ٢٧٩٢

فرمایا: ’’اس سے مراد بیل اور مچھلی ہے جن کے جگر کے ٹکڑے کو ستر ہزار افراد کھائیں گے۔‘‘

تشریح: ((کَمَا یَکْفَأُ أَحَدُکُمْ خُبْزَتَهُ فِی السَّفَرِ)) ’’جس طرح تم میں سے کوئی ایک شخص سفر کے دوران الٹی سیدھی روٹی پکاتا ہے۔‘‘ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ حضر میں روٹی کے تمام اسباب مہیا ہونے کی بنا پر خوب تسلی سے پکائی جاتی ہے اور کچھ عجلت بھی نہیں ہوتی، بہترین پھلکا سینک کر پکایا جاتا ہے اور مزے مزے سے تناول کیا جاتا ہے لیکن حالت سفر میں الٹا سیدھا جیسے بن پڑا پکا لیا جاتا ہے۔

((بَـالَامُ)) امام خطابی کہتے ہیں: شاید یہ لفظ ’’ی، ل‘‘ ہے چونکہ خبر دینے والا یہودی تھا تو اس نے قلب کر دیا۔ دراصل یہ لفظ ’’لام‘‘ اور ’’یاء‘‘ ہے۔ اس کا تلفظ "لأی" بنتا ہے جس کا معنی نیل گاؤ کے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ عبرانی زبان میں ’’بالام‘‘ بیل ہی کو کہتے ہوں۔ یاد رہے عبرانی زبان عربی زبان سے تصحیف شدہ ہے حتیٰ کہ خود عبرانی بھی اصل میں عربانی ہے۔ لیکن پھر باء کو پہلے اور راء کو پیچھے کر دیا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ لفظ مشکل الفاظ کی قبیل سے ہے اور اس کی گہرائی اور گیرائی میں بحث کرنا محض تکلف ہے۔ واللہ اعلم!

(وضاحت: عبرانی زبان میں ’’بالام‘‘ بیل کو کہتے ہیں۔ جبکہ ’’نون‘‘ عربی زبان میں مچھلی کو کہتے ہیں اور کتنی عظیم الشان نعمت سے مہمانی کی جائے گی۔ مذکورہ ستر افراد وہ لوگ ہوں گے جو بلا حساب جنت میں جائیں گے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔ (ع،س)

(18)......باب

باب

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ .... ’’جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔‘‘ (سورۂ تکویر:۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ﴾ .... ’’اور جب آسمان کی کھال اتار لی جائے گی۔‘‘ (سورۂ تکویر:۱۱) یعنی وہ اس طرح ادھیڑ دیئے جائیں گے جس طرح چھت اُدھیڑ دی جاتی ہے۔ جب گھوڑے کی پشت سے زین وغیرہ اتار دی جائے تو کہا جاتا: كَشَطْتُّ الْجُلَّ عَنْ ظَهْرِ الْفَرَسِ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ﴾ .... ’’پس جس وقت کہ نگاہ پتھرا جائے گی۔‘‘ (سورۂ قیامہ:۷) یعنی دہشت اور حیرانی سے ایسا ہو جائے گا۔ موت کے وقت عام طور پر جو کیفیت بن جاتی ہے اسے بَــرِقَ، اِنْدَهَــشَ، تَــحَيَّــرَ کے الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بعض نے اس لفظ کو راء کے فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ اس صورت میں معنی ہوگا: ’’آنکھیں چمک جاتی ہیں۔‘‘

(٤٢٠٧)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الدَّانَاجُ ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند دونوں تاریک ہو جائیں گے یا لپیٹ لیے جائیں گے۔''

شرح: ((مُكَوَّرَانِ)) کا لفظ قرآن مجید کی اس آیت کریمہ میں استعمال ہوا ہے: ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ .... ''جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔'' (سورۂ تکویر:۱) یعنی اسے الٹا کر کے لپیٹ لیا جائے گا۔ نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَيُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ﴾ .... ''وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے۔'' (سورۂ زمر:۵)

(تَكْوِيْر) کے معانی ہیں ایک چیز کو دوسری پر لپیٹ دینا اور داخل کر دینا۔ رات کو دن پر لپیٹ دینے کا مطلب، رات کا دن کو ڈھانپنا ہے۔ موسم سرما اور گرما میں ایسا ہوتا ہے کہ کبھی رات دن میں داخل ہو جاتی ہے اور کبھی دن رات میں داخل ہو جاتا ہے۔ پگڑی کے بل لپیٹنے کو بھی تَكْوِيْرُ الْعِمَامَة کہا جاتا ہے۔

(19)......بَابٌ

باب

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے: ﴿وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ﴾ .... ''آپ انہیں رنج وافسوس کے دن کا ڈر سنا دیں۔'' (سورۂ مریم:۳۹) سخت ندامت، شرمندگی اور پشیمانی کو حسرت کہا جاتا ہے۔ جس طرح جانور طویل سفر کرنے کے بعد تھک کر چور ہو جاتا ہے بالکل اسی طرح حسرت سے کف افسوس ملنے والا شخص بھی اندر سے ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ اس آیت کریمہ میں روز قیامت کو یوم حسرت کہا گیا ہے۔ اس لیے کہ سب ہی حسرت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے: ﴿خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ﴾ .... ''وہ پست کرنے والی اور بلند کرنے والی ہوگی۔'' (سورۂ واقعہ:۳) پستی اور بلندی سے مطلب ذلت اور عزت ہے۔ یعنی اللہ کے اطاعت گزار بندوں کو یہ بلند کر کے جنت میں پہنچا دے گی اور نافرمانوں کو پست کر کے جہنم میں داخل کر دے گی۔ (چاہے دنیا میں معاملہ اس کے برعکس ہو۔ اہل ایمان وہاں معزز ومکرم ہوں گے اور اہل کفر وعصیاں ذلیل وخوار ہوں گے۔ (ع،س)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا﴾ .... ''وہ دن اداسی اور سختی والا ہوگا۔'' (سورۂ دھر:۱۰) یعنی اس میں پریشانیاں، سختیاں اور ہولناکیاں ہی ہوں گی۔ کسی قسم کی خوشی، مسرت اور فرحت وانبساط والا معاملہ

(٤٢٠٧) أخرجه البخاري: ٣٢٠٠

نہ ہوگا۔ کسی شخص نے تیوڑی چڑھائی ہو اور منہ بسور رکھا ہو تو اسے بزبان عربی "قمطر فلان" کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(٤٢٠٨)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ قَالَ: ((أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا، أَنْ تَقُولَ: عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا، يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَهَذِهِ أَخْبَارُهَا۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ .... " اس دن زمین اپنے اوپر ہونے والے واقعات بتائے گی۔" آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے دریافت کیا: "کیا تمہیں علم ہے کہ زمین کے بتانے سے کیا مراد ہے؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "زمین کا خبر دینا یہ ہے کہ وہ ہر مرد اور عورت پر گواہی دے گی کہ اس شخص نے مجھ پر فلاں فلاں کام فلاں فلاں دن کیا ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ بھی اس کا خبر دینا ہے۔"

(٤٢٠٩)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ شَاذَانَ، أَنَا أَبُو يَزِيدَ حَاتِمُ بْنُ مَحْبُوبٍ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمَرْوَزِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح ()۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّاوُدِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الصَّلْتِ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي......

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا نَدِمَ)) قَالُوا: فَمَا نَدَمُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((إِنْ كَانَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص بھی فوت ہوتا ہے وہ نادم ہوتا ہے۔" صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کی

(٤٢٠٨) ضعيف الاسناد ......أخرجه الترمذى: ٢٤٢٩

(٤٢٠٩) ضعيف جدا ......أخرجه الترمذى: ٢٤٠٣

مُـحْسِـنًـا ، نَدِمَ أَنْ لا يَكُونَ ازْدَادَ ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا ، نَدِمَ أَنْ لا يَكُونَ نَزَعَ۔)) وَفِي رواية أَبِي يَزِيد قَالُوا: وَمَا ندامته؟

ندامت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ نیکوکار ہوتا ہے تو نادم ہوتا ہے کہ اس نے مزید نیک کام کیوں نہ کیے اور اگر وہ بدکار ہوتا ہے تو نادم ہوتا ہے کہ وہ (برے کاموں سے) کیوں نہ باز رہا۔'' ایک روایت میں (فَمَا نَدَامَتُهٗ) کی بجائے (وَمَا نَدَامَتُهٗ) کے الفاظ ہیں۔

(٤٢١٠)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ: ((يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ ، فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لا تَعْصِنِي ، فَيَقُولُ لَهُ أَبُوهُ: فَالْيَوْمَ لا أَعْصِيكَ ، فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ، وَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الأَبْعَدِ ، فَيَقُولُ اللّٰهُ: إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ ، ثُمَّ يُقَالُ لِإِبْرَاهِيمَ: مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ ، فَيَنْظُرُ ، فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُلَطَّخٍ ، فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آزر سے قیامت کے دن جب ملیں گے تو ان کے والد کے چہرے پر سیاہی اور غبار ہوگا۔ ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ میری مخالفت نہ کیجئے؟ ان کے والد ان سے کہیں گے کہ آج میں آپ کی مخالفت نہیں کرتا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے: اے رب! تو نے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھے قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا، آج اس رسوائی سے بڑھ کر اور کون سی رسوائی ہوگی کہ میرے والد تیری رحمت سے سب سے زیادہ دور ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے جنت کافروں پر حرام قرار دی ہے۔ پھر سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے کہا جائے گا کہ تمہارے قدموں کے نیچے کیا چیز ہے؟ وہ دیکھیں گے تو ایک ذبح کیا ہوا جانور خون میں لتھڑا ہوا وہاں پڑا ہوگا اور پھر اس کے پاؤں پکڑ کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

شرح مذکر بجو کو (ذِيْخٌ) کہتے ہیں۔

(٤٢١٠) أخرجه البخاري: ٣٣٥٠

فائدہ: جب سیدنا خلیل علیہ السلام جیسے پیغمبر قیامت کے دن اپنے باپ کے کام نہ آسکیں گے تو کسی اور کی کیا مجال ہے کہ بغیر اذنِ خداوندی کے کسی مرید یا شاگرد کو بخشوا سکے۔ اس حدیث مبارکہ سے نام نہاد مسلمانوں کو عبرت پکڑنی چاہیے۔ (ع،س)

(20)......بَابُ کَیْفَ الْحَشْرُ

قیامت کے دن مخلوق کو جمع کرنے کی کیفیت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَاُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ﴾ .... ''وہی ہے جو اول بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے، پھر سے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ تو اس پر بہت ہی آسان ہے۔'' (سورۂ روم:۲۷)

جناب ربیع بن خیثم اور حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: یہ دونوں باتیں ہی اللہ تعالیٰ پر آسان ہیں۔ یعنی مخلوق کا بنانا اور اس کا اعادہ۔ امام شافعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ پر تو کوئی چیز بھی مشکل نہیں ہے۔ یہ پیرایہ کلام دراصل لوگوں کو سمجھانے کے لیے اختیار کیا گیا ہے کہ تم اعادے کو مشکل جانتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان اقدس ہے: ﴿وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ﴾ .... ''اور اس نے ہمارے لیے مثال بیان کی اور اپنی اصل پیدائش کو بھول گیا، کہنے لگا: ان گلی سڑی ہڈیوں کو کون زندہ کرسکتا ہے؟ آپ جواب دیجئے کہ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے۔'' (سورۂ یس:۷۸تا۷۹)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ﴾ .... ''ان کے پسِ پشت تو ایک حجاب ہے، ان کے دوبارہ جی اُٹھنے کے دن تک۔'' (سورۂ مومنون:۱۰۰) دو چیزوں کے درمیان حجاب اور آڑ کو برزخ کہا جاتا ہے۔ دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی کے درمیان جو وقفہ ہے اسے یہاں برزخ سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس سے مراد قبر ہے۔ جناب قتادہ رحمہ اللہ نے کہا: برزخی زندگی (ایک لحاظ سے) دنیاوی زندگی کا بقیہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ﴾ .... ''اور جب قبریں (شق کرکے) اُکھاڑ دی جائیں گی۔'' (سورۂ انفطار:۴)

((بُعْثِرَتْ)) اکھیڑ دی جائیں گی یا ان کی مٹی پلٹ دی جائے گی اور قبروں سے مردے زندہ ہوکر باہر نکل آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ﴾ .... ''ظالموں کو اور ان کے ہمراہیوں کو جمع کرو۔'' (سورۂ صفت:۲۲)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ: ﴿وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ﴾ .... ''اور جب جانیں (جسموں سے) ملا دی جائیں

گی۔'' (سورۂ تکویر:۷) کا مطلب بیان کیا کہ ہر انسان کو ہم مذہب وہم مشرب کے ساتھ ملا دیا جائے گا، مومن کو مومنوں کے ساتھ اور بد کو بدوں کے ساتھ۔ اہل جنت کے کام کرنے والوں کو جنتیوں کے ساتھ اور آگ والے کام کرنے والوں کو جہنمیوں کے ساتھ۔ پھر حضرت نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی: ﴿اُحْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوْا وَأَزْوَاجَهُمْ﴾ .... ''ظالموں کو اوران کے ہمراہیوں کو جمع کرو۔'' (سورۂ صفت:۲۲) نیز فرمان الٰہی ہے: ﴿وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللّٰهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُوْنَ﴾ .... ''جس دن اللہ کے دشمنوں کو اکٹھا کر کے آگ کی جانب چلایا جائے گا اور انہیں وہاں روک دیا جائے گا۔'' (سورۂ فصلت:۱۹) ان کے اول وآخر سب کو جمع کرلیا جائے گا۔ وزغ کے معنی روک لینے کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: ﴿يَقُولُونَ أَئِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ﴾ .... ''وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی کی سی حالت کی طرف پھر لوٹائے جائیں گے۔'' (سورۂ نازعات:۱۰)

حَافِرَة پہلی حالت کو کہتے ہیں۔ یہ منکرین قیامت کا قول ہے کہ کیا ہم پھر اس طرح زندہ کر دیئے جائیں گے جس طرح مرنے سے پیشتر تھے؟ کیونکہ یہ لوگ بعث بعد الممات کے منکر تھے۔

ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا﴾ .... ''اور گناہ گاروں کو ہم اس دن (دہشت کی وجہ سے) نیلی پیلی آنکھوں کے ساتھ گھیر لائیں گے۔'' (سورۂ طہٰ:۱۰۲) ایک قول کے مطابق (ذرقا) کا معنی ہے ''اندھے'' کر کے گھیر لائیں گے اور ایک قول کے مطابق ''پیاسے'' معنی ہے۔ لغت عربی میں پیاس سے ہلکان ہونے والے شخص کے لیے یہ لفظ بولا جاتا ہے کیونکہ شدت پیاس کی وجہ سے اس کی آنکھیں نیلی ہو جاتی ہیں۔ صاف شفاف پانی کو بھی عربی میں زُرْق کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے: ﴿فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ﴾ .... ''ناگہاں سب کے سب اپنی قبروں سے اپنے پروردگار کی طرف تیز تیز چلنے لگیں گے۔'' (سورۂ یٰس:۵۱) عربی زبان میں ''جدث'' اور ''جدف'' لفظ قبر کے ہم معنی ہیں۔

اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ﴾ .... ''اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔'' (سورۂ انبیاء:۹۶) یعنی ٹیلوں سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ الحَدَب بلند جگہ کو کہتے ہیں۔ (يَنْسِلُوْنَ) ''تیز تیز چلتے ہوئے آئیں گے جیسا کہ ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوا: ﴿كَأَنَّهُمْ إِلَى نُصُبٍ يُّوفِضُونَ﴾ .... ''گویا کہ وہ کسی جگہ کی طرف تیز تیز جارہے ہیں۔'' (سورۂ معارج:۴۳) گویا ان کے لیے کوئی منزل مقرر ہے اور وہ نہایت عجلت اور برق رفتاری سے اس تک پہنچنا چاہتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ مُهْطِعِيْنَ﴾ .... ''یہ قبروں سے اس طرح نکل کھڑے ہوں گے کہ گویا وہ پھیلا ہوا ٹڈی دل ہے (پکارنے والے کی طرف) دوڑتے ہوں گے۔'' (سورۂ

قمر:۷،۸)اس آیت کریمہ میں (مُھْطِعِیْنَ) (مُسْرِعِیْنَ) کے معنی میں ہے۔یعنی دوڑیں گے، پیچھے نہیں رہیں گے۔ مُھْطِع اس نفساتی کیفیت کو کہتے ہیں کہ جب مجرم شرمندگی اور خجالت کی بنا پر عرق انفعال میں ڈوبا ہوا ہو اور نظر اُٹھا کر دیکھنے کی ہمت اپنے اندر نہ پاتا ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ﴾ .... ''وہ اپنے سر اوپر اُٹھائے دوڑ بھاگ کر رہے ہوں گے۔'' (سورۂ ابراہیم:۴۳) یعنی حیرت اور ذلت کی بنا پر ان کے سر اُٹھے ہوئے ہوں گے۔ اقناع اس طرح سر اُٹھانے کو کہتے ہیں کہ دائیں بائیں بالکل نہ دیکھا جائے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ﴾ .... ''اور ان کے دل خالی اور اُڑے ہوئے ہوں گے۔'' (سورۂ ابراہیم:۴۳) یعنی فکر اور خوف کے مارے ان کے دل سب کچھ بھول چکے ہوں گے۔ (ھواء) کا معنی ہے ان کے دل گرے ہوئے اور خالی ہوں گے۔اس حالت کی مزید وضاحت اس آیت کریمہ میں ہے:﴿إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ﴾ .... ''جب کہ دل حلق تک پہنچ جائیں گے۔'' (سورۂ غافر:۱۸) دونوں آیتوں کا مطلب یہ ہوا کہ دل اپنا مقام اور محل چھوڑ دیں گے اور اَفْئِدَۃ کے مقام پر آجائیں گے اور اَفْئِدَۃ کا مقام خالی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ﴾ .... ''یہ دن ہوگا نکلنے کا۔'' (سورۂ ق:۴۲) یعنی یہی دن قبروں سے زندہ ہو کر نکلنے کا ہوگا اور یوم خروج قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا﴾ .... ''اور اللہ رحمٰن کے سامنے تمام آوازیں پست ہو جائیں گی سوائے کھسر پھسر کے تجھے کچھ بھی سنائی نہ دے گا۔'' (سورۂ طٰہ:۱۰۸) یعنی مکمل سناٹا ہوگا سوائے قدموں کی آہٹ اور کھسر پھسر کے کچھ سنائی نہ دے گا۔

(٤٢١١)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الشِّيرَزِيُّ، أَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَاشِمِيُّ، أَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلا عَجْبَ الذَّنَبِ، مِنْهُ خُلِقَ، وَفِيهِ يُرَكَّبُ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مرنے کے بعد انسان کے تمام اعضاء کو مٹی کھا لیتی ہے سوائے بُنِ دُم کے (ریڑھ کی ہڈی کا آخری سرا) اسی سے انسان کی پیدائش کی ابتداء ہوئی اور اسی سے دوبارہ جسم جوڑا جائے گا۔''

(٤٢١١) أخرجه مسلم: ٢٩٥٥

(٤٢١٢)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا))، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، وَإِنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: أُصَيْحَابِي، أُصَيْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ، إِلَى قَوْلِهِ: الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلا شبہ تمہیں ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بغیر ختنوں کے اللہ تعالیٰ کے سامنے جمع کیا جائے گا۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ .... ''جیسے کہ ہم نے پہلی دفعہ پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کریں گے یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور کر کے ہی رہیں گے۔'' (سورۃ انبیاء:۱۰۴) قیامت کے روز سب سے پہلے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے اور میری امت کے کچھ لوگوں کو بائیں طرف نکال لیا جائے گا۔ میں کہوں گا: یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ یہ تو میرے ساتھی ہیں (یعنی یہ تو میری امت میں سے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آپ کے فوت ہونے کے بعد یہ لوگ دین سے پھر گئے (آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا:) میں اسی طرح کہوں گا جس طرح اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا قول ہے: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ. إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ .... ''اے اللہ! میں تو ان پر گواہ تھا جب تک میں ان میں رہا، جب تو نے مجھے اپنے قبضے میں لے لیا، پھر تو تو ہی ان پر

(٤٢١٢) أخرجه البخاري: ٣٣٤٩، و مسلم: ٢٨٦٠

نگران تھا اور تو ہر چیز پر خوب گواہ ہے، اگر تو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخش دے تو بے شک تو غالب ،خوب حکمت والا ہے۔'' (سورۂ مائدہ:۱۱۷، ۱۱۸)

تشریح ((غُرْلٌ)) یہ اَغْرَل کی جمع ہے۔ وہ بچہ جس کا ابھی ختنہ نہ ہوا ہو۔

((لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ)) ''اسی وقت سے مرتد ہو گئے تھے۔'' اس سے مراد اسلام سے ارتداد نہیں سنن سے ارتداد مقصود ہے۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کے بعد بدعتی ہو گئے تھے اور اصل اسلامی تعلیمات سے انحراف کر کے بدعتی انحراف پر قائم رہے اور حقوق واجبہ سے تغافل برتتے رہے۔

((عَلٰی اَعْقَابِهِمْ)) ''اپنی ایڑیوں کے بل الٹے چلے گئے۔'' اس سے مراد آپ ﷺ کی وفات کے بعد مرتد ہونے والے اجڈ اور اسلامی تعلیمات سے نابلد دیہاتی اور گنوار قسم کے لوگ تھے۔ جن سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ برسر پیکار ہوئے۔ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین مراد نہیں ہیں کیونکہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے صحابہ میں سے الحمد للہ کوئی ایک بھی مرتد نہیں ہوا۔ بہر حال فتنہ تو آپ ﷺ کی وفات کے فوراً بعد شروع ہو گیا تھا اور اب تک جاری ہے اور کوئی نہ کوئی بدنصیب مرتد ہوتا ہی رہتا ہے۔

((أُصَيْحَابِی)) ''میرے ساتھی۔'' یہ لفظ تصغیر کا ہے۔ اس سے ان افراد کی قلت مراد ہے۔ اصل امت کے مقابلے میں وہ واقعی قلیل ہوں گے۔

(٤٢١٣)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الشِّيرَزِيُّ، أَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ السَّرَخْسِيُّ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغَلِّسِ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ......

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((عُرَاةً حُفَاةً)) قَالَتْ: قُلْتُ: وَالنِّسَاءُ؟ قَالَ: ((وَالنِّسَاءُ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنَسْتَحْيِي؟ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ، الأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ أَنْ يُهِمَّهُمْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ۔))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ قیامت والے دن قبروں سے کیسے اُٹھائے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ننگے جسم اور ننگے پاؤں۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: عورتیں بھی؟ آپ ﷺ نے

(٤٢١٣) أخرجه مسلم: ٢٨٥٩

فرمایا: ''اور عورتیں بھی۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمیں شرم نہیں آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! صورتحال اتنی ہولناک ہوگی کہ کسی کو اس کا خیال بھی نہ آئے گا کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھیں۔''

(٤٢١٤)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ، رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ، تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ تین حالتوں میں اکٹھے کیے جائیں گے۔ ایک گروہ رحمت کی امید رکھتے ہوئے اپنے انجام سے ڈرتا ہوگا۔ (اور دوسرا گروہ) دو آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے، یا تین آدمی ایک اونٹ پر، یا چار ایک اونٹ پر، یا دس آدمی ایک اونٹ پر اور باقی لوگوں (تیسرے گروہ) کو آگ اکٹھا کرے گی۔ جہاں وہ لوگ دوپہر کو آرام کے لیے ٹھہریں گے، آگ بھی وہاں ان کے ساتھ ٹھہرے گی اور جہاں وہ رات گزاریں گے، آگ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی، جہاں وہ صبح کریں گے، وہاں آگ بھی ان کے ساتھ صبح کرے گی اور جہاں وہ شام کریں گے وہیں آگ بھی ان کے ساتھ شام کرے گی۔''

شرح: ((يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ)) ''تین حالتوں میں۔'' یعنی کچھ خالص نیک، کچھ ملے جلے کاموں والے کچھ خالص کافر۔ ایک قول کے مطابق یہ حشر قیامت کے دن ہوگا۔ لوگوں کو شام کی طرف زندہ جمع کیا جائے گا۔

فائدہ: قیامت کے دن سے مراد قریب قیامت بھی ہوسکتا ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ اس میں اونٹوں، دوپہر،

(٤٢١٤) أخرجه البخاري: ٦٥٢٢، و مسلم: ٢٨٦١

رات، صبح وشام کا ذکر ہے۔ ظاہر ہے یہ چیزیں دنیا میں ہیں نہ کہ قیامت کے روز۔ بعض اہل علم نے اسے قیامت ہی کے دن پر محمول کیا ہے مگر اس میں بہت تکلف ہے۔ (ع، س)

باقی رہا قبروں سے اُٹھنے کے بعد حشر کا مرحلہ، تو اس کی تفصیلات اس سے ہٹ کر ہیں۔ یعنی اس میں اونٹوں کا تذکرہ، سواریوں کی کمی کی بنا پر باری باری اونٹ پر سوار ہونے کا ذکر نہیں بلکہ ننگے پاؤں اور ننگے جسم اُٹھائے جانے کا ذکر ملتا ہے۔

((عَلٰی بَعِیْرٍ)) ''ایک اونٹ پر۔'' کچھ لوگ تنگ وقت میں بھاگیں گے جب سواریوں کی کمی ہوگی۔ پھر دو دو، تین تین چار چار بلکہ اس سے بھی زیادہ ایک اونٹ پر سوار ہو کر بڑی تنگی کے ساتھ پہنچیں گے۔

بہز بن حکیم رحمہ اللہ کے پردادا محترم سے روایت ہے کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ((إِنَّكُم مَحْشُورُونَ رِجَالًا وركبانا، وَتجرونَ عَلَى وُجُوهكُم۔)) ......''یقیناً تمہیں پیدل، سواریوں پر اور چہروں کے بل گھسیٹ کر اللہ کے سامنے جمع کیا جائے گا۔'' (صحیح، ترمذی: ٢٤٢٤)

(٤٢١٥)۔أخبرنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ شُجَاعٍ الصُّوفِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْمَوْصِلِيِّ، أَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ......

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ نَبِيُّ اللّٰه ﷺ: ((إِنَّ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى رِجْلَيْهِ قَادِرٌ أَنْ يُمْشِيهِ عَلَى وَجْهِهِ۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے کہا: اے اللہ کے رسول! قیامت کے روز کافروں کو ان کے چہرے کے بل کس طرح جمع کیا جائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً وہ ذات جس نے انہیں دنیا میں دو پاؤں پر چلایا اسے اس بات پر پوری قدرت ہے کہ قیامت کے دن انہیں چہرے کے بل چلائے۔''

شرح: جناب مجاہد رحمہ اللہ نے اللہ کے فرمان: ﴿أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوٓءَ الْعَذَابِ﴾ .... ''بھلا جو شخص قیامت کے دن کے بدترین عذاب کی سپر (ڈھال) اپنے منہ کو بنائے گا۔'' (سورۂ زمر:٢٤) کے متعلق کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر لایا جائے گا۔ ایک قول ہے کہ اس کے ہاتھ باندھ کر لایا جائے گا۔ انسان کی عادت ہے کہ کسی چیز سے بچاؤ کے لیے اپنے ہاتھوں کو کام میں لاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ کافر ایسے موقع پر چہرے کو ڈھال اور بطور سپر استعمال کرے گا جو کہ بیچارگی اور ذلت و بے بسی کی انتہاء ہے۔

(٤٢١٥) أخرجه البخاري: ٤٧٦٠، و مسلم: ٢٨٠٦

(21)...... بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کے درج ذیل فرامین کا بیان

﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ .... ''جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔'' (سورۃ المطفّفین:٦) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک سو سال تک کھڑے ہوں گے۔ جناب کعب سے مروی ہے کہ لوگ تین سو سال تک کھڑے رہیں گے۔ ایک قول کے مطابق قیامت کو قیامت اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس روز لوگ اپنی اپنی قبروں سے زندہ ہو کر اُٹھ کھڑیں ہوں گے اور لفظ قیامت کے معنی بھی اُٹھنے اور کھڑے ہونے کے ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان اقدس ہے: ﴿ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي﴾ ''یہ ہے ان کے لیے جو میرے سامنے کھڑے ہونے کا ڈر رکھیں۔'' (سورۃ ابراہیم:١٤) یعنی جو شخص ثواب وعذاب کے مرحلے سے ڈر گیا جس سے ہر کسی کو لازماً پالا پڑنا ہے۔

(٤٢١٦)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وأَخْبَرَنِيهِ صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے روز لوگ جہانوں کے پروردگار کے آگے کھڑے ہوں گے حتی کہ ان میں سے ایک شخص آدھے کانوں تک پسینے میں ڈوبا ہوا ہوگا۔'' جناب عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے کہا: مجھے صخر بن جویریہ نے، انہوں نے نافع رحمہ اللہ سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل بیان کیا۔

(٤٢١٧)۔أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمُظَفَّرِيُّ السَّرَخْسِيُّ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ النَّصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سِنَانٍ الْخُرَاسَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح أَخْبَرَنَا أَبُو بكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ،

(٤٢١٦) أخرجه البخاري: ٤٩٣٨، و مسلم: ٢٨٦٢

(٤٢١٧) أخرجه مسلم: ٢٨٦٤

أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ......

حَدَّثَنِي الْمِقْدَادُ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، أُدْنِيَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتَّى تَكُونَ قَيْدَ مِيلٍ أَوِ اثْنَيْنِ)) قَالَ سُلَيْمٌ: لَا أَدْرِي أَيَّ الْمِيلَيْنِ يَعْنِي مَسَافَةَ الْأَرْضِ، أَوِ الْمِيلَ الَّذِي يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ، قَالَ: ((فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ، فَيَكُونُونَ فِي الْعَرَقِ كَقَدْرِ أَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى عَقِبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ إِلْجَامًا، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ، يَقُولُ: ((يُلْجِمُهُ إِلْجَامًا۔))

صحابی رسول سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو سورج مخلوق کے قریب کر دیا جائے گا حتی کہ وہ ایک یا دو میل کے فاصلے پر ہوگا۔ سُلیم بن عامر نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ لفظ میل سے کیا مراد ہے؟ مسافت والا میل یا جس سے آنکھوں میں سرمہ ڈالا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دھوپ انہیں جھلس کے رکھ دے گی۔ لوگ اپنے اپنے اعمال کے لحاظ سے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، پس ان میں سے کچھ تو ایڑیوں تک پسینے میں شرابور ہوں گے اور کچھ گھٹنوں تک اور کچھ کمر تک اور کسی کو پسینے کی لگام آئی ہوئی ہوگی۔'' راوی حدیث نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ((یلجمہ الجاما)) ''کسی کو پسینہ کی لگام آئی ہوگی۔'' کے الفاظ فرماتے وقت اپنے منہ کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔

(٤٢١٨)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَرَجِ الْمُظَفَّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّمِيمِيُّ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ حَمْزَةُ بْنُ يُوسُفَ السَّهْمِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمٌ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ فَمَا أَطْوَلَ هَذَا الْيَوْمِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِ مِنْ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ حشر کے دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے تو یہ دن کس قدر طویل ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ یہ دن مومن پر بہت ہلکا ہوگا حتی کہ

(٤٢١٨) اسناده ضعيف ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ١١٧١٧

صَلاةٍ مَكْتُوبَةٍ يُصَلِّيهَا فِي الدُّنْيَا۔)) یہ اس پر فرض نماز پڑھنے سے بھی آسان ہوگا جو وہ دنیا میں ادا کیا کرتا تھا۔''

(22)......بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

حساب وکتاب اور قصاص

اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ .... ''وہ بدلے کے دن کا مالک ہے۔'' (سورۂ فاتحہ:۴) یعنی یوم حساب کا مالک ہے یا بدلے اور جزا کے دن کا مالک ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ﴾ .... ''اس دن اللہ تعالیٰ انہیں پورا پورا بدلہ حق وانصاف کے ساتھ دے گا۔'' (سورۂ نور:۲۵) یعنی انہیں ان کے اعمال کی جزا ملے گی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ﴾ .... ''اور بے شک انصاف ہونے والا ہے۔'' (سورۂ ذاریات:۶) یعنی ہر کسی کو جزا اور بدلے سے ضرور واسطہ پڑنا ہے۔ بعض کے نزدیک یہاں لفظ دین کا معنی حکم الٰہی ہے۔ جیسا کہ ایک دوسری آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿لَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ﴾ .... ''ان پر اللہ کی شریعت کی حد (حکم) جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز ترس نہ کھانا چاہیے۔'' (سورۂ نور:۲) بعض کے نزدیک لفظ دین کے معنی اطاعت اور انقیاد کے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا﴾ .... ''اور اسی کی عبادت اور اطاعت لازم ہے۔'' (سورۂ نحل:۵۲) یعنی اسی کی عبادت واطاعت دائمی اور لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان اقدس ہے: ﴿مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾ .... ''کہ صرف اللہ کی عبادت کریں۔'' (سورۂ بیّنہ:۵)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ﴾ .... ''خبردار! اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص عبادت کرنا ہے۔'' (سورۂ زمر:۳) یعنی توحید کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے صرف اور صرف اسی کی عبادت کی جائے۔ لفظ دین میں عموم ہے اور ہر قسم کی عبادت کو شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا مزید فرمان ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾ ''یقیناً اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔'' (سورۂ آل عمران:۱۹۹) یعنی ہر کس وناکس کو حساب وکتاب کے مرحلے سے ضرور بالضرور گزرنا ہے اور جس چیز کو لازماً آنا ہو پس وہ ''سریع'' ہی ہے۔ ایک قول کے مطابق سرعت حساب کا مطلب ہے کہ ایک شخص کا حساب لینا دوسرے کے لیے رکاوٹ اور مشغولیت کا باعث نہ ہوگا اور نہ ایک کی بات سننا دوسرے کی بپتا سننے سے مانع ہوگی کیونکہ وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿سُوْءُ الْحِسَابِ﴾ .... ''یہی ہیں جن کے لیے بُرا حساب ہے۔'' (سورۂ رعد:۱۸) کیونکہ ان کی کوئی نیکی بارگاہِ ایزدی میں قبول نہ ہوگی اور ان کے کسی پاپ اور گناہ پر معافی کا قلم نہیں چلایا جائے گا۔ (یا ان سے ہر چھوٹے بڑے عمل کا حساب لیا جائے اور ان کا معاملہ ((من نوقش الحساب عُذِّب)) ''جس

سے حساب میں جرح کی گئی اس کا بچنا مشکل ہوگا، وہ عذاب سے دو چار ہو کر ہی رہے گا۔'' (ع،س)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا﴾ .... ''نہ اسے بے انصافی کا کھٹکا ہوگا نہ حق تلفی کا۔'' (سورۂ طہ:۱۱۲) بے انصافی یہ ہے کہ اس پر دوسروں کے گناہوں کا بوجھ ڈال دیا جائے اور حق تلفی یہ ہے کہ نیکیوں کا اجر کم کر دیا جائے، یہ دونوں باتیں وہاں نہیں ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيرًا﴾ .... ''اس کا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا۔'' (سورۂ انشقاق:۸)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا﴾ .... ''آج تو تُو خود ہی اپنا حساب لینے کو کافی ہے۔'' (سورۂ بنی اسرائیل:۱۴)

(٤٢١٩)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَنَا نَافِعٌ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتَّى تَعْرِفَهُ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حُوسِبَ، عُذِّبَ)) قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ قَالَتْ: فَقَالَ: ((إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرْضُ، وَلَكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ، يَهْلِكْ۔))

جناب ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا معمول تھا کہ جب کوئی ایسی بات سن لیتیں جس کے متعلق انہیں معلومات نہ ہوتیں تو علمی مراجعت کر کے اس مسئلہ کے متعلق واقفیت حاصل کرتیں۔ ایک دفعہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس سے حساب لیا گیا، اس کو عذاب کیا جائے گا۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيرًا﴾ .... ''اس کا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا۔'' (سورۂ انشقاق:۸) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو صرف پیشی ہوگی اور جس کے حساب میں کرید کی گئی وہ تو ہلاک ہو جائے گا۔''

شرح ((مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكُ)) ''جس کے حساب کی کھود کرید کی گئی وہ یقینی طور پر سزا پائے گا۔'' مناقشہ فی الحساب یہ ہے کہ جس سے تفصیلی حساب وکتاب شروع ہو گیا اور ایک ایک چیز کو معرض حساب میں لایا گیا تو وہ ضرور دھر لیا جائے گا۔ ظاہر ہے ایسی صورت پر بچ نکلنے کا کسے یارا ہوگا۔ اَعَاذَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ وَاللّٰهُمَّ حَاسِبْنَا حِسَابًا يَّسِيْرًا۔

(٤٢١٩) أخرجه البخاري: ١٠٣، ٤٩٣٩، و مسلم: ٢٨٧٦

(انتقشت منه حقی) ''میں نے اس سے اپنا حساب بے باق کر دیا۔'' کا جملہ اس وقت بولا جاتا ہے جب ایک ایک پائی وصول کر لی جائے اور لین دین کے معاملہ میں کچھ باقی نہ رہے۔ پاؤں سے کانٹا نکال دینے کے لیے نُقس الشوكة کا لفظ بولا جاتا ہے۔

(٤٢٢٠)۔أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الزَّرَّادُ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْهَيْثَمُ بْنُ كُلَيْبٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ الْعَسْقَلَانِيُّ أَبُو أَحْمَدَ، أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ......

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، قَالَ: كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يُدْنِي الْمُؤْمِنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَيَقُولُ: أَيْ عَبْدِي تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، أَيْ رَبِّ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ عَبْدِي، تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: نَعَمْ، أَيْ رَبِّ، حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ، وَرَأَى نَفْسَهُ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ، قَالَ: فَإِنِّي سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَقَدْ غَفَرْتُهَا لَكَ الْيَوْمَ، ثُمَّ يُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ، فَيَقُولُ الأَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ۔))

جناب صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھا کہ ایک نامعلوم شخص ان کے پاس آیا اور اس نے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کے متعلق کیا سنا ہے؟ (جو اللہ تعالیٰ مومن سے قیامت کے دن کرے گا)۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''یقیناً اللہ سبحانہ وتعالیٰ مومن شخص کو عزت کے ساتھ اپنے قریب کرے گا، اس پر اپنا پہلو رکھے گا اور اسے لوگوں سے چھپا لے گا۔ اس سے پوچھے گا کہ کیا تو فلاں فلاں گناہ کا اقرار کرتا ہے؟ وہ کہے گا: ہاں، اے میرے پروردگار!، یہاں تک کہ اس سے اس کے تمام گناہوں کا اقرار کرایا جائے گا۔ وہ شخص اپنے دل میں خیال کرے گا کہ وہ عذاب میں گرفتار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے ان گناہوں پر پردہ ڈالا اور آج میں تیرے گناہ معاف کرتا ہوں۔ اسے نیک اعمال کا رجسٹر (دائیں ہاتھ میں) پکڑا دیا جائے گا۔ البتہ کفار اور منافقین کو تمام مخلوق کے سامنے بلایا جائے گا اور گواہ کہیں گے: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر (اس کا شریک ثابت کر

(٤٢٢٠) أخرجه البخاری: ٤٦٨٥، و مسلم: ٢٧٦٨

کے) جھوٹ باندھا۔ خبردار! اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ظالموں پر۔"

شرح: ((اَلْاَشْهَـــادُ)) "اس سے مراد اللہ کے فرشتے ہیں۔ ایک قول کے مطابق انبیائے کرام علیہم السلام ہیں۔ یہ بھی ثابت ہے کہ مومن بھی جھوٹ باندھنے والوں کے خلاف گواہی دیں گے۔

(٤٢٢١)۔أَخْبَـرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَـا مُـحَـمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ ، حَـدَّثَـنَـا عَبْـدُ الـلّٰـهِ بْـنُ الْـمُبَارَكِ ، عَنْ لَيثِ بْنِ سَعْدٍ ، حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَافِرِيِّ ، ثُمَّ الْحُبُلِيِّ......

قَـالَ: سَـمِـعْـتُ عَبْـدَ الـلّٰـهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الـلّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُ وْسِ الْـخَـلائِـقِ يَـوْمَ الْـقِيَامَةِ ، فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْـعُونَ سِجِلا ، كُلُّ سَجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ ، ثُمَّ يَـقُـولُ الـلّٰـهُ: أَتُـنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ فَيَقُولُ: لا يَا رَبِّ ، فَيَقُولُ: أَفَـلَكَ عُـذْرٌ أَوْ حَسَنَةٌ؟ فَبُهِتَ الرَّجُلُ ، قَالَ: لا ، يَـا رَبِّ ، فَـيَـقُـولُ: بَـلَى ، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَـنَة ، وَإِنَّـهُ لا ظُلْمُ عَلَيْكَ الْيَوْمَ ، فَيُخْرِجُ لَـهُ بِـطَـاقَةً فِيهَـا ، أَشْهَـدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ ، وَأَشْهَـدُ أَنَّ مُـحَـمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، فَيَقُولُ: احْـضُـرْ وَزْنَكَ ، فَـيَـقُـولُ: يَـا رَبِّ مَـا هَذِهِ الْبِـطَـاقَةُ مَـعَ هَذِهِ السِّجِلاتِ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ لا تُـظْـلَـمُ ، قَالَ: فَتُوضَعُ السِّجِلاتُ فِي كِفَّةٍ ، وَالْبِـطَـاقَةُ فِـي كِفَّةٍ ، فَطَاشَتِ السِّجِلاتُ ،

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میرے ایک امتی کا سب مخلوقات کے سامنے انتخاب فرمائے گا۔ اس کے سامنے ننانوے رجسٹر کھول دیے جائیں گے، ہر رجسٹر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو اس (تمام ریکارڈ) میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے مقرر کیے ہوئے محافظ کاتبوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ (تیری نیکیاں نہ لکھی ہوں یا گناہ زیادہ لکھ دیے ہوں) وہ کہے گا: نہیں، اے میرے مالک!، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھے کوئی عذر تھا یا تیری کوئی نیکی بھی ہے؟ وہ شخص خوف زدہ ہو جائے گا اور کہے گا: نہیں! اے میرے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں نہیں؟ ہمارے پاس تیری نیکی بھی ہے اور آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ چنانچہ اس کے عمل کا ایک چھوٹا سے کاغذ کا پرزہ لایا جائے گا اس پر لکھا ہوگا ((أَشْهَـدُ أَنْ لا إِلَـهَ إِلا الـلّٰـهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُـحَـمَّـدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) "میں گواہی دیتا ہوں

(٤٢٢١) صحيح ......أخرجه الترمذى: ٢٦٣٩ ، وابن ماجه: ٤٣٠٠

وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ ، قَالَ: فَلا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ۔))

کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرے ساتھ ظلم ہرگز نہیں ہوگا۔ آپ نے بیان کیا: چنانچہ وہ تمام رجسٹر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرزۂ کاغذ ایک پلڑے میں رکھا جائے گا۔ وہ تمام رجسٹر اوپر اُٹھ جائیں گے اور وہ پرزۂ کاغذ بھاری ثابت ہوگا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے زیادہ کوئی شے وزنی نہیں۔''

فائدہ: یہ حدیث اہل علم میں ''حدیث بطاقہ'' کے نام سے مشہور ہے۔ یہ حدیث عاصی اہل ایمان کے لیے اللہ عزوجل کی خصوصی رحمت اور کمال مہربانی کا مظہر ہے نیز کلمہ شہادت، یعنی توحید ورسالت پر دل وجان سے ایمان لانا ایسا عمل ہے جس سے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اگر کسی شخص کو ایمان لانے کے بعد نیک اعمال انجام دینے کا موقع نہیں ملا اور وہ فوت ہو گیا تو اس کا کلمہ شہادت اس کی نجات کے لیے کافی ہوگا۔ حدیث میں ایسا ہی شخص مراد ہے۔ (ع،س)

(23)......بَابُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

جنت میں بغیر حساب کے کون داخل ہوگا؟

(٤٢٢٢)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا ، فَقَالَ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ ، فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلان ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ ، وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ ، فَرَجَوْتُ ، أَنْ يَكُونَ أُمَّتِي ، فَقِيلَ: هَذَا

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: ''میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں، کسی نبی کے ساتھ ایک شخص گزرا اور کسی کے ساتھ دو گزرے اور کسی نبی کے ساتھ ایک جماعت گزری اور کوئی نبی تنہا گزرا اور میں نے انسانوں کی ایک جماعت بہت بڑی دیکھی جس نے

(٤٢٢٢) أخرجه البخاري: ٥٧٠٥ ، و مسلم: ٢٢٠

مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فِي قَوْمِهِ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَقِيلَ لِي: انْظُرْ هَكَذَا وَهَكَذَا، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الأُفُقَ، فَقِيلَ: هَؤُلاءِ أُمَّتُكَ، وَمَعَ هَؤُلاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ)) فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ، فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: أَمَّا نَحْنُ، فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ، وَلَكِنَّا آمَنَّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَلَكِنَّ هَؤُلاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((هُمُ الَّذِينَ لا يَتَطَيَّرُونَ، وَلا يَسْتَرْقُونَ، وَلا يَكْتَوُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ)) فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقَامَ آخَرُ: فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا؟ قَالَ: ((سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.))

آسمان کا کنارہ ڈھانپ رکھا ہے۔ پس میں نے خیال کیا کہ یہ میری امت ہوگی۔ کہا گیا: یہ موسیٰ علیہ السلام اپنی امت کے ہمراہ ہیں۔ پھر مجھ سے کہا گیا: دیکھیے! تو میں نے ایک زبردست جماعت دیکھی جس نے آسمان کا ایک کنارہ ڈھانپ رکھا تھا۔ مجھ سے کہا گیا: ادھر بھی دیکھیے اور ادھر بھی دیکھیے! پس میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے آسمان کا کنارہ چھپا رکھا ہے۔ فرمایا گیا: یہ ہے آپ کی امت اور یہ جو آگے آگے ستر ہزار کی تعداد ہے ان لوگوں سے نہ حساب لیا جائے گا اور نہ ان پر عذاب ہوگا۔'' اس کے بعد لوگ منتشر ہو گئے اور ان کے لیے بات واضح نہ کی گئی۔ نبی ﷺ کے صحابہ نے آپس میں بحث وتمحیص کرتے ہوئے کہا: اس کا مصداق ہم نہیں ہو سکتے کیونکہ ہم تو حالت شرک میں پیدا ہوئے اور بعد میں ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے کر آئے ہیں۔ البتہ اس کا مصداق ہمارے بیٹے ہو سکتے ہیں۔ یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو بدشگونی نہیں لیتے، نہ دم جھاڑ کرواتے ہیں، نہ داغ لگواتے ہیں، اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔'' سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور کہا: کیا میں انہی میں سے ہوں اے اللہ کے رسول!؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر ایک اور صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عکاشہ اس میں تم سے آگے بڑھ گئے ہیں۔''

(٤٢٢٣)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ

(٤٢٢٣) أخرجه البخاري: ٦٥٤١، و مسلم: ٢١٦

الْحَارِثِ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ......

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، حَدَّثَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ الْجَنَّةَ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَائَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ)) فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الأَسَدِيُّ، يُرَفِّعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ)) ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: ((سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت کے ایک گروہ کو جنت میں داخل کیا جائے گا، ان کی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔'' سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سیدنا عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، جنہوں نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اسے بھی ان میں سے کر دے۔'' پھر قبیلہ انصار کے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عکاشہ تم سے سبقت لے گیا ہے۔''

(24)......بَابُ مُفَادَاةِ الْمُسْلِمِ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى

یہود ونصاریٰ کا مسلمان کا جہنم کی آگ سے فدیہ ہونا

(٤٢٢٤)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ يُوسُفَ الْجُوَيْنِيُّ، أَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ الإِسْفَرَايِينِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ......

عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، لَمْ يَبْقَ مُسْلِمٌ إِلا أُعْطِيَ يَهُودِيًّا، فَقِيلَ: هَذَا فِدَاؤُكَ

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر مسلمان کو ایک یہودی دیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ جہنم سے بچاؤ کے لیے تیرا فدیہ

(٤٢٢٤) أخرجه مسلم: ٢٧٦٧

مِنَ النَّارِ۔)) ہے۔'' ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا عیسائی دے گا اور فرمائے گا یہ جہنم سے تیرا چھٹکارہ ہے۔''

(25)......بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ﴾ .... ''بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھ لو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی۔'' (سورۂ حج:۱،۲)

اللہ تعالیٰ کا فرمان اقدس ہے: ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ﴾ .... ''جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی۔'' (سورۂ قلم:۴۲) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ دن سخت شدائد اور ہولناکیوں والا ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا: روز قیامت کی یہ گھڑی بہت شدید ہوگی۔ جناب مجاہد رحمہ اللہ نے کہا: کشفِ ساق سے مراد ہے کہ ایک دہشت ناک اور ہوشربا معاملہ واضح اور عیاں کیا جائے گا۔ اہل عرب اہم معاملے کی خبر کے وقت یہ جملہ بولتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان اقدس ہے: ﴿وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ﴾ .... ''اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔'' (سورۂ قلم:۲۹) اس سے مراد پے در پے تکلیفوں کا آنا ہے۔ دنیا سے رخصت ہوتے وقت آخری شدت اور آخرت کے حوالے سے ابتدائی تکلیف کا اس وقت مرنے والے کو سامنا ہوتا ہے۔ اعاذنا الله منها۔

فائدہ: ایک صحیح حدیث میں اس کی تفسیر اس طرح بیان ہوئی ہے کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ پنڈلی کھولے گا، جس طرح کہ اس کی شان کے لائق ہے۔ لہٰذا یہی درست ہے اس پر بلاکیفیت ایمان رکھنا ضروری ہے۔ یہی سلف اور محدثین کا مسلک ہے۔ (ع،س)

اللہ تعالیٰ کا فرمان اقدس ہے: ﴿وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا﴾ .... ''اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے۔'' (سورۂ دھر:۷) برائی پھیل جانے کا مطلب ہے کہ اس روز اللہ کی گرفت سے وہی بچے گا جسے اللہ اپنے دامن عفو و رحمت میں ڈھانک لے گا۔ باقی سب اس کے شر کی لپیٹ میں ہوں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا﴾ .... ''اس دن کا خوف کرتے ہیں جو اداسی اور سختی والا ہے۔'' (سورۂ دہر:۱۰) ﴿قَمْطَرِيرًا﴾ کے معنی طویل کے ہیں۔ یعنی سختیوں اور ہولناکیوں کی وجہ سے کافروں پر بڑا لمبا ہوگا۔

(٤٢٢٥)۔أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّد الْقَاضِي، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ

(٤٢٢٥) أخرجه البخاري: ٦٥٣٠، و مسلم: ٢٢٢

مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمِشٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ التَّاجِرُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ بُكَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ الْكُوفِيُّ الْعَبْسِيُّ، أَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا آدَمُ، قُمْ فَابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، يَا رَبِّ، وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، فَحِينَئِذٍ يَشِيبُ الْمَوْلُودُ، وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى، وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ، قَالَ: فَيَقُولُونَ: وَأَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ؟)) فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِسْعُمِائَةٌ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ)) قَالَ: فَقَالَ النَّاسُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاللّٰهِ! إِنِّي لأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاللّٰهِ! إِنِّي لأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ فِي النَّاسِ إِلا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الأَسْوَدِ، وَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الأَبْيَضِ۔))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت والے دن فرمائے گا: اے آدم! اُٹھو اور جہنم میں ڈالے جانے والے لشکر کو نکال لو۔ آدم علیہ السلام کہیں گے: میں حاضر ہوں، فرمان بردار ہوں اور ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ اے میرے مالک! جہنم میں ڈالے جانے والے لوگ کتنے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے، یہی وہ وقت ہوگا جب بچے غم سے بوڑھے ہو جائیں گے اور حاملہ عورتیں اپنا حمل گرا دیں گی اور تم لوگوں کو نشہ کی حالت میں دیکھو گے حالانکہ وہ نشہ کی حالت میں نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔'' راوی نے بیان کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: ہم میں سے وہ ایک خوش نصیب شخص کون ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نو سو ننانوے افراد یاجوج و ماجوج کی قوم سے ہوں گے اور تم میں سے وہ ایک (جنتی) ہوگا۔'' ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگوں نے مارے خوشی کے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! مجھے قوی امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو گے اور اللہ کی قسم! یقیناً مجھے بھرپور امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا آدھا حصہ ہو گے۔'' راوی نے کہا: اس پر لوگوں نے اللہ اکبر کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری مثال لوگوں میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بالوں کی معمولی تعداد ہوتی ہے یا سفید بیل جس پر سیاہ بالوں کی معمولی تعداد ہوتی ہے۔

شرح اسی سند سے سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کریں گے: ہاں جی!، پھر ان کی امت کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا: کیا انہوں نے تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے: نہیں، ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، ہمارے پاس تو کوئی بھی نہیں آیا۔ نوح علیہ السلام سے پوچھا جائے گا: تمہارا گواہ کون ہے؟ نوح علیہ السلام عرض کریں گے: محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا﴾ .... ''اور اسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنایا۔''

[سورۂ بقرہ:۱۴۳] (صحیح بخاری: ۷۳۴۹)

(الوسط) بمعنی عدل، میانہ رو ہے۔

ایک اور سند سے اس حدیث مبارکہ کے ابتدائی الفاظ یوں مروی ہیں: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم!، حضرت آدم علیہ السلام جواباً کہیں گے: میں حاضر ہوں اور فرماں بردار ہوں۔ انہیں بلند آواز سے کہا جائے گا: یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے آگ کا لشکر نکال لو۔''

(٤٢٢٦)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الْفَرَبْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَقُولُ: ((يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ، فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا۔))

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''ہمارا رب (قیامت کے دن) اپنی پنڈلی کھولے گا، اس وقت ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت اس کے لیے سجدے میں گر پڑیں گے۔ صرف وہ باقی رہ جائیں گے جو دنیا میں دکھاوے اور ناموری کے لیے سجدہ کرتے تھے۔ جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی پیٹھ تختہ ہو جائے گی اور وہ سجدے کے لیے نہ مڑ سکیں گے۔

شرح ((يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ)) ''ہمارا پروردگار اپنی پنڈلی کھولے گا۔'' امام خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمارے اساتذہ اس کی تاویل کرتے ہوئے ڈرتے تھے اور ظاہری الفاظ ہی پر اس عبارت کو محمول کرتے تھے اور اس کے

(٤٢٢٦) أخرجه البخاري: ٤٩١٩

معنی کی کھوج کرید میں نہیں پڑتے تھے کیونکہ سلف کا مسلک ہے کہ کسی چیز کی جتنی وضاحت اور تفصیل قرآن وسنت میں آئی ہو اسے تسلیم کیا جائے اور باقی حقیقت اللہ کو سونپتے ہوئے توقف اختیار کیا جائے۔ اس کی ذات اور صفات پر جیسا بھی وہ ہے ایمان رکھا جائے۔ اس کی صفات کے ظواہر پر یقین رکھتے ہوئے ان میں کوئی تاویل نہ کی جائے۔ بعض حضرات نے اس فرمان الٰہی: ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ﴾ .... ''جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی۔'' (سورۂ قلم:۴۲) کی تاویل کی ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کشف ساق سے مراد قیامت کے شدائد اور اس کی ہولناکیاں لی ہیں۔

جناب عکرمہ رحمہ اللہ سے اس آیت کریمہ کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: جب جنگ پورے جوبن پر ہو تو کہا جاتا ہے: (كَشَفَ الْحَرْبُ عَنِ السَّاقِ) ''جنگ نے اپنی پنڈلی ننگی کر دی۔'' یعنی ان کے نزدیک بھی شدت اور ہولناکی کا معنی ہی مراد ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی پنڈلی کس طرح ہوگی؟ اسے وہ کس طرح کھولے گا؟ اس کیفیت کو ہم جان سکتے ہیں نہ بیان کر سکتے ہیں۔ اس لیے جس طرح ہم بلا کیف اور بلا تشبیہ اس کی آنکھوں، کان، ہاتھ وغیرہ پر ایمان رکھتے ہیں، اسی طرح پنڈلی کا ذکر بھی قرآن وحدیث میں ہے۔ اس پر بلا کیف ایمان رکھنا ضروری ہے۔ یہی سلف صالحین اور محدثین کرام رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔ (ع،س)

(٤٢٢٧)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَنَا الْمُغِيرَةُ، حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ)) وَقَالَ: ((اقْرَءُوا: ﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ قیامت کے دن ایک بہت بھاری بھرکم موٹا تازہ شخص آئے گا لیکن وہ اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی کوئی قدر نہیں رکھے گا۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''پڑھو: ﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾ .... ''قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔'' (سورۂ کہف:۱۰۵)

شرح: ﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾ ''قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں

(٤٢٢٧) أخرجه البخاري: ٤٧٢٩، و مسلم: ٢٧٨٥

گے۔'' ابن الاعرابی نے کہا: جب کسی کی کمینگی اور ذلت کی بنا پر کوئی قدر و قیمت مقصود نہ ہو تو ایسے موقع پر اہل عرب کہتے ہیں: مَالِفُلَان عِنْدَنَا وَزْنٌ۔ ''فلاں کے لیے ہمارے ہاں کوئی قدر ومنزلت نہیں۔'' یا یہ مطلب ہے کہ ان کے کفر کی بنا پر ان کے لیے میزان کا اہتمام ہی نہیں کیا جائے گا۔

(٤٢٢٨)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ......

عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ: يُعْرَضُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلاثَ عَرَضَاتٍ ، فَأَمَّا عَرْضَتَان ، فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ ، وَأَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَطَايَرُ الصُّحُفِ فِي الأَيْدِي ، فَإِمَّا آخِذٌ بِيَمِينِهِ ، وَإِمَّا آخِذٌ بِشِمَالِهِ۔

سیدنا عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی۔ دو پیشیوں میں تو بحث مباحثہ بھی ہوگا اور معذرتیں بھی پیش کی جائیں گے۔ تیسری پیشی میں اعمال نامے اڑکر ہاتھوں میں آجائیں گے، کوئی اسے دائیں ہاتھ میں لے گا اور کوئی بائیں ہاتھ میں۔

(26)......بَابُ شَهَادَةِ الأَعْضَاءِ

اعضائے جسم کی گواہی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ﴾ .... ''ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہریں لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے۔'' (سورۂ یس:٦٥)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿هَذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ﴾ .... ''آج کا دن وہ دن ہے کہ یہ بول بھی نہ سکیں گے۔'' (سورۂ مرسلات:٣٥) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس فرمان الٰہی: ﴿لَا يَنطِقُونَ﴾ ''وہ بول بھی نہ سکیں گے۔'' اور فرمان الٰہی: ﴿وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ﴾ ''قسم اللہ کی اپنے پروردگار کی! ہم مشرک نہ تھے۔'' (سورۂ انعام:٢٣) کے متعلق پوچھا گیا کہ ان کے درمیان کیا تطبیق ہے؟ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میدان محشر میں مختلف مرحلے درپیش ہوں گے کبھی تو وہ بول نہ سکیں گے، کبھی بولیں گے تو اپنے شرک کرنے سے ہی انکار کر دیں گے اور کبھی ان کے مونہوں پر مہر لگا دی جائے گی اور ان کے ہاتھ پاؤں جو کچھ انہوں نے کیا ہوگا اس کی گواہی دیں گے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْأَلُ عَنْ ذَنبِهِ إِنسٌ وَلَا جَانٌّ﴾ .... ''اس دن کسی انسان اور کسی جن سے ان کے گناہوں کی پرسش نہ کی جائے گی۔'' (سورۂ رحمٰن:٣٩) یعنی معلومات کے حصول کے لیے نہیں پوچھا

(٤٢٢٨) ضعيف ......أخرجه ابن ماجه: ٤٢٧٧

جائے گا کیونکہ ان کے گناہوں کا تو پورا پورا ریکارڈ فرشتوں کے پاس ہوگا اور اللہ کے علم میں بھی۔ البتہ وعید تہدید اور اتمام حجت کی غرض سے ضرور باز پرس ہوگی۔ یا یہ پوچھا جائے گا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ اس پوچھنے کا ذکر اس فرمان الٰہی میں بھی ہے: ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴾ .... ''قسم ہے تیرے پالنہار کی! ہم ان سب سے ضرور باز پرس کریں گے۔'' (سورۂ حجر:۹۲)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۝ وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ﴾ .... ''بلکہ انسان خود اپنے اوپر آپ حجت ہے۔ اگر چہ کتنے ہی بہانے پیش کرے۔'' (سورۂ قیامہ:۱۴، ۱۵) یعنی انسان اپنے عیوب خود جانتا ہے۔ لڑے، جھگڑے، ایک سے ایک تاویل کرے، لاکھ عذر بہانے تراشے لیکن ایسا کرنا نہ اس کے لیے مفید ہے اور نہ وہ اپنے ضمیر کو مطمئن کرسکتا ہے بلکہ اپنے ضمیر کے سوال کا جواب اسے ضرور دینا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ﴾ .... ''جس دن ان کے مقابلے میں ان کی زبانیں گواہی دیں گی۔'' (سورۂ نور:۲۴) یعنی ان کے ہاتھ، پاؤں، زبان اور دیگر اعضائے جسم ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ﴾ .... ''اگر چہ کتنے ہی بہانے تراشے۔'' (سورۂ قیامہ:۱۵) یعنی وہ اپنے آپ کو معذور ثابت کرنے کے لیے دنیا جہاں کی دلیلیں پیش کردے یا کتنے ہی بہانے تراش لے، یا کتنی ہی پردہ داریاں کرے، مگر انسان اپنے عیوب خود جانتا ہے۔ معذار کا معنی پردہ ہے اور یہاں اپنے عیوب کو دیکھنے سے مراد آنکھ کا دیکھنا نہیں بلکہ ضمیر کا دیکھنا ہے۔ جس طرح اہل عرب کسی شخص کی علمی تیز نگاہی کا اعتراف کرتے وقت یہ جملہ بولتے ہیں: فلان بصیر بالعلم قرآن مجید میں بھی یہ معنی موجود ہے، چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ﴾ .... ''پس آج تیری نگاہ بہت تیز ہے۔'' (سورۂ ق:۲۲) یعنی آج تیرا ایک ایک کرتوت تیری نظر کے سامنے ہے۔

جناب حسن بصری رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا﴾ .... ''آج تو تو آپ ہی اپنا خود حساب لینے کو کافی ہے۔'' (سورہ اسراء:۱۴) کے متعلق کہتے ہیں کہ ہر شخص کے گلے میں ایک ہار ہے جس پر اس کی زندگی کے تمام اعمال تحریر ہوتے ہیں۔ جب وہ فوت ہوتا ہے تو اسے لپیٹ کر اس کے گلے ہی میں ہار ڈال دیا جاتا ہے اور جب اسے اُٹھایا جائے گا وہ صحیفہ اس کے گلے میں ہوگا اور اس سے کہا جائے گا: ﴿اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا﴾ ''لے! خود ہی اپنی کتاب آپ پڑھ لے، آج تو تُو خود ہی اپنا حساب لینے کو کافی ہے۔'' (سورۂ اسراء:۱۴) اے ابن آدم! وہ ذات کتنی انصاف والی ہے جس نے تیرے مقدمے میں تجھے ہی فیصلہ کرنے والا قاضی بنا دیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ﴾ .... ''اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تجارت ہے نہ دوستی۔'' (سورۂ بقرہ:۲۵۴) یعنی کوئی دوستی اور یاری فائدہ مند ثابت نہ ہوگی اور

عذاب الٰہی سے بچاؤ کا باعث نہ ہوگی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ﴾ .... ''جس میں نہ خرید وفروخت ہوگی نہ دوستی اور محبت۔'' (سورۂ ابراہیم:۳۱)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ﴾ .... ''پھر آپ دیکھتے ہیں کہ ان کے درمیان سے مینہ برستا ہے۔'' (سورۂ نور:۴۳)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ﴾ .... ''بلکہ تمہارے درمیان خوب گھوڑے دوڑا دیتے۔'' (سورۂ توبہ:۴۷) زجاج نے کہا: تمہارے اندر فتنہ برپا کرنے کے لیے وہ اپنی سواریوں کو تیزی سے دوڑاتے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں ﴿خِلَالَكُمْ﴾ کا معنی ہے (وسطكم) ''تمہارے درمیان'' ہے۔

(٤٣٢٨)م۔أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصُوَيْهِ السَّرَخْسِيُّ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَمَانِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ، أَنَا أَبُو يَزِيدَ حَاتِمُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعَهُ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ مَعِي مِنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَأَلَ النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابٍ؟)) قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ عِنْدَ الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابٍ؟)) قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ كَمَا لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا)) قَالَ: فَيَلْقَى الْعَبْدَ، فَيَقُولُ: ((أَيْ فُلُ أَلَمْ أُكْرِمْكَ، أَلَمْ أُسَوِّدْكَ؟ أَلَمْ أُزَوِّجْكَ؟ أَلَمْ أُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ، وَالإِبِلَ، وَأَتْرُكْكَ تَتَرَأَّسُ وَتَتَرَبَّعُ؟ قَالَ: بَلَى يَا رَبِّ، قَالَ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم چودھویں کی رات میں چاند کے دیکھنے میں جبکہ بادل نہ ہوں تنگی محسوس کرتے ہو؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے جواب دیا: نہیں، اے اللہ کے رسول!، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس کیا تم دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں سورج کو دیکھنے میں تنگی محسوس کرتے ہو؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: نہیں، اے اللہ کے رسول!، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اپنے پروردگار کے دیدار میں تنگی نہیں پاؤ گے جیسا کہ تم ان دونوں میں سے کسی ایک کے دیکھنے میں تنگی نہیں پاتے۔''

(٤٣٢٨) اسناده صحيح ......أخرجه مسلم: ٢٩٦٨ الى قوله: "وذالك الذى سخط الله عليه

فَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلاقِيَّ؟ قَالَ: لا يَا رَبِّ، قَالَ: فَالْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي، قَالَ: فَيُلْقَى الثَّانِي، فَيَقُولُ: أَلَمْ أُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ، وَالإِبِلَ وَأَتْرُكْكَ تَتَرَأَّسُ وَتَتَرَبَّعُ؟ قَالَ: فَيَقُولُ بَلَى يَا رَبِّ، قَالَ: فَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلاقِيَّ؟ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لا، قَالَ: فَالْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي، قَالَ: ثُمَّ يُلْقَى الثَّالِثُ، فَيَقُولُ: مَا أَنْتَ؟ فَيَقُولُ: أَنَا عَبْدُكَ آمَنْتُ بِكَ، وَبِنَبِيِّكَ، وَبِكِتَابِكَ، وَصُمْتُ، وَصَلَّيْتُ، وَتَصَدَّقْتُ، وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ، فَيُقَالُ لَهُ: أَفَلا نَبْعَثُ عَلَيْكَ شَاهِدَنَا؟ قَالَ: فَيُفَكِّرُ فِي نَفْسِهِ مَنِ الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيْهِ، فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ، وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ: انْطِقِي، قَالَ: فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ، وَلَحْمُهُ، وَعِظَامُهُ بِمَا كَانَ يَعْمَلُ، قَالَ: وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ، وَذَلِكَ لِيَعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ، وَذَلِكَ الَّذِي سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: أَلَا اتَّبَعَتْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، قَالَ: فَتَتَّبِعُ أَوْلِيَاءُ الشَّيَاطِينِ الشَّيَاطِينَ، قَالَ: وَاتَّبَعَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَائَهُمْ إِلَى جَهَنَّمَ، قَالَ: ثُمَّ نَبْقَى أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ، ثُمَّ نَبْقَى أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ، ثُمَّ نَبْقَى أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ، فَيَأْتِينَا رَبُّنَا وَهُوَ رَبُّنَا، فَيَقُولُ: عَلامَ هَؤُلاءِ قِيَامٌ؟ فَنَقُولُ: نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ الْمُؤْمِنُونَ وَعَبَدْنَاهُ وَهُوَ رَبُّنَا وَهُوَ آتِينَا، وَيُثِيبُنَا وَهَذَا مَقَامُنَا، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اللہ تعالیٰ بندے سے ملاقات کرے گا اور فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت واکرام سے نہیں نوازا اور تجھ کو سردار نہیں بنایا؟ اور تجھے بیوی عطا نہیں کی اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا، تجھے ایسے مقام ومرتبہ تک پہنچایا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور ان سے چوتھائی حصہ وصول کرتا تھا؟ وہ کہے گا: سچ ہے، اے میرے مالک!، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو کیا تجھے یقین تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ بندہ کہے گا: نہیں، اے میرے رب!، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اب میں بھی تجھے بھول جاؤں گا (یعنی تجھے عذاب سے نہ بچاؤں گا) جیسے تو مجھے بھول گیا تھا۔'' آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ''پھر اللہ تعالیٰ دوسرے بندے سے ملے گا اور فرمائے گا: کیا میں نے گھوڑے اور اونٹ تیری خدمت میں نہیں لگا دیے تھے اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور ان کے مال غنیمت سے چوتھائی وصول کرتا تھا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ کہے گا: سچ ہے اے میرے رب!، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: سو آج میں بھی تجھے بھلا دیتا ہوں جیسے تو مجھے دنیا میں بھولا تھا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اللہ تعالیٰ تیسرے بندے سے ملاقات کرے گا اور دریافت فرمائے گا: تو کیا کرتا رہا؟ بندہ کہے گا: میں تیرا بندہ ہوں، میں تجھ پر ایمان لایا، تیرے نبیوں اور کتابوں پر ایمان لایا اور میں نے روزہ رکھا، نمازیں پڑھیں اور صدقہ وخیرات کیا۔ اسی طرح اپنی تعریف کرے گا جہاں تک اس سے ہوسکے گا۔ اس سے کہا جائے گا: کیا ہم تجھ پر اپنا گواہ نہ کھڑا

فَـامْـضُـوا، قَـالَ: فَيُـوضَـعُ الْجِسْرُ وَعَلَيْـهِ كَلالِيبُ مِنَ النَّارِ تَخْطِفُ النَّاسَ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ حَـلَّتِ الشَّفَاعَةُ لِي، اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، قَالَ: فَـإِذَا جَـاوَزُوا الْجِسْرَ، فَكُلُّ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجًا مِـنَ الْـمَـالِ مِمَّا يَمْلِكُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَكُلُّ خَـزَنَةِ الْـجَـنَّةِ تَدْعُوهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، يَا مُسْلِمُ هَـذَا خَيْـرٌ، فَتَـعَالَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ الـلّٰـهِ، إِنَّ ذٰلِكَ لَـعَبْـدٌ لا تَوَى عَلَيْهِ يَدَعُ بَابًا وَيَـلِـجُ مِنْ آخَرَ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى مَـنْـكِبَيْــهِ، قَـالَ: وَالَّـذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔))

کریں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ اپنے جی میں سوچے گا کہ کون اس پر گواہی دے گا، پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران سے کہا جائے گا: بول اور گفتگو کر۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور یہ شخص منافق ہوگا اور یہ گواہی اس واسطے ہوگی تا کہ اس کے پاس کوئی عذر باقی نہ رہے اور یہ گواہی اس کے اپنے وجود سے ہوگی۔ یہ ایسا شخص ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔'' آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: خبردار! ہر امت جس جس چیز کی عبادت کرتی تھی اسی کے پیچھے ہو لے۔'' آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''چناں چہ شیاطین کے پجاری شیطانوں کے پیچھے ہو جائیں گے۔'' آپ علیہ السلام نے مزید فرمایا: ''یہود و نصاریٰ اپنے راہنماؤں کے پیچھے ہو کر جہنم کی جانب چل دیں گے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم بچ جائیں گے۔ اے مومنو! پھر ہم بچ جائیں گے۔ اے مومنو! پھر ہم بچ جائیں گے۔ اے مومنو! سنو ہمارے پاس ہمارا پروردگار آئے گا اور وہی ہمارا پروردگار ہے اور فرمائے گا: یہ لوگ کیوں کھڑے ہیں؟ ہم عرض کریں گے: ہم اللہ کے مومن بندے ہیں اور ہم نے اسی کی عبادت کی ہے اور وہی ہمارا رب ہے، وہی ہمارے پاس آئے گا اور لے جائے گا۔ ہم تو یہیں کھڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں لہٰذا چلو۔'' رسول اللہ علیہ السلام نے مزید فرمایا: ''اس موقع پر جہنم پر ایک پُل رکھا جائے گا اور اس کے آنکڑے آگ کے ہوں گے جو لوگوں کو اچک لیں گے۔ اس موقع پر مجھے

شفاعت کی اجازت مرحمت ہوگی اور میں کہوں گا: اے اللہ! بچالے!، اے اللہ! محفوظ رکھ۔'' جب لوگ پل عبور کر لیں گے تو ہر وہ بندہ جس نے اپنے مال سے اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کیا ہوگا تو اسے جنت کا ہر دربان پکارے گا: اے اللہ کے بندے! اے مسلمان! یہ خیر و بھلائی ہے، تو ادھر آجا۔'' اس پر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً اس شخص کو تو کوئی نقصان نہیں جس دروازے کو چاہے چھوڑ دے اور جس سے دل کرے داخل ہو جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے قوی امید ہے یقیناً تو انہی لوگوں میں سے ہوگا۔''

شرح: ((تَتَرَأَّسُ وَتَتَرَبَّعُ)) اور یہ لفظ اس طرح بھی مروی ہے ((تَرَأَّسُ وَتَرَبَّعُ)) پہلے لفظ کا معنی ہے ''تو اپنی قوم کا رئیس، سردار اور سربرآوردہ شخص بنا۔'' اور دوسرے لفظ کا معنی ہے ''تو ان کے مال سے ربع یعنی چوتھا حصہ وصول کیا کرتا تھا جو تیری سرداری کا لگان ہوتا تھا۔'' دور جاہلیت میں یہ ضابطہ مقرر تھا کہ قوم کا سردار اور نمبردار مال غنیمت سے، جو انہیں آپس کی لڑائیوں سے حاصل ہوتا تھا چوتھا حصہ لیا کرتا تھا۔ جس سے وہ اپنی سرداری اور ڈیرہ داری کے معاملات چلایا کرتا تھا۔ ایک روایت میں ((تَرَبَّعُ وَتَدَسَّعُ)) کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

(تَدَسَّعُ) کا معنی ہے کہ تو بڑے بڑے عطیے دیا کرتا تھا۔ اہل عرب سخی اور فیاض شخص کو ضَخْمُ الدَّسِيْعَه کہا کرتے تھے۔ یعنی فلاں شخص وسیع دسترخوان والا ہے اور اس کے پاس مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

(٤٢٢٩)۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ زِيَادُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَفِيُّ، أَنَا أَبُو مُعَاذٍ الشَّاهُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَأْمُونٍ، نَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْبَلْخِ، بِبَغْدَادَ، نَا أَبُو قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ......

قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُولُ: قَالَ

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(٤٢٢٩) ضعيف ......أخرجه الترمذي: ٢٤٣٢

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ۔))

نے فرمایا: ”قیامت کے دن پُل صراط سے گزرنے والے مومنوں کا شعار یہ ہوگا: اے اللہ! سلامتی فرما، سلامتی فرما۔

(٤٢٣٠)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي أَبُو سَهْلٍ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّازُ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ......

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ! مَا جِئْتُكَ حَتَّى حَلَفْتُ بِعَدَدِ أَصَابِعِي أَلا أَتَّبِعَكَ، وَلا أَتَّبِعَ دِينَكَ، وَإِنِّي أَتَيْتُ أَمْرًا لا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلا مَا عَلَّمَنِي اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِاللَّهِ بِمَا بَعَثَكَ إِلَيْنَا رَبُّنَا؟ قَالَ: ((اجْلِسْ)) ثُمَّ قَالَ: ((بِالإِسْلامِ)) فَقُلْتُ: مَا آيَةُ الإِسْلامِ؟ قَالَ: ((تَشْهَدَ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَتُقِيمَ الصَّلاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتُفَارِقَ الشِّرْكَ، وَإِنَّ كُلَّ مُسْلِمٍ عَلَى مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ، أَخَوَانِ نَصِيرَانِ لا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ مُشْرِكٍ أَشْرَكَ بَعْدَ إِسْلامِهِ عَمَلا، وَإِنَّ رَبِّي دَاعِيَّ وَسَائِلِي هَلْ بَلَّغْتَ عِبَادَهُ، فَلْيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ، وَإِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ مُفَدَّمٌ عَلَى أَفْوَاهِكُمْ بِالْفِدَامِ، فَأَوَّلُ مَا يُسْأَلُ عَنْ أَحَدِكُمْ فَخِذُهُ وَكَفُّهُ)) قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَذَا دِينُنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَأَيْنَمَا تُحْسِنْ يَكْفِكَ، وَإِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِكُمْ، وَعَلَى أَقْدَامِكُمْ وَرُكْبَانًا۔))

بہز بن حکیم کے دادا (سیدنا معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں نے آپ کے پاس آنے سے قبل اپنے ہاتھ کی انگلیوں کی تعداد سے بھی زیادہ قسمیں کھائی تھیں کہ نہ آپ کا کہا مانوں گا اور نہ آپ کا دین قبول کروں گا، اور اب میں نے ایسا معاملہ (دین) قبول کیا ہے کہ میں اس کی کوئی سمجھ نہیں رکھتا مگر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ مجھ کو سکھائیں اور میں آپ سے اللہ کی ذات کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ ہمارے رب نے آپ کو ہمارے پاس کیا چیز دے کر بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیٹھ جاؤ۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام دے کر۔“ میں نے عرض کیا: اسلام کی نشانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کہ تو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یقیناً محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور تو نماز قائم کرے اور زکاۃ ادا کرے اور شرک کو چھوڑ دے۔ بلاشبہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے قابل احترام ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے مددگار بھائی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی مشرک سے جو بعد از اسلام بھی شرک کا مرتکب ہو، اس کے اسلام لانے کے بعد بھی کوئی

(٤٢٣٠) هذا حديث حسن ......أخرجه النسائي: ٢٥٦٧

عمل قبول نہیں فرماتا اور یقیناً میرا پروردگار مجھے بلانے والا اور مجھ سے پوچھنے والا ہے کہ کیا میں نے اس کے بندوں کو اس کا پیغام پہنچا دیا۔ پس چاہیے کہ تم میں سے جو موجود ہے وہ غیر موجود تک یہ پیغام پہنچا دے۔ بے شک تمہیں بلایا جائے گا اس حالت میں کہ تمہارے منہ بند ہوں گے تو سب سے پہلے تمہاری ران اور ہتھیلی سے پوچھا جائے گا۔'' سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ ہمارا دین ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں اور تو جہاں کہیں رہ کر عمدگی کے ساتھ اس پر عمل کرے تجھے کفایت کرے گا اور یقیناً تمہیں چہروں کے بل، پیدل اور سوار جمع کیا جائے گا۔''

شرح: ((الْفِدَامِ)) ''چائے دانی وغیرہ کی چونچ پر جو ڈھکن لگا دیا جاتا ہے تا کہ چائے زیادہ دیر تک گرم رہے نیز کوئی مچھر وغیرہ اس میں داخل نہ ہو۔ اسے ''قدام'' کہا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے منہ بند کر دیے جائیں گے اور وہ ان سے گفتگو نہ کر سکیں گے حتی کہ ان کے ران گفتگو کریں گے۔ شریعت میں ایسے بہت سارے نصوص ہیں جن میں اعضائے جسم کے بولنے اور گواہی دینے کا تذکرہ ہے۔

(٤٢٣١)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنِي الأَعْمَشُ، عَنْ خَيْثَمَةَ......

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، وَلا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ۔))

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہوگا جس سے اس کا رب کلام نہ کرے، اس کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا اور نہ کوئی حجاب ہوگا جو اسے چھپائے رکھے۔''

(٤٢٣١) أخرجه البخاري: ٦٥٣٩، و مسلم: ١٠١٦

(27)......بَابُ شَفَاعَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی شفاعت

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾ .... ''تجھے تیرا رب بہت جلد عطا کرے گا اور تو راضی ہو جائے گا۔'' (سورۂ ضحیٰ: ۵)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ .... ''عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔'' (سورۂ بنی اسرائیل: ۷۹)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ کے متعلق بیان کیا کہ نبی ﷺ سے اس کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس سے مراد شفاعت ہے۔'' جناب زید بن اسلم رحمہ اللہ نے اللہ عزوجل کے فرمان: ﴿اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ .... ''ان کے رب کے پاس ان کو پورا اجر و مرتبہ ملے گا۔'' کے متعلق بیان کیا کہ اس سے مراد محمد ﷺ ہیں۔ یعنی ان کو سفارش نصیب ہوگی۔

(٤٢٣٢)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ الْكُشْمِيهَنِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِلَحْمٍ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً، ثُمَّ قَالَ: ((أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذَلِكَ؟ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ، فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لا يُطِيقُونَ، وَلا يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلا تَرَوْنَ مَا قَدْ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں گوشت لایا گیا، اس سے آپ کو دستی پیش کی گئی، دستی کا گوشت آپ کو مرغوب تھا۔ آپ ﷺ نے اگلے دانتوں کے ساتھ ایک بار تناول فرمایا۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے روز میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔ اور کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کس طرح ہو گا؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق کو، اگلوں اور پچھلوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کرے گا۔ اس طرح کہ آواز دینے والے کی آواز ہر جگہ سنی جا سکے گی اور سب تک نظر پہنچے گی اور سورج

(٤٢٣٢) أخرجه البخاري: ٣٣٤٠، و مسلم: ١٩٤

بَلَغَكُمْ، أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: عَلَيْكُمْ بِآدَمَ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ لَهُ: يَا آدَمُ، أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ، فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ آدَمُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ، فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ، فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ، أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُورًا، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ قَالَ: فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُونَ: يَا إِبْرَاهِيمُ، أَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ،

بالکل قریب ہو جائے گا۔ لوگ غم اور بے چینی کی وجہ سے بے بس ہوں گے اور نہ ہی ان میں اس کیفیت کو برداشت کرنے کی طاقت ہوگی۔ لوگ آپس میں کہیں گے: دیکھتے نہیں کہ سب لوگ کیسی پریشانی میں مبتلا ہیں۔ کیوں نہ کسی ایسے شخص کی تلاش کی جائے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم سب کی شفاعت کے لیے جائے۔ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے: تم آدم علیہ السلام کے پاس جاؤ! چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان کی خدمت میں عرض کریں گے: اے آدم! آپ انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا، اپنی روح آپ کے اندر پھونکی تھی، ملائکہ کو حکم دیا تھا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا تھا۔ آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کر دیں۔ آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس درجہ الجھن اور پریشانی میں مبتلا ہیں۔ آدم علیہ السلام ان سے کہیں گے: اللہ تعالیٰ آج اس درجہ غضب ناک ہے کہ کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا تھا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا اور مجھے پہلے ہی درخت کے کھانے سے منع کر چکا تھا لیکن میں اس فرمان کو بجالانے میں کوتاہی کر گیا۔ ہائے میرا نفس، ہائے میرا نفس، ہائے میرا نفس۔ تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ۔ ہاں نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چناں چہ سب لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔ اے نوح علیہ السلام! آپ روئے زمین پر سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو "عبد شکور" کہہ کر پکارا ہے، آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجیے! کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مشقت اور مصیبت میں گرفتار

وَإِنِّي قَدْ كَذَبْتُ ثَلاثَ كَذِبَاتٍ، فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانَ، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى، فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى، أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ بِرِسَالاتِهِ وَبِكَلامِهِ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، إِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُؤْمَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُونَ: يَا عِيسَى، أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ، اشْفَعْ لَنَا أَلا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ عِيسَى: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا، نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ، أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ، وَخَاتَمُ الأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي، ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ، وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي، ثُمَّ

ہیں؟ کیا آپ کو معلوم نہیں ہماری پریشانی کس درجہ سنگین ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''نوح علیہ السلام کہیں گے: بلا شبہ میرا رب آج اس درجہ غضب ناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضبناک نہیں ہوا تھا اور نہ کبھی اس کے بعد اتنا غضب ناک ہوگا۔ میری ایک ہی دعا یقینی قبول ہونے والی تھی وہ میں نے اپنی قوم کے خلاف کر دی ہے۔ آج تو مجھے خود اپنی ہی فکر ہے۔ نفسی (ہائے میری جان) نفسی، نفسی۔ تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ!، ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ!، چنانچہ سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی ہیں اور تمام روئے زمین کے باشندوں میں سے اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کر دیں۔ آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ آج ہم کیسی مصیبت و پریشانی کے عالم میں مبتلا ہیں۔ وہ بھی یہی جواب دیں گے: بے شک میرا رب آج اس درجہ غضب ناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضب ناک نہیں ہوا تھا اور نہ کبھی اس کے بعد اتنا غضب ناک ہوگا اور میں نے تین جھوٹ بولے تھے (ابو حیان نے ان تینوں مقامات کا ذکر کیا ہے) آج تو مجھے خود اپنی فکر ہے، نفسی، نفسی، نفسی۔ تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چناں چہ وہ سب جناب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے رسالت اور ہم کلامی کے شرف سے لوگوں پر فضیلت بخشی ہے۔ آپ ہماری شفاعت فرمائیں۔ آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کیسی مصیبت و پریشانی کے عالم میں ہیں۔ وہ

يُـقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهُ، وَاشْـفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُولُ: أُمَّتِي يَـا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، فَيُقَالُ: يَـا مُـحَـمَّدُ، أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لا حِسَابَ عَـلَيْـهِ مِـنَ الْبَابِ الأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُـمْ شُـرَكَـاءُ الـنَّـاسِ فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الأَبْوَابِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ، وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى۔))

بھی یہی جواب دیں گے: بلاشک میرا رب آج اس درجہ غضب ناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا تھا اور نہ کبھی اس کے بعد اتنا غضب ناک ہوگا۔ میں نے ایک ایسی جان کو قتل کر دیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں تھا۔ آج تو مجھے خود اپنی فکر ہے۔ تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ۔ ہاں عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض گزار ہوں گے۔ اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جس کو اس نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا اور اس کی طرف سے روح ہیں۔ آپ نے لوگوں سے پنگھوڑے میں بات کی۔ آپ ہی ہماری سفارش فرما دیں، کیا آپ دیکھتے ہیں؟ ہم کس کربناک کیفیت میں مبتلا ہیں۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے: یقیناً آج میرا رب اس درجہ غضب ناک ہے کہ کبھی اتنا غضب ناک نہیں ہوا تھا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ وہ اپنے کسی گناہ کا ذکر نہیں کریں گے۔ نفسی، نفسی، نفسی۔ تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ۔ محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ محمد ﷺ کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں، خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں۔ آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس درجہ الجھن اور پریشانی میں مبتلا ہیں۔ چناں چہ میں چل دوں گا اور عرش الٰہی کے نیچے آجاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدے میں گر پڑوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد وثنا عمدہ تعریفات اور مدح وستائش کے وہ کلمات مجھے سکھائے گا جو

مجھ سے پہلے کسی کو نہ سکھائے گئے ہوں گے۔ بعد ازاں کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ)! سر اُٹھاؤ! سوال کرو، دیئے جاؤ گے، سفارش کرو قبول کی جائے گی۔ چناں چہ میں اپنا سر اُٹھا کر کہوں گا: میری امت، اے میرے رب! میری امت، اے میرے رب! میری امت، اے میرے رب! ارشاد ہوگا: اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کا کوئی حساب وکتاب نہیں، جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے سے داخل کرو! حالانکہ وہ باقی دروازوں سے گزرنے کے لیے دیگر لوگوں کے شریک ہوں گے۔ (مگر اعزازاً انہیں جنت کے دائیں دروازے سے گزارا جائے گا) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات اقدس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ جنت کی دو دہلیزوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر کے درمیان یا مکہ اور بُصریٰ (شام کا ایک شہر) کے درمیان ہے۔''

تشریح: ((تَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ)) ابوعبید نے کہا: اس سے مراد ہے اللہ رحمٰن کی نظر ان سب کو دیکھے گی۔ امام کسائی نے کہا: فندنی بصرہ کا جملہ اس وقت بولا جاتا ہے جب بندہ عین کسی کے سامنے ہو۔

ابن عون نے کہا: جب کوئی مجمع کو چیر کر لوگوں کے درمیان میں جا کھڑا ہو تو کہا جاتا ہے: اَنْفَذْتُ الْقَوْمَ۔ اور اگر مجمع پیچھے رہ جائے تو پھر بغیر الف کے نَفَذْتُهم کہا جاتا ہے۔ ابوعبید کے علاوہ دیگر لغوی حضرات کا کہنا ہے کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے کیونکہ بالکل ہموار اور سپاٹ جگہ پر کھڑے ہوں گے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سبھی کا احاطہ کیے ہوئے ہوں گا۔

((إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ)) ''آج اللہ تعالیٰ اس قدر غضبناک ہے کہ پہلے اس قدر غصے میں کبھی نہیں آیا۔'' غضب ورضا اللہ تعالیٰ کی مستقل صفات ہیں کہ جن سے وہ مخلوق کو پیدا کرنے سے قبل یعنی ازل ہی سے متصف ہے۔ ان الفاظ سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت شدید غصے میں ہوگا۔

(٤٢٣٣)۔أَخْبَـرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْـنُ يُـوسُفَ، حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ......

حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلالٍ الْعَنَزِيُّ، قَالَ: اجْتَمَعْنَا نَـاسٌ مِـنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَـدِيـثِ الشَّـفَـاعَةِ، فَـإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ، فَوَافَقْنَا يُصَلِّي الضُّحَى، فَاسْتَأْذَنَّا، فَأَذِنَ لَنَا وَهُـوَ قَـاعِـدٌ عَـلَـى فِرَاشِهِ، فَقُلْنَا لِثَابِتٍ لا تَسْـأَلْـهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَـقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، هَؤُلاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَـصْـرَةِ جَـاءُوا يَسْـأَلُـونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّـفَـاعَةِ، فَـقَـالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ الـنَّـاسُ بَـعْـضُـهُـمْ فِي بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَـقُـولُـونَ: اشْـفَعْ إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَـا، وَلَـكِـنْ عَـلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ، فَإِنَّهُ خَلِيلُ الـرَّحْـمَـنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَـا، وَلَـكِـنْ عَـلَـيْـكُمْ بِمُوسَى، فَإِنَّهُ كَلِيمُ الـلّٰـهِ، فَيَـأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَـكِـنْ عَـلَـيْـكُـمْ بِعِيسَى، فَإِنَّـهُ رُوحُ اللّٰـهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ، فَيَأْتُونِي، فَأَقُولُ: أَنَا لَهَـا، فَـأَسْتَـأْذِنُ عَـلَـى رَبِّـي، فَيُؤْذَنُ لِي،

جناب معبد بن ہلال عنزی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ کے کچھ لوگ ہمارے پاس جمع ہوگئے پھر ہم سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اپنے ساتھ جناب ثابت کو بھی لے گئے تاکہ وہ ہمارے لیے شفاعت کی حدیث پوچھیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ اپنے محل میں تھے جب ہم پہنچے تو چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے ملاقات کی اجازت چاہی اور ہمیں اجازت مل گئی۔ اس وقت وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے۔ ہم نے ثابت سے کہا تھا کہ حدیث شفاعت سے پہلے ان سے اور کچھ نہ پوچھنا۔ چناں چہ انہوں نے کہا: اے ابوحمزہ! یہ آپ کے بھائی بصرہ سے آئے ہیں اور آپ سے شفاعت کی حدیث پوچھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا: ہم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کا دن جب آئے گا تو لوگ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ظاہر ہوں گے۔ پھر وہ سب لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہماری اپنے رب کے پاس شفاعت کیجیے۔ وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، ہاں تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ سے شرف ہمکلامی پانے والے ہیں۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل

(٤٢٣٣) أخرجه البخاري: ٧٥١٠، و مسلم: ١٩٣

وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لا تَحْضُرُنِي الآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، فَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ، فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُودُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُولُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى مِثْقَالَ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، مِنَ النَّارِ، مِنَ النَّارِ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ فَأَفْعَلُ)) فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدَ أَنَسٍ، قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا: لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ، فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَأَذِنَ لَنَا، فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسٍ، فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ،

نہیں ہوں البتہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ چناں چہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، ہاں تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں کہوں گا کہ میں شفاعت کے لیے ہوں اور پھر میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ تعریفوں کے الفاظ مجھ الہام کرے گا جن کے ذریعے سے میں اللہ کی حمد وثنا بیان کروں گا جو اس وقت مجھے یاد نہیں ہیں۔ چناں چہ جب میں یہ تعریفیں بیان کروں گا اور اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اُٹھا، جو کہو گے وہ سنا جائے گا، جو مانگو گے وہ دیا جائے گا، جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ پھر میں کہوں گا: اے رب! میری امت؟ کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لو جن کے دل میں ذرہ یا رائی برابر بھی ایمان ہو۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ پھر میں لوٹوں گا اور یہی تعریفیں پھر کروں گا اور اللہ کے لیے سجدے میں چلا جاؤں گا، مجھ سے کہا جائے گا: اپنا سر اُٹھاؤ! کہو آپ کی بات سنی جائے گی، جو مانگو گے وہ دیا جائے گا، جو شفاعت کرو گے وہ قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا: اے رب! میری امت، میری امت؟ کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لو جن کے دل میں ذرہ یا رائی برابر بھی ایمان ہو۔ پھر میں جاؤں گا اور نکالوں گا۔ پھر میں لوٹوں گا اور یہی تعریفیں پھر کروں گا اور اللہ کے لیے سجدے میں چلا جاؤں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اُٹھاؤ! کہو کہ آپ کی سنی جائے گی، جو مانگو

قَالَ: هِيهِ، فَحَدَّثْنَاهُ بِالْحَدِيثِ، فَانْتَهَى إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ، فَقَالَ: هِيهِ، فَقُلْنَا: لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلَى هَذَا، فَقَالَ حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيعٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً، فَلا نَدْرِي أَنَسِي، أَوْ كَرِهَ أَنْ تَتَّكِلُوا، قُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيدٍ، فَحَدِّثْنَا فَضَحِكَ، وَقَالَ: خُلِقَ الإِنْسَانُ عَجُولا، مَا ذَكَرْتُهُ إِلا وأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَكُمْ، ثُمَّ قَالَ: ((ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ: لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي، وَجَلالِي، وَكِبْرِيَائِي، وَعَظَمَتِي لأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ۔))

گے وہ دیا جائے گا، جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا: اے رب! میری امت، میری امت؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ اور جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے کم سے کم تر حصہ کے برابر بھی ایمان ہو، اسے جہنم سے نکال لو، آگ سے، آگ سے۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور نکالوں گا۔'' پھر جب ہم سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے تو میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہا کہ ہمیں امام حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس بھی چلنا چاہیے۔ وہ اس وقت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مکان میں تھے۔ ان سے وہ حدیث بیان کرنی چاہیے جو انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کی ہے۔ چنانچہ ہم ان کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا۔ پھر انہوں نے ہمیں اجازت دی اور ہم نے ان سے کہا: اے ابوسعید! ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے یہاں سے آئے ہیں اور انہوں نے ہم سے جو شفاعت کے متعلق حدیث بیان کی، اس جیسی حدیث ہم نے نہیں سنی، انہوں نے کہا: حدیث بیان کرو۔ ہم نے ان سے حدیث بیان کی، جب اس مقام تک پہنچے تو انہوں نے کہا: اور بیان کرو۔ ہم نے کہا کہ اس سے زیادہ انہوں نے نہیں بیان کی۔ انہوں نے کہا: انس رضی اللہ عنہ جب صحت مند تھے، بیس سال قبل، تو انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی تھی۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ باقی بھول گئے یا اس لیے بیان کرنا ناپسند کیا کہ کہیں لوگ بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔ ہم نے کہا: ابوسعید! پھر آپ ہم سے وہ حدیث بیان کیجیے!۔ آپ اس پر ہنس پڑے اور فرمایا: انسان بڑا جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر ہی اس لیے کیا ہے کہ تم سے بیان کرنا چاہتا

ہوں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح تم سے بیان کی (اور اس میں یہ لفظ بڑھائے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر میں چوتھی مرتبہ لوٹوں گا اور تعریفیں کروں گا اور اللہ کے لیے سجدے میں چلا جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اُٹھاؤ! جو کہو گے سنا جائے گا، جو مانگو گے دیا جائے گا، جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا: اے رب! مجھے ان کے بارے میں بھی اجازت دیجیے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری عزت، میرے جلال، میری کبریائی، میری بڑائی کی قسم! اس میں سے انہیں بھی نکالوں گا جنہوں نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہا ہے۔''

شرح ((مَـاجَ النَّـاسُ)) ''لوگ کثرت ازدحام کی وجہ سے ایک دوسرے پر گر پڑیں گے اور بے قابو ہجوم کی صورت اختیار کر لیں گے۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ﴾ .... ''اور اس دن ہم انہیں آپس میں ایک دوسرے میں گڈمڈ ہوتے ہوئے چھوڑ دیں گے۔'' (سورۂ کہف:۹۹) یعنی روز قیامت سخت بدحواسی کی صورت میں وہ ایک دوسرے میں ٹکرائیں گے۔

(٤٢٣٤)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُمَيْدِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَئِذٍ فَيَهْتَمُّونَ لِذَلِكَ الْيَوْمِ، وَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يُخْرِجَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ، أَنْتَ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ،

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس روز مومنوں کو جمع کیا جائے گا۔ وہ اس دن کی سختی کی وجہ سے سخت غمگین ہوں گے اور کہیں گے کہ کاش! ہم کسی کو اپنے پروردگار کی طرف سفارشی لے جائیں تاکہ وہ ہمیں اس مصیبت سے نکال دے۔ چناں چہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے آدم! آپ تمام لوگوں

(٤٢٣٤) أخرجه البخاري: ٤٤٧٦، و مسلم: ١٩٣

وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَقُولُ لَهُمْ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلَى الأَرْضِ، فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَقُولُ لَهُمْ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُ لَهُمْ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا آتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ، وَكَلَّمَهُ تَكْلِيمًا، فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ، وَكَلِمَةَ اللّٰهِ وَرُوحَهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ لَهُمْ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَيَأْتُونِي، فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي، وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا، ثُمَّ أَحُدُّ لَهُمْ حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ الثَّانِيَةَ، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي، وَقَعْتُ

کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے پیدا فرمایا، اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام بتائے، آپ ہمارے پروردگار کے پاس ہمارے لیے سفارش کریں تاکہ وہ ہمیں اس مصیبت سے آرام پہنچائے۔ آدم علیہ السلام ان سے کہیں گے: میرا یہ مقام نہیں ہے اور وہ عذر پیش کرتے ہوئے اپنی اس غلطی کا ذکر کریں گے جو انہوں نے کی تھی (ممنوعہ درخت سے تناول کر لیا تھا آدم علیہ السلام کہیں گے: البتہ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ پہلے رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر رہنے والوں کے پاس بھیجا۔ چنانچہ وہ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے، وہ جواب دیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، وہ بھی اپنی اس غلطی کا ذکر کریں گے جس کے وہ مرتکب ہوئے تھے (انہوں نے اپنے رب سے اپنے بیٹے کے بچالینے کے بارے میں بغیر سوچے سوال کیا تھا) نوح علیہ السلام کہیں گے: تم ابراہیم علیہ السلام خلیل الرحمٰن کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ جواب دیں گے: میرا یہ مقام نہیں ہے، وہ بھی اپنی ان غلطیوں کا ذکر کریں گے جن کے وہ دنیا میں مرتکب ہوئے تھے (تین جھوٹ بولنے کا ذکر کریں گے) ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تورات عطا کی اور اللہ تعالیٰ ان سے ہم کلام ہوئے۔ چنانچہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ جواب دیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے۔ وہ اپنی اس غلطی کا تذکرہ کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی (ایک قبطی شخص کو قتل کرنے کی صورت میں) موسیٰ علیہ السلام کہیں گے:

لَـهُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُـمَّ يَـقُـولُ: يَـا مُـحَـمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُـعْـطَـهْ، وَاشْـفَـعْ تُشَـفَّـعْ، فَـأَحْمَدُ رَبِّي بِـمَـحَامِدَ، ثُمَّ أَحُدُّ لَهُمْ حَدًّا ثَانِيًا فَأُدْخِلُهُمُ الْـجَـنَّةَ، ثُـمَّ أَرْجِـعُ الثَّـالِثَةَ، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّـي، فَيُـؤْذَنُ لِي، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي، وَقَعْتُ لَـهُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُـمَّ يَـقُـولُ لِي: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدَ عَـلَّـمَـنِيهَـا رَبِّـي، ثُمَّ أَحُدُّ لَهُمْ حَدًّا ثَـالِثًـا فَـأُدْخِـلُـهُـمُ الْـجَـنَّةَ حَتَّى أَرْجِعَ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، مَـا بَـقِـيَ فِي النَّارِ إِلا مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْـخُـلُـودُ، أَوْ حَبَسَـهُ الْـقُرْآنُ، وَهُوَ الْمَقَامُ الْـمَـحْمُودُ الَّذِي وَعَدَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿عَسَىٰٓ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ [سورة الاسراء: ۷۹]

البتہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے ہیں، اس کے رسول ہیں، اللہ کے کلمہ اور اس کی روح ہیں (یعنی وہ کلمہ کن سے پیدا کیے گئے ہیں) چنانچہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے لیکن عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی کہیں گے کہ مجھ میں اس کی ہمت نہیں، تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے مقبول بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے، میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور اپنے رب سے اجازت چاہوں گا۔ مجھے اجازت مل جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا اور جب تک اللہ چاہے گا میں سجدے میں رہوں گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اُٹھاؤ اور جو چاہو مانگو، تمہیں دیا جائے گا، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ تو میں اللہ کی وہ حمد وثنا بیان کروں گا جو وہ مجھے اس وقت سکھائے گا۔ پھر میں ان کے لیے ایک حد مقرر کر دوں گا اور انہیں جنت میں داخل کراؤں گا۔ پھر میں دوسری مرتبہ جاؤں گا اور اپنے رب کے پاس داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا، تو مجھے اجازت عطا کی جائے گی۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو میں سجدے میں گر پڑوں گا۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ سجدے میں رہنے دے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ مجھے سجدے میں رہنے دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! سر اُٹھائیں! جو مانگو گے دیا جائے گا اور سفارش کریں کہ آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں اپنے رب کی خوب حمد وثنا بیان کروں گا۔ پھر میں دوسری

مرتبہ ان کے لیے ایک حد مقرر کردوں گا اور انہیں جنت میں داخل کراؤں گا۔ پھر تیسری مرتبہ جاؤں گا اور اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت عطا کی جائے گی۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو میں سجدے میں گر پڑوں گا۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ سجدے میں رہنے دے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ مجھے سجدے میں رہنے دے۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے فرمائے گا: اے محمد! سر اُٹھائیں! سوال کریں، آپ کو نوازا جائے گا اور سفارش کریں کہ آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں اپنے رب کی حمد وثنا بیان کروں گا جو میرا پروردگار مجھے سکھائے گا۔ پھر میں تیسری مرتبہ ان کے لیے ایک حد مقرر کروں گا اور انہیں جنت میں داخل کراؤں گا۔ پھر میں بارگاہِ رب العزت سے واپس آؤں گا اور کہوں گا: اے پروردگار! جہنم میں ان لوگوں کے سوا اور کوئی اب باقی نہیں رہا کہ جنہیں ہمیشہ کے لیے جہنم میں ہی رہنا ہے، یا جنہیں قرآن نے روک لیا ہے۔ یہی وہ مقام محمود ہے جس کا اللہ عزوجل نے وعدہ فرما رکھا ہے (پھر ﴿عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ .... ''عنقریب آپ کو آپ کا رب مقام محمود میں بھیجے گا۔'' (سورۂ اسراء:۷۹)

شرح محمد عن مسلم بن ابراهيم کی سند میں یہ الفاظ ہیں: (آدم علیہ السلام کہیں گے) ''میرا یہ مقام نہیں اور وہ اپنے گناہ کا تذکرہ کرکے شرمندگی اور حیا محسوس کریں گے۔ نوح علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ وہ بھی شرمائیں گے اور موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ وہ ناحق ایک بندے کے قتل کا تذکرہ کرکے شرما جائیں گے۔''

(٤٢٣٥)۔حَدَّثَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَامِدٍ التَّمِيمِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ الْقَاسِمِ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ أَبِي نَصْرٍ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَيْدَرَةَ

(٤٢٣٥) اسناده صحيح ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ١٢٦٩٥

الأَطْرَابُلُسِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ بِصَنْعَاءَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَمِائَةَ أَلْفٍ)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ وَهٰكَذَا فَحَثَى بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ وَهٰكَذَا، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّنَا الْجَنَّةَ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يُدْخِلُ خَلْقَهُ بِكَفٍّ وَاحِدٍ، فَعَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَدَقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے چار لاکھ افراد کو (بلاحساب وکتاب) جنت میں داخل فرمائے گا۔'' سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہماری اس تعداد میں اضافہ فرمائیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: آپ نے اس طرح کیا کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے ان کا چلو بنایا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور اضافہ فرمائیں۔ آپ نے پہلے کی طرح اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے بتایا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! ہمیں اپنے حال پر رہنے دیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو کیا نقصان ہے اگر ہم سب کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرما دے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ عزوجل اگر چاہے کہ وہ اپنی تمام مخلوق کو ایک ہی بار جنت میں داخل کر دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ (عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''عمر بن خطاب سچ کہتا ہے۔''

شرح: سیدنا ابواُمامہ صدی بن عجلان باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِهِ۔)) ''میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد کو جنت میں داخل کرے گا، جن سے نہ کوئی حساب لیا جائے گا اور نہ انہیں کوئی عذاب دیا جائے گا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے اور مزید میرے رب عزوجل کی تین لپیں۔'' (صحیح، ترمذی: ۲۴۳۷، ابن ماجہ: ٤٢٨٦)

(٤٢٣٦)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو هُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصَةً مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کون لوگ حاصل کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ہریرہ! میرا بھی خیال تھا کہ یہ حدیث تم سے پہلے اور کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا کیونکہ حدیث کے لینے کے لیے میں تمہاری بہت زیادہ حرص دیکھتا ہوں۔ قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ اسے حاصل ہوگی جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ خلوص دل سے پڑھا۔''

(٤٢٣٧)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْجُلُودِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى فِي إِبْرَاهِيمَ: ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي﴾ وَقَالَ عِيسَى: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ فَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تلاوت فرمائی جو ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے: ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي﴾ .... ''اے میرے پروردگار! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ پس جو شخص میرا تابعدار بنا وہ مجھ سے

(٤٢٣٦) أخرجه البخاري: ٩٩

(٤٢٣٧) أخرجه مسلم: ٢٠٢

أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا جِبْرِيلُ ، اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ ، فَسَلْهُ مَا يُبْكِيهِ ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ ، فَسَأَلَهُ ، فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَالَ ، وَهُوَ أَعْلَمُ ، فَقَالَ اللّٰهُ: يَا جِبْرِيلُ ، اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ ، فَقُلْ: إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ ، وَلَا نَسُوءُكَ.))

ہے۔'' (سورۂ ابراہیم:۳۶) اور عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ .... ''اگر تو ان کو عذاب میں مبتلا کرے تو بلاشبہ یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو تُو زبردست، حکمت والا ہے۔'' (سورۂ مائدہ:۱۱۸) آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی: ''اے اللہ! میری امت؟ میری امت؟'' اور آپ رو پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! محمد ﷺ کے پاس جا جبکہ تیرے پروردگار کو خوب علم ہے اور ان سے دریافت کر کہ آپ کے رونے کا کیا سبب ہے؟ چنانچہ آپ ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ سے دریافت کیا، رسول اللہ ﷺ نے انہیں وجہ بتائی۔ اللہ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ محمد کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور ہم آپ کو غمگین نہیں کریں گے۔''

(٤٢٣٨)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ میرے ماننے والے ہوں گے اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ میں کھٹکھٹاؤں گا۔''

(٤٢٣٩)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ ،

(٤٢٣٨) أخرجه مسلم: ١٩٦ (٤٢٣٩) أخرجه مسلم: ١٩٧

وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ، فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُ: بِكَ أُمِرْتُ لا أَفْتَحُ لأَحَدٍ قَبْلَكَ۔))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میں جنت کے دروازے کے پاس آ کر اسے کھٹکھٹاؤں گا تو خازنِ جنت کہے گا: کون؟ میں کہوں گا: میں محمد ہوں۔ وہ کہے گا: آپ ہی کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا تھا کہ آپ کے آنے سے پہلے میں کسی کے لیے یہ دروازہ نہ کھولوں۔''

(28)......بَابُ الْحَوْضِ وَهُوَ الْكَوْثَرُ

حوضِ کوثر کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: ﴿إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾ .... ''یقیناً ہم نے تجھے کوثر دیا ہے۔'' (سورۂ کوثر:۱)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کوثر کی تفسیر کے متعلق منقول ہے کہ اس سے مراد خیرِ کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو مرحمت فرمائی۔ ابو بشر کہتے ہیں: میں نے جناب سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ کچھ لوگ تو سمجھتے ہیں کہ کوثر سے مراد جنت کی ایک نہر ہے؟ تو انہوں نے کہا: جنت کی یہ نہر بھی اسی خیرِ کثیر میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی۔ (صحیح بخاری: ٤٩٦٦)

ایک قول کے مطابق کوثر سے مراد قرآن مجید اور نبوت و رسالت ہے۔

فائدہ: امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے ''خیرِ کثیر'' کے مفہوم کو ترجیح دی ہے کیونکہ اس میں ایسا عموم ہے کہ جس میں دوسرے معانی بھی آجاتے ہیں۔ (ع،س)

(٤٢٤٠)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَبْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ......

قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ، مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا، فَلا يَظْمَأُ أَبَدًا۔))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرا حوض (حجم کے لحاظ سے) ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ عمدہ ہے اور اس کے آب خورے

(٤٢٤٠) أخرجه البخاري: ٦٥٧٩، ومسلم: ٢٢٩٢

آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو شخص ان آبخوروں سے پیے گا وہ کبھی پیاسا نہیں رہے گا۔''

(٤٢٤١)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّاوُدِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ الصَّلْتِ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَّتَاهُ الذَّهَبُ، مَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ، تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ۔))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں، وہ یاقوت اور موتیوں پر بہتی ہے، اس کی مٹی کستوری سے زیادہ عمدہ اور برف سے زیادہ سفید ہے۔''

(٤٢٤٢)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ......

عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا عِنْدَ عُقْرِ حَوْضِي أَذُودُ النَّاسَ عَنْهُ لأَهْلِ الْيَمَنِ إِنِّي لأَضْرِبُهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى تَرْفَضَّ عَنْهُمْ، فَإِنَّهُ لَيَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ وَرِقٍ، وَالآخَرُ مِنْ ذَهَبٍ طُولُهُ مَا بَيْنَ بُصْرَى وَصَنْعَاءَ، أَوْ مَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَمَكَّةَ، أَوْ مِنْ مَقَامِي هَذَا إِلَى عَمَّانَ۔))

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے حوض کے ایک کنارے پر ہوں گا اور لوگوں کو اس سے یمن والوں کے لیے ہٹاتا ہوں گا، میں لوگوں کو اپنی لکڑی سے ماروں گا یہاں تک کہ وہ یمن والوں سے پرے ہٹ جائیں گے، بلاشبہ اس میں جنت کے دو پرنالے پانی چھوڑتے ہیں، ان میں سے ایک چاندی کا ہے اور دوسرا سونے کا ہے، اس کی لمبائی بُصری اور صنعاء کے درمیانی فاصلے جتنی ہوگی، یا ایلہ اور مکہ کے درمیان جتنی ہوگی، یا میرے اس مقام (مدینہ) سے عمان (شام کا ایک مقام) کے مابین جتنی ہوگی۔''

شرح ((عُقْرُ الْحَوْضِ)) ''عین کے ضمہ کے ساتھ پڑھنا ہے۔ اس سے مراد کسی چیز کا پچھلا کنارہ

(٤٢٤١) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٣٣٦١، وابن ماجه: ٤٣٣٤

(٤٢٤٢) أخرجه مسلم: ٢٣٠١

ہے۔ عین کے فتحہ کے ساتھ (عَقْر الدار) کا معنی ہے "گھر کا صحن" اسی سے رأس المال اور اصل مال کے لیے یہ لفظ استعمال ہونے لگا۔ مثلاً: لِفُلَان عِقَارَةٌ۔ "یہ فلاں شخص کی اصل جمع پونجی اور جائداد ہے۔"

((يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ)) "پرنالے اس میں مسلسل اضافہ کیے جا رہے ہیں۔" یعنی بغیر کسی وقفہ کے وہ اس حوض میں پانی ٹپکا رہے ہیں۔ عربی زبان میں ایک ایک گھونٹ کر کے پانی پینے کو غتَّ الشَّارِبُ الْمَاءَ کہتے ہیں۔

امام ابومنصور رحمہ اللہ الازہری کہتے ہیں کہ عمان شام کے علاقے کا ایک شہر ہے اس سے مراد ملک عمان نہیں ہے۔

(٤٢٤٣)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِي الْكُشْمِيهَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِنَهَرٍ يَجْرِي بَيَاضُهُ بَيَاضُ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَحَافَّتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ، فَضَرَبْتُ بِيَدِي، فَإِذَا الثَّرَى مِسْكٌ أَذْفَرُ، فَقُلْتُ لِجِبْرِيلَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللّٰهُ۔))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ایک رواں نہر دیکھی جس کی سفیدی دودھ کی طرح تھی اور شہد سے زیادہ شیریں تھی اور اس کے کنارے پر موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے اس نہر میں اپنا ہاتھ مارا تو اس کی مٹی خوشبودار کستوری کی طرح تھی۔ میں نے جبریل سے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اس نے جواباً کہا: یہ نہر کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔"

(٤٢٤٤)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ......

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ، شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي، ثُمَّ

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میں اپنے حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود رہوں گا۔ جو شخص بھی میری طرف سے گزرے گا وہ اس کا پانی پیے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور وہاں کچھ ایسے لوگ بھی آئیں

(٤٢٤٣) أخرجه البخاري: ٦٥٨١

(٤٢٤٤) أخرجه البخاري: ٦٥٨٣، و مسلم: ٢٢٩٠

يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ)) قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ عَيَّاشٍ، فَقَالَ: هَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ سَهْلٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ، لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا: ((فَأَقُولُ: إِنَّهُمْ مِنِّي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي.))

گے جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے لیکن پھر انہیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا۔'' ابو حازم نے بیان کیا کہ یہ حدیث مجھ سے نعمان بن ابو عیاش نے سنی اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طرح سنی تھی اور وہ اس حدیث میں کچھ زیادتی کے ساتھ بیان کرتے تھے (یعنی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے) ''میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ میں سے ہیں۔ آپ سے کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ اس پر میں کہوں گا: دور ہو، دور ہو وہ شخص جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی تھی۔''

شرح: ((اِنِّیْ فَرَطُکُمْ)) ''میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا۔'' ایک شخص جو قافلے والوں سے آگے نکل جائے اور ان کے پڑاؤ کے لیے موزوں، مناسب اور پرامن جگہ تلاش کرے جہاں پانی میسر ہو، جانوروں کے لیے چارہ وغیرہ دستیاب ہو اور آسائش کے دوسرے اسباب مہیا ہوں، ایسے شخص کو میر ساماں کہتے ہیں اور اس کے لیے عربی زبان میں ''فَرَطْتُّ الْقَوْمَ'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

((سُحْقًا)) ''بُعْدًا'' کے معنی میں ہے۔ مراد کہ دور ہو جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿سُحْقًا لِّاَصْحَابِ السَّعِيْرِ﴾ .... ''اب یہ دوزخی دفع (دور) ہوں۔'' (سورۂ ملک: ۱۱) یعنی اب ان کے لیے اللہ سے اور اس کی رحمت سے دوری ہی دوری ہے۔ سحیق یعنی بعید اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾ .... ''کسی دور دراز کی جگہ پھینک دے گی۔'' (سورۂ حج: ۳۱)

(٤٢٤٥)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ......

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لأَذُودَنَّ رِجَالا عَنْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!

(٤٢٤٥) أخرجه البخاري: ٢٣٦٧، و مسلم: ٢٣٠٢

حَوْضِي كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ۔))

میں قیامت کے دن اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو اس طرح ہانک دوں گا جیسے اجنبی اونٹ حوض سے ہانک دیئے جاتے ہیں۔''

(29)......بَابُ آخِرِ مَنْ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ
جہنم سے نکلنے والا آخری شخص

(٤٢٤٦)۔أَخبَرَنَا أبو عمر عبد الواحد بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ، وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أُنَاسٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟)) قَالُوا: لا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟)) قَالُوا: لا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللّٰه النَّاسَ، فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا، فَلْيَتْبَعْهُ، فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هَؤُلاءِ الأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''کیا سورج کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے جب کہ اس پر کوئی بادل، نہ ہو؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: نہیں اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا جب کوئی بادل نہ ہو تو تمہیں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کہا: اے اللہ کے رسول! نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تم اللہ تعالیٰ کو اسی طرح قیامت کے دن دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور کہے گا کہ تم میں سے جو شخص جس چیز کی عبادت کیا کرتا تھا وہ اسی کے پیچھے لگ جائے۔ چنانچہ جو لوگ سورج کی پرستش کیا کرتے تھے وہ اس کے پیچھے ہو لیں گے اور جو لوگ چاند کی پوجا کرتے تھے وہ

(٤٢٤٦) أخرجه البخاري: ٦٥٧٣، و مسلم: ١٨٢

يَـأْتِيَـنَـا رَبُّنَا ، فَإِذَا أَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ ، فَيَأْتِيهِمُ اللّٰـهُ فِـي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّـكُـمْ ، فَـيَـقُـولُـونَ: أَنْـتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُونَـهُ ، وَيُـضْـرَبُ جِسْـرُ جَهَـنَّـمَ)) قَـالَ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَـأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ ، وَدُعَاءُ الـرُّسُـلِ يَـوْمَـئِـذٍ: الـلّٰـهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ ، وَبِـهِ كَـلالِيـبُ مِثْـلُ شَـوْكِ السَّـعْدَان ، أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟)) قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَـالَ: ((فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهَا لا يَعْلَمُ قَدْرُ عَظَمَتِهَا إِلا اللّٰهُ ، فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِـأَعْـمَـالِـهِـمْ ، مِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهِ ، وَمِنْهُمُ الْـمُـخَـرْدَلُ ، ثُمَّ يَنْجُو حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ ، وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهُ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا الـلّٰـهُ ، أَمَـرَ الْـمَـلائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوهُمْ ، فَيَعْرِفُونَهُمْ بِعَلامَةِ آثَارِ السُّجُودِ ، وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنَ ابْنِ آدَمَ أَثَرَ السُّجُودِ ، فَيُـخْـرِجُونَهُمْ قَدِ امْتَحَشُوا ، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَـاءٌ ، يُـقَـالُ لَـهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ ، فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْـحِبَّةِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ، وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِـوَجْـهِـهِ عَـلَـى الـنَّـارِ ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ ، قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا ، وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا ، فَاصْرِفْ وَجْهِـي عَـنِ الـنَّـارِ ، فَـلا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ ، فَـيَـقُـولُ: لَعَلَّكَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ ، فَيَـقُـولُ: لا وَعَـزَّتِكَ لا أَسْـأَلُكَ غَيْـرَهُ ،

اس کے پیچھے لگ جائیں گے۔ جو لوگ بتوں کی پرستش کرتے تھے وہ ان کے پیچھے لگ جائیں گے اور آخر میں یہ امت باقی رہ جائے گی اور اس میں منافقین کی جماعت بھی ہوگی، اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے نہ ہوں گے اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے: تجھ سے اللہ کی پناہ۔ ہم اپنی جگہ پر اس وقت تک رہیں گے جب تک کہ ہمارا پروردگار ہمارے سامنے نہ آئے۔ جب ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے (کیونکہ وہ حشر میں ایک بار اس کو پہلے دیکھ چکے ہوں گے) پھر اللہ تعالیٰ اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا (آؤ میرے ساتھ ہولو) میں تمہارا رب ہوں، لوگ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے، پھر اسی کے پیچھے ہو جائیں گے اور جہنم پر پُل بنا دیا جائے گا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پُل کو پار کروں گا اور اس دن رسولوں کی دعا یہ ہوگی ((اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ ، سَلِّمْ)) ''اے اللہ! مجھے سلامت رکھو، اے رللہ! مجھے سلامت رکھ۔ اور وہاں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: ہاں! دیکھے ہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے البتہ اس کی لمبائی چوڑائی اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے اور اس طرح تو ان میں سے بعض تو اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور بعض کا عمل

فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، ثُمَّ يَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ: يَا رَبِّ، قَرِّبْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: أَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ، وَيْلَكَ يَابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ، فَلا يَزَالُ يَدْعُو، فَيَقُولُ: لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ تَسْأَلُنِي غَيْرَهُ، فَيَقُولُ: لا وَعِزَّتِكَ لا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَيُعْطِي اللّٰهَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ أَنْ لا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ، فَيُقَرِّبُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا رَأَى مَا فِيهَا، سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ: رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: أَوَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ، وَيْلَكَ يَابْنَ آدَمَ، مَا أَغْدَرَكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، لا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ، فَلا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ، فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ، أَذِنَ لَهُ بِالدُّخُولِ فِيهَا، فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا، قِيلَ لَهُ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا، فَيَتَمَنَّى، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا، فَيَتَمَنَّى، حَتَّى تَنْقَطِعَ بِهِ الأَمَانِيُّ، فَيَقُولُ اللّٰهُ: هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولا، قَالَ: وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ، لا يُغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَوْلِهِ: ((هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)) قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((هَذَا لَكَ، وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: حَفِظْتُ ((مِثْلَهُ مَعَهُ۔))

رائی کے دانے کے برابر ہوگا، پھر وہ نجات پائے گا۔ آخر جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم سے انہیں نکالنا چاہے گا جنہیں نکالنے کی اس کی مشیت ہوگی۔ یعنی وہ جنہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دی ہوگی اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ایسے لوگوں کو جہنم سے نکالیں۔ فرشتے انہیں سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر ابن آدم کے جسم میں سجدوں کے نشان کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ چنانچہ فرشتے ان لوگوں کو نکالیں گے۔ یہ جل کر کوئلے ہو چکے ہوں گے۔ پھر ان پر پانی چھڑکا جائے گا جسے "ماء الحیاۃ" زندگی بخش پانی کہا جاتا ہے۔ وہ اس طرح تروتازہ ہو جائیں گے جیسے سیلاب کے بعد زرخیز زمین میں دانہ اُگ آتا ہے۔ ایک ایسا شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا اور وہ کہے گا: اے اللہ! اس کی بدبو نے مجھے پریشان کر دیا ہے اور اس کی لپیٹ نے مجھے جھلسا دیا ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا ہے۔ ذرا میرا منہ آگ کی طرف سے دوسری طرف پھیر دے۔ وہ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں تیرا یہ مطالبہ پورا کروں تو کہیں تُو کوئی دوسری چیز مانگنی شروع نہ کر دے؟ وہ شخص عرض کرے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم! میں اس کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں مانگوں گا۔ چنانچہ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے دوسری طرف پھیر دیا جائے گا۔ پھر وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دیجیے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے ابھی یقین نہیں دلایا تھا کہ اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں

مانگے گا۔ افسوس! اے ابن آدم! تو بہت زیادہ وعدہ خلاف ہے۔ پھر وہ برابر اسی طرح دعا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں تیری یہ دعا قبول کرلوں تو تُو پھر اس کے علاوہ کوئی اور چیز مانگنے لگے گا۔ وہ شخص کہے لگا: نہیں، تیری عزت کی قسم! میں اس کے سوا اور کوئی چیز تجھ سے نہیں مانگوں گا اور وہ اللہ سے عہد و پیمان کرے گا کہ اس کے سوا اب کوئی اور چیز نہیں مانگے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے کے قریب کردے گا۔ جب وہ جنت کے اندر کی نعمتوں کو دیکھے گا تو جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ شخص خاموش رہے گا، پھر کہے گا: اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل کردے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے یہ یقین نہیں دلایا تھا کہ اب تو اس کے سوا کوئی چیز نہیں مانگے گا، اے ابن آدم! افسوس کہ تو کتنا وعدہ خلاف ہے۔ وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! مجھے اپنی مخلوق کا سب سے بدبخت بندہ نہ بنا۔ وہ برابر دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس دے گا۔ جب اللہ ہنس دے گا تو اس شخص کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ اندر چلا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کر۔ چنانچہ وہ اس کی خواہش کرے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ فلاں چیز کی خواہش کرو، چنانچہ وہ پھر خواہش کرے گا یہاں تک کہ اس کی خواہشات ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا جائے گا کہ تیری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی مزید نعمتیں اور دی جاتی ہیں۔'' سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی سند سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ شخص جنت میں سب سے آخر میں

داخل ہونے والا ہوگا۔ جناب عطاء نے بیان کیا کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی اس وقت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور انہوں نے ان کی کسی بات پر اعتراض نہیں کیا لیکن جب سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کے اس ٹکڑے تک پہنچے کہ ''تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی اور زیادہ نعمتیں دی جاتی ہیں۔'' تو سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری یہ ساری خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اس سے دس گنا اور زیادہ نعمتیں دی جاتی ہیں۔'' اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں میں نے یوں ہی سنا ہے: ''یہ سب چیزیں اور اتنی ہی اور۔''

شرح: ((فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهِ)) ''بعض تو اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے۔'' یعنی انہیں جہنم میں روک لیا جائے گا۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا﴾ .... ''یا انہیں ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ہلاک کر دے۔'' (سورۂ شوری:۳۴) یعنی جہازوں کو روک دے، سواریوں کے گناہوں کی وجہ سے اور یہ سمندر میں ڈوب جائیں۔ ''ایباق'' کا معنی ہلاکت اور تباہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقًا﴾ .... ''ہم ان کے درمیان ہلاکت کا سامان کر دیں گے۔'' (سورۂ کہف:۵۲) یعنی ہم ان کے درمیان ہلاکت کا سامان اور ہولناک چیزیں کر دیں گے۔

((وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ)) ''اور بعض کا عمل رائی کے دانے کے برابر ہوگا۔'' ایک قول کے مطابق اس سے جہنم میں گرنے والا شخص مراد ہے۔ یعنی جہنم کے پل کے آنکڑے پکڑ کر آگ میں پھینک دیں گے۔ جب آپ گوشت کا قیمہ بنا دیں یا اس کی بوٹیاں کر دیں تو کہیں گے: خَرْدَلْتُ اللَّحْمَ۔

((اِمْتَحَشُوْا)) ''وہ جل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے۔'' کسی کو آگ اس طرح پہنچے کہ گوشت جل جائے اور ہڈیاں نظر آنے لگیں تو اس وقت یہ لفظ بولا جاتا ہے۔

((فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ)) ''وہ اس طرح اُگ آئیں گے جیسے دانہ اُگتا ہے۔'' حاء کے کسرہ اور باء کی تشدید کے ساتھ۔ اس سے مراد تمام ترکاریوں کا بیج ہے جو پکنے کے بعد زمین پر گر جاتا ہے اور بارش پڑنے پر از خود اُگ آتا ہے۔

امام کسائی کہتے ہیں: حِبّۃ سے مراد پھولوں کا بیج ہے اور اس کا واحد حَبّۃ ہے۔ گندم وغیرہ کے بیج اور دانے کو حبّ کہتے ہیں اور انگور کے بیج کو حاء کے فتحہ کے ساتھ حَبَّۃ کہا جاتا ہے۔

((فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ)) ''سیلابی مٹی میں۔'' یہ فَعِیْلٌ کا وزن ہے اور مفعول کے معنی میں ہے جیسے مقتول کو قتیل کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد سیلاب کی وجہ سے جمع ہو جانے والی نرم مٹی اور خس وخاشاک ہے۔

ابوسعید ضریر کہتے ہیں: اس سے مراد سیلابی ریلے کی بنا پر آجانے والی بُھربُھری مٹی اور کوڑا کرکٹ ہے۔ ایسی مٹی میں اگر کوئی دانہ اور بیج چلا جائے تو بہت جلد اُگتا ہے۔ عموماً ایک دن رات میں ہی اُگ آتا ہے۔ ایسی مٹی میں بیج کو جلد اُگانے کی زبردست تاثیر ہوتی ہے۔ ان لوگوں کے جلد تروتازہ اور شاداب ہو جانے کے لیے اس مٹی کو بطور مثال بیان کیا گیا ہے۔

((قَشَبَنِیْ رِیْحُھَا)) ''اس کی بدبو نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔'' یعنی وہ میرے لیے زہر آلود ہے اور اس نے میرے ناک میں دم کر دیا ہے۔ جب کھانے میں زہر کے اثرات مل جائیں تو لفظ قشب بولا جاتا ہے۔ زہر کو عربی میں قِشب کہتے ہیں، قاف کے کسرہ کے ساتھ۔ ہر مسموم اور ہلاکت خیز چیز کو قشیب کہا جاتا ہے۔ (قَشَبَہُ الدُّخَانُ) کا لفظ اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کے نتھنے دھویں سے اٹ جائیں۔

((اَحْرَقَنِیْ ذَکَاءُ ھَا)) ''اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا ہے۔'' جب کوئی چیز اپنے نکتۂ کمال تک پہنچ جائے تو اس کیفیت کو لفظ ذکاء سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جب کوئی شخص آگ کا الاء خوب روشن کر دے تو کہے گا: ذکیت النار۔

((فَیَأْتِیْھِمُ اللّٰہُ فِیْ غَیْرِ الصُّوْرَۃِ الَّتِیْ یَعْرِفُوْنَ)) ''اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے نہ ہوں گے۔''

امام ابوسلیمان خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس جملے کا کوئی مناسب مطلب لینا چاہیے اور دل لگتی تاویل کرنی چاہیے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم معتزلہ کی طرح دیدارِ الٰہی کے منکر ہیں بلکہ ہم (اہل حدیث) اس کے روز قیامت اور جنت میں اثبات کے قائل ہیں اور ہم قرآن وسنت کے ان نصوص کا انکار بھی نہیں کرتے جن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آ سکتا ہے، جا سکتا ہے، اتر سکتا ہے، چڑھ سکتا ہے، اسی طرح جس صورت میں چاہے تجلی فرما سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر طرح کی قدرت حاصل ہے۔ بس اتنی سی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو مخلوقات کی صفات سے مشابہت نہیں دے سکتے اور نہ ان کی کیفیت ہی بیان کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ علوا کبیرا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ جنت میں مومنوں کو جو دیدار الٰہی نصیب ہوگا اس کا یہاں تذکرہ نہیں، اس رؤیت کا تعلق قیامت کے دن کے ساتھ ہے۔ یہ رؤیت دراصل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے بندوں کا ایک امتحان ہوگا جس سے مقصود یہ معلوم کرنا ہوگا کہ اللہ کے پجاری اور عبادت گزار کون ہیں اور سورج، چاند اور بتوں کی پوجا پاٹ کرنے والے کون لوگ ہیں۔ ہر کوئی اپنے

معبود کے ساتھ ہو لے گا۔ممکن ہے امتحان واختبار کا یہ سلسلہ بندوں کے حساب دے چکنے تک جاری رہے اور پھر جب وہ ثواب وعذاب کے مستحق قرار دے دیے جائیں، حقائق واضح ہو جائیں اور بندوں کے تمام معاملات نمٹ جائیں تو یہ معاملہ ختم ہو جائے۔

قرآن مجید میں مذکور ہے: ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ﴾ .... ''جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور وہ سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو سجدہ نہ کرسکیں گے۔'' (سورۂ قلم:۴۲)

یہاں ان کا امتحان سجدہ کرنے سے ہوگا وہ جو دنیا میں شہرت کے لیے سجدے کرتے تھے، سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی ریڑھ کی ہڈی کے منکے تختے کی طرح ایک ہڈی بن جائیں گے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ پہلی مرتبہ ان کو دیدارِ الٰہی سے اس لیے محروم رکھا جائے گا کہ ان کے ساتھ منافق بھی ملے جلے ہوں گے حتی کہ مومن پکار اُٹھیں گے کہ ہم تو یہیں کھڑے ہیں جب تک کہ ہمارا پروردگار نہیں آتا۔ دیدار سے محروم صرف اور صرف منافقوں کی بنا پر رکھا جائے گا۔ پھر جب انہیں الگ کر دیا جائے گا تو حجاب اُٹھا دیا جائے گا اور وہ دیکھتے ہی کہیں گے: تو ہمارا رب ہے۔بعض علماء نے یہاں لفظ صورت کو صفت اور حالت کے معنی میں لیا ہے۔ بہرحال ان جیسے مقامات میں مان لینے اور تسلیم کر لینے کا موقف ہی درست ہے۔ واللہ اعلم

جناب اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ابن عیسی طباع کہتے ہیں: ہم ایک شخص کو جو قیامت کے دن کی حدیث کا انکار کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کے آنے کو نہ ماننے والا تھا کو امام عبدالعزیز بن ابوسلمہ ماجشونی کے پاس لائے۔حضرت نے اس سے دریافت کیا: بیٹے! آپ کو کس چیز کا انکار ہے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ کی ذات اس صفت اور حالت سے بہت بلند اور بزرگ تر ہے کہ پہلے کسی اور شکل میں ظاہر ہو اور پھر کسی اور میں، انہوں نے کہا: اوے احمق! اللہ تعالیٰ تو تغیر وحدوث سے پاک ہے، یہ تو آپ کی آنکھوں کا ہیر پھیر ہے کہ کبھی کیسا دیکھتی ہیں اور کبھی کیسا۔اس پر اس شخص نے کہا: میں اللہ کے حضور توبہ کرتا ہوں اور وہ سابقہ موقف سے تائب ہو گیا۔

(٤٢٤٧)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْجُلُودِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفِ بْنِ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَأَبُو مَالِكٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ میدان محشر میں لوگوں کو جمع

(٤٢٤٧) أخرجه مسلم: ١٩٥

((يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ ، فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى يُزْلِفَ لَهُمُ الْجَنَّةَ ، فَيَأْتُونَ آدَمَ ، فَيَقُولُونَ: يَا أَبَانَا ، اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ ، فَيَقُولُ: هَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ ، اذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ ، فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ ، إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ اعْمِدُوا إِلَى مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيمًا ، فَيَأْتُونَ مُوسَى ، فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ ، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوحِهِ ، فَيَقُولُ عِيسَى: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا ، فَيَقُومُ ، فَيُؤْذَنُ لَهُ ، وَتُرْسَلُ الأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ ، فَيَقُومَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالا ، فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّهُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ ، يَقُولُ: يَا رَبِّ ، سَلِّمْ سَلِّمْ ، حَتَّى تَعْجَزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ ، فَلا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلا زَحْفًا ، وَفِي حَافَّتَيِ الصِّرَاطِ كَلالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ بِأَخْذِ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ ، فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ ، وَمُكَرْدَسٌ فِي النَّارِ ، وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ ، إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُونَ خَرِيفًا۔))

کرے گا، پس مومن لوگ کھڑے ہوں گے، جنت کو ان کے قریب کر دیا جائے گا۔ وہ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے باپ! ہمارے لیے جنت کا دروزہ کھول دیجیے۔ آدم علیہ السلام کہیں گے: تمہیں جنت سے تمہارے باپ کی غلطی نے ہی نکلوایا تھا، میں اس شفاعت کا اہل نہیں ہوں۔ تم میرے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: میں اس شفاعت کا اہل نہیں ہوں، میں آج سے پہلے پہلے خلیل تھا، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوئے، چنانچہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے، وہ کہیں گے کہ میں اس (شفاعت) کا اہل نہیں ہوں، تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح اللہ ہیں (یعنی وہ کلمہ کن سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے) وہ کہیں گے کہ میں اس شفاعت کا اہل نہیں ہوں، چنانچہ وہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے، آپ کھڑے ہوں گے، آپ کو اجازت دی جائے گی، پھر امانت اور رشتہ داری کولایا جائے گا، وہ دونوں پل صراط کی دونوں جانب دائیں اور بائیں کھڑی ہو جائیں گی، پھر (پل صراط پر سے لوگوں کا گزر شروع ہو جائے گا) تم میں سے ایک طبقہ بجلی کی مانند (تیز رفتاری کے ساتھ) گزر جائے گا۔ پھر کچھ لوگ پرندوں کی اڑان کی طرح اور کچھ لوگ آدمیوں کے دوڑنے کی طرح گزریں گے، ان کے اعمال ان کو چلائیں گے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط پر کھڑے یہ کہے جا رہے ہوں گے: اے رب! سلامتی عطا کر، سلامتی عطا کر حتی کہ لوگوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے، ایک شخص آئے گا، وہ پل صراط پر سے اپنے کولھوں کے بل سرکتا ہوا آئے گا اور

پل صراط کے دونوں کناروں پر کنڈیاں لٹک رہی ہوں گی جنہیں حکم دیا گیا ہوگا کہ وہ ان لوگوں کو اپنی جانب کھینچ لیں جو قابل گرفت قرار پا چکے ہیں۔ پس کچھ لوگ زخمی ہو کر نجات پائیں گے اور کچھ لوگ دوزخ میں گر جائیں گے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے! بلاشبہ جہنم کی گہرائی ستر برس کی مسافت کے برابر ہے۔

شرح: ((جَنْبَتَا الصِّرَاطِ)) ''پُل صراط کے دو کنارے مراد ہیں۔''

((فكَرْدَسَ)) ''جہنم میں گر جائیں گے۔''

(٤٢٤٨)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ أَحْمَدُ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو الطَّيِّبِ الرَّبِيعُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَاتِمٍ الْبَزَّازُ الطُّوسِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى حَدَّثَهُمْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ وَأَمِنُوا، فَمَا مُجَادَلَةُ أَحَدِكُمْ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدَّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ أُدْخِلُوا النَّارَ، قَالَ: يَقُولُونَ: رَبَّنَا إِخْوَانَنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا، وَيَصُومُونَ مَعَنَا، وَيَحُجُّونَ مَعَنَا، فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ، قَالَ: فَيَقُولُ: اذْهَبُوا، فَأَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ، فَيَأْتُونَهُمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِصُوَرِهِمْ لا تَأْكُلُ النَّارُ صُوَرَهُمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مومن لوگ آگ سے نجات پائیں گے اور بےخوف ہو جائیں گے (تو اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گے) تم میں سے کوئی شخص دنیا میں اپنے حق کے لیے اتنا سخت جھگڑا نہیں کرتا جتنا کہ مومن لوگ اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جو جہنم میں (گناہوں کی کثرت کی وجہ سے) داخل کر دیے گئے۔ اپنے رب سے جھگڑا اور اصرار کریں گے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ ہمارے بھائی ہیں جو ہمارے ساتھ نمازیں ادا کرتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے اور حج کرتے تھے، تو نے انہیں آگ میں داخل کر دیا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ! اور جنہیں تم پہچانتے ہو

(٤٢٤٨) أخرجه مسلم: ١٨٣

كَعْبَيْهِ، فَيُخْرِجُونَهُمْ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْتَنَا، قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ دِينَارٍ مِنَ الإِيمَانِ، ثُمَّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ)) قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ بِهَذَا، فَلْيَقْرَأْ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا....﴾ قَالَ: فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْتَنَا، فَلَمْ يَبْقَ فِي النَّارِ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ، ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: شَفَعَتِ الْمَلائِكَةُ، وَشَفَعَتِ الأَنْبِيَاءُ، وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ، وَبَقِيَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، قَالَ: فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ، أَوْ قَالَ: قَبْضَتَيْنِ، نَاسًا لَمْ يَعْمَلُوا لِلَّهِ خَيْرًا قَطُّ قَدِ احْتَرَقُوا حَتَّى صَارُوا حُمَمًا، فَيُؤْتَى بِهِمْ إِلَى مَاءٍ، يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَصُبُّ عَلَيْهِمْ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، قَالَ: فَتَخْرُجُ أَجْسَادُهُمْ مِثْلُ اللُّؤْلُؤِ فِي أَعْنَاقِهِمُ الْخَاتَمُ: عُتَقَاءُ اللّٰهِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ، فَمَا تَمَنَّيْتُمْ، أَوْ رَأَيْتُمْ مِنْ شَيْءٍ، فَهُوَ لَكُمْ، قَالَ: فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ، قَالَ: فَيَقُولُ: رِضَايَ عَنْكُمْ، فَلا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا۔))

انہیں نکال لاؤ، چنانچہ وہ جہنم میں جائیں گے اور انہیں ان کی شکلوں اور صورتوں کی بنا پر پہچان لیں گے جن کو آگ آدھی پنڈلی تک پہنچ رہی ہوگی اور بعض ایسے ہوں گے جن کو ٹخنوں تک پہنچ رہی ہوگی، سو وہ ان کو نکال لیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم نے ان لوگوں کو نکال لیا ہے جن کی بابت تیرا حکم تھا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ان لوگوں کو بھی نکال لو جن کے دلوں میں ایک دینار برابر ایمان ہے اور ان کو بھی نکال لو جن کے دلوں میں ایک ذرہ برابر ایمان ہے۔'' سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: جو شخص اس بات کو سچا نہیں مانتا وہ یہ آیت کریمہ پڑھ لے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ .... ''بے شک اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا اور اگر نیکی ہو تو اسے دوگنی کر دیتا ہے اور خاص اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب دیتا ہے۔'' (سورۂ نساء:۴۰) آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم نے ان لوگوں کو نکال لیا ہے جن کے متعلق تو نے حکم فرمایا ہے۔ اب تو آگ میں صرف وہی لوگ بچے ہیں جن میں کوئی خیر نہیں۔ اس کے بعد اللہ عزوجل فرمائے گا: فرشتوں نے شفاعت کر لی ہے، نبیوں اور مومنوں نے بھی شفاعت کر لی ہے اور اب ارحم الراحمین باقی رہ گیا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''پھر اللہ تعالیٰ آگ سے لوگوں کی ایک مٹھی بھرے گا۔'' یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو مٹھیاں ایسے لوگوں کی بھرے گا جنہوں نے کبھی کوئی خیر کا کام اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں کیا ہوگا، وہ جل کر

کوئلہ ہو چکے ہوں گے، انہیں ایسے پانی کے پاس لایا جائے گا جسے آبِ حیاب (زندگی بخش پانی) کہا جاتا ہے، وہ پانی ان کے اوپر انڈیل دیا جائے گا، سو وہ اس طرح اگیں گے جس طرح دانہ سیلابی مٹی میں اُگتا ہے۔'' آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ''ان کے جسم یوں نکلیں گے جیسے موتی چمکتے ہوں، ان کی گردنوں میں سونے کے ہار ہوں گے، یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہوں گے، ان سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ، جو تم تمنا کرو گے اور جو چیز بھی تم دیکھو گے وہ تمہیں عطا کر دی جائے گی۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! تو نے تو ہمیں وہ کچھ عطا فرما دیا ہے جو جہان والوں میں سے کسی کو بھی عطا نہیں کیا گیا۔'' آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری رضا مندی تمہارے لیے ہے، میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔''

(٤٢٤٩)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي أَبُو سَهْلٍ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّازُ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ......

نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهٰذَا۔ وَقَالَ: ((قَالَ: فَيَقُولُونَ: وَمَا أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُ: رِضَايَ عَنْكُمْ، فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا۔))

جناب عبدالرزاق نے اسی سند سے بیان کیا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مومن کہیں گے: اس سے بڑھ کر مزید کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تم سے راضی ہوں اور تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔''

(٤٢٥٠)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ......

(٤٢٤٩) انظر الحديث السابق

(٤٢٥٠) أخرجه البخاري: ٧٤٥٠

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً، ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ، فَيُقَالُ لَهُمْ: الْجَهَنَّمِيُّونَ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے کچھ گروہوں کو آگ ان کے گناہوں کے سبب جھلسا دے گی جن کے وہ مرتکب ہوئے تھے، پھر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دے گا، ایسے لوگوں کو جہنمی کہا جائے گا۔''

شرح ((سَفْعٍ مِنَ النَّارِ)) ''آگ کی نشانی۔'' (سَفَعْتُ الشَّيْءَ)) ''میں نے فلاں چیز کو نشان والا کر دیا۔'' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ)) ''ہم اس کی پیشانی پر جہنمیوں والی نشانی لگا دیں گے۔'' یعنی چہرہ کالا کر دیں گے اور آنکھیں نیلی کر دیں گے۔ چہرے کی بجائے پیشانی کا لفظ بولا گیا ہے کیونکہ چہرے میں وہی سب سے مقدم ہوتی ہے۔ ایک قول کے مطابق ﴿لَنَسْفَعَنَّ﴾ .... کے معنی (لَنَأْخُذَنَّ) کے ہیں۔ یعنی ہم اس کی پیشانی سے پکڑ کر گھسیٹیں گے اور اسے ذلیل ورسوا کر دیں گے۔

(٤٢٥١)۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا مُسَدَّدٌ، نَا يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، نَا أَبُو رَجَاءٍ...... حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ.))

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کچھ لوگ محمد ﷺ کی سفارش کے ساتھ دوزخ سے نکلیں گے اور جنت میں داخل کیے جائیں گے انہیں جہنمی کہا جائے گا۔''

شرح سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ دوزخ سے کچھ لوگ شفاعت کے ساتھ نکالے جائیں گے گویا کہ وہ ''ثَعَارِيْر'' ہیں۔

((ثَعَارِيْر)) سے مراد کھیرے اور ککڑیاں ہیں۔ اس حدیث مبارکہ سے مقصود یہ ہے کہ جب لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے تو جل کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے۔ جب انہیں آبِ حیات سے غسل دیا جائے گا تو وہ فوراً تندرست وتوانا ہو جائیں گے جس طرح کھیرے اور ککڑی (خربوزے) وغیرہ جیسی سبزیاں دنوں میں بڑھتی اور ہری بھری ہو جاتی ہیں۔

(٤٢٥٢)۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُوبَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ،

(٤٢٥١) أخرجه البخاري: ٦٥٦٦

(٤٢٥٢) ضعيف ......أخرجه ابن ماجه: ٣٦٨٥

عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ......

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُصَفُّ أَهْلُ النَّارِ، فَيُعَدَّلُونَ، قَالَ: فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِن أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: يَا فُلَانُ، قَالَ: فَيَقُولُ: مَا تُرِيدُ؟ فَيَقُولُ: أَمَا تَذْكُرُ رَجُلا سَقَاكَ شَرْبَةً يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَيَقُولُ: وَإِنَّكَ لَأَنْتَ هُوَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَشْفَعُ لَهُ، فَيُشَفَّعُ فِيهِ، قَالَ: ثُمَّ يَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ، فَيَقُولُ: مَا تُرِيدُ؟ فَيَقُولُ: أَمَا تَذْكُرُ رَجُلا وَهَبَ لَكَ وَضُوءًا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَأَنْتَ هُوَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَشْفَعُ لَهُ، فَيُشَفَّعُ فِيهِ۔))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن جہنمی لوگ صفیں بنائے ہوئے ہوں گے اور صفیں پوری طرح درست ہوں گی۔'' آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ''ایک جنتی آدمی ان کے پاس سے گزرے گا تو جہنمیوں میں سے ایک آدمی ان سے کہے گا: فلاں صاحب!'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ آدمی کہے گا: آپ کو کیا کام ہے؟ تو وہ کہے گا: کیا آپ کو وہ شخص یاد نہیں جس نے فلاں دن آپ کو پانی کا ایک گھونٹ پلایا تھا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص کہے گا: واقعی تو وہی شخص ہے۔ تو وہ کہے گا: جی ہاں، چنانچہ وہ اس کے حق میں شفاعت کردے گا (دنیا میں کیا ہوا احسان یاد کر کے) اور اس کے حق میں شفاعت قبول کی جائے گی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر ایک اور جنتی شخص ان کے پاس سے گزرے گا تو جہنمی شخص کہے گا: فلاں صاحب!، وہ کہے گا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ وہ کہے گا: کیا آپ کو وہ شخص یاد نہیں جس نے فلاں فلاں دن آپ کو وضو کا پانی مرحمت کیا تھا؟ وہ کہے گا: کیا تو ہی وہ شخص ہے؟ وہ کہے گا: ہاں، چنانچہ (اس کا دنیا میں کیا ہوا احسان یاد کر کے) اس کے حق میں شفاعت کردے گا اور اس کی شفاعت اس شخص کے حق میں قبول کی جائے گی۔''

(٤٢٥٣)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو مَنْصُورٍ السَّمْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّيَّانِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الرَّقَاشِيِّ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُصَفُّ أَهْلُ النَّارِ، فَيَمُرُّ عَلَيْهِمْ أَهْلُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) آگ والے صفیں

(٤٢٥٣) ضعيف

الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: يَا فُلَانُ، أَمَا تَعْرِفُنِي أَنَا الَّذِي سَقَيْتُكَ شَرْبَةَ الْمَاءِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَنَا الَّذِي وَهَبْتُ لَكَ مَاءً تَوَضَّأْتَ بِهِ، فَيَشْفَعُ لَهُ، فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ.))

بنائے ہوئے ہوں گے کہ ان کے پاس ایک جنتی آدمی گزرے گا تو جہنمیوں میں سے ایک شخص کہے گا: فلاں صاحب! کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے؟ میں ہی وہ شخص ہوں جس نے آپ کو ایک گھونٹ پانی پلایا تھا اور ان میں سے کوئی کہے گا: میں ہی وہ شخص ہوں کہ تجھے پانی دیا تھا جس سے تو نے وضو کیا تھا۔ چنانچہ وہ اس کے حق میں شفاعت کرے گا اور اسے جنت میں داخل کرادے گا۔''

(٤٢٥٤)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو سَعْدِ بْنِ أَبِي أَحْمَدَ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ الأَخْنَسِيُّ، سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ......

يُحَدِّثُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَهْلَ الْجَنَّةِ صُفُوفًا، وَأَهْلَ النَّارِ صُفُوفًا، فَيَنْظُرُ الرَّجُلُ عَنْ صُفُوفِ أَهْلِ النَّارِ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ صُفُوفِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ لَهُ: يَا فُلَانُ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اصْطَنَعْتُ إِلَيْكَ مَعْرُوفًا؟ قَالَ: فَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنَّ هَذَا اصْطَنَعَ إِلَيَّ فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: خُذْ بِيَدِهِ، فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالَى.)) قَالَ أَنَسٌ: فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُهُ.

جناب سلیمان تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ جنتیوں کو جمع فرمائے گا اس طرح کہ انہوں نے صفیں بنائی ہوئی ہوں گی اور جہنمیوں نے بھی صفیں بنائی ہوئی ہوں گی، تو جہنمیوں کی صفوں میں سے ایک شخص، جنتیوں کی صفوں میں سے ایک شخص کو پہچان کر کہے گا: اے فلاں صاحب! کیا آپ کو یاد نہیں کہ فلاں دن میں نے آپ کے ساتھ ایک نیکی کی تھی؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص کہے گا! اے اللہ! بلاشبہ اس شخص نے دنیا میں میرے ساتھ نیکی کی تھی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس جنتی شخص سے کہا جائے گا: اس کا ہاتھ پکڑ اور اس کو اللہ کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کردے۔'' سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔

(٤٢٥٤) اسناده ضعيف

(٤٢٥٥)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْجُلُودِيُّ ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، أَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ......

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ ، فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً ، وَيَكْبُو مَرَّةً ، وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً ، فَإِذَا جَاوَزَهَا ، الْتَفَتَ إِلَيْهَا ، فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ ، لَقَدْ أَعْطَانِي اللّٰهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ ، فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ ، أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا ، وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا ، فَيَقُولُ اللّٰهُ: يَابْنَ آدَمَ ، لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا ، فَيَقُولُ: لا يَا رَبِّ ، وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ ، لأَنَّهُ يَرَى مَا لا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا ، فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا ، وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الأُولَى ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ ، أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ لأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا ، لا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا ، فَيَقُولُ: يَابْنَ آدَمَ ، أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا ، لَعَلِّي إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا ، فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا ، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ ، لأَنَّهُ يَرَى مَا لا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا ، فَيَسْتَظِلُّ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا وہ ایسا ہوگا جو کبھی چلتا ہوگا اور کبھی رک جاتا ہوگا اور دوزخ کی آگ نے اسے جھلسا دیا ہوگا، جب وہ دوزخ سے نکل کر آگے گزر جائے گا تو مڑ کر دوزخ کی جانب دیکھتے ہوئے کہے گا کہ وہ ذات برکت والی ہے جس نے مجھے تجھ سے نجات عطا کی، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی نعمت سے ہمکنار کیا ہے جس سے اس نے اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے کسی کو نہیں نوازا۔ چنانچہ اس کے قریب ایک درخت کھڑا کیا جائے گا جس کے نیچے ایک چشمہ ہوگا۔ وہ التجا کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے نزدیک کردے تاکہ میں اس کے سائے میں آرام حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! ممکن ہے کہ اگر میں تیری آرزو کی تکمیل کردوں تو تو مجھ سے اس کے علاوہ کچھ اور مانگنا شروع کردے گا۔ وہ اقرار کرے گا، نہیں! میرے پروردگار!، اور وعدہ کرے گا کہ وہ اس کے علاوہ کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا جبکہ اس کا پروردگار اسے معذور گردانے گا، اس لیے کہ وہ ایسی نعمتوں کا مشاہدہ کر رہا ہے جس سے اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے نزدیک لے جائے گا، وہ اس کے سائے میں آرام کرے گا اور اس کے

(٤٢٥٥) أخرجه مسلم: ١٨٧

بِظِلِّهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الأُولَيَيْنِ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ فَلأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا، وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، لا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، فَيَقُولُ: يَابْنَ آدَمَ، أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا: فَيَقُولُ: بَلَى يَا رَبِّ، هَذِهِ لا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ، لأَنَّهُ يَرَى مَا لا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا، فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَدْخِلْنِيهَا، فَيَقُولُ: يَابْنَ آدَمَ، مَا يُصْرِينِي مِنْكَ، أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَتَسْتَهْزِءُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ۔)) فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّا أَضْحَكُ، فَقَالُوا: مِمَّ تَضْحَكُ؟ فَقَالَ: هَكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا: مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، حِينَ قَالَ: أَتَسْتَهْزِءُ بِي، وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَيَقُولُ: إِنِّي لا أَسْتَهْزِءُ مِنْكَ، وَلَكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَدِيرٌ۔))

پانی سے سیراب ہوگا، بعد ازاں اس کے سامنے ایک اور درخت دکھائی دینے لگے گا جو پہلے درخت سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگا، وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب کردے تاکہ میں اس کے پانی سے سیراب ہوسکوں اور درخت کے سائے کے نیچے آرام کر سکوں، میں تجھ سے اس کے علاوہ کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے اس کے علاوہ اور کچھ طلب نہیں کرے گا؟ ممکن ہے اگر میں نے تجھ کو اس کے قریب کر دیا تو تو مجھ سے اس کے علاوہ اور چیزوں کا سوال کرنا شروع کردے گا، وہ اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد کرے گا کہ وہ اس سے اس کے علاوہ کسی اور شے کا سوال نہیں کرے گا، جبکہ اس کا پروردگار اس کو معذور گردانے گا، کیونکہ وہ جن انعامات کا مشاہدہ کر رہا ہے وہ ان میں صبر نہیں کرسکتا، اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے قریب کر دے گا۔ وہ اس کے سائے میں محو آرام ہوگا اور اس کا پانی نوش کرے گا۔ اس کے بعد جنت کے دروازے کے قریب ایک درخت دکھائی دے گا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ خوبصورت ہوگا، وہ التجا کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب کر تاکہ میں اس کے سائے میں آرام کرسکوں اور اس کے پانی سے سیراب ہوسکوں، میں تجھ سے اس کے علاوہ کچھ التجا نہیں کروں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے اس کے علاوہ اور کچھ طلب نہیں کرے گا؟ وہ کہے گا: جی ہاں اے میرے رب! اس دفعہ کے بعد میں تجھ سے اور کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا،

اس کا پروردگار اس کو معذور گردانے گا اس لیے کہ وہ جن نعیم ہائے جنت کا مشاہدہ کر رہا ہے وہ ان پر صبر کر ہی نہیں سکتا، اللہ تعالیٰ اس کو اس کے نزدیک لے جائے گا، جب وہ اس کے نزدیک جائے گا تو جنت میں بسنے والوں کی آوازوں کو سنے گا، چنانچہ وہ درخواست کرے گا کہ اے میرے پروردگار! اب مجھے جنت میں بھی داخل فرما دے، اللہ تعالیٰ جواب دے گا: اے آدم کے بیٹے! کونسی ایسی نعمت ہے جو تجھے مجھ سے سوال کرنے سے مانع ہوگی؟ کیا تو خوش ہوگا کہ اگر میں تجھے دنیا اور اس کی مثل عطا کردوں؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! کہیں تو میرے ساتھ استہزا تو نہیں کر رہا؟ حالانکہ تو دونوں جہانوں کا رب ہے۔'' (یہ ذکر کرنے کے بعد) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسکرائے اور بولے کہ تم مجھ سے ہنسنے کا سبب نہیں پوچھو گے؟ چنانچہ لوگوں نے استفسار کیا کہ آپ کیوں ہنسے تھے؟ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسکرائے تھے اور لوگوں نے پوچھا تھا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس بات سے رب العالمین ہنسے جب اس شخص نے کہا کہ اے رب العالمین! کہیں تو مجھ سے استہزا تو نہیں کر رہا جبکہ تب رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا لیکن میں قادرِ مطلق ہوں جو چاہوں کرسکتا ہوں۔''

شرح ((مَایَصْرِیْنِیْ مِنْكَ)) ''کون سی چیز تیرے سوالوں کا سلسلہ منقطع کر سکتی ہے۔''

(٤٢٥٦)۔أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْجَوْزَجَانِيُّ ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْخُزَاعِيُّ ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْهَيْثَمُ بْنُ كُلَيْبٍ الشَّاشِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ ،

(٤٢٥٦) أخرجه البخاري: ٦٥٧١ ، و مسلم: ١٨٦

حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ......

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّـي لأَعْـرِفُ آخِـرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا، فَيُقَـالُ لَـهُ: انْطَـلِـقْ، فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَـذْهَـبُ لِيَـدْخُـلَ، فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْـمَـنَـازِلَ، فَيَرْجِعُ، فَيَقُولُ: قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ، فَيُقَالُ لَهُ: أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيـهِ؟ فَيَـقُـولُ: نَـعَـمْ، فَيُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ، قَالَ: فَيَتَـمَـنَّـى، فَيُـقَالُ لَهُ: إِنَّ لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَهُ، وَعَشْرَةُ أَضْعَافِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ بِـي وَأَنْـتَ الْـمَـلِـكُ؟)) فَـلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں پہچانتا ہوں کہ کون سا جہنمی سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا۔ ایک شخص جہنم سے گھٹنوں بل گھسٹتا ہوا نکلے گا۔ اسے کہا جائے گا: جا، جنت میں داخل ہو جا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جنت میں داخل ہونے کے لیے جائے گا تو لوگوں کو اس حال میں پائے گا کہ سب اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے ہوں گے، چنانچہ وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا: لوگ تو اپنے اپنے مقام پر براجمان ہو چکے ہیں۔ اسے کہا جائے گا: کیا تجھے وہ وقت یاد ہے جس میں تو اس سے پہلے تھا؟ وہ کہے گا: جی ہاں۔ اسے کہا جائے گا: تو آرزو کر۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمنا کا اظہار کرے گا تو اسے کہا جائے گا: بلاشبہ تجھے وہ سب کچھ ملے گا جو تو نے آرزو کی اور دنیا کے دس گنا کے برابر مزید دیا جائے گا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ کہے گا: کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے؟'' (صحابی کہتے ہیں) میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ خوب ہنسے حتی کہ آپ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔

شرح: ابراہیم راوی نے مزید یہ الفاظ بیان کیے: اور کہا جائے گا کہ یہ تمام جنتیوں سے کم تر درجے والا شخص ہوگا۔''

((حَتّٰی بَـدَتْ نَوَاجِذُهٗ)) ''یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔'' بعض کے نزدیک اس سے مراد ڈاڑھیں ہیں اور بعض کے نزدیک سامنے والے دانت اور بعض کے نزدیک تیز نوکیلے دانت اور یہی عمدہ بات ہے کیونکہ ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے: ((كَانَ جُلُّ ضِحْكِهِ التَّبَسُّمُ)) ''آپ کا اکثر ہنسنا تبسم کی صورت میں ہوتا تھا۔''

(٤٢٥٧)۔أَخْبَـرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْحُمَيْدِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْـدِ الـلّٰهِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ

(٤٢٥٧) أخرجه البخاري: ٦٥٦٠، و مسلم: ١٨٣

مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ أَوِ الْحَيَا (يَشُكُّ مَالِكٌ) فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ إِلَى جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً.))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل جنت جنت میں اور اہل جہنم جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ عزوجل فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو تو اسے دوزخ سے نکال لو۔ اس وقت ایسے لوگ نکالے جائیں گے جو جل کر کالے ہوگئے ہوں گے۔ اس کے بعد انہیں ''نہر حیات'' یا نہر حیا میں ڈالا جائے گا، (امام مالک رحمہ اللہ کو شک ہے) اس وقت وہ اس طرح تروتازہ اور شگفتہ ہو جائیں گے جس طرح سیلاب کے کنارے پر کوڑے کرکٹ کا دانہ (اسی رات یا دن میں) اُگ آتا ہے، کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اس دانے سے زرد رنگ کا لپٹا ہوا بارونق پودا اگتا ہے۔''

شرح: ((حَيَـا)) ''بارش۔'' اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اہل ایمان گنہگار آگ میں ہمیشہ نہیں رہیں گے بلکہ نکال لیے جائیں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ لوگوں کے ایمان کے لحاظ سے مختلف درجے ہیں۔ امام خطابی رحمہ اللہ نے کہا: (حَبَّةُ الْخَرْدَل) ''رائی کا دانہ۔'' یہ پہچان اور معرفت کے حصول کے لیے بطور مثال ذکر کر دیا گیا ہے۔ اس سے حقیقی وزن مراد نہیں کیونکہ ایمان کوئی مجسم چیز تو ہے نہیں جسے تولا اور ماپا جا سکے۔ عام طور سے ایسا ہی ہوتا ہے کہ جو چیز عقل و شعور کی گرفت میں نہ آنے والی ہو اسے محسوس اور حسی انداز سے بیان کر دیا جاتا ہے تاکہ سمجھ آ سکے۔

(٤٢٥٨)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ......

عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ،

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آگ سے ہر وہ شخص نکل آئے گا جس نے دنیا میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ایک جو برابر خیر (ایمان) ہوگا اور آگ سے وہ لوگ نکل آئیں گے

(٤٢٥٨) أخرجه البخاري: ٤٤، و مسلم: ١٩٣

يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ.)) وَقَالَ أبان، عَنْ قَتَادَةَ: ((مِنْ إِيمَانٍ)) مَكَانَ ((خَيْرٍ.))

جنہوں نے (دنیا میں) لا إِلَـهَ إِلا اللّٰہُ کہا ہوگا اور ان کے دل میں گندم کے دانے کے برابر ایمان ہوگا (گیہوں جو سے چھوٹا ہوتا ہے) اور وہ بھی دوزخ سے نکل آئیں گے جنہوں نے لا إِلَـهَ إِلا اللّٰہُ کہا ہوگا اور ان کے دل میں چیونٹی کے برابر ایمان ہوگا۔'' جناب ابان نے قتادہ رحمہ اللہ سے ''مـن ایـمـان'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ بجائے ''خیر'' کے الفاظ کے۔

(٤٢٥٩)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ......

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُعَذَّبُ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ فِي النَّارِ حَتَّى يَكُونُوا حُمَمًا، ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ، قَالَ: فَيَخْرُجُونَ، فَيُطْرَحُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَيَرُشُّ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِي حُمَالَةِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ.))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل توحید میں سے کچھ لوگوں کو دوزخ میں عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ کوئلہ ہو جائیں گے، پھر انہیں رحمت الٰہی پالے گی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''سو وہ نکالے جائیں گے اور جنت کے دروازوں پر ڈال دیے جائیں گے، جنتی ان پر پانی چھڑکیں گے تو وہ اس طرح اُگیں گے جیسے سیلاب کے کنارے جمع ہونے والی مٹی میں دانہ اُگتا ہے، پھر انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔''

شرح: ((الحُمَمَ)) ''کوئلہ۔'' اس کا واحد (حُمَمَة) ہے۔

((الـغُثَاء)) ''خشک گھاس۔'' یعنی خس وخاشاک، جو بہنے والے پانی کی سطح پر آ جاتا ہے اور رواں پانی اس گھاس پھوس کو کناروں کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَى﴾ .... ''پھر اس نے اس کو سکھا کر سیاہ کوڑا کر دیا۔'' (سورۂ اعلیٰ:۵)

یعنی تازہ اور شاداب گھاس کو ہم سکھا کر سیاہ کوڑا بھی کر دیتے ہیں۔ نیز قرآن مجید میں ہے: ﴿فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً﴾ .... ''ہم نے انہیں کوڑا کرکٹ کر ڈالا۔'' (سورۂ مومنون:۴۱) یعنی ہم نے ان مکذبین اور متکبرین کو ہلاک کر کے

(٤٢٥٩) أخرجه مسلم: ١٩١

یوں کر دیا جیسے سیلابی پانی کا زور ختم ہو جانے کے بعد تنکے اور گھاس وغیرہ بیکار پڑے ہوتے ہیں۔

(٤٢٦٠)۔أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ الْجَوْزَجَانِيُّ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْخُزَاعِيُّ، أَنَا هَيْثَمُ بْنُ كُلَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ......

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي لأَعْلَمُ آخِرَ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ، يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ، وَيُخَبَّأُ عَنْهُ كِبَارُهَا، فَيُقَالُ لَهُ: عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَهُوَ مُقِرٌّ لا يُنْكِرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِهَا، فَيُقَالُ: أَعْطُوهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا حَسَنَةً، فَيَقُولُ: أَيْنَ لِي ذُنُوبٌ مَا أَرَاهَا هَاهُنَا)) قَالَ أَبُو ذَرٍّ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ میں جانتا ہوں، اس آخری شخص کو جسے جہنم سے نکالا جائے گا، وہ ایسا شخص ہوگا جسے قیامت کے دن پیش کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس پر اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور اس کے کبیرہ گناہوں کو چھپالو، چنانچہ اسے کہا جائے گا: تو نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں عمل کیا، وہ اقرار کرے گا، اس میں انکار کی جرأت نہ ہوگی، البتہ وہ اپنے کبیرہ گناہوں سے خائف ہوگا، پس کہا جائے گا: ہر برائی کے بدلے جو اس نے کی ہے ایک نیکی عنایت کردو۔ وہ کہے گا: میرے بہت سے گناہ کہاں گئے جن کو میں اعمال ناموں میں نہیں دیکھ رہا ہوں۔'' سیدنا ابو ذر کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ (یہ بیان کر کے) آپ ہنس دیئے یہاں تک کہ آپ کے نوکیلے دانت دکھائی دینے لگے۔

(٤٢٦١)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُظَفَّرِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيٍّ الشُّجَاعِيُّ، أَنَا أَبُو نَصْرٍ النُّعْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُودٍ الْجُرْجَانِيُّ، أَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا سَلامُ بْنُ مِسْكِينٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الظِّلالِ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَّ رَجُلا فِي النَّارِ يُنَادِي أَلْفَ سَنَةٍ: يَا حَنَّانُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص جہنم میں ہزار سال تک

(٤٢٦٠) أخرجه مسلم: ١٩٠

(٤٢٦١) اسناده ضعيف جدا ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ١٣٤١٠

يَا مَنَّانُ، فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيلَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِعَبْدِي هٰذَا، قَالَ: فَذَهَبَ جِبْرِيلُ، فَوَجَدَ أَهْلَ النَّارِ مُنْكَبِّينَ يَبْكُونَ، قَالَ: فَرَجَعَ فَأَخْبَرَ رَبَّهُ، قَالَ: اذْهَبْ، فَإِنَّهُ فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَجَاءَ بِهِ، قَالَ: يَا عَبْدِي، كَيْفَ وَجَدْتَ مَكَانَكَ وَمَقِيلَكَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، شَرَّ مَكَان، وَشَرَّ مَقِيلٍ، قَالَ: رُدُّوا عَبْدِي، قَالَ: مَا كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تُعِيدَنِي إِلَيْهَا إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا، قَالَ اللّٰهُ لِمَلائِكَتِهِ: دَعُوا عَبْدِي۔))

((یا حنان یامنّان)) ''اے مہربانی کرنے والے،اے احسان کرنے والے۔'' پکارتا رہے گا۔ اللہ عزوجل جبریل علیہ السلام سے فرمائے گا: جا، اور میرے اس بندے کو میرے پاس لے آ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام جائیں گے اور جہنمیوں کو اوندھے منہ گرے ہوئے، روتے ہوئے پائیں گے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ واپس جا کر اپنے پروردگار کو بتائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جا وہ شخص فلاں فلاں جگہ پر ہے۔ چنانچہ جبریل اسے لے آئیں گے، اللہ تعالیٰ پوچھے گا: اے میرے بندے! تو نے اپنی رہائش اور قیلولہ گاہ کو کیسے پایا؟ وہ کہے گا: اے پروردگار! بدترین اور بری آرام گاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا: میرے بندے کو واپس لوٹا دو۔ وہ عرض کرے گا: مجھے تو یہ امید ہرگز نہ تھی کہ تو مجھے واپس لوٹائے گا جبکہ ایک دفعہ تو نے مجھے وہاں سے باہر نکال دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہے گا: میرے بندے کو باہر ہی رہنے دو۔''

شرح امام خطابی رحمہ اللہ نے کہا: ((حَنَّان)) ''کا معنی ''رحمت وشفقت اور لطف ومہربانی کرنے والا ہے۔'' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا﴾ ''اور اپنے پاس سے شفقت کرنے والا ہوگا۔'' (سورۂ مریم: ۱۳) یعنی ہم نے اس کو والدین اور اقرباء پر شفقت کرنے کا جذبہ دیا ہے اور (منّان) کا معنی فضل وانعام کرنے والا ہے۔

(٤٢٦٢)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو عُمَرَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، وَأَبُو عِمْرَانَ......

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَخْرُجُ أَرْبَعَةٌ مِنَ النَّارِ، قَالَ أَبُو عِمْرَانَ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چار اشخاص کو جہنم سے نکالا جائے گا'' ابوعمران نے

(٤٢٦٢) أخرجه مسلم: ١٩٢

أَرْبَعَةٌ، وَقَالَ ثَابِتٌ: رَجُلانِ، فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللّٰهِ، ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، لَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا أَلا تُعِيدَنِي فِيهَا، قَالَ: فَيُنَجِّيهِ اللّٰهُ مِنْهَا۔))

کہا: چار افراد کو اور ثابت نے کہا: دو افراد کو، اور انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا (کچھ پوچھ گچھ کے بعد) انہیں آگ میں ڈالے جانے کا حکم صادر کیا جائے گا، ان میں سے ایک مڑ کر کہے گا: اے پروردگار! مجھے قوی امید تھی کہ جب ایک بار مجھے تو نے نکال دیا ہے تو دوبارہ نہیں لوٹائے گا'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے آگ سے نجات عطا فرمادے گا۔''

(٤٢٦٣)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَارِثُ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَنْعُمَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلا النَّارَ يَشْتَدُّ صِيَاحُهُمَا، فَقَالَ الرَّبُّ: أَخْرِجُوهُمَا، فَقَالَ لَهُمَا: لأَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا؟ قَالا: فَعَلْنَا ذَلِكَ لِتَرْحَمَنَا، قَالَ: فَإِنَّ رَحْمَتِي لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا، فَتُلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ، فَيَنْطَلِقَانِ فَيُلْقِي أَحَدُهُمَا نَفْسَهُ، فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلامًا، وَيَقُومُ الآخَرُ، فَلا يُلْقِي نَفْسَهُ، فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا أَلْقَى صَاحِبُكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّ، إِنِّي لأَرْجُو أَنْ لا تُعِيدَنِي فِيهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِي، فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ: لَكَ رَجَاؤُكَ، فَيَدْخُلانِ جَمِيعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ آگ میں داخل ہونے والے دو افراد کا چیخنا چلانا بہت زور پکڑ جائے گا تو رب تعالیٰ فرمائے گا: ان دونوں کو نکال لاؤ (چنانچہ نکال لایا جائے گا) تو اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا: تمہاری چیخ پکار اس قدر کیوں بلند ہوئی؟ وہ عرض کریں گے: ہم نے ایسا اس لیے کیا تاکہ تو ہمارے اوپر رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارے لیے میری رحمت یہی ہے کہ تم دونوں جاؤ اور آگ میں جہاں تھے وہیں اپنے آپ کو ڈال دو۔ سو وہ دونوں چل دیں گے اور ان میں سے ایک اپنے آپ کو دوزخ میں ڈال دے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی والی بنا دے گا۔ جبکہ دوسرا کھڑا رہے گا اور اپنے آپ کو آگ میں نہیں پھینکے گا۔ رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: جس طرح تیرے ساتھی نے اپنے

(٤٢٦٣) ضعيف ......أخرجه الترمذي: ٢٥٩٩

آپ کو آگ میں پھینک دیا ہے، تجھے اپنی جان کو آگ میں گرانے سے کیا چیز مانع ہوئی؟ وہ کہے گا: اے رب! مجھے تو امید واثق تھی کہ جب ایک بار مجھے تو نے اس سے نکال لیا ہے تو دوبارہ نہیں لوٹائے گا۔ سو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرے لیے تیری امید ہے، چنانچہ ان دونوں کو برحمت الٰہی جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔"

(٤٢٦٤)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ......

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ﴾ قَالَ: نَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُخَلَّصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ، فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُقْتَصُّ لِبَعْضٍ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا، أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا۔))

جناب یزید بن زریع نے بیان کیا کہ اس آیت کے بارے میں: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ﴾ .... "اور جو کچھ ان کے دلوں میں کینہ تھا ہم اس کو دور کردیں گے۔" (سورۂ اعراف:۴۳) ہم سے سعید نے بیان کیا: ان سے قتادہ نے بیان کیا، ان سے ابو المتوکل ناجی نے اور ان سے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن جہنم سے چھٹکارا پا جائیں گے لیکن جہنم اور جنت کے درمیان ایک پل پر انہیں روک لیا جائے گا اور پھر ایک کے دوسرے پر ان مظالم کا بدلہ لیا جائے گا جو دنیا میں ان کے درمیان آپس میں ہوئے تھے اور جب کاٹ چھانٹ کرلی جائے گی اور صفائی ہو جائے گی تب انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! جنتیوں میں سے ہر کوئی جنت میں اپنے گھر کو دنیا کے اپنے گھر کے مقابلہ میں زیادہ بہتر طریقے پر پہچان لے گا۔"

(٤٢٦٤) أخرجه البخاري: ٦٥٣٥

(٤٢٦٥)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْكَرْكَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيد، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ دَاوُدَ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُنَادِي مَلَكٌ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْكُمْ جَمِيعًا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ تَوَاهَبُوا الْمَظَالِمَ، وَادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي۔)) وَفِي رواية الْمُلَيْحِيّ: ((ينادي مناد يَوْمَ الْقِيَامَةِ من بطنان العرش۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن عرش الٰہی کے درمیانی حصہ سے ایک فرشتہ اعلان کرے گا: اے امت محمدیہ! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم تمام مومن مردوں اور عورتوں کو معاف کر دیا ہے۔ اپنے اوپر ہونے والے مظالم ایک دوسرے کو معاف کردو اور میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔'' اور ملیحی کی روایت میں ہے: ''قیامت کے روز ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا، عرش عظیم کے درمیان سے۔''

(30)......بَابُ ذَبْحِ الْمَوْتِ
موت کو ذبح کرنا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ﴾ .... ''آخرت کے گھر کی زندگی ہی حقیقی زندگی ہے۔'' (سورۂ عنکبوت: ٦٤) یعنی آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی ہے، موت اور فنا نہیں ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ .... ''اور وہ لوگ کبھی جنت میں نہ جائیں گے، جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ کے اندر سے نہ چلا جائے۔'' (سورۂ اعراف: ٤٠) یہاں لفظ الخیاط بمعنی مِخیَط سوئی کے معنی میں ہے۔ حدیث مبارکہ میں مذکور ہے: ((ادّوا الخياط والمِخيط)) ''سوئی اور دھاگا بھی واپس کر دو۔'' اس حدیث میں الخیاط، خیط دھاگے کے معنی میں ہے۔

(٤٢٦٦)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ......

(٤٢٦٥) موضوع

(٤٢٦٦) أخرجه البخاري: ٤٧٣٠، و مسلم: ٢٨٤٩

عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((یُؤْتَی بِالْمَوْتِ کَهَیْئَةِ کَبْشٍ أَمْلَحَ، فَیُنَادِی مُنَادٍ: یَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، فَیَشْرَئِبُّونَ، وَیَنْظُرُونَ، فَیَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَیَقُولُونَ: نَعَمْ، هَذَا الْمَوْتُ، وَکُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ، ثُمَّ یُنَادِی: یَا أَهْلَ النَّارِ، فَیَشْرَئِبُّونَ، وَیَنْظُرُونَ، فَیَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَیَقُولُونَ: نَعَمْ، هَذَا الْمَوْتُ، وَکُلُّهُمْ قَدْ رَأَوْهُ، فَیُذْبَحُ، ثُمَّ یَقُولُ: یَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، خُلُودٌ فَلا مَوْتَ، وَیَا أَهْلَ النَّارِ، خُلُودٌ فَلا مَوْتَ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَأَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِیَ الأَمْرُ وَهُمْ فِی غَفْلَةٍ وَهُمْ لا یُؤْمِنُونَ﴾

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن موت ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں لائی جائے گی۔ ایک آواز دینے والا فرشتہ آواز دے گا: اے جنت والو! تمام جنتی گردن اُٹھا اُٹھا کر دیکھیں گے، آواز دینے والا فرشتہ پوچھے گا: تم اس مینڈھے کو بھی پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: جی ہاں، یہ موت ہے۔ اور ان میں سے ہر شخص اس کا ذائقہ چکھ چکا ہوگا۔ پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا اور آواز دینے والا جنتیوں سے کہے گا: اب تمہارے لیے ہیشگی ہے اور موت تم پر کبھی نہ آئے گی اور جہنم والو! تم نے بھی ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح رہنا ہے۔ تم پر بھی موت کبھی نہیں آئے گی، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَأَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِیَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِی غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ﴾ .... ''تو انہیں اس رنج وافسوس کے دن کا ڈر سنا دے جبکہ کام انجام کو پہنچا دیا جائے گا اور یہ لوگ غفلت اور بے ایمانی میں ہی رہ جائیں گے۔'' (سورۂ مریم:۳۹)

شرح ((اَلْاَمْلَح)) ''ایسا مینڈھا جس کی اون میں سفیدی اور سیاہی ملی جلی ہو اور سفیدی زیادہ ہو۔''

((فَیَشْرَئِبُّونَ)) ''اپنے سر اُٹھا کر دیکھیں گے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اہل عرب ارتداد کا شکار ہوں گے اور نفاق نے سر اُٹھا لیا ہے۔ ہر وہ شخص جو کسی چیز کی جانب سر اُٹھا کر دیکھے اسے مُشْرَئِبٌّ کہتے ہیں۔ جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ نے کہا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ﴾ .... ''بڑی گھبراہٹ بھی انہیں غمگین نہ کر سکے گی۔'' (سورۂ انبیاء:۱۰۳): اس سے مراد وہ وقت ہے کہ جب ان پر جہنم کو بند کر دیا جائے گا۔

(٤٢٦٧)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِیحِیُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَیْمِیُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ، عَنْ أَبِیهِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ......

(٤٢٦٧) أخرجه البخاري: ٦٥٤٨، و مسلم: ٢٨٥٠

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّة، وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ، جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، لا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ، لا مَوْتَ، فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ۔))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل جنت جنت میں اور اہل دوزخ دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا، اسے جنت اور جہنم کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا، پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا: اے جنت والو! تمہیں اب موت نہیں آئے گی، اے دوزخ والو! تمہیں بھی اب موت نہیں آئے گی، اس بات سے جنتی اور زیادہ خوش ہو جائیں گے اور جہنمی اور زیادہ غمگین ہو جائیں گے۔''

(31)......بَابٌ

باب

(٤٢٦٨)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لا يَدْخُلُ أَحَدُ الْجَنَّةَ، إِلا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا، وَلا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ، إِلا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں جو بھی داخل ہوگا اسے اس کا جہنم کا ٹھکانہ بھی دیکھایا جائے گا کہ اگر نافرمانی کی ہوتی (تو وہاں اسے جگہ ملتی) تاکہ وہ اور زیادہ شکر کرے۔ اور جو بھی جہنم میں داخل ہوگا اسے جنت کا ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا کہ اگر اچھے عمل کیے ہوتے تو وہاں جگہ پاتا، تاکہ اس کے لیے حسرت وفسوس کا باعث ہو۔''

(٤٢٦٩)۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ......

(٤٢٦٨) أخرجه البخاري: ٦٥٦٩

(٤٢٦٩) ضعيف و منقطع

عَــنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: لَا يَنْتَصِفُ النَّهَارَ مِنْ يَــوْمِ الْــقِيَامَةِ حَتَّى يَقِيلَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ثُمَّ إِنَّ مَقِيلَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ﴾ وَهِيَ قِرَائَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ: ثُمَّ إِنَّ مَقِيلَهُمْ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: قیامت کا دن آدھا نہیں گزر پائے گا کہ یہ لوگ (اچھے) بھی اپنے مقام پر جا کر دوپہر کا آرام کریں گے اور وہ لوگ (برے) بھی۔ پھر انہوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی: ﴿ثُمَّ إِنَّ مَقِيلَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ﴾ .... ''پھران سب کا قیلولہ جہنم کی آگ کی طرف ہوگا۔'' (سورۂ صفت:٦٨) اور ﴿مَرْجِعَهُمْ﴾ کی بجائے ﴿مَقِيلَهُمْ﴾ پڑھنا یہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت ہے۔

(32)......بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا وَمَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِلصَّالِحِينَ فِيهَا

جنت اور اہل جنت کے احوال نیز نیک بندوں کے لیے اللہ کی تیار کردہ نعمتوں کا تذکرہ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ﴾ .... ''اس جنت کی صفت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں۔'' (سورۂ محمد:١٥) اس آیت کریمہ میں لفظ مثل حالت بیان کرنے اور مثال کے معنی میں ہے جیسے اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ .... ''کافروں کی مثال۔'' (سورۂ بقرہ:١٧١) نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ﴾ .... ''ان کی یہی مثال تورات میں ہے۔'' (سورۂ فتح:٢٩) یعنی ان کی یہی خوبیاں اور صفات تورات میں مذکور ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ﴾ .... ''ان کے چاروں طرف سے سونے کی رکابیوں کا دور چلایا جائے گا۔'' (سورۂ زخرف:٧١)

اللہ تعالیٰ کا فرمان اقدس ہے: ﴿إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا. حَدَآئِقَ وَأَعْنَابًا. وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا. وَكَأْسًا دِهَاقًا. لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا. جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا﴾ .... ''یقیناً پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے۔ باغات ہیں اور انگور ہیں اور نوجوان کنواری ہم عمر عورتیں ہیں اور چھلکتے ہوئے جام شراب ہیں، وہاں نہ تو وہ بے ہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹی باتیں سنیں گے، ان کو تیرے رب کی طرف سے ان کے نیک اعمال کا یہ بدلہ ملے گا جو کافی انعام ہوگا۔'' (سورۂ نباء:٣١ تا ٣٦)

یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں کافی ووافی بدلہ دیا جائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کی داد ودہش کی وہاں فراوانی ہوگی۔ ﴿وَكَأْسًا دِهَاقًا﴾ کا معنی ہے: ''لبالب بھرے ہوئے جام۔'' جناب مجاہد نے کہا: اس کا معنی ہے لگاتار اور ایک کے بعد ایک دیا جانا۔

جناب مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ﴾ .... ''تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔'' (سورۂ صٰفٰت:۴۴) کے متعلق کہا کہ اس طرح بیٹھے ہوئے ہوں گے کہ ایک دوسرے کی گدی نہیں دیکھ پائیں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ﴾ .... ''وہ تو جنت میں خوش وخرم کر دیئے جائیں گے۔'' (سورۂ روم:۱۵) یعنی انہیں خوب نعمتوں سے نوازا جائے گا۔ ایک قول کے مطابق انہیں جنت میں نعمتوں اور میٹھی رسیلی دھنوں سے مسرور کیا جائے گا۔ ((الحبرۃ)) کے معنی نعمت اور خوشی وسرور کے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿خَالِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا﴾ ''جہاں وہ ہمیشہ رہا کریں گے جس جگہ کو بدلنے کا کبھی ان کا ارادہ ہی نہ ہوگا۔'' (سورۂ کہف:۱۰۸) یعنی اہل جنت، جنت اور اس کی نعمتوں سے کبھی نہ اُکتائیں گے کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور جگہ منتقل ہونے کی خواہش ظاہر کریں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿خِتَامُهٗ مِسْكٌ﴾ .... ''جس پر مُشک کی مُہر ہوگی۔'' (سورۂ مطففین:۲۶) یعنی اس کا آخری گھونٹ کستوری کا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: ﴿وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ﴾ .... ''اور جنت قریب کی دی جائے گی۔'' (سورۂ ق:۳۱) اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿وازلفنا ثم الآخرين﴾ ''اور ہم نے اسی جگہ دوسرں کو نزدیک لا کھڑا کر دیا۔'' (سورۂ شعراء:۶۴) یعنی ہم نے ان کو بالا خانوں کے نزدیک کر دیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾ ''دونوں باغ گہری سبز سیاہی مائل ہیں۔'' (سورۂ رحمٰن:۶۴)

جناب مجاہد رحمہ اللہ نے کہا: دو باغ سیاہ رنگت کے ہیں۔ دیگر حضرات نے کہا: پانی کی فراوانی کی بنا پر حد درجہ سرسبز و شاداب ہیں حتیٰ کہ ان کی سبزی سیاہی مائل ہے۔ اہل عرب (اسودت الخضرۃ) کا جملہ اس وقت بولتے ہیں جب درختوں کا رنگ گہرا سبز سیاہی مائل ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا﴾ .... ''اور ان کے میوے اور گچھے نیچے لٹکائے ہوئے ہوں گے۔'' (سورۂ دھر:۱۴)

امام مجاہد رحمہ اللہ نے کہا: جب انسان کھڑا ہوگا تو وہ گچھے اوپر کو اُٹھ جائیں گے تاکہ سر نہ ٹکرائے اور جب جنتی بیٹھے گا تو وہ جھک کر اتنے قریب ہو جائیں گے کہ بیٹھے لیٹے بھی انہیں توڑ لے گا۔ ایک قول کے مطابق جنتیوں کو ان خوشیوں اور میووں سے کھلے عام مستفید ہونے کی اجازت ہوگی۔ کوئی روک ٹوک نہ ہوگی۔ اگر انسان بے حد فرماں بردار یعنی گوش بر آواز فرماں بردار ہو تو اس کے لیے لفظ ذلیل استعمال کرتے ہیں جبکہ چوپائے وغیرہ کے لیے لفظ ذُلول بولا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ﴾ .... ''جس کے میوے جھکے پڑے ہوں گے۔'' (سورۂ حاقہ:۲۳) یعنی جنتی پھلوں کے گچھے بالکل قریب ہوں گے، کوئی لیٹے لیٹے بھی توڑنا چاہے تو ممکن ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا﴾ .... ''جنت کی ایک نہر ہے جس کا نام سلسبیل ہے۔''

(سورۂ دھر:۱۸) منقول ہے کہ اس چشمے کا پانی اس قدر ہلکا، خوشگوار اور زود ہضم ہوگا کہ مونہوں کے قریب کرتے ہی پیٹوں میں اتر جائے گا اور بالکل بھی نہ اٹکے گا۔

اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿مِنۡ رَّحِيۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ﴾ .... ''یہ لوگ سربمہر خالص شراب پلائے جائیں گے۔'' (سورۂ مطففین:۲۵) ﴿رحیق﴾ صاف، شفاف اور خالص شراب جس میں کسی طرح کی آمیزش نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿وَمِزَاجُهٗ مِنۡ تَسۡنِيۡمٍ﴾ .... ''اور اس کی آمیزش تسنیم کی ہوگی۔'' (سورۂ مطففین:۲۷) تسنیم کے معنی بلندی کے ہیں۔ یعنی اس میں تسنیم شراب کی آمیزش ہوگی جو جنت کے بالائی علاقوں کے ایک چشمے کے ذریعے سے آئے گی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَكَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِيۡنٍ﴾ ''اور ایسا جام جو بہتی ہوئی شراب سے پُر ہوگا۔'' (سورۂ واقعہ:۱۸)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فِىۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ﴾ .... ''وہ تو دل پسند آرام کی زندگی میں ہوگا۔'' (سورۂ قارعہ:۷) یعنی ایسی زندگی جس کو وہ صاحب زندگی پسند کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: ﴿بِاَكۡوَابٍ وَّاَبَارِيۡقَ﴾ .... ''آبخورے اور جگ لے کر۔'' (سورۂ واقعہ:۱۸) اکواب ایسے برتنوں کو کہتے ہیں جن کے آگے ٹونٹی لگی ہوا گر ٹونٹی نہ ہو تو پھر انہیں اباریق کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿مُتَّكِـِٕيۡنَ عَلٰى رَفۡرَفٍ خُضۡرٍ﴾ .... ''سبز مسندوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔'' (سورۂ رحمٰن:۷۶)۔ رفرف مسند، غالیچہ یا اس قسم کا عمدہ فرش۔ ابوعبیدہ نے کہا: اس سے مراد بیش قیمت فرش ہیں۔ بعض نے کہا کہ اس سے مراد ان کا ٹیک لگا کر بیٹھنا ہے۔ بعض کے نزدیک تکیے اور سرہانے مراد ہیں اور بعض کے نزدیک جنت کی کیاریاں اور پھلواڑیاں مراد ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَرَوۡحٌ وَّرَيۡحَانٌ﴾ .... ''راحت ہے اور غذائیں ہیں۔'' (سورۂ واقعہ:۱۹) یعنی اہل جنت کے لیے مکمل آرام وراحت اور استراحت کا ماحول ہوگا۔ راء کے اوپر ضمہ پڑھا جائے (فـرُوح) تو اس صورت میں معنی ہوگا ''انہیں ہمیشہ ہمیش کی زندگی ملے گی اور وہ کبھی موت سے ہمکنار نہ ہوں گے۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَّا يُصَدَّعُوۡنَ عَنۡهَا وَلَا يُنۡزِفُوۡنَ﴾ .... ''جس سے نہ سر میں درد ہوگا اور نہ عقل میں فتور آئے گا۔'' (سورۂ واقعہ:۱۹)

صداع ایسے سردرد کو کہتے ہیں جو شراب کے نشے اور خمار کی وجہ سے ہو۔

انزاف کے معنی ''وہ فتورِ عقل جو مدہوشی کی بنیاد ہو'' کے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَزَرَابِىُّ مَبۡثُوۡثَةٌ﴾ .... ''اور مخملی مسندیں پھیلی پڑی ہوں گی۔'' (سورۂ غاشیہ:۱۶) اصل میں ﴿وزرابیُّ﴾ رنگارنگ بیل بوٹوں اور گوناگوں رنگوں کو کہتے ہیں۔ اہل جنت کی مسندیں اور قالین اس قدر منقش اور خوبصورت ہوں گے کہ دیکھنے سے پھولوں کی ایک سجی ہوئی کیاری معلوم ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿خَالِدِيْنَ فِيْهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا﴾ .... ''ہمیشہ رہنے والے اس میں، یہ تو آپ کے رب کے ذمے وعدہ ہے جو قابل طلب ہے۔'' (سورۂ فرقان:۱۶) فرشتوں کی دعا قرآن مجید میں منقول ہے: ﴿رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ࣙالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ﴾ .... ''اے ہمارے رب! تو انہیں ہمیشگی والی جنتوں میں لے جا جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔'' (سورۂ غافر:۸)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾ .... ''یہ مہمانی ہے اللہ کی طرف سے۔'' (سورۂ آل عمران:۱۹۸)

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ﴾ .... ''اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی حوریں ہوں گی۔'' (سورۂ صٰفٰت:۴۸) (سورۂ ص:۵۲) یعنی ایسی حوریں جو اپنے خاوندوں ہی کو سب کچھ سمجھیں گی اور دل و جان سے انہی پر فدا ہوں گی کسی غیر کی طرف التفات اور توجہ ہرگز نہ کریں گی۔ اسی مضمون کی وضاحت کچھ یوں بھی کی گئی ہے:﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ﴾ ''گوری رنگت والی حوریں جنتی خیموں میں رہنے والیاں ہیں۔'' (سورۂ رحمٰن:۷۲) یعنی باپردہ ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان پاک ہے:﴿وَيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ﴾ .... ''اور سبز رنگ کے نرم وباریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے۔'' (سورۂ کہف:۳۱)۔ سندس باریک ریشم اور استبرق موٹا ریشم، یہ فارسی سے معرب ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بیان ہے:﴿لَا فِيْهَا غَوْلٌ﴾ .... ''نہ اس سے درد سر ہوگا۔'' (سورۂ صٰفٰت:۴۷)۔ یعنی ان کی عقلیں شرابِ جنت سے ہرگز نہیں بہکیں گی۔ جب شراب کسی کی صحت خراب اور ہوش وحواس گم کر دے تو اہل عرب کہتے ہیں: غالت الخمر فلانا ''شراب نے فلاں کا ستیاناس کر دیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ﴾ .... ''اور نہ اس کے پینے سے بہکیں گے۔'' (سورۂ صفت:۴۷) یعنی جس طرح دنیا کی شراب سے قے، سر درد، بدمستی اور بہکنے کا اندیشہ ہوتا ہے اس سے ایسا کچھ نہیں ہوگا۔ بعض نے زاء کے کسرہ کے ساتھ (ینزِفون) پڑھا ہے۔ اس صورت میں معنی ہوگا کہ شراب کبھی ختم نہ ہوگی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ﴾ .... ''اور ان کی بیویاں بلند مرتبہ ہوں گی۔'' (سورۂ واقعہ:۳۴) فُرش سے مراد جنت کی عورتیں اور مرفوعہ سے مراد بلند مرتبہ اور حد درجہ حسین وجمیل ہوں گی، یاد رہے کہ ہر عمدہ چیز کو رفیع کہا جاتا ہے۔

(۴۳۷۰/ ۱)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَسَّانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَنِيعِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمِشٍ الزِّيَادِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ......

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا جناب ہمام بن منبہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ یہ وہ چند

(۴۳۷۰/ ۱) أخرجه البخاري: ۳۲۴۴، و مسلم: ۲۸۲۴

أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى، قَالَ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ))

احادیث مبارکہ ہیں جو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک آیا ہے۔''

(٤٣٧٠/ ٢)۔ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاللّٰهِ! لَقَيْدُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ لَهُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! جنت میں تمہاری ایک لاٹھی کے برابر جگہ آسمان اور زمین کے درمیانی خلا سے بہتر ہے۔''

(٤٣٧٠/ ٣)۔ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لا يَقْطَعُهَا))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار شخص اس کے سائے میں سو سال تک چلتا رہے تب بھی اسے عبور نہ کر سکے گا۔''

(٤٣٧٠/ ٤)۔ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لا يَبْصُقُونَ، وَلا يَمْتَخِطُونَ، وَلا يَتَغَوَّطُونَ فِيهَا، آنِيَتُهُمْ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الأَلُوَّةِ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سَاقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، لا اخْتِلافَ بَيْنَهُمْ، وَلا تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبٍ وَاحِدٍ، يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے (یعنی انبیاء واولیاء) ان کی صورتیں چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی، وہ نہ وہاں تھوکیں گے نہ ہی ناک وغیرہ سے فضلہ بہائیں گے اور نہ بول وبراز کریں گے، ان کے برتن اور کنگھیاں سونے چاندی کے ہوں گے، ان کی انگیٹھیاں عود ہندی سے دھکیں گی اور ان کا پسینہ کستوری کی خوشبو والا ہوگا، ہر جنتی کی دو بیویاں ہوں گی، حسن وجمال کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پیچھے سے دکھائی دے گا۔ نہ تو ان کے درمیان باہمی اختلاف ہوگا نہ وہ ایک دوسرے سے بغض

(٤٣٧٠/ ٢) أخرجه البخاري: ٣٢٥٠

(٤٣٧٠/ ٣) أخرجه البخاري: ٣٢٥١، و مسلم: ٢٨٢٧

(٤٣٧٠/ ٤) أخرجه البخاري: ٣٢٥٤، و مسلم: ٢٨٢٣

رکھیں گے، تمام جنتیوں کے دل اتفاق و محبت کے لحاظ سے ایک آدمی کے دل کے برابر ہوں گے، صبح وشام اللہ کی تسبیح کریں گے۔''

(٤٣٧٠/ ٥)۔ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ، أَنْ يُقَالَ لَهُ: تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى وَيَتَمَنَّى، فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ۔))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جس شخص کا جنت میں سب سے ادنیٰ درجہ ہوگا اس کا مقام یہ ہوگا کہ اس سے کہا جائے گا کہ تو آرزو کر؟ وہ آرزو کرے گا اور بار بار آرزوئیں کرے گا۔ اس سے پوچھا جائے گا: کیا تو نے اپنی تمام آرزوئیں بیان کر دی ہیں؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں، تو اس سے کہا جائے گا: تیرے لیے آرزوئیں ہیں اور اس کے ساتھ ان جیسی مزید عطا کی جاتی ہیں۔''

شرح ((لَقَيْدُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ)) ''جنت میں تمہاری ایک لاٹھی کے برابر جگہ۔'' یعنی جتنی جگہ ایک لاٹھی اور کوڑے کو زمین پر رکھنے سے چھپ جاتی ہے اتنی جگہ۔

((بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَابُ رُمْحٍ)) ''میرے اور اس کے درمیان ایک لاٹھی کے برابر جگہ ہے۔'' ایک روایت میں یوں بھی ہے: ((لَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا)) ''جنت میں تمہاری ایک قوس کے برابر جگہ پوری دنیا سے بہتر ہے۔''

((مَجَامِرُهُمْ مِنَ الْاَلُوَّةِ)) ''امام اصمعی نے کہا: ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن عود ہندی ہوگا اور میرا خیال ہے یہ اصل میں فارسی لفظ ہے جسے معرب کیا گیا ہے اور اس کی جمع (اَلَاوِيَة) آتی ہے۔ ابوعبید نے کہا: اس لفظ کو دو طرح پڑھا جاسکتا ہے۔ ہمزہ کے ضمہ کے ساتھ (الأُلُوّة) اور ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ (الاَلُوَّة)۔

(٤٢٧١)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک

(٤٣٧٠/ ٥) أخرجه مسلم: ١٨٢

(٤٢٧١) أخرجه البخاري: ٤٧٧٩، و مسلم: ٢٨٢٤

الصَّالِحِينَ مَا لا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَلا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

بندوں کے لیے ایسی نعمتیں پیدا کی ہیں کہ جس کو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے۔ جنت تو نعمتوں کا ذخیرہ ہوگی جن نعمتوں کی اطلاع تمہیں دی گئی ہے وہ چھوڑو (اس حدیث میں وہ مراد نہیں بلکہ ان سے عظیم تر انعامات مراد ہیں۔) چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿فَلا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ .... ''کوئی جان نہیں جانتی کہ ان کے اعمال کے بدلے میں ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کی کون کون سی چیزیں پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔''

شرح: ((بَلْهَ)) ''یعنی جن نعمتوں کی اطلاع تمہیں دی گئی ہے وہ چھوڑو یہ نعمتیں تو بہت ہلکی ہیں ان نعمتوں کی نسبت سے جو میں نے تمہارے لیے ذخیرہ کر رکھی ہیں۔ وہ نعمتیں عظیم تر، انوکھی اور بالکل منفرد ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ میں ان عظیم تر انعامات کا تعارف کرانے سے قاصر ہوں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ جنت کی جو نعمتیں میں نے تمہیں بتائی ہیں وہ تو بہت قلیل ہیں۔ بہت سی ایسی نعمتیں ہیں جن کا ہم تصور ہی نہیں کر سکتے کیونکہ وہ دنیا کی نعمتوں سے کسی طرح بھی مشابہ نہیں اور وہ بہت زیادہ ہیں۔ بہرحال جنت کی ہر نعمت خالص مسرت اور خوشی کا باعث ہے۔

(٤٢٧٢)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ وَإِنَّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جسے کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان سے سنا نہیں اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک آیا ہے، اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿فَلا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا

(٤٢٧٢) حسن ......أخرجه الترمذي: ٣٢٩٢

فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لا يَقْطَعُهَا، وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾، وَلَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾۔))

يَعْمَلُونَ﴾ ''کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کے بدلے میں ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کی کون کون سی چیزیں پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔'' (سورۂ سجدہ:۱۷) اور بلاشبہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار شخص اس کے سائے میں سو سال تک چلتا رہے تب بھی اسے عبور نہ کر سکے گا، چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ﴾ ''اور لمبے لمبے سائے ہوں گے۔'' (سورۂ واقعہ:۳۰) اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا وما علیھا سے بہتر ہے۔ چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ ''پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے بے شک وہ کامیاب ہوا، اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی جنس ہے۔'' (سورۂ آل عمران: ۱۸۵)

شرح ((مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ)) ''ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک۔'' (سورۂ سجدہ:۱۷) عرب کسی کو دعا دیتے وقت یوں کہتے ہیں: اَقَرَّ اللّٰهُ عَيْنَهٗ ۔ ''اللہ آپ کے آنسوؤں کو ٹھنڈا کرے۔'' کیونکہ خوشی کے آنسو ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ امام اصمعی رحمہ اللہ وغیرہ کا کہنا ہے۔ اس جملے کا معنی ہے اللہ آپ کی خواہش اور تمنا کی تکمیل فرمائے کہ آپ خوش وخرم ہو جائیں اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور آپ کسی کی طرف نہ جھانکیں اور کسی کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھیں۔

﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾ .... ''اور لمبے لمبے سائے۔'' ایسا سایہ جو ہمیشہ رہے اور کبھی ختم نہ ہو، جنت ساری کی ساری ہی سایہ دار ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ﴾ .... ''پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے۔'' یعنی جسے ہم آگ سے پرے کر دیں اور بچا لیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ النَّارِ﴾ .... ''گویا یہ عمر دیا جانا بھی انہیں عذاب سے نہیں چھڑا سکتا۔'' (سورۂ بقرہ:۹۶) یعنی لمبی اور طویل عمر بھی انہیں عذاب جہنم سے بچا نہیں سکتی۔

(٤٢٧٣)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ،

(٤٢٧٣) أخرجه البخاري: ٣٢٤٦، و مسلم: ٢٨٣٤

حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، لَا يَبُولُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَتْفُلُونَ، وَلَا يَمْتَخِطُونَ، أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةِ، وَأَزْوَاجُهُمُ الْعِينُ، عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ جو لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے (یعنی انبیاء واولیاء) وہ چودہویں رات کے چاند کی شکل میں ہوں گے، پھر وہ لوگ داخل ہوں گے جو ان کے قریب ہیں۔ (علماء، شہداء، صالحین) یہ اس ستارے کی مانند ہوں گے جو آسمان پر بہت تیز چمکتا ہے۔ نہ پیشاب کریں گے، نہ رفع حاجت کریں گے، نہ تھوکیں گے اور نہ ناک سنکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ کستوری کی خوشبو والا ہوگا اور ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن عود ہندی ہوگا اور ان کی بیویاں حور عین ہوں گی، وہ سب (اخلاق وعادات کے لحاظ سے) ایک شخص کی عادت جیسے ہوں گے، نیز وہ سب شکل وصورت میں اپنے باپ آدم کی طرح ہوں گے اور ان کا قد ساٹھ ہاتھ اونچا ہوگا۔''

شرح: ((مَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ)) ''ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن عود ہندی ہوگا۔'' یعنی ان کی خوشبو والی دھونی اگر کی ہوگی۔ اس میں کسی کم تر خوشبو کی آمیزش نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کی بیویوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ﴾ .... ''ان میں نیک سیرت خوبصورت عورتیں ہیں۔'' (سورۂ رحمٰن: ۷۰) یعنی جنت میں انہیں ایسی حوریں ملیں گی جو اخلاق وکردار کی خوبیوں سے آراستہ ہوں گی اور حسن وجمال میں یکتا اور یگانہ روزگار ہوں گی۔ ایک روایت میں: ((وَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّة)) کے الفاظ بھی مروی ہیں۔ مجامر سے مراد انگیٹھیاں ہیں جن میں خوشبو والی لکڑ جلائی جاتی ہے۔

(٤٢٧٤)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُورَةُ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں جو گروہ سب سے پہلے

(٤٢٧٤) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٢٥٣٥

وُجُوهُهِمْ مِثْلُ صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى لَوْنِ أَحْسَنِ الْكَوْكَبِ فِي السَّمَاءِ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً، يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ دُونَ لُحُومِهِمَا، وَدِمَائِهِمَا، وَحُلَلِهِمَا۔))

داخل ہوگا ان کی شکلیں چودھویں کے چاند کی طرح خوبصورت ہوں گی اور دوسرے گروہ کی شکلیں آسمان میں سب سے زیادہ چمکنے والے عمدہ ستارے کی مانند ہوں گی، ہر جنتی کی دو بیویاں (حورعین) ہوں گی، ہر بیوی نے ستر لباس پہنے ہوں گے، ان کی پنڈلی کا گودا ان کے گوشت، خون اور لباسوں کے پیچھے سے نظر آئے گا۔"

(٤٢٧٥)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الصَّيْرَفِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْبِرْتِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ......

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ، وَيَشْرَبُونَ، وَلا يَبُولُونَ، وَلا يَتَغَوَّطُونَ، وَلا يَمْتَخِطُونَ، وَلا يَبْزُقُونَ، وَيُلْهَمُونَ الْحَمْدَ وَالتَّسْبِيحَ، كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ، طَعَامُهُمْ جُشَاءٌ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ۔))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنتی لوگ جنت میں خوب کھائیں گے پئیں گے لیکن نہ پیشاب کریں گے نہ رفع حاجت کریں گے اور نہ ناک کا فضلہ بہائیں گے اور نہ تھوکیں گے۔ اہل جنت کے دل میں الحمدللہ اور سبحان اللہ کا الہام کیا جائے گا جیسا کہ تمہاری سانس جاری ہے، ان کا کھانا ڈکار کی صورت میں ہضم ہوگا اور ان کا پسینہ کستوری کے پسینے جیسا ہوگا۔"

تشریح ((يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ)) "انہیں تسبیح وتحمید الہام ہوگی۔" مطلب یہ ہے کہ جس طرح نظام تنفس بغیر کسی تھکاوٹ اور تکلیف سے جاری وساری رہتا ہے اسی طرح تسبیح وتحمید کے کلمات بھی زبان سے رواں دواں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ﴾ .... "وہ دن رات تسبیح بیان کرتے ہیں اور ذرا سی بھی سستی نہیں کرتے۔" (سورۂ انبیاء:۲۰)

یعنی فرشتے تسبیح وتحمید کے کلمات یوں ادا کرتے ہیں جیسے ابن آدم بغیر کسی مشکل اور سوچ بچار کے سانس لیتا ہے۔ انسان کسی کام میں بھی مشغول ہو سانس کا سلسلہ بدستور جاری وساری رہتا ہے۔

(٤٢٧٦)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخِرَقِيُّ، أَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيْسَفُونِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُشْمِيهَنِيُّ،

(٤٢٧٥) أخرجه مسلم: ٢٨٣٥ (٤٢٧٦) أخرجه البخاري: ٦٥٦٨

حَـدَّثَـنَـا عَـلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ......

عَـنْ أَنَـسٍ، قَـالَ: قَـالَ رَسُولُ اللّٰـهِ ﷺ: ((غَـدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الـدُّنْيَـا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْـجَنَّةِ اطَّـلَـعَـتْ إِلَى الأَرْضِ لأَضَائَتْ مَا بَيْـنَهُـمَـا، وَلَـمَلأَتْ مَـا بَيْـنَهُمَـا رِيحًـا، وَلَـنَـصِيـفُهَـا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے ایک صبح یا ایک شام سفر کرنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت روئے زمین کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو آسمان سے لے کر زمین تک منور کر دے اور ان تمام کو خوشبو سے بھر دے اور اس کا ڈوپٹہ جو اس نے سر پر اوڑھ رکھا ہے دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔''

(٤٢٧٧)۔أَخْبَـرَنَـا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْـحَـارِثِ، أَنَـا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ......

عَـنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَـنْ أَبِيـهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَـوْ أَنَّ مَـا يُـقِـلُّ ظُـفْـرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا، لَتَـزَخْـرَفَـتْ لَـهُ مَـا بَيْـنَ خَوَافِقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَـدَا أَسَـاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْئُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ، كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ۔))

داود بن عامر بن سعد بن ابو وقاص کے دادا محترم (سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر جنت کی چیزوں میں سے ایک ناخن کے برابر ظاہر ہو تو آسمان و زمین کے کناروں میں موجود ہر ایک چیز کو چمکا دے اور اگر اہل جنت میں سے ایک مرد جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہوں تو ان سے آفتاب کی روشنی مات پڑ جائے جیسے آفتاب سے ستاروں کی روشنی مدہم پڑ جاتی ہے۔''

شرح: ((یُقِلّ)) ''ناخن جتنی جگہ۔'' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتِ السَّمَآءُ سَحَابًا ثِقَالًا﴾ .... ''یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو اُٹھا لیتی ہیں۔'' (سورۂ اعراف:۵۷)

((لَتَـزَخْـرَفَتْ)) ''خوب صورت ہو جائے۔'' زخرف کا لفظ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی چیز خوبصورتی کے نکتہ کمال تک پہنچ جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا﴾ .... ''یہاں تک کہ جب وہ زمین اپنی رونق کا پورا حصہ لے چکی۔'' (سورۂ یونس:۲۴)

(٤٢٧٧) صحيح ......أخرجه الترمذي: ٢٥٣٨

یعنی جب زمین رنگارنگ پودوں اور پھولوں سے خوب سج گئی اور زیبائش والی ہوگئی۔ سونے کو بھی زخرف کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ﴿أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ﴾ .... ''یا آپ کے اپنے لیے سونے کا گھر ہو جائے۔'' (سورۂ اسراء:۹۳) زخرف کے اصل معنی زینت کے ہیں لیکن یہاں اس کے معنی سونے کے ہیں۔

(٤٢٧٨)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَ وْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ، كَمَا يَتَرَاءَ وْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، تِلْكَ مَنَازِلُ الأَنْبِيَاءِ لا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ، قَالَ: ((بَلَى، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ۔))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جنتی لوگ بالا خانوں کے مکین لوگوں کو اوپر اسی طرح دیکھیں گے جیسے چمکتے ستارے کو جو صبح کے وقت رہ گیا ہو، آسمان کے کنارے مشرق یا مغرب میں دیکھتے ہیں۔ ان میں ایک دوسرے سے افضل ہوگا'' لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو انبیاء کے محل ہوں گے جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہ پا سکے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ ان لوگوں کے لیے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انبیاء کی تصدیق کی۔''

شرح: ((يَتَرَاءَ وْنَ)) ''اہل جنت دیکھیں گے۔'' (تَرَاءَيْتُ الْهِلَالَ) ''میں نے چاند کو دیکھا۔'' ((الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ)) ''خوب روشن ستارہ۔'' دُرّ موتی کو کہتے ہیں۔ ستارے کو اس کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس کے صاف شفاف ہونے کی وجہ سے۔ مفسرین کرام کہتے ہیں: ''کوکب'' پانچ ستاروں میں سے ایک ستارہ ہے۔ امام فرّا کہتے ہیں: اہل عرب ہر بڑے ستارے کو جس کا نام معلوم نہ ہو ''دُرِیّ'' کہہ دیتے ہیں۔ ابوعمرو کی قراءت ﴿كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دِرِّيءٌ﴾ ہے۔ (سورۂ نور:۳۵) دال کے کسرہ کے ساتھ، جس کے معنی دور کرنے اور ہٹانے کے ہیں۔ ستارے کو جب شیاطین پر پھینکا جاتا ہے تو اس کی روشنی دوگنی ہو جاتی ہے۔

(٤٢٧٩)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ

(٤٢٧٨) أخرجه البخاري: ٣٢٥٦، و مسلم: ٢٨٣١

(٤٢٧٩) أخرجه البخاري: ٤٨٧٩

بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ ......

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ ، وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا ، وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا ، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ۔))

سیدنا عبداللہ بن قیس ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا، اس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اور اس کے کنارے پر مسلمان کی ایک بیوی ہوگی، ایک کنارے والی دوسرے کنارے والی کو نہ دیکھ سکے گی، اور مومن ان کے پاس باری باری جائیں گے، دو باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں چاندی کی ہوں گی اور ایسے بھی دو باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں سونے کی ہوں گی، جنت عدن والوں کو اللہ کے دیدار میں صرف ایک جلال کی چادر حائل ہوگی جو اس کے چہرے پر پڑی ہوگی۔''

(٤٢٨٠)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ......

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا ، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا ، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ۔))

سیدنا عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور دو باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں چاندی کی ہوں گی اور ایسے ہی دو باغ ہوں گے کہ جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں سونے کی ہوں گی، جنت عدن والوں کو اللہ کے دیدار میں صرف ایک جلال کی چادر حائل ہوگی جو اس کے مبارک چہرے پر پڑی ہوگی۔''

شرح: ابن عبدالصمد راویٔ حدیث کی روایت کے الفاظ یوں ہیں: ((رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهِ))۔

((رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ وَرِدَاءُ الْكِبْرِ)) تکبر کی چادر سے مراد اللہ تعالیٰ کی صفت عظمت وتکبر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان ہے: ﴿وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ﴾ ''آسمان اور زمین میں اس کی بادشاہت ہے۔'' (سورۃ: ٣٧)

(٤٢٨٠) أخرجه البخاري: ٧٤٤٤، و مسلم: ١٨٠

اللہ تعالیٰ اپنی عظمت اور بڑائی کی بنا پر نہیں چاہتا کہ اسے کوئی دیکھے جبکہ بروز قیامت جب جنت عدن میں داخل ہو جائیں گے تو سبھی اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوں گے۔

عدن کے معنی ایک جگہ اقامت گزیں ہونے کے ہیں لہٰذا جنت عدن کے معنی جنت اقامت کے ہیں۔

(٤٣٨١/ ١)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَارِثِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ……

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ، وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً، وَيُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوتٍ، كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ عَلَى صَنْعَاءَ۔))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنتیوں میں سے کم مرتبے والے شخص کے اسّی ہزار (80000) خادم اور ۷۲ بیویاں ہوں گی اور اس کے لیے جو خیمہ نصب کیا جائے گا وہ موتیوں، زبرجد اور یاقوت سے (مرصع ومزین) ہوگا جس کا حجم جابیہ مقام سے صنعاء شہر کے فاصلے کے برابر ہوگا۔''

(٤٣٨١/ ٢)۔ وَبِهَذَا الإِسْنَادِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ فِي خَدِّهَا أَصْفَى مِنَ الْمِرْآةِ، وَإِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا يُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَإِنَّهُ لَتَكُونُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ ثَوْبًا يَنْفُذُهَا بَصَرُهُ حَتَّى يَرَى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ۔))

اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جنتی مرد کو اپنا چہرہ اس عورت کے رخسار میں نظر آئے گا جو آئینے سے بھی زیادہ صاف ہوگا اور (اس عورت کے زیورات یا تاج میں جڑا ہوا) اس کا کوئی ادنیٰ سا موتی (اگر دنیا میں آجائے تو) مشرق اور مغرب کے درمیانی فاصلے کو روشن کردے اور اس عورت کے جسم پر ستر لباس ہوں گے، اس مرد کی نظر ان میں سے بھی پار ہو جائے گی حتی کہ اس عورت کی پنڈلی کا گودا تک اس کے کپڑوں کے پیچھے سے نظر آئے گا۔''

(٤٣٨١/ ١) ضعيف ……أخرجه الترمذی: ٢٥٦٢

(٤٣٨١/ ٢) اسناده ضعيف ……أخرجه الامام احمد فی المسند: ١١٧٢٣

(٤٣٨١/ ٣)۔ وَبِهَذَا الإِسْنَادِ، عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلامُ، قَالَ: ((مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يُرَدُّونَ بَنِي ثَلاثِينَ سَنَةً فِي الْجَنَّةِ لا يَزِيدُونَ عَلَيْهَا أَبَدًا، وَكَذَلِكَ أَهْلُ النَّارِ۔))

اور اسی سند کے ساتھ مروی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو جنت میں داخل کیا جائے گا وہ چاہے چھوٹی عمر میں فوت ہوا یا بڑی عمر میں، اسے جنت میں تیس سالہ زندگی پر لوٹا دیا جائے گا، وہ کبھی اس عمر سے زائد کے نہیں ہوں گے اور اسی طرح کا معاملہ دوزخیوں کے ساتھ ہوگا۔''

(٤٣٨١/ ٤)۔ وَبِهَذَا الإِسْنَادِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيجَانَ، إِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ فِيهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔))

اور اسی سند کے ساتھ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنتیوں کے سروں پر جو تاج ہوں گے ان کا سب سے کم تر موتی بھی ایسا ہوگا کہ اس کی روشنی سے مشرق اور مغرب کے درمیان کا حصہ منور ہو جائے گا۔''

(٤٢٨٢)۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَارِثِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ((أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً، وَمَا مِنْهُمْ دَانٍ، لَمَنْ يَغْدُو عَلَيْهِ وَيَرُوحُ عَشْرَةُ آلافِ خَادِمٍ، مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ طَرِيفَةٌ لَيْسَتْ مَعَ صَاحِبِهِ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جنتیوں میں سے کم مرتبے والے شخص اور جوان سب سے ہلکا ہوگا اس کے پاس صبح شام دس ہزار خادم آئیں جائیں گے اور ہر خادم کے پاس ایک ایسی عمدہ اور نادر چیز ہوگی جو اس کے ساتھی کے پاس نہ ہوگی۔''

شرح ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ﴾ ''اور بلند وبالا بستر ہوں گے۔'' (سورۂ واقعہ:۳۴) کے متعلق فرمایا: ''ان بستروں کی بلندی اور رفعت ایسے ہوگی جیسے آسمان وزمین کے مابین خلا ہے اور ان دونوں کے درمیان مسافت پانچ سو سال کی ہے۔'' (ضعیف، ترمذی: ٢٥٤٠)

(٤٣٨١/ ٣) ضعيف الاسناد

(٤٣٨١/ ٤) ضعيف ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ١١٧١٥

(٤٢٨٢) ضعيف

(٤٢٨٣)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی تَوْبَةَ ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَارِثِیُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَغَرِّ ، عَنْ أَبِی سَعِيدٍ......

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، قَالا: يُنَادِی مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلا تَمُوتُوا أَبَدًا ، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا ، فَلا تَسْقَمُوا أَبَدًا ، وَأَنْ تَشِبُّوا ، فَلا تَهْرَمُوا أَبَدًا ، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا ، فَلا تَبْتَئِسُوا أَبَدًا ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَتَقَدَّسَ: ﴿وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک پکارنے والا پکارے گا (یعنی جنت میں) کہ یقیناً تمہارے لیے زندگی ہے۔تم کبھی نہ مرو گے اور تم تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہ ہو گے اور تم جوان رہو گے، کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور تم ہمیشہ ناز ونعمت میں رہو گے اور کبھی تکلیف نہ پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کا یہی مطلب ہے: ﴿وَنُوْدُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ .... ''اور ان سے پکار کر کہا جائے گا کہ اس جنت کے تم وارث بنائے گئے ہو اپنے اعمال کے بدلے۔'' (سورۂ اعراف:۴۳)

شرح سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعُمُ وَلا يَبْأَسُ ، وَلا تُبْلَى ثِيَابُهُ ، وَلا يُفْنَى شَبَابُهُ۔)) ......''جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ناز ونعمت میں رہے گا اور پریشان نہ ہوگا، اس کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے اور نہ اس کی جوانی ہی کبھی ختم ہوگی۔''

(صحيح مسلم: ٢٨٣٦)

اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ﴾ .... ''وہ کم سن بچے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں۔'' (سورۂ دھر:۱۹) کے متعلق کہا گیا ہے کہ ان کا بچپن اور ان کی رعنائی ہمیشہ برقرار رہے گی کہ وہ نہ بوڑھے ہوں گے اور نہ ان کا حسن و جمال متغیر ہوگا۔ وہ بچپنے کی عمر سے کبھی آگے نہ بڑھیں گے۔ اہل عرب اس شخص کو جو جلد بوڑھا نہ ہو مُخَلَّد کہتے ہیں۔ بعض نے کہا: مُخَلَّدُوْن کے معنی ہیں کہ ان کے کانوں میں بالیاں ہوں گی۔ بالی کو عربی میں الخلد کہتے ہیں اور اس کی جمع خِلدة آتی ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلَى ، لَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ ، وَلا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ۔)) ''جنتی لوگوں کے جسم اور ٹھوڑی پر بال نہیں ہوں گے۔ان کی آنکھیں سرمگیں

(٤٢٨٣) أخرجه مسلم: ٢٨٣٧

ہوں گی، ان کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی اور ان کے کپڑے کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے۔'' (حسن، ترمذی: ۲۵۳۹)

(٤٢٨٤)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَارِثِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: نَخْلُ الْجَنَّةِ جُذُوعُهَا زُمُرُّدٌ أَخْضَرُ ، وَكَرَبُهَا ذَهَبٌ أَحْمَرُ ، وَسَعَفُهَا كِسْوَةٌ لأَهْلِ الْجَنَّةِ ، مِنْهَا مُقَطَّعَاتُهُمْ وَحُلَلُهُمْ ، وَثَمَرُهَا أَمْثَالُ الْقِلالِ أَوِ الدِّلاءِ ، أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ لَيْسَ لَهُ عَجَمٌ۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنت کی کھجور کا تنا سبز زمرد کا ہوگا اور اس کی شاخیں سرخ رنگ کے سونے کی ہوں گی اور اس کے پتے جنتیوں کا لباس ہوں گے، اسی سے ان کے لباس کے نیچے پہننے والے کپڑے اور جوڑے ہوں گے اور ان کا پھل بڑے مٹکوں یا ڈول کے برابر ہوگا اور وہ پھل دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔ شہد سے بڑھ کر شیریں ہوگا اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگا اس میں گٹھلی نہیں ہوگی۔

شرح ((اَلْمُقَطَّعَات)) ''مختصر اور چھوٹے ملبوسات۔'' جو عموماً انسان دوسرے کپڑوں کے نیچے پہنتا ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نماز چاشت کا وقت بتلاتے ہوئے کہا: (اِذَا تَقَطَّعَتِ الظِّلَالُ) ''جب سائے کم ہو جائیں۔'' عموما دن کے آغاز میں سائے لمبے ہوتے ہیں اور سورج جوں جوں بلند ہوتا جاتا ہے سائے سکڑتے اور کم ہوتے جاتے ہیں۔

(٤٢٨٥)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَارِثِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ......

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ ، فَإِنِّي أُحِبُّ الْخَيْلَ؟ فَقَالَ: ((إِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ ، فَلا تَشَاءُ أَنْ تَرْكَبَ فَرَسًا مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ ،

سیدنا عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے کیونکہ مجھے گھوڑے پسند ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں داخل کر دیا تو تُو جب

(٤٢٨٤) صحيح ......أخرجه الحاكم فى المستدرك: ٣٧٧٦

(٤٢٨٥) ضعيف ......أخرجه الترمذى: ٢٥٤٣ عن بريدة الاسلمى

فَتَطِيرُ بِكَ فِي أَيِّ الْجَنَّةِ شِئْتَ إِلا فَعَلْتَ)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَفِي الْجَنَّةِ إِبِلٌ، فَإِنِّي أُحِبُّ الإِبِلَ؟ قَالَ: ((يَا أَعْرَابِيُّ، إِنْ أَدْخَلَكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، أَصَبْتَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ.))

چاہے گا تجھے سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے گا۔ جنت کے جس حصے میں تو جانا چاہے گا وہ تجھے لیکر اڑتا پھرے گا۔'' ایک اور دیہاتی شخص نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ مجھے اونٹ بہت پسند ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیہاتی باشندے! اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں داخل کیا تو تجھے ہر وہ چیز ملے گی جو تیرا جی چاہے گا اور جس سے تیری آنکھیں لذت پائیں گی۔''

(٤٢٨٦) ـ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ يُوسُفَ الْجُوَيْنِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ الشَّافِعِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبُو بَكْرٍ الْجُورَبَذِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنِ الضَّحَّاكِ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى......

حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلا هَلْ مِنْ مُشَمِّرٍ لِلْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْجَنَّةَ لا خَطَرَ لَهَا وَهِيَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ نُورٌ تَلأْلأُ، وَرَيْحَانَةٌ تَهْتَزُّ، وَقَصْرٌ مَشِيدٌ، وَنَهْرٌ مُطَّرِدٌ، وَثَمَرَةٌ نَضِيجَةٌ، وَزَوْجَةٌ حَسْنَاءُ جَمِيلَةٌ، وَحُلَلٌ كَثِيرَةٌ، وَمَقَامٌ فِي أَبَدٍ فِي دَارٍ سَلِيمَةٍ، وَفَاكِهَةٍ وَخُضْرَةٍ، وَحَبْرَةٍ وَنِعْمَةٍ فِي مَحَلَّةٍ عَالِيَةٍ بَهِيَّةٍ.)) قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! نَحْنُ الْمُشَمِّرُونَ لَهَا، قَالَ: ((قُولُوا: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) فَقَالَ الْقَوْمُ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی ہے جو حصول جنت کے لیے کمر کس لے؟ کیونکہ جنت کی کوئی مثال نہیں، رب کعبہ کی قسم! اس میں تو جگمگ کرتا نور ہے، لہلہاتے ہوئے خوشبودار پودے ہیں، مضبوط (اور بلند وبالا) محل ہیں، بہتی نہریں ہیں، پکے ہوئے پھل ہیں، حسین وجمیل بیوی ہے، کپڑوں کے بہت سے جوڑے ہیں، بلند وبالا، محفوظ اور دلکش گھروں میں، پھلوں اور ہریالی میں ہمیشہ نعمتوں اور خوشیوں میں رہنا ہے۔'' حاضرین نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول! ہم اس کے لیے تیاری کریں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کہو اِنْ شاء اللہ''۔ اس پر سب حاضرین مجلس نے ان شاء اللہ کہا۔

(٤٢٨٦) ضعيف ......أخرجه ابن ماجه: ٤٣٣٢

(٤٢٨٧)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الطَّاهِرِيُّ، أَنَا جَدِّي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَزَّازُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعُذَافِرِيُّ، أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ......

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَسْأَلُكَ فَتُخْبِرُنِي، قَالَ: فَرَكَضَهُ ثَوْبَانُ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: قُلْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: لا أَدْعُوهُ إِلا بِمَا سَمَّاهُ أَهْلُهُ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَهَلْ يَنْفَعُكَ ذَلِكَ شَيْئًا؟)) قَالَ: أَسْمَعُ بِأُذُنِي، وَأُبْصِرُ بِعَيْنِي، قَالَ: فَنَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الأَرْضِ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: ((سَلْ)) قَالَ: أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ: يَوْمَ تُبَدَّلُ الأَرْضُ غَيْرَ الأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ، فَأَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْجِسْرِ)) قَالَ: فَمَنْ أَوَّلُ مَنْ يُجِيزُ؟ قَالَ: ((فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ)) قَالَ: فَمَا نُزُلُهُمْ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُونَهَا؟ قَالَ: ((كَبِدُ الْحُوتِ)) قَالَ: فَمَا طَعَامُهُمْ عَلَى أَثَرِ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((كَبِدُ الثَّوْرِ)) قَالَ: فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَى أَثَرِ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((السَّلْسَبِيلُ)) قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: أَفَلا أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لا يَعْلَمُهُ إِلا نَبِيٌّ، أَوْ رَجُلٌ، أَوِ اثْنَانِ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: عَنْ شَبَهِ الْوَلَدِ، قَالَ: ((مَاءُ الرَّجُلِ بَيْضَاءُ غَلِيظَةٌ، وَمَاءُ الْمَرْأَةِ صَفْرَاءُ رَقِيقَةٌ، فَإِذَا عَلا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ أَذْكَرَا بِإِذْنِ اللّٰهِ،

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں، انہوں نے کہا: ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا: اے محمد! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، آپ مجھے جواب دیں۔ راوی نے کہا: سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے اسے پاؤں سے دھکا دیا اور کہا: تو ''اے اللہ کے رسول'' کہہ (نام کیوں لیتا ہے) وہ بولا: میں اسی نام سے بلاؤں گا جو ان کے گھر والوں نے رکھا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''بھلا میں اگر تجھے کچھ بتاؤں تو تجھ کو فائدہ ہوگا؟'' اس نے کہا: میں کان سے سنوں گا اور آنکھ سے دیکھوں گا۔ راوی نے کہا: تب نبی ﷺ نے زمین پر لکیر کھینچی (جیسے کوئی سوچتے وقت ایسا کرتا ہے) اور فرمایا: ''پوچھ۔'' یہودی نے کہا: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ﴾ ''جس دن یہ زمین آسمان بدل کر دوسرے زمین آسمان ہوں گے۔'' (سورۂ ابراہیم:۴۸) لوگ اس وقت کہاں ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اندھیرے میں پل صراط کے پاس کھڑے ہوں گے۔'' اس نے پوچھا: پھر سب سے پہلے کون لوگ اس پل کو عبور کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مہاجرین جو محتاج ہیں۔'' یہودی نے کہا: جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والوں کی مہمانی کس چیز سے کی جائے گی؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ''مچھلی کے جگر سے۔''

(٤٢٨٧) أخرجه مسلم: ٣١٥

وَمِنْ قِبَلِ ذَلِكَ الشَّبَهُ، وَإِذَا عَلا مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ آنَثَا بِإِذْنِ اللّٰهِ، وَمِنْ قِبَلِ ذَلِكَ الشَّبَهُ)) قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا كَانَ عِنْدِي فِي شَيْءٍ مِمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ عِلْمٌ حَتَّى أَنْبَأَنِيهِ اللّٰهُ فِي مَجْلِسِي هَذَا۔))

اس نے کہا: اس کے بعد انہیں کونسا کھانا دیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیل کی کلیجی۔'' اس نے کہا: اس کے بعد وہ کیا پئیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے سلسبیل چشمے سے۔'' اس یہودی نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ اور پھر اس نے کہا: کیا میں آپ سے ایسی بات نہ پوچھوں کہ جس کو نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا یا دو آدمی جانتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کیا ہے؟'' اس نے کہا: بچے کی مشابہت کے متعلق پوچھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مرد کا پانی (مادہ منویہ) سفید اور گاڑھا ہوتا ہے اور عورت کا پانی زرد رنگ پتلا ہوتا ہے ۔ جب مرد کی منی عورت کی منی پر غالب ہوتی ہے تو اللہ کے حکم سے لڑکا پیدا ہوتا ہے اور اسی طرف مشابہت ہوتی ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب ہوتی ہے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے اور مشابہت اسی طرف ہوتی ہے۔'' راوی کہتا ہے: اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تو نے جو باتیں بھی مجھ سے پوچھی ہیں وہ مجھے معلوم نہ تھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی مجلس میں بتا دیں۔''

(٤٢٨٨)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ التُّرَابِيُّ، أَنَا الْحَاكِمُ أَبُو الْفَضْلِ الْحَدَّادِيُّ، أَنَا أَبُو يَزِيدَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْحَنْظَلِيُّ، أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ......

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا لَيْسَ فِيهَا بَيْعٌ وَلا شِرَاءٌ، إِلا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں خرید وفروخت نہیں ہوگی بلکہ وہاں مردوں اور عورتوں کی تصویریں

(٤٢٨٨) ضعیف ......أخرجه الترمذي: ٢٥٦٤

دَخَلَهَا، وَإِنَّ فِيهَا لَمُجْتَمَعَ حُورِ الْعِينِ يُنَادِينَ بِصَوْتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلائِقُ بِمِثْلِهَا: نَحْنُ الْخَالِدَاتُ، فَلا نَبِيدُ أَبَدًا، وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ، فَلا نَبْأَسُ أَبَدًا، وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ، فَلا نَسْخَطُ أَبَدًا، فَطُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا، وَكُنَّا لَهُ۔

ہوں گی اور جب کوئی شخص کسی تصویر کو پسند کرے گا تو وہ اسی صورت کا ہو جائے گا اور بلاشبہ جنت میں حورعین کے اجتماع کے لیے ایک جگہ مختص ہوگی، وہ بلند آواز کے ساتھ گیت گائیں گی، اس جیسی آواز مخلوق میں سے کسی نے نہ سنی ہوگی۔ وہ کہیں گی: ہم ہمیشہ ہمیشہ رہیں گی اور ہم کبھی فنا نہیں ہوں گی۔ ہم سدا نرم ونازک رہیں گی، ہماری نزاکت کبھی ختم نہیں ہوگی، ہم سدا خوش رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہیں ہوں گی، ہر اس شخص کے لیے مبارک ہو جو ہمارا ہے اور ہم اس کی ہیں۔“

(٤٢٨٩)۔أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْقَاهِرِ الْجُرْجَانِيُّ، أَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَارِسِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْجُلُودِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ......

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ، فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ، فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ، فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالا، فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ، وَلَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالا، فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ: وَاللَّهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالا، فَيَقُولُونَ: وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالا۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ جنت میں ایک بازار ہے، جنتی لوگ اس بازار میں ہر جمعہ کے روز آیا کریں گے۔ شمال کی جانب سے ایک ہوا چلے گی، وہ ان کے چہروں اور کپڑوں پر خوشبو چھینکے گی جس سے ان کے حسن وجمال میں اضافہ ہوجائے گا، وہ اپنے گھروں کی جانب لوٹیں گے تو ان کے حسن وجمال میں مزید اضافہ ہو چکا ہوگا چنانچہ ان کے گھر والے ان سے کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے اور تمہارے حسن وجمال میں اضافہ ہوگیا ہے۔ وہ انہیں کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمہارے حسن وجمال میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔“

(٤٢٨٩) أخرجه مسلم: ٢٨٣٣

(٤٢٩٠)۔وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَارِثِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَنْعُمَ......

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَزَاوَرُونَ عَلَى الْعِيسِ الْجُونِ، عَلَيْهَا رِحَالُ الْمَيْسِ، تُثِيرُ مَنَاسِمُهَا غُبَارَ الْمِسْكِ، زِمَامُ أَوْ خِطَامُ، أَحَدِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنت والے ایک دوسرے کی میل ملاقات کے لیے سفید اونٹوں پر سفر کریں گے جس کے پالان خوبصورت جھالر دار ہوں گے، ان کے پاؤں سے کستوری کا غبار اُڑے گا، ان کی مہار اور نکیل دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہوگی۔“

شرح ((اَلْعِيْسُ الْجُوْن)) ”سفید اونٹ۔“ لفظ ”جُوْن“ کا معنی سیاہ بھی ہے۔ یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔یعنی دونوں معانی اپنے اندر رکھتا ہے۔

(٤٢٩١)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَارِثِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ زِيَادٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: حَائِطُ الْجَنَّةِ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ، وَدَرَجُهَا الْيَاقُوتُ وَاللُّؤْلُؤُ، وَكُنَّا نُحَدَّثُ أَنَّ رَضْرَاضَ أَنْهَارِهَا اللُّؤْلُؤُ، وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانِ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جنت کی دیوار کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اس کی سیڑھیاں یاقوت اور موتیوں سے بنی ہوئی ہیں۔ اور ہم آپس میں باتیں کرتے تھے کہ جنت کی نہروں کے کنکر موتی ہیں اور ان کی مٹی زعفران کی ہے۔“

شرح جنت کی کیفیت کی بابت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں: ((وَحِصْلِبُهَا الصوَّارُ)) ”ابن الاعرابی نے کہا: اَلْحِصْلِب سے مراد مٹی اور الصوَّار سے مراد کستوری ہے۔

(٤٢٩٢)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَنَا شُعْبَةُ،

(٤٢٩٠) ضعيف

(٤٢٩١) اورده المنذرى فى ”الترغيب والترهيب“ عن ابن ابى الدنيا موقوفا

(٤٢٩٢) أخرجه مسلم: ٢٧٣٨

عَنْ أَبِی التَّیَّاحِ یَزِیدَ بْنِ حُمَیْدٍ الضُّبَعِیُّ، سَمِعْتُ مُطَرِّفًا یُحَدِّثُ......

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَقَلَّ سَاکِنِی الْجَنَّةِ النِّسَاءُ۔))

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ باشندگان جنت میں سے سب سے کم تعداد خواتین کی ہوگی۔''

شرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((یَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّیْرِ۔)) ''جنت میں لوگوں کی کئی ایسی جماعتیں داخل ہوں گی جن کے دل پرندوں کے دل کی مانند ہوں گے۔'' (صحیح مسلم: ٢٨٤٠)

فائدہ: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جنت میں داخل ہونے والوں کی ایک بڑی تعداد ان افراد پر مشتمل ہوگی جو دنیا کی زندگی میں نرم دل اور مہربان ہوں گے، حسد، کینہ اور بغض جیسے مرض سے پاک وصاف ہونے کے اعتبار سے وہ پرندوں جیسی خصلت رکھتے ہوں گے نیز پرندوں کی طرح توکل ان کی عادت ہوگا۔ (م،م)

(33)......بَابُ رُؤْیَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْجَنَّةِ وَرِضَاهُ عَنْهُمْ

جنت میں اللہ عزوجل کا دیدار اور اس کا اہل جنت سے خوش ہونا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وُجُوهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ﴾ .... ''اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔'' (سورۂ قیامہ: ٢٢، ٢٣) ناضرہ، ناعمہ کے معنی میں ہے یعنی شگفتہ وشاداب ہوں گے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لِلَّذِینَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِیَادَةٌ﴾ .... ''جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے لیے خوبی ہے اور مزید برآں بھی۔'' (سورۂ یونس: ٢٦)

(اَلْحُسْنٰی) سے مراد جنت اور زیادہ سے مراد دیدار الٰہی ہے۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ .... ''اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔'' (سورۂ قیامہ: ٢٣) کے متعلق سوال کیا گیا کہ کچھ لوگ اس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ثواب اور اجر کے متعلق دیکھیں گے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف'' تو امام مالک رحمہ اللہ نے کہا: یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں۔ اگر وہی مطلب ہے تو وہ لوگ اس فرمان الٰہی کا کیا مطلب بیان کریں گے: ﴿کَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ﴾ ''ہرگز نہیں یہ لوگ اس دن اپنے رب سے اوٹ میں رکھے جائیں گے۔'' (سورۂ مطففین: ١٥) امام مالک رحمہ اللہ نے کہا: ان کے برعکس اہل ایمان رؤیت باری تعالیٰ سے مشرف ہوں گے نیز انہوں نے کہا: اگر قیامت والے دن مومنوں نے اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں کرنی تو اس آیت کریمہ میں کافروں کو عار دلانے کا کوئی معنی نہیں رہتا

جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے پورے اصرار کے ساتھ فرمایا ہے: ﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾ ''ہرگز نہیں یہ لوگ اس دن اپنے رب سے اوٹ میں رکھے جائیں گے۔'' (سورۂ المطفّفین:۱۵) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ﴾ ''اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔'' (سورۂ مائدہ:۱۱۹)

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ تم اپنے پروردگار کو ایسے دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھتے ہو، اس کو دیکھتے وقت تمہیں رش اور بھیڑ در پیش نہیں ہوتی۔'' (صحيح بخاری: ٥٥٤، صحيح مسلم: ٦٣٣)

(٤٢٩٣)۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْحُمَيْدِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، إِمْلَاءً، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى......

عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، نَادَى مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا يَشْتَهِي أَنْ يُنْجِزَكُمُوهُ، قَالُوا: مَا هَذَا الْمَوْعُودُ؟ أَلَمْ يُثَقِّلْ مَوَازِينَنَا، وَيُنَضِّرْ وُجُوهَنَا، وَيُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ، وَيُجِرْنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَرُفِعَ الْحِجَابُ، فَيَنْظُرُونَ إِلَى وَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ۔))

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ .... ''جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے خوبی ہے اور مزید برآں بھی۔'' (سورۂ یونس:۲۶) تو فرمایا: ''جب تمام جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور تمام جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: اے اہل جنت! اللہ تعالیٰ کا تمہارے ساتھ ایک وعدہ ہے وہ اسے پورا کرنا چاہتا ہے۔ وہ کہیں گے: یہ وعدہ کونسا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارا نیکیوں والا میزان بھاری نہیں کر دیا اور ہمارے چہروں کو شاداب نہیں کر دیا اور ہمیں جنت میں داخل نہیں فرما دیا اور ہمیں آگ سے نجات نہیں دے دی؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تب پردہ اُٹھایا جائے گا، پس تمام جنتی اللہ رب العزت کے چہرے کا دیدار کریں گے۔ انہیں ایسی نعمت عطا نہیں ہوئی جو پروردگار کی طرف سے ان کے دیکھنے سے زیادہ محبوب ہو۔''

(٤٢٩٣) أخرجه مسلم: ١٨١

(٤٢٩٤)ـأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْجُلْفَرِيُّ، بِقِرَائَتِي عَلَيْهِ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ الْقَاسِمِ الدِّمَشْقِيُّ بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا مَا لَنَا لا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِهِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: أَفَلا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا فَأَيَّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ لَكُمْ رِضْوَانِي، فَلا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا۔))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل اہل جنت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمائے گا: اے جنت میں رہنے والو!، تمام اہل جنت جواب دیں گے: اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں، ہم تیری خدمت میں موجود ہیں، تمام تر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا: کیا تم اپنے پروردگار سے خوش ہو؟ وہ جواب دیں گے: اے ہمارے رب! بھلا ہم تجھ سے خوش کیوں نہ ہوں گے جب کہ تو نے ہمیں ایسی ایسی نعمتیں عطا کی ہیں جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بہتر نعمت عطا نہ کروں؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! اس سے بڑھ کر اور نعمت کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تم پر اپنی خوشنودی اتارتا ہوں۔ اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔''

(٤٢٩٥)ـأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ التُّرَابِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الْحَمَوِيُّ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خُزَيْمٍ الشَّاشِيُّ، أَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرٍ......

قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جِنَانِهِ، وَأَزْوَاجِهِ، وَنَعِيمِهِ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں کم تر مرتبہ والا شخص اپنے باغوں، بیبیوں، نعمتوں اور خدمت گاروں اور تختوں کو ایک ہزار برس کی

(٤٢٩٤) أخرجه البخاري: ٦٥٤٩، و مسلم: ٢٨٢٩

(٤٢٩٥) ضعيف ......أخرجه الترمذي: ٢٥٥٣

وَخَـدَمِـهِ، وَسُـرُرِهِ مَسِيـرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ، وَأَكْـرَمُهُـمْ عَـلَـى الـلّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غَدْوَةً وَعَشِيَّةً)) ثُـمَّ قَـرَأَ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾

مسافت تک دیکھے گا، اورسب سے زیادہ معزز وہ ہوگا جو صبح وشام اللہ کے چہرے کا دیدار کرے گا، پھر آپ نے بطور تصدیق یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَـاظِـرَةٌ....﴾ .... ''اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔'' (سورۂ قیامہ:۲۲،۲۳)

(٤٢٩٦)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْـنِ الـلَّيْـثِ الْـوَاعِـظُ، حَـدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ حَاتِمُ بْنُ مَحْبُوبٍ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ......

حَـدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: ((أَنْ يَـنْظُرَ فِي مُلْكِهِ، أَوْ سُرُورِهِ، وَنَعِيمِهِ، وَخَدَمِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ۔))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں کم تر مرتبہ والا شخص اپنے باغوں، بیبیوں، نعمتوں اور خدمت گاروں اور تختوں کو ایک ہزار برس کی مسافت تک دیکھے گا، اورسب سے زیادہ معزز وہ ہوگا جو صبح وشام اللہ کے چہرے کا دیدار کرے گا، پھر آپ نے بطور تصدیق یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَـاظِرَةٌ....﴾ .... ''اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔'' (سورۂ قیامہ:۲۲،۲۳) البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں: '''یہ کہ وہ ایک ہزار سال کی مسافت تک اپنی بادشاہت یا تختوں، نعمتوں اور خادموں کو دیکھے گا۔''

(٤٢٩٧)۔أَخْبَـرَنَـا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَارِثِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْـنُ يَـعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ......

(٤٢٩٦) ضعيف ......أخرجه الترمذي: ٣٣٣٠

(٤٢٩٧) انظر الحديثين السابقين

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَسِيرُ فِي مُلْكِهِ، وَسُرُورِهِ أَلْفَ سَنَةٍ يَرَى أَقْصَاهُ، كَمَا يَرَى أَدْنَاهُ، وَأَرْفَعُهُمْ يَنْظُرُ إِلَى رَبِّهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بلاشبہ جنت میں سب سے کم مرتبہ والا شخص وہ ہوگا جو اپنی بادشاہی اور نعمتوں میں ایک ہزار سال چلتا رہے گا، وہ دور والی نعمتوں کو قریب والی نعمتوں کی طرح دیکھے گا اور ان میں بلند مرتبہ وہ ہوگا جو صبح وشام اپنے رب کی زیارت کرے گا۔''

(34)......بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَأَهْلِهَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهَا

دوزخیوں کی کیفیت اور دوزخیوں کے حالات

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا﴾ .... ''جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں گے۔'' (سورۂ اسراء:۹۷) یعنی جب اس کے شعلے ماند پڑیں گے ہم ان کی اشتعال انگیزی میں اضافہ کر دیں گے۔

﴿خَبَتْ﴾ .... (سَكَنَ) کے معنی میں ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا﴾ .... ''اور قیامت کے جھٹلانے والوں کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔'' (سورۂ فرقان:۱۱)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا﴾ .... ''ہم نے ظالموں کے لیے آگ تیار کر رکھی ہے۔'' (سورۂ کہف:۲۹)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لٰبِثِيْنَ فِيْهَا اَحْقَابًا﴾ .... ''اس میں وہ مدتوں تک پڑے رہیں گے۔'' (سورۂ نباء:۲۳) ''احقابٌ'' حُقُب کی جمع ہے بمعنی زمانہ۔ کہتے ہیں ایک حقبہ اسّی سال کا ہوتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا﴾ .... ''نہ کبھی اس میں خنکی کا مزہ چکھیں گے، نہ پانی کا۔'' (سورۂ نباء:۲۴) ایک قول ہے کہ بَـرْد سے مراد راحت وآرام ہے۔ اہل عرب کہتے ہیں: (اَنَـا اَتَبَـرَّدُ بِذٰلِكَ) ''میں ستا رہا ہوں'' ایک قول کے مطابق البرد کا معنی نیند ہے۔ اہل عرب کہتے ہیں: مَـنَـعَ البرْدُ البَرْدَ۔ ''ٹھنڈ کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا﴾ .... ''سوائے گرم پانی اور بہتی پیپ کے۔'' (سورۂ نباء:۲۵) ایک قول کے مطابق الـغـسـاق سے مراد جہنمیوں کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو ہیں۔ جو انہیں گرم پانی کے ہمراہ پلائے جائیں گے۔ جب کسی کی آنکھ سے آنسو ٹپک پڑے تو اہل عرب کہتے ہیں: غَسَـقَـتْ عينُه۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد دوزخیوں کے جسموں سے نکلنے والی پیپ ہے اور جنہوں نے اس لفظ کو تشدید کے بجائے تخفیف کے

ساتھ (غَسَّاقًا) پڑھا ہے ان کے نزدیک اس سے مراد ایسا ٹھنڈا پانی ہے جس کی ٹھنڈک جلا کے رکھ دینے والی ہو۔ بعض کا کہنا ہے کہ رات کو (غَاسِق) اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ دن کی حدت اور گرمی کو ٹھنڈ سے تبدیل کر دیتی ہے۔

ایک قول کے مطابق (غَسَّاقًا) کے معنی بدبودار اور حد درجہ متعفن کے ہیں۔ جیسا کہ ایک حدیث مبارکہ میں مذکور ہے: ''اگر جہنم کے کچلہو کا ایک ڈول دنیا میں انڈیل دیا جائے تو دنیا کی ہر چیز بدبو سے اٹ جائے۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ﴾ .... ''اور نہ سوائے پیپ کے (اس کی کوئی غذا ہے) (سورۂ حاقہ: ۳۶) اس سے مراد جہنمیوں کی پیپ ہے یا جو ان کے جسموں سے نکلے گا۔ اعاذنا اللہ منه۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ﴾ .... ''یقیناً دوزخ چنگاریاں پھینکتی ہے جو مثل محل کے ہیں۔'' (سورۂ مرسلات: ۳۲) بعض کہتے ہیں اس سے مراد دیہاتیوں کے بڑے بڑے مکانات اور محلات کی طرح ہیں۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ لفظ صاد کے فتحہ کے ساتھ (كَالْقَصَرِ) ہے اور اس کا مطلب ہے اونٹوں کی گردنوں کی مثل۔ اس کا واحد قَصَرَة ہے۔ بعض کہتے ہیں: اس سے مراد لکڑی کے بوٹے یعنی بھاری ٹکڑے کے جس طرح عموماً درخت جڑ کی جانب سے موٹے اور وزنی ہوتے ہیں۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد کھجوروں کے جھنڈ ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ﴾ .... ''ان کے چہروں کو آگ جھلستی رہے گی۔'' (سورۂ مومنون: ۱۰۴) یعنی ان کے جسم کو آگ لگے گی۔ لفح، نفخ کی بجائے زیادہ خطرناک اور ضرر رساں کیفیت کو کہتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ﴾ .... ''اگر انہیں تیرے رب کے کسی عذاب کا جھونکا بھی لگ جائے۔'' (سورۂ انبیاء: ۴۶) یعنی جہنم کی آگ کا ہلکا سا جھونکا بھی ان کو لگ جائے تو وہ اسے برداشت نہ کر سکیں گے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ﴾ .... ''گرم ہوا اور گرم پانی میں ہوں گے۔'' (سورۂ واقعہ: ۴۲)

یعنی گرم اُبلتا ہوا پانی اور جوش مارتا ہوا پانی انہیں پینے کے لیے دیا جائے گا جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا﴾ .... ''اور جنہیں گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔'' (سورۂ محمد: ۱۵) مزید اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ﴾ .... ''اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں۔'' (سورۂ واقعہ: ۴۳،۴۳) (یحموم) کے معنی سخت سیاہ کے ہیں۔ امام مجاہد رحمہ اللہ نے کہا: اس سے مراد جہنم کا دھواں ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ﴾ .... ''جو منہ اور سر کی کھال کھینچ لانے والی ہے۔'' (سورۂ معارج: ۱۶) ایک قول کے مطابق (الشوىٰ) سے مراد ہاتھ پاؤں اور سر ہیں، یعنی اطراف جسم، انسانی جلد کو بھی (الشوی) کہا جاتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ﴾ .... ''یقیناً وہ جہنم بڑی چیزوں سے الگ ہے۔'' (سورۂ

مدثر:۳۵) یعنی نہایت بڑی اور ہولناک چیزوں میں سے ایک جہنم کی آگ ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:﴿تَدْعُوْ مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰی﴾ .... ''وہ ہر اس شخص کو پکارے گی جو پیچھے ہٹتا اور منہ موڑتا ہے۔'' (سورۂ معارج:۱۷) بعض کے نزدیک تدعو ، تعذب (وہ عذاب دے گی) کے معنی میں ہے۔ایک اعرابی نے کہا: (دعاك الله) ''اللہ تجھے عذاب دے۔'' بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی پکارنے اور بلانے کے ہیں۔ (ترجمہ میں یہی معنی ملحوظ رکھے گئے ہیں) اس آیت کی تفسیر میں کہا گیا کہ جہنم ہر ہر کافر کا نام لے کر پکارے گی۔

بعض نے کہا: اس کا مطلب ہے کہ ان کا بھرکس نکالے گی اور ان کی خوب دُرگت بنائے گی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:﴿نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ﴾ .... ''ہم نے اسے سبب نصیحت اور مسافروں کے فائدے کی چیز بنایا۔'' (سورۂ واقعہ:۷۳)

ایک قول کے مطابق اس آیت کریمہ کا معنی ہے کہ جو جہنم کی آگ سے عبرت ونصیحت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اس دنیا میں آگ سے حاصل کرے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:﴿سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ﴾ .... ''ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو پکاریں گے۔'' (سورۂ علق:۱۸)

یعنی ہم انتہائی طاقت ور فرشتوں کو پکاریں گے۔اس کا واحد (زبنیّة) ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:﴿لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ﴾ ''وہاں چیخیں گے، چلائیں گے۔'' (سورۂ ہود:۱۰۶)

زَفِيْر اصل میں تو گدھے کی آواز کو کہتے ہیں لیکن بعد میں اس کا استعمال ہر مصیبت زدہ شخص کے چلانے اور چیخنے پر ہونے لگا۔

شَهِيْق کا لفظ گدھے کے ہینگنے کے آخری مرحلہ پر بولا جاتا ہے جب وہ خاموش ہونے کے قریب ہوتا ہے۔

ایک قول کے مطابق زَفِيْر سے مراد وہ آواز ہے جو سینے سے نکلے اور شَهِيْق سے مراد وہ آواز ہے جو حلق سے نکلے۔اللہ کریم کا فرمان ہے:﴿تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا﴾ .... ''تو یہ اس کا غصے سے بپھرنا اور دھاڑنا سنیں گے۔'' (سورۂ فرقان:۱۲) یعنی جہنمی جہنم کا غصے سے چلانا اور اس کا جوش غضب سنیں اور دیکھیں گے ایسے لگے گا کہ وہ غصے سے پھٹ رہی ہے۔اللہ کریم کا فرمان ہے:﴿تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ﴾ .... ''قریب ہے کہ ابھی غصے کے مارے پھٹ جائے۔'' (سورۂ ملک:۸) یعنی یہ جہنم کافروں کو دیکھ کر غضب ناک ہو کر پھٹ جائے گی۔ایک قول ہے کہ گرمی اور حرارت کی شدت کی بنا پر پھٹ جائے۔جب دوپہر کے وقت سخت دھوپ ہو تو کہا جاتا ہے: (تَغَيَّظَتِ الْهَاجِرَة)۔

اللہ کریم کا فرمان ہے:﴿اِنَّ لَدَيْنَا اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ﴾ .... ''یقیناً ہمارے ہاں سخت بیڑیاں ہیں اور سلگتی ہوئی جہنم ہے اور حلق میں اٹکنے والا کھانا ہے۔'' (سورۂ مزمل:۱۳)

یعنی وہ کھانا حلق میں سے آرام کے ساتھ نہیں گزرے گا بلکہ اٹک جائے گا کہ نہ حلق سے نیچے اترے اور نہ باہر نکلے

گا، یہ زقوم ہوگا۔ بعض نے کہا کہ اس سے مراد ضَرِیع ہے جیسا کہ اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ﴾ .... ''ان کے لیے سوائے کانٹے دار درختوں کے اور کچھ کھانا نہ ہوگا۔'' (سورۂ غاشیہ:٦) یہ ایک کانٹے دار درخت ہوتا ہے خشک ہونے پر جانور بھی کھانا پسند نہیں کرتے اور اس کو شِبــــرق بھی کہتے ہیں۔ اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ﴾ .... ''جس کے خوشے شیطانوں کے سروں جیسے ہوتے ہیں۔'' (سورۂ صفت:٦٥) ایک قول کے مطابق شیاطین سے مراد سانپ اور اژدھے ہیں کہ جن کے قبیح اور ہولناک قسم کے سر ہوتے ہیں اور کلفیاں بھی ہوتی ہیں۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد یہی مشہور شیٰطین ہیں اسے شناعت وقباحت میں شیطانوں کے سروں سے تشبیہ دی گئی ہے، جس طرح اچھی چیز کے بارے میں کہتے ہیں گویا کہ وہ فرشتہ ہے۔ اگرچہ انسانوں نے شیطانوں کو دیکھا نہیں مگر ان کی شکلیں ان کے نزدیک شناعت وقباحت میں ضرب المثل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ﴾ .... ''پھر پینے والے ہیں پیاسے اونٹوں کی طرح۔'' (سورۂ واقعہ:٥٥)

(هِيْم) یہ لفظ أَهْيَم کی جمع ہے۔ ان اونٹوں کو کہا جاتا ہے جو ایک خاص بیماری کی وجہ سے پانی پر پانی پیئے جاتے ہیں لیکن ان کی پیاس نہیں بجھتی۔ بکثرت پانی پینے سے اونٹ کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿هَٰذَا نُزُلُهُمْ﴾ .... ''ان کی مہمانی یہ ہے۔'' (سورۂ واقعہ:٥٦) یعنی یہی ان کا رزق اور کھانا ہے (یہ بطور استہزا کے فرمایا، ورنہ مہمانی تو وہ ہوتی ہے جو مہمان کی عزت کے لیے تیار کی جاتی ہے)

اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿يَوْمَ الدِّينِ﴾ .... ''قیامت کا دن۔'' (سورہ واقعہ:٥٦)

بعض مفسرین کا کہنا ہے (هیــم) اس ریت کو کہتے ہیں کہ جس میں جتنا پانی ڈالو سیراب ہی نہیں ہوتی بلکہ خشک کی خشک ہی رہتی ہے۔

اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾ .... ''دوزخ کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔'' (سورۂ فرقان:٦٥)

(غَرَام) کا معنی ہے ''چپک جانے والا''۔ فُلَانٌ مِغْرَامٌ بِكَذَا۔ کا معنی ہے: ''فلاں شخص فلاں کام کا بدرجہ غایت شوقین ہے۔ بعض کے نزدیک شدید ترین عذاب کو بھی غَرَام کہتے ہیں۔

اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا﴾ .... ''اور ہم گناہ گاروں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک لے جائیں گے۔'' (سورۂ مریم:٨٦) انہیں بھوکا پیاسا جہنم کی طرف ہانکا جائے گا جس طرح اونٹوں وغیرہ کو گھاٹ کی طرف ڈنڈے مار مار کر لے جایا جاتا ہے۔

ایک قول کے مطابق (وِرْد) ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو گھاٹ پر وارد ہوتے ہیں۔ پیاسوں کو بھی وِرْد کہا جاتا ہے اس لیے کہ وہ پانی پر وارد ہونے کی فرمائش اور کوشش کرتے ہیں۔

(٤٢٩٨)۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الشِّيرَزِيُّ، أَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ، أَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَارُ بَنِي آدَمَ الَّتِي تُوقِدُونَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً، قَالَ: ((فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءً۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی آدم کی آگ (دنیا کی) جس کو تم جلاتے ہو جہنم کی آگ کے مقابلے میں (اپنی گرمی اور ہلاکت خیزی میں) سترواں حصہ ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (کفار اور گنہگاروں کے عذاب کے لیے تو) یہ ہماری دنیا کی آگ بھی بہت تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا کی آگ کے مقابلے میں جہنم کی آگ انہتر گنا بڑھ کر ہے۔''

(٤٢٩٩)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، أَوْ رَجُلٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِنَّ النَّارَ أُوقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَابْيَضَّتْ، ثُمَّ أُوقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَاحْمَرَّتْ، ثُمَّ أُوقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَاسْوَدَّتْ، فَهِيَ سَوْدَاءُ كَاللَّيْلِ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ جہنم کی آگ ایک ہزار سال تک دہکائی گئی تو وہ سفید ہوگئی پھر ہزار سال تک دہکائی گئی تو وہ سرخ ہوگئی پھر ہزار سال تک دہکائی گئی تو وہ سیاہ ہوگئی (اب) وہ تاریک رات کی طرح سیاہ ہے۔''

(٤٣٠٠)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الشِّيرَزِيُّ، أَخْبَرَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، أَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَاشِمِيُّ، أَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: أَتَرَوْنَهَا حَمْرَاءَ مِثْلَ نَارِكُمْ هَذِهِ الَّتِي تُوقِدُونَ؟ إِنَّهَا لأَشَدُّ سَوَادًا مِنَ الْقَارِ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جہنم کی آگ سرخ ہے جس طرح تمہاری یہ آگ ہے جس کو تم جلاتے ہو، بلاشبہ وہ تو تارکول

(٤٢٩٨) أخرجه البخاری: ٣٢٦٥، و مسلم: ٢٨٤٣

(٤٢٩٩) ضعيف ......أخرجه الترمذی: ٢٥٩١ ، وابن ماجه: ٤٣٢٠

(٤٣٠٠) صحيح ......أخرجه الامام مالك فی المؤطا: ١٨٧٣

سے بھی زیادہ سخت سیاہ ہے۔‘‘

(٤٣٠١)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ......

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَجُلٌ عَلَى أُخْمِصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ، كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ بِالْقُمْقُمِ۔))

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا، آپ فرما رہے تھے: ’’قیامت کے دن دوزخیوں میں عذاب کے اعتبار سے سب سے ہلکا عذاب پانے والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں پیروں کے نیچے دو انگارے رکھ دیے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا جس طرح ہانڈی اور کیتلی جوش کھاتی ہے۔‘‘

شرح نوٹ: یہاں ((الْقُمْقُم)) کی بجائے ((الْقُمْعُم)) ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا کہ صحیح لفظ (والقُمْعُم) ہی ہے اور یہ واؤ عاطفہ ہے۔ اسی کے مطابق ترجمہ کیا گیا لیکن اسماعیلی روایت میں (اَوِ القُمْعُم) ہے۔ (ع،س)

(٤٣٠٢)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ، فَقَالَ: ((لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ۔))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ کے سامنے آپ کے چچا ابوطالب کا ذکر کیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا: ’’ممکن ہے قیامت کے دن میری شفاعت ان کے کام آجائے اور انہیں جہنم میں ٹخنوں تک رکھا جائے گا کہ جس سے ان کا بھیجا کھولتا رہے گا۔‘‘

(٤٣٠١) أخرجه البخاري: ٦٥٦٢، و مسلم: ٢١٣
(٤٣٠٢) أخرجه البخاري: ٦٥٦٤، و مسلم: ٢١٠

(٤٣٠٣)۔أَخْبَـرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْـنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ......

عَـنْ أَبِـى عِـمْـرَانَ ، قَـالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَـالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَـالَ: ((يَقُولُ اللّٰهُ: لأَهْـوَنُ أَهْـلِ الـنَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَوْ أَنَّ لَكَ مَـا فِـي الأَرْضِ مِـنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِـهِ؟ فَيَـقُولُ: نَعَمْ ، فَيَقُولُ: أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا ، فَأَبَيْتَ إِلا أَنْ تُشْرِكَ بِي۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دوزخ کے سب سے کم عذاب پانے والے سے پوچھے گا اگر تمہیں روئے زمین کی ساری چیزیں میسر ہوں تو کیا تم ان کو فدیہ میں (اس عذاب سے نجات پانے کے لیے) دے دو گے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تم سے اس سے بھی سہل چیز کا اس وقت مطالبہ کیا تھا جب تم آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تم نے انکار کیا اور نہ مانا، آخر شرک ہی کیا۔''

(٤٣٠٤)۔أَخْبَـرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ غَالِبُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّازِيُّ ، أَنَا أَبُـو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّيُّ ، أَنَا سَعِيدُ بْنُ شَاذَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبُو عُثْمَانَ ، حَـدَّثَـنَـا عِيسَـى بْـنُ أَحْـمَـدَ الْـعَسْـقَلانِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ......

عَـنْ أَنَـسٍ ، قَـالَ: قَـالَ رَسُولُ اللّٰـهِ ﷺ: ((يُـؤْتَـى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْـقِيَـامَةِ ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ، ثُمَّ يُقَالُ: يَـابْـنَ آدَمَ ، هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَـعِيـمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لا وَاللَّهِ! يَا رَبِّ ، وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَيُـصْبَـغُ فِـي الْـجَنَّةِ صَبْغَةً ، فَيُقَالُ لَهُ: يَابْنَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن دوزخیوں میں سے ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ عیش وآرام کی زندگی بسر کرتا تھا، اسے دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا، اس کے بعد اس سے دریافت کیا جائے گا: اے آدم کے فرزند! کیا تو نے دنیا میں کبھی کوئی بھلائی دیکھی تھی؟ کیا دنیا میں تجھ پر کوئی نعمتوں کا دور گزرا تھا؟ وہ کہے گا: نہیں، اے

(٤٣٠٣) أخرجه البخاري: ٣٣٣٤، و مسلم: ٢٨٠٥

(٤٣٠٤) أخرجه مسلم: ٢٨٠٧

آدَمَ ، هَـلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَـطُّ؟ فَيَـقُـولُ: لا وَاللّٰهِ! مَا رَأَيْتُ بُؤْسًا قَطُّ ، وَمَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ۔))

میرے پروردگار!، اللہ کی قسم! (میں نے دنیا میں کبھی کوئی بھلائی اور نعمت نہیں دیکھی) اور اسی طرح جنتیوں میں سے ایسے شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ تنگی اُٹھانے والا ہوگا، اسے جنت میں غوطہ دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ کیا تو نے تنگی دیکھی تھی؟ اور کیا تجھ پر کبھی سختی کا دور آیا تھا؟ وہ جواب دے گا: نہیں، اللہ کی قسم! اے میرے پروردگار، مجھ پر کبھی تنگی نہیں آئی اور نہ میں نے کبھی سختی کا دور دیکھا تھا۔“

(٤٣٠٥)۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ الْكُشْمِيهَنِيُّ ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، أَنَـا أَبُـو إِسْـحَـاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ......

عَـنْ أَبِـي أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: فِـي قَوْلِهِ: ﴿وَيُسْقَى مِنْ مَّاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ﴾ قَالَ: ((يُـقَـرَّبُ إِلَيْـهِ فَيَتَـكَـرَّهُـهُ ، فَإِذَا أُدْنِيَ مِنْهُ ، شَـوَى وَجْهَـهُ ، وَوَقَـعَـتْ فَرْوَةُ رَأْسِهِ ، فَإِذَا شَـرِبَـهُ ، قَطَّعَ أَمْعَائَهُ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ)) يَـقُـولُ الـلّٰـهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: ﴿وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَائَهُمْ﴾ وَيَـقُول: ﴿وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ﴾

سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اللہ پاک کے اس ارشاد کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ﴿وَيُسْقَى مِنْ مَّاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ﴾ .... ”انہیں پینے کے لیے ایسا پانی دیا جائے گا جو پیپ اور لہو (کے مشابہ) ہوگا جسے گھونٹ گھونٹ پیے گا۔“ (سورۂ ابراہیم:١٦، ١٧) آپ ﷺ نے فرمایا: پانی اس شخص کے منہ کے قریب لایا جائے گا تو وہ اسے ناپسند جانے گا۔ جب وہ پانی اس کے منہ میں ڈالا جائے گا تو اس کا چہرہ جل جائے گا اور اس کے سر کی کھال گر جائے گی اور جب وہ اس گرم پانی کو پیے گا تو وہ پانی اس کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا حتی کہ وہ اس کی پشت سے نکل آئے گا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَائَهُمْ﴾ ”اور انہیں

(٤٣٠٥) ضعيف ......أخرجه الترمذي: ٢٥٨٣

کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔" (سورۂ محمد:۱۵) نیز اللہ تعالیٰ دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَإِنْ يَّسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ﴾ "اگر وہ پانی کی فریاد کریں گے تو ان کی ایسے پانی سے فریاد رسی کی جائے گی، جو تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا، چہروں کو جلادے، وہ انتہائی بُرا مشروب ہوگا۔" (سورۂ کہف:۲۹)

(٤٣٠٦)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي السَّمْحِ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ الْحَمِيمَ لَيُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ، فَيَنْفُذُ الْجُمْجُمَةَ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ، فَيَسْلُتُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب گرم پانی دوزخیوں کے سروں پر گرایا جائے گا تو وہ گرم پانی جسم میں داخل ہوجائے گا یہاں تک کہ اس کے پیٹ میں پہنچ جائے گا اور جو کچھ اس کے پیٹ میں ہوگا اسے کاٹ کر اس کے دونوں پاؤں میں سے نکال دے گا۔ یہی مطلب ہے لفظ "صھر" کا، پھر اسے پہلے کی طرح کر دیا جائے گا۔"

(٤٣٠٧)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِيِّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((﴿بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ﴾ قَالَ: كَعَكَرِ الزَّيْتِ،

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ کے اس ارشاد:

(٤٣٠٦) ضعيف ......أخرجه الترمذى: ٢٥٨٢

(٤٣٠٧) ضعيف ......أخرجه الترمذى: ٢٥٨١، ٢٥٨٤

فَإِذَا قُرِّبَ إِلَيْهِ، سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيهِ۔))

﴿بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ﴾ .... ''اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا۔'' (سورۂ کہف:۲۹) کے بارے میں فرمایا: ''وہ کڑھتے ہوئے گرم زیتون کے تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا، جب اس کو دوزخی شخص کے چہرے کے قریب لے جایا جائے گا تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر جائے گی۔''

شرح اسی سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دوزخ کے احاطے کے لیے چار دیواریں ہوں گی، ہر دیوار کی چوڑائی چالیس برس کی مسافت کے برابر ہوگی۔'' (ضعیف، ترمذی: ۲۵۸٤)

اسی سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر دوزخیوں کے پیپ کا ایک ڈول دنیا کی زمین میں گرا دیا جائے تو تمام زمین بدبودار ہو جائے گی۔'' (ضعیف، ترمذی: ۲۵۸٤)

((اَلْمُهْل)) ''پگھلا ہوا سیسہ، یا پیتل اور چاندی'' دھاتوں میں سے کوئی دھات جب پگھلی ہوئی صورت میں ہو تو اسے (اَلْـمُهْـل) کہا جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد تیل کی تلچھٹ ہے اور بعض کے نزدیک اس سے مراد کڑھتا ہوا تیل ہے۔ ایک قول ہے کہ اس سے مراد جہنمیوں کے جسموں سے بہنے والی پیپ ہے۔

((فَرْوَةُ وَجْهِهِ)) ''چہرے کی کھال۔'' ایک روایت میں: ((قَرْقَرَةُ وَجْهِه)) کے الفاظ بھی مروی ہیں۔ اصل میں عورتوں کے لباس کو کہتے ہیں۔ چہرے کی پر رونق کھال کو اس کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

((سُـرَادِق)) ''ہر وہ چیز جس سے کسی چیز کا احاطہ اور گھیراؤ کیا جائے، وہ دیوار ہو، باڑ ہو یا کپڑے کی چادریں ہوں یا کوئی اور چیز ہو۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان اقدس ہے: ﴿أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا﴾ .... ''جس کی قناتیں اسے گھیر لیں گی۔'' (سورۂ کہف:۲۹)

((كَثْفُ كِلِّ جِدَار)) ''ہر دیوار کی موٹائی اور چوڑائی۔''

(٤٣٠٨)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلِيحِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْعُبْدُوسِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدُونَ بْنِ خَالِدِ بْنِ بُرَيْدَةَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ......

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّهَا النَّاسُ، اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ، فَلَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قَطَرَتْ عَلَى

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اگر زقوم کا ایک

(٤٣٠٨) ضعیف ...... أخرجه الترمذي: ٢٥٨٥، وابن ماجه: ٤٣٢٥

الأَرْضِ، لأَمَـرَّتْ عَـلَـى أَهْلِ الـدُّنْيَـا مَـعِيشَتَهُـمْ، وَكَيْفَ بِمَنْ هُوَ طَعَامُهُ، وَلَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ غيره۔))

قطرہ زمین پر ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کی زندگی خراب کردے، پھر اس کا کیا حال ہوگا جس کا کھانا اس کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔''

(٤٣٠٩)۔أَخْبَرَنَـا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِيِّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكِسَائِيُّ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي السَّمْحِ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْوَيْلُ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَهْوِي فِيهِ الْكَافِرُ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ، وَالصَّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا، ثُمَّ يَهْوِي فَهُوَ كَذَلِكَ۔))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ویل جہنم کی ایک وادی (نالہ) ہے، کافر اس میں چالیس برس تک گرتا رہے گا اور اس کے پیندے تک نہیں پہنچ پائے گا اور صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے، کافر اس پر ستر سال کے عرصہ میں چڑھے گا اور اتنی ہی مدت میں اترے گا۔''

شرح: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ویل سے مراد شدید ترین عذاب ہے۔ایک قول کے مطابق اس سے مراد غم واندوہ اور حزن وملال ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يَـاوَيْلَتَـنَـا﴾ .... ''اور ہائے ہمارے بربادی!'' (سورۂ کہف:۴۹) یعنی اپنے لیے ہلاکت اور بربادی کی بددعا کریں گے اور ہر وہ شخص جو ناقابل برداشت مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے وہ اپنے لیے مرنے کی بددعا کرتا ہے اور اپنے لیے ہلاکت طلب کرتا ہے۔

(٤٣١٠)۔ أَخْبَرَنَـا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَارِثِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَنَـا عَبْدُ اللّٰـهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ......

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: إِنَّ الصَّعُودَ صَخْرَةٌ فِي جَهَنَّمَ إِذَا وَضَعُوا أَيْدِيَهُمْ عَلَيْهَا ذَابَتْ، وَإِذَا رَفَعُوهَا عَادَتْ، اقْتِحَامُهَا۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ صعود جہنم میں ایک پہاڑ ہے۔جہنمی جب اس پر ہاتھ رکھیں تو وہ پگھل جائے گا اور جب ہاتھ اُٹھائیں

(٤٣٠٩) ضعيف ......أخرجه الترمذي: ٣١٦٤

(٤٣١٠) ذكره السيوطي في "الدر المنثور": ٦/ ٢٨٣، ونسبه عبد الرزاق وسعيد بن منصور، وفي اسناده ضعيف

﴿فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ﴾ [سورة البلد: ١٣ ، ١٤]

گے تو وہ سخت پہاڑ بن جائے گا، اس سے بچنا یہ ہے: ﴿فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ﴾ .... ''گردن (غلام) آزاد کرنا، یا سخت بھوک والے دن کھانا کھلانا۔'' (سورۂ بلد:۱۳،۱۴)

(٤٣١١)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَالُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيد ، عَنْ أَبِي السَّمْحِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ رَضْرَاضَةً مِثْلَ هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ ، وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ۔))

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر سیسے کا ایک گولہ جو اس جیسا ہو اور آپ نے سر کی طرف اشارہ کیا کہ کھوپڑی کی طرح ہو، اگر آسمان سے زمین کی جانب گرایا جائے جب کہ یہ مسافت پانچ سو سال کی ہے تو وہ رات گزرنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا اور اگر اسے (پل صراط) زنجیر کے سرے سے گرایا جائے تو چالیس برس دن رات لڑھکنے کے باوجود وہ (دوزخ کی) گہرائی تک نہ پہنچ پائے گا۔''

شرح ((اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا)) ''چالیس سال۔''

(٤٣١٢)۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَارِثِيُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَالُ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ ، أَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي مَرْيَمَ الْخُزَاعِيُّ ، قَالَ:......

سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ ، يَقُولُ: إِنَّ مَا بَيْنَ شَفِيرِ جَهَنَّمَ إِلَى قَعْرِهَا مَسِيرَةَ سَبْعِينَ خَرِيفًا مِنْ حَجَرٍ يَهْوِي ، أَوْ قَالَ: صَخْرَةٍ تَهْوِي كَعَشْرِ عُشَرَاوَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ ، فَقَالَ لَهُ

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: جہنم کی منڈیر سے پیندے تک کا فاصلہ اس قدر ہے جتنا ستر سال میں بلندی سے نشیب کی جانب گرایا جانے والا پتھر طے کرتا ہے۔ یا فرمایا: وہ پتھر جو اتنا بڑا ہو جتنی کہ دس حاملہ موٹی تازی

(٤٣١١) ضعيف ......أخرجه الترمذي: ٢٥٨٨

(٤٣١٢) ضعيف

مَوْلًى لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ: هَلْ تَحْتَ ذَلِكَ شَيْءٌ يَا أَبَا أُمَامَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، غَيٌّ وَآثَامٌ۔

اونٹنیوں کی ضخامت ہوتی ہے۔ ان سے عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید کے غلام نے پوچھا: اے ابوامامہ! کیا اس پیندے کے نیچے بھی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، غیّ اور آثام نامی وادیاں ہیں۔

شرح سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: آگ کو کثرت سے یاد رکھو، اس کی تپش بہت زیادہ ہے اور اس کا پیندا بہت گہرا ہے اور اس کے ہتھوڑے لوہے کے ہیں۔

(٤٣١٣)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ يُعَظَّمُونَ لِتَمْتَلِءَ مِنْهُمُ النَّارُ، وَلِيَذُوقُوا الْعَذَابَ۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ سے بھی بڑی ہوگی، انہیں بہت موٹا کر دیا جائے گا تاکہ ان سے جہنم بھر جائے اور اس لیے بھی کہ عذاب کا خوب مزہ چکھیں۔

شرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کافر کی ایک داڑھ یا فرمایا کہ کافر کی کچلی احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کے جسم کی جلد کا موٹاپا تین رات پیدل چلنے کے برابر ہوگا۔''

(صحيح مسلم: ٢٨٥١)

(٤٣١٤)۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْمَلِيحِيُّ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعَيْمِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کافر کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہوگا جتنا ایک تیز رفتار ناقہ سوار تین دن میں طے کرتا ہے۔''

(٤٣١٣) اسناده حسن ......أخرجه الامام احمد فى المسند: ٨٣٥٣

(٤٣١٤) أخرجه البخارى: ٦٥٥١، و مسلم: ٢٨٥٢

(٤٣١٥)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ......

عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَتَدْرِي مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ؟ قُلْتُ: لا، قَالَ: أَجَلْ وَاللَّهِ! مَا تَدْرِي، إِنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِ أَحَدِهِمْ وَبَيْنَ عَاتِقِهِ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ خَرِيفًا يَجْرِي فِيهَا أَوْدِيَةُ الْقَيْحِ وَالدَّمِ، قُلْتُ: أَنْهَارٌ؟ قَالَ: لا بَلْ أَوْدِيَةٌ، ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرِي مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ؟ قُلْتُ: لا، قَالَ: أَجَلْ وَاللَّهِ! مَا تَدْرِي، حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ، أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: ﴿وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ﴾ فَأَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ۔))

جناب مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تو جانتا ہے کہ جہنم کتنی بڑی ہے؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: واقعی؟ اللہ کی قسم! تجھے معلوم نہیں کہ دوزخ میں ایک کافر کے کان کی لو اور کندھے کا درمیانی فاصلہ ستر سال کی مسافت کے برابر ہوگا، اس میں پیپ اور خون کی وادیاں ہوں گی۔ میں نے کہا: کیا اس سے دریا مراد ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ وادیاں رواں ہوں گی۔ پھر انہوں نے دریافت کیا: تجھے معلوم ہے کہ جہنم کا پھیلاؤ کس قدر ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔ انہوں نے کہا: سچ سچ، اللہ کی قسم! تجھے معلوم نہیں، مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق استفسار کیا: ﴿وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ﴾ ''ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔'' (سورۂ زمر: ٦٧) کہ اے رسولِ خدا! لوگ اس وقت کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم کے پل پر ہوں گے۔''

شرح: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بلاشبہ جہنم ان پر یوں منطبق ہوگا جیسے نیزے کے نچلے حصے کا لوہا نیزے میں پیوست ہوتا ہے۔''

(٤٣١٥) صحيح الاسناد ......أخرجه الترمذي: ٣٢٤١

(٤٣١٦)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی تَوْبَةَ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِیُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، أَنَا إِبْرَاهِیمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ یَزِیدَ أَبِی شُجَاعٍ ، عَنْ أَبِی السَّمْحِ ، عَنْ أَبِی الْهَیْثَمِ......

عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ﴿وَهُمْ فِیهَا كَالِحُونَ﴾ قَالَ: ((تَشْوِیهِ النَّارُ ، فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْیَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ ، وَتَسْتَرْخِی شَفَتُهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ۔))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت: ﴿وَهُمْ فِیهَا كَالِحُونَ﴾ .... ''وہ اس میں بدشکل اور ترش رو ہوں گے۔'' (سورۂ مومنون:١٠٤) کی تفسیر میں فرمایا: ''آگ انہیں جھلس دے گی حتی کہ اوپر والا ہونٹ سکڑ کر آدھے سر تک پہنچ جائے گا اور نیچے والا ہونٹ اس قدر لٹک جائے گا کہ ناف سے لگنے لگے گا۔''

(٤٣١٧)۔ وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی تَوْبَةَ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَارِثِیُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، أَنَا إِبْرَاهِیمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الأَعْرَجِ ، قَالَ:......

قَالَ أَبُو هُرَیْرَةَ: یُعَظَّمُ الْكَافِرُ فِی النَّارِ مَسِیرَةَ سَبْعِ لَیَالٍ ، ضِرْسُهُ مِثْلُ أُحُدٍ ، وَشِفَاهُهُمْ عِنْدَ سُرَرِهِمْ ، سُودٌ زُرْقٌ حُبْنٌ مَقْبُوحُونَ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آگ میں کافر اتنا پھیل جائے گا جتنی سات راتوں کی مسافت ہوتی ہے، اس کی داڑھ اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی اور ان کے ہونٹ ناف تک لٹکے ہوئے ہوں گے، وہ سخت کالے رنگ والے، نیلی آنکھوں والے، بڑی بڑی توندوں والے اور بری شکلوں والے ہوں گے۔

شرح ((الحُبْن))''اَحْبَن'' کی جمع ہے۔اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کا بہت بڑا پیٹ ہو۔ام حبین ایک چوڑے پیٹ والا کیڑا ہے جو گرگٹ کے مشابہ ہوتا ہے۔

(٤٣١٨)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی تَوْبَةَ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِیُّ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ ، أَنَا إِبْرَاهِیمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ

(٤٣١٦) ضعیف ......أخرجه الترمذی: ٢٥٨٧

(٤٣١٧) سنده صحیح ...... أخرجه عبد الله بن مبارك فی "الزهد": ٢/ ٨٤

(٤٣١٨) ضعیف

بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَيْدٍ التَّغْلِبِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَأَيُّهَا النَّاسُ، ابْكُوا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا، فَتَبَاكَوْا، فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَبْكُونَ فِي النَّارِ حَتَّى تَسِيلَ دُمُوعُهُمْ فِي وَجُوهِهِمْ كَأَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتَّى تَنْقَطِعَ الدُّمُوعُ، فَتَسِيلُ الدِّمَاءُ، فَتَقْرَحُ الْعُيُونُ، فَلَوْ أَنَّ سُفُنًا أُرْخِيَتْ فِيهَا لَجَرَتْ.))

سیدنا انس بن مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''اے لوگو! اللہ کے خوف سے ڈرا کرو، اگر تم میں رونے کی طاقت نہیں ہے تو احوالِ آخرت کو یاد کر کے تکلف کے ساتھ رویا کرو، حقیقت یہ ہے کہ دوزخی، دوزخ میں روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسوان کے چہروں پر اس طرح بہیں گے گویا کہ وہ پرنالے ہیں، جب آنسورک جائیں گے تو خون بہنے لگے گا چنانچہ ان کی آنکھیں زخمی ہو جائیں گی (ان کی آنکھوں سے بہنے ولا خون اس طرح ہوگا) کہ یقیناً آنکھیں بھی جلنے لگیں گی اور اگر اس میں بحری جہاز چلائے دیئے جائیں تو چل پڑیں۔

(٤٣١٩)۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّالِحِيُّ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، أَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ......

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ دَوِيًّا، فَقَالَ: ((يَا جِبْرِيلُ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذَا حَجَرٌ أُلْقِيَ مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا، فَالْآنَ حِينَ اسْتَقَرَّ فِي قَعْرِهَا۔))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دھماکے کی آواز سنی تو پوچھا: ''اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا: یہ ایک پتھر ہے جسے اب سے ستر سال قبل جہنم کی منڈیر پر سے نیچے پھینکا گیا تھا اور اب گہرائی میں پہنچا ہے۔

شرح: اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنمیوں پر رونا مسلط کیا جائے گا، چنانچہ وہ اتنا روئیں گے کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے۔ پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے حتی کہ ان کے چہروں پر خندقوں کے نشان بن جائیں گے۔ اگر ان آنسوؤں میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو وہ بھی آنسوؤں کی نہر میں بہنے لگیں۔'' (ضعیف، ابن ماجہ: ٤٣٢٤)

(٤٣١٩) صحیح بالشاهد

فائدہ: اس معنی میں درج ذیل روایت صحیح ہے:

سیّدنا عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اِنَّ اَهْلَ النَّارِ لَيَبْكُوْنَ حَتّٰى لَوْ اُجْرِيَتِ السُّفُنُ فِيْ دُمُوْعِهِمْ لَجَرَتْ، وَاِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ الدَّمَ، يَعْنِيْ، مَكَانَ الدَّمْعِ۔)) ...... ''جہنمی اتنا روئیں گے (اور اتنے آنسو روئیں گے کہ) اگر ان میں کشتی چلائی جائے تو وہ بھی چل پڑے گی، وہ پانی کے آنسوؤں کی جگہ خون کے آنسو روئیں گے۔'' (حاکم: ٤/٦٠٥، سلسله صحيحه: ١٦٧٩) (م،م)

(٤٣٢٠)۔ وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِى تَوْبَةَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَارِثِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلالُ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِى عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، يَذْكُرُهُ عَنْ أَبِى أَيُّوبَ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَدْعُونَ مَالِكًا فَلا يُجِيبُهُمْ أَرْبَعِينَ عَامًا، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ: ﴿إِنَّكُمْ مَّاكِثُونَ﴾ [الزخرف: ٧٧]، قَالَ: هَانَتْ وَاللّٰهِ دَعْوَتُهُمْ عَلَى مَالِكٍ، وَعَلَى رَبِّ مَالِكٍ، ثُمَّ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ، فَيَقُولُونَ: ﴿رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ۔﴾ [الْمُؤْمِنُونَ: ١٠٦، ١٠٧] قَالَ: فَيَسْكُتُ عَنْهُمْ قَدْرَ الدُّنْيَا مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ: ﴿اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ﴾ [الْمُؤْمِنُونَ: ١٠٨]، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا نَبَسَ الْقَوْمُ بَعْدَهَا بِكَلِمَةٍ۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دوزخ والے جہنم کے داروغے مالک کو بلائیں گے تو وہ چالیس سال تک ان کا جواب نہیں دے گا، پھر جواب دے گا تو یہ کہے گا: ﴿إِنَّكُمْ مَّاكِثُونَ﴾ .... ''تمہیں تو ہمیشہ رہنا ہے۔'' (سورۂ زخرف:٧٧) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! ان کا بلانا مالک پر اور مالک کے پروردگار پر بے وقعت ہوگا۔ اس کے بعد وہ اپنے رب کو پکاریں گے اور یوں کہیں گے: ﴿رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ۔﴾ .... ''اے ہمارے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی، ہم تھے ہی گمراہ۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں یہاں سے نجات دے اگر اب بھی ہم ایسا ہی کریں تو بے شک ہم ظالم ہیں۔'' (سورۂ مومنون:١٠٦، ١٠٧) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ خاموش رہے گا دنیا کی مدت کے برابر دو مرتبہ، پھر انہیں جواب دے گا: ﴿اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ﴾ .... ''پھٹکارے ہوئے یہیں پڑے

(٤٣٢٠) جاء فى تفسير البغوى: (٧/ ٤١٤): ورجاله ثقات، ولم نعثر عليه فى مراجع هذا الكتاب

رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو۔“ (سورۂ مومنون:۱۰۸)
آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! جہنمی اس کے بعد ایک لفظ بھی نہیں کہیں گے اور جہنم کی آگ میں لمبے لمبے سانس لیکر اور سسکیاں لے لے کر روئیں گے۔“

شرح ان کے رونے کی آواز کو گدھے کی آواز سے تشبیہ دی گئی ہے، گدھے کے رینگنے کی ابتداء کو زَفِیْــر اور انتہا کو شَہِیْق کہتے ہیں۔

جناب طاؤس نے بیان کیا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جب آگ پیدا کیا گیا تو فرشتوں کے دل لرز گئے اور جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا تو ان کے دل سکون میں آ گئے۔“

(35)......بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

﴿يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ﴾ .... ”جس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کیا تم بھر چکی؟ تو وہ جواب دے گی: کچھ اور زیادہ بھی ہے؟“ (سورۂ ق:۳۰)

یعنی وہ کہے گی اگرچہ میں بھر گئی ہوں لیکن یا اللہ! تیرے دشمنوں کے لیے میرے دامن میں اب بھی گنجائش ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے بھرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔

(٤٣٢١)۔أَخْبَـرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاس الْحُمَيْدِيُّ، أَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ قَتَادَةَ ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ؟ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ، فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ، وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يُنْشِءَ اللّٰهُ خَلْقًا، فَيُسْكِنَهُ فُضُولَ الْجَنَّةِ۔))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم برابر یہی کہتی رہے گی کہ کیا کچھ اور ہے؟ آخر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تو وہ کہہ اُٹھے گی: بس بس میں بھر گئی، تیری عزت کی قسم، اور اس کا بعض حصہ بعض کو کھانے لگے گا اور بدستور جنت میں فراخی اور کشادگی موجود رہے گی حتی کہ اللہ تعالیٰ ایک مخلوق کو پیدا

(٤٣٢١) أخرجه البخاري: ٦٦٦١، و مسلم: ٢٨٤٨

فرمائے گا اور اسے جنت کے زائد حصہ میں رہائش پذیر کرے گا۔"

شرح: ((يُزْوٰى)) "ایک حصہ دوسرے میں مل جائے گا۔"

(٤٣٢٢)۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَسَّانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ حَسَّان الْمَنِيعِيُّ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمِشٍ الزِّيَادِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ......

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِي لا يَدْخُلُنِي إِلا ضُعَفَاءُ النَّاسِ، وَسَقَطُهُمْ، وَغِرَّتُهُمْ، قَالَ اللّٰهُ لِلْجَنَّةِ: إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا، فَأَمَّا النَّارُ، فَلا تَمْتَلِءُ حَتَّى يَضَعَ اللّٰهُ فِيهَا رِجْلَهُ، فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ، فَهُنَالِكَ تَمْتَلِءُ، وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، وَلا يَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا، وَأَمَّا الْجَنَّةُ، فَإِنَّ اللّٰهَ يُنْشِءُ لَهَا خَلْقًا۔))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت اور دوزخ نے بحث کی، دوزخ نے کہا: میں متکبروں اور ظالموں کے لیے خاص کی گئی ہوں۔ جنت نے کہا: مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر صرف کمزور اور کم مرتبہ والے لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا: تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعے میں اپنے بندوں پر جس پر چاہوں رحم کروں، اور دوزخ سے کہا کہ تو عذاب ہے، تیرے ذریعے میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں عذاب دوں۔ جنت اور دوزخ دونوں بھریں گی۔ دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر نہیں رکھ دے گا۔ اس وہ بولے گی: بس، بس!، اور اس وقت وہ بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ بعض دوسرے حصے پر چڑھ جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کے لیے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا کرے گا۔"

شرح: ((قَطْ قَطْ)) "بس، بس۔"

((اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِي)) جنت کو رحمت کہا گیا ہے کیونکہ اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اظہار ہوگا جیسا کہ ارشاد ہے: "اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ" .... "میں تیرے ذریعے جس پر چاہوں گا ترس کھاؤں گا۔" ورنہ اللہ کی

(٤٣٢٢) أخرجه البخاري: ٤٨٥٠، و مسلم: ٢٨٤٦

رحمت اس کی دائمی صفات میں سے ہے۔ وہ ازل سے اس کے ساتھ متصف ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت حادث (بعد میں وجود میں آنے والی) نہیں ہے اور نہ (رَحِیْم) اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام حادث ہے اور اللہ بزرگ و برتر اپنی تمام صفات اور سارے ناموں سمیت قدیم ہے اور اس کے تمام نام پاکیزہ اور مقدس ہیں۔

میں کہتا ہوں: قَـدَم (پاؤں) اور رِجْلَان (ٹانگیں) جو اس حدیث میں مذکور ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہیں۔ ہم ان پر بغیر کیفیت میں پڑے اور بغیر تشبیہ کے درپے ہوئے ایمان لاتے ہیں۔ قرآن وحدیث میں اس قسم کی جتنی صفات ہیں مثلاً: ہاتھ، انگلی، آنکھ، آنا جانا وغیرہ ان پر ایمان ضروری ہے اور ان کی گہرائی میں پڑنا منع ہے۔ اس باب میں ہدایت یافتہ وہی شخص ہے جو تسلیم ورضا کے راستے کا راہی ہو اور ان میں بحث وتمحیص میں پڑنے والا، کج رو اور ملحد ہے۔ ان صفات کا انکاری معطلہ میں سے ہے اور کیفیت بیان کرنے والا شخص مشبہ میں سے ہے۔ اَللّٰـهُ تَـعَالٰی عَمَّا يَـقُوْلُ الظَّالِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔ وہ واقعی ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ .... ''اس جیسی کوئی چیز نہیں، وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔'' (سورۂ شوریٰ:۱۱) نہ ذات میں نہ صفات میں، پس وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ واحد اور بے نیاز۔

سُبْحَانَ رَبِّنَا رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ